قومی نِصاب اور تعلیمی پالیسی کے عین مطابق

برائے جماعت ششم، ہفتم، ہشتم

ایلیمنٹری سطح کے نصاب میں شامل قواعد سے متعلقہ مشقی سوالات کا حل

اُردو قواعد، زُبان دانی اور انشاء پردازی
سیکھنے کے خواہشمند تمام طالب علموں کے لیے یکساں مفید

مُؤلف و مُصنف

مظہر حسین گوندل

ایم اے (اردو، مطالعہ پاکستان) ایم ایڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا

اے پروردگار میرے علم میں اضافہ فرما

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا

العظیم

کتابُ القواعد

قومی نِصاب اور تعلیمی پالیسی کے عین مُطابق

برائے جماعت ششم، ہفتم، ہشتم

ایلیمنٹری سطح کے نصاب میں شامل قواعد سے متعلقہ مشقی سوالات کا حل

اُردو قواعد اور زُبان دانی اِنشا پردازی سیکھنے کے خواہش مند

تمام طالب علموں کے لیے یکساں مُفید

مُؤلف و مُصنف

مظہر حسین گوندل

ایم۔اے (اردو، مُطالعہ پاکستان) ایم۔ایڈ

ایوارڈ یافتہ: بہترین مُعلّم (Best Teacher) ایوارڈ، از گورنمنٹ آف پنجاب

فون نمبر 03219805678 | 03339805678 ای میل mazhar.est@gmail.com

نام کتاب	:	العظیم کتاب القواعد
مؤلف و مصنف	:	مظہر حسین گوندل
ڈائریکٹرز	:	منیر احمد قمر، بشیر احمد بدر
معاون خصوصی	:	بلال مصطفی، حاجی محمد اعظم
کمپوزنگ	:	محمد قمر الحسن، رانا محمد قاسم
انگلش ٹرانسلیشن	:	مہر امان اللہ ہراں
پروف ریڈنگ	:	محمد نور الحسن ضیاء، نعمان الحق
ڈیزائیننگ	:	بلال مصطفی، حکیم مظفر حسین گوندل
ایڈیشن	:	دوم
تعداد	:	۱۰۰۰
قیمت	:	۳۰۰

والدین کے نام

میری ہر کامیابی جن کی دُعا، پیار اور ایثار کی مرہونِ منّت ہے۔

كَمَا رَبَّيَانِىْ صَغِيْرًا

(بنی اسرائیل)

"اے میرے رب تو ان دونوں (ماں اور باپ) پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔"

فہرست عنوانات

حرفِ آغاز

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ المُرسَلِینَ
اَمَّا بَعدُ ! فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

اُردُو ہماری قومی زبان ہے۔ وطنِ عزیز کے کونے کونے میں بولی اور سمجھی جانے والی یہ زبان ہمیں ارضِ پاک کی طرح عزیز ہے۔ یہ ہمارے اتحاد اور یکجہتی کی علامت ہے۔ تمام اہلِ زبان اپنی قومی زبان کی ترویج اور ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ بلاشبہ اردو ہماری شان اور پہچان ہے۔ اسلاف کی علمی و ادبی کاوشوں اور تجربات کی امین ہے۔ اس کے فروغ اور عملی نفاذ کے لیے کوشش کرنا ہماری قومی و ملّی ذمہ داری ہے۔ زبان کسی قوم اور ملک کی بنیادی اکائی ہوتی ہے۔ اسی لیے قائداعظم محمد علی جناح نے ۲۱ مارچ ۱۹۴۰ء کو ڈھاکہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''اردو ہماری قومی اور دفتری زبان ہوگی''۔

قیامِ پاکستان کے بعد سے اب تک اردو کے عملی نفاذ کے حوالے سے کوششیں کی گئیں۔ ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۲ء اور ۱۹۷۳ء کے دساتیر میں اردو کو پاکستان کی قومی، سرکاری اور دفتری زبان قرار دیا گیا لیکن اِن دساتیر پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ گزشتہ برس 2015 ء میں بھی عدالتِ عظمٰی (سپریم کورٹ) نے اردو کو سرکاری اور دفتری زبان کے طور پر نافذ کرنے کے لیے تاریخی فیصلہ صادر کیا جو بہت بہت خوش آئند ہے۔ اِن شاء اللہ اس کا عملی نفاذ ضرور ہوگا۔ ہمیں انفرادی اور اجتماعی سطح پر اردو کے فروغ اور نفاذ کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہم اس مقصد میں کامیاب ہو گئے تو قومی و ملّی یکجہتی اور ملکی تقدیر بدلنے میں ہمارا حصہ بھی شامل ہوگا۔

اردو زبان کو درست انداز سے بولنے اور لکھنے کے لیے بہت سے قواعد اور اصول وضع کیے گئے ہیں۔ ان اصولوں اور قواعد کو جان کر ہی ہم اپنی قومی زبان کو درست طریقے سے بول، لکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے اردو قواعد پر یہ کتاب تالیف کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائی۔

زیرِ نظر کتاب "کتابُ القواعِد" لکھنے کا ارادہ ایلیمنٹری سطح پر اردو کی تدریس کے دوران کیا۔ ۲۰۱۴ء میں اردو قواعد پر اپنی تحقیق کا آغاز کیا اور تقریباً اڑھائی سال کے عرصے میں اسے کتاب کی شکل دینے میں کامیاب ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا، تاہم جو کچھ جانتا ہوں اس کے لیے اپنے اساتذہ کرام اور ان تمام اہلِ علم کا تہہ دل سے ممنون ہوں جن کی تحریری اور زبانی علمی کاوشوں سے میرے علم میں اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور میری اس کاوش کو قبول کرتے ہوئے میرے علم میں بھی اضافہ فرمائے۔ (آمین)

''کتاب القواعد''، قومی نصاب اور تعلیمی پالیسی کے مطابق ہے، خصوصاً پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے ایلیمنٹری سطح کے نصاب کے عین مطابق، امتحانی نقطۂ نظر کو مدنظر رکھ کر تالیف کی گئی ہے۔ یہ کتاب لکھنے کے دوران پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی شائع کردہ ایلیمنٹری اور ہائی سکول کی سطح پر اردو قواعد پر لکھی گئی کتب اور نصاب میں شامل اردو کی کتب کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ پبلشرز کی طرف سے شائع کردہ ان کی امدادی کتب سے استفادہ کیا۔ علاوہ ازیں درج ذیل کتب بھی زیر مطالعہ رہیں۔

قواعد اردو: از مولوی عبدالحق (بابائے اردو) بار اوّل ۱۹۱۴ء اردو قواعد: از ڈاکٹر شوکت سبزواری
علمی اردو لغت از وارث سرہندی فیروز اللغات: از مطبوعہ فیروز سنز
اردو جنرل: از سہیل بھٹی نصاب ایم۔اے۔اردو: از یونیورسٹی آف سرگودھا

کتاب القواعد لکھنے کے دوران بہت سے عالی مرتبت اساتذہ، احباب اور دوستوں کے مشورے شاملِ حال رہے۔ جس شخصیت سے بھی کتاب القواعد لکھنے کے موضوع پر بات ہوئی اسی نے میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے محبت اور شفقت سے راہنمائی کی اور اپنے بھرپور تعاون کی پیشکش کی۔ بلاشبہ کتاب القواعد کی تکمیل معاون احباب کی شفقت، علم دوستی اور اردو سے محبت کا ثمر ہے۔ امید ہے کہ قارئین ہماری اس کاوش کو ضرور سراہیں گے۔ آئندہ ایڈیشن کے لیے موجودہ ایڈیشن میں کمی بیشی اور دیگر اصلاحات کے لیے تعاون کریں گے اور بذریعہ ایس۔ایم۔ایس، فون کال، خط و کتابت، یا ای۔میل اصلاح فرما کر اس کارِ خیر میں حصہ لیتے ہوئے شکریہ کا موقع فراہم کریں گے۔

اِن شاءاللہ خوب سے خوب تر، کی تلاش کا سفر جاری رہے گا۔

خیر اندیش
مظہر حسین گوندل
0321,0333,0313 - 9805678
kitabulqavaaid@gmail.com
mazhar.est@gmail.com

پیش لفظ

میں نے ''کتاب القواعد'' کا بغور مطالعہ کیا۔ کسی ایک صفحہ پر بھی تذبذب یا بوریت کا شکار نہیں ہوا۔ زیرِ نظر کتاب (کتاب القواعد) اردو سے انتہائی محبت اور فروغِ ادب کے جنون کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انتہائی آسان اور مفید ترین کتاب القواعد، اردو کے ہر سطح کے طالب علم کے لیے یکساں مفید ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب طویل اور مسلسل محنت کا ثمر ہے۔ علم کی آبیاری کے لیے چشمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ جذبات رسمی نہیں دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی صداقت ہیں۔

امید ہے کہ خوبصورت ترین زبان، اردو اور آسان ترین کتاب، ''کتاب القواعد'' کا چولی دامن کا ساتھ ابد تک تشنگانِ اردو ادب کی پیاس بجھاتا رہے گا۔ کتاب القواعد ہر الجھن کی سلجھن سے مزین ہے۔ چند ایسی خصوصیات جو اس کتاب کو اردو قواعد کے موضوع پر لکھی گئی باقی جملہ کتابوں سے ممتاز اور نمایاں کرتی ہیں؛ درج ذیل ہیں:۔

۱: اردو قواعد کو آسانی سے سمجھنے اور دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے قواعد کا جدول یا نقشہ مرتب کیا گیا ہے اور اسی ترتیب کے مطابق وضاحت پیش کی گئی ہے۔ شجرہ یا نقشہ کی مدد سے قواعد اردو کو سمجھنا اور یاد رکھنا بہت آسان ہے۔ اس سے دلچسپی برقرار رہتی ہے اور گرامر کے متعلق، پیچیدہ اور نہ سمجھ میں آنے والا تاثر ختم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں قواعد کا نقشہ رٹا سسٹم کی نفی کرتا ہے۔

۲: مناسب وقفے کے بعد نقشے کا اعادہ (یاددہانی کے عنوان سے) پیش کیا گیا ہے۔

۳: حصہ صرف اور حصہ نحو کو علیحدہ علیحدہ تالیف کیا گیا ہے۔

۴: ہر موضوع کی وضاحت کے لیے مناسب تعداد میں مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ اس ضمن میں ''کتاب القواعد'' کی انفرادیّت یہ ہے کہ ایلیمنٹری سطح (ششُم ہَفتُم ہَشتُم) کی نصابی کتب میں قواعد (گرامر) سے متعلقہ مشقی سوالات کا حل بھی دیا گیا ہے۔ اس مقصد کے پیشِ نظر اِعراب، واحد جمع، الفاظ، متضاد، تذکیر و تانیث، متشابہ الفاظ، سابقے لاحقے، مترادف الفاظ، جملے، (فعل معروف، مجہول)، روزمرہ، محاورے، ضرب الامثال، تشبیہ، تلمیح، تجنیس، ردیف وار الفاظ، متلازم الفاظ، فقرات کی درستی، خطوط، درخواستیں، مکالمے، کہانیاں اور روداد کو مکمل طور پر حل کر کے شاملِ کتاب کیا گیا ہے۔ طلبا و طالبات درج بالا عنوانات کے تحت ایلیمنٹری سطح (ششُم ہَفتُم ہَشتُم) کے نصاب میں شامل مشقی سوالات کے حل میں مدد حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس ضمن میں دی گئی مزید مثالوں سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔

۵: کتاب القواعد میں ''اہم نکات'' کے تحت بعض اضافی معلومات فراہم کی گئی ہیں، جو توجہ اور دلچسپی کا باعث ہیں۔

۶: کتاب القواعد میں منتخب شدہ سرخیوں کے ساتھ ان کے لیے انگریزی زبان میں مستعمل الفاظ بھی لکھے گئے ہیں جو اردو میڈیم اور انگلش میڈیم پڑھنے والے طلبا و طالبات کے لیے اردو اور انگریزی گرامر کو سمجھنے میں مدد و معاون ہیں۔

۷: اَصنافِ اَدب کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

۸: اِمتحانی نقطۂ نظر سے اشعار کی تشریح لکھنے کا طریقہ وضع کیا گیا ہے۔

۹: تلخیص (خلاصہ نگاری) کے بارے میں راہنمائی کی گئی ہے۔

۱۰: نادیدہ عبارت سے کیے گئے سوالات کے جوابات دینے کے سلسلے میں طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔

۱۱: اَلفاظ کے اِعراب کے ساتھ ساتھ اُن الفاظ کے معانی بھی دیے گئے ہیں۔ جو کہ ایک خوبصورت اضافہ ہے۔

۱۲: اردو گنتی کو رواج دینے کے لیے "کتاب القواعد" میں تمام ہندسے اردو گنتی میں لکھے گئے ہیں۔

۱۳: کتاب القواعد میں مخصوص الفاظ کو خطِ کشید کے ذریعے نمایاں کیا گیا ہے۔

۱۴: خط، درخواست، رسید، مکالمہ، کہانی، روداد اور مضمون لکھنے کے اصول اور طریقہ، آسان الفاظ میں وضع کرنے کے بعد بطورِ نمونہ مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

۱۵: کہانیاں لکھتے وقت ہر کہانی کے آغاز سے پہلے اس موضوع سے متعلق منتخب قرآنی آیت، حدیث مبارکہ اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔

۱۶: دورانِ تحریر، پوری کتاب میں بعض غلط العام مستعمل الفاظ کی تصحیح اعراب کے ذریعے کی گئی ہے۔

۱۷: کتاب القواعد میں دورانِ تحریر بالکل سادہ اور عام فہم زبان استعمال کی گئی ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ رَبُّ العزّت، عزیزم مظہر حسین گوندل کو مزید توفیقات سے نوازے، اقبال بلند فرمائے اور اس خدمتِ علمی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

دعا گو
منیر احمد قمر

قواعِد (Grammar)

اردو زبان کو درست طریقے سے لکھنے، پڑھنے اور سمجھنے کے لیے کچھ اُصول اور قوانین ہیں۔ ان اصولوں اور قوانین کو قواعد کہتے ہیں۔ قواعد کے لیے اردو زبان میں انگریزی زبان کا لفظ "گرامر" (Grammar) بھی استعمال ہوتا ہے۔ قواعد کو جان کر ہی ہم اردو زبان کو ٹھیک ٹھیک بولنے، پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ قواعد سمجھنے کے علم کو "صرف ونحو" کہتے ہیں۔ صرف ونحو کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے۔

صَرف ونَحو (Morphology & Syntax)

وہ علم جس میں لفظوں کا جوڑ توڑ اور ان کے بولنے اور برتنے کا قاعِدہ بیان کیا جاتا ہے، اسے علم صرف ونحو کہتے ہیں۔

علم صرف ونحو کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ۱: حصہ صَرف ۲: حصہ نَحو

۱: صَرف (Morphology)

"وہ علم جس سے کلموں کی شناخت اور اُن کا بول، بدل معلوم ہو، اسے علمِ صرف کہتے ہیں۔"

۲: نَحو (Syntax)

"وہ علم جس سے کلمات کو جوڑنا توڑنا، ان کی ترکیب اور ان کا باہمی تعلق معلوم ہو، اسے علم نحو کہتے ہیں"

حُروفِ تہجّی (Alphabet)

حروفِ تہجی کا لفظی مطلب ہے "ہجے کرنا" یعنی مفرد حروف کا پڑھنا، لکھنا۔ گویا کسی مفرد آواز کی لکھی ہوئی شکل کو "حرف" کہتے ہیں۔ اپنے خیالات کے اظہار کے لیے زبان جو الفاظ ادا کرتی ہے وہ حروف (حروفِ تہجی) کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ حروفِ تہجی کے باہمی ملاپ اور مقرر کردہ حرکات (زبَر، زیر، پیش وغیرہ) کے استعمال سے الفاظ بنتے ہیں۔

اہم نکات

- ★ اردو زبان میں کل باون (۵۲) حروفِ تہجی ہیں، ان میں سے سینتیس (۳۷) حروف مفرد اور پندرہ (۱۵) مرکب ہیں۔
- ★ مفرد حروفِ تہجی: ا۔آ۔ب۔پ۔ت۔ٹ۔ث۔ج۔چ۔ح۔خ۔د۔ڈ۔ذ۔ر۔ڑ۔ز۔ژ۔س۔ش
  ص۔ض۔ط۔ظ۔ع۔غ۔ف۔ق۔ک۔گ۔ل۔م۔ن۔و۔ہ۔ء۔ی

★ مرکب حروف تہجی: وہ حروف جو دوچشمی ہا(ھ) سے مل کر بنتے ہیں انھیں مرکب حروف کہتے ہیں۔ان کی تفصیل یہ ہے:۔

بھ۔پھ۔تھ۔ٹھ۔جھ۔چھ۔دھ۔ڈھ۔رھ۔ڑھ۔کھ۔گھ۔لھ۔مھ۔نھ

حِصّہ صَرف (Morphology)

صَرف (Morphology)

وہ علم جس سے کلمات کی شناخت اوران کا اَدل بدل معلوم ہو،اُسے علمِ صرف کہتے ہیں۔قواعد کےاس حصے میں الفاظ اور کلمات موضوعِ بحث ہوتے ہیں۔اس حصے میں الفاظ کی بناوٹ،ان کی تبدیلیوں،بنانے کے طریقوں اور درست بولنے اور لکھنے پر بحث کی جاتی ہے،یعنی لفظ واحد ہے یا جمع،مذکر ہے یا مؤنث،اسم ہے یا فعل یا حرف وغیرہ

لَفْظ (Word)

دو یا دو سے زیادہ حروف تہجی سے مل کر بننے والی (مرکب) آواز کو لفظ کہتے ہیں۔جیسے قلم،کتاب،بھائی وغیرہ

وضاحت: قلم ایک لفظ ہے جو تین حروفِ تہجی (ق۔ل۔م) سے مل کر بنا ہے۔ اسی طرح لفظ ''بھائی'' چار حروف تہجی (بھ،ا،ء،ی) سے مل کر بنا ہے۔

لَفْظ کی اَقسام (بلحاظ معنی)

ا:لَفظِ مَوضُوع ۲:لِفظِ مُہمل

ا:لَفظِ مَوضُوع (Subject Topic)

وہ لفظ جس کے کچھ معنی ہوں اُسے لفظِ موضوع کہتے ہیں۔جیسے پانی،روٹی،چائے وغیرہ

۲:لَفظِ مُہمل (Gibberish)

وہ لفظ جس کے کچھ معنی نہ ہوں اُسے لفظِ مہمل کہتے ہیں۔جیسے وانی،شوٹی،شائے وغیرہ

وَضاحت: اِن جُملوں پرغور کریں۔

ا: ہم پانی وانی پی کر وہاں سے چل پڑے۔ ۲: جلسے میں شریک لوگوں کے لیے روٹی شوٹی کا انتظام نہ تھا۔

ان جملوں میں پانی اورروٹی بامعنی الفاظ ہیں اور یہ لفظِ موضوع کی مثالیں ہیں اوران جملوں میں وانی اور شوٹی بے معنی الفاظ ہیں اور یہ لفظِ مہمل کی مثالیں ہیں۔
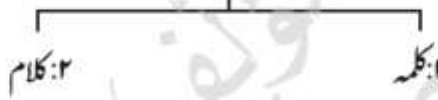
۱: کلِمہ (The Word)

اکیلے بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔ جیسے گھر، مسجد، سکول وغیرہ

کلام / مُرَکّب (Discourse, Speech)

دویادوسے زیادہ بامعنی الفاظ کے مجموعے کو کلام کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ۱: ہمارا گھر۔ ۲: مسجد اللہ کا گھر ہے۔ وغیرہ

توجّہ فرمائیں

ہرعمل کا کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ ہر مسافر کی کوئی نہ کوئی منزل ہوتی ہے۔ مقصد کے بغیر عمل اور منزل کے بغیر سفر کرنے والے ہمیشہ بھٹکتے رہتے ہیں۔ منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لیے منصوبہ بندی کرلینا، انتہائی ضروری ہے۔ اگر منصوبہ بندی اچھی کی جائے تو راہ کی مشکلات کم ہوتی ہیں اور منزل تک پہنچنا بھی آسان ہوتا ہے۔ انسان جب بھی کوئی عمل کرتا ہے یا کوئی سفر اختیار کرتا ہے تو اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے ذہن میں ایک خاکہ تیار کرتا ہے اور پھر اس کی مدد سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ گرامر کو آسانی سے سمجھنے اور اس میں دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے ہم نے قواعد کا جدول یا نقشہ مُرتّب کیا ہے اور اس ترتیب کے مطابق ہم صرف ونحو کا مُطالعہ کریں گے۔ امید ہے کہ اس کی مدد سے طلباء وطالبات کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

قواعد
گرامر کے حصے
حرف
لفظ
حصہ نحو
لفظ مہمل
لفظ موضوع
حصہ صرف
کلام / مرکب
مرکب کی اقسام
مرکب تام
(جملہ)
مرکب ناقص
جملے کے حصے
مرکب ناقص کی اقسام
مسند
مسند الیہ
مرکب اضافی
عطفی
جملے کی اقسام بلحاظ معنی
توصیفی
فعلیہ
اسمیہ
خبریہ
جملہ انشائیہ
اشاری
جملہ اسمیہ کے اجزا
جاری
مبتدا
خبر
فعل ناقص
متعلق خبر
ندائیہ
جملہ فعلیہ کے اجزا
عددی
فاعل
مفعول
فعل تام
متعلق فعل
امتزاجی
جملے کی اقسام بلحاظ بناوٹ
تابع موضوع
تابع مہمل
مرکب جملہ
مفرد جملہ
حقی
سوالیہ
حکمیہ
بجائیہ
بلاواسطہ
بالواسطہ
کلمہ
کلمہ کی اقسام
حرف
فعل
اسم
حروف کی اقسام
جار
اضافت
عطف
علت
بیان
شرط و جزا
استدراک
استثنا
نفی
تخصیص
تاکید
تشبیہ
ایجاب
تعجبیہ
ندا
تحسین
نفرین
تحیر
پناہ
تاسف
انبساط
فجائیہ
استفہام
بلحاظ زمانہ
فعل ماضی
حال
مستقبل
مضارع
امر
نہی
ماضی مطلق
قریب
بعید
شکیہ
استمراری
تمنائی
بلحاظ فاعل
فعل لازم
متعدی
معروف
مجہول
تام
ناقص
بلحاظ معنی
اسم کی اقسام
اسم نکرہ
اسم معرفہ
اسم علم
اسم ضمیر
اسم اشارہ
اسم موصول
قریب
بعید
ضمیر کی صورتیں
ضمیر غائب
حاضر
متکلم
ضمیر کی حالتیں
ضمیر فاعلی
مفعولی
اضافی
اسم علم کی اقسام
لقب
خطاب
کنیت
تخلص
عرف
اسم نکرہ کی اقسام
بلحاظ بناوٹ
اسم جامد
اسم مشتق
اسم مصدر
اسم فاعل
اسم مفعول
اسم حاصل مصدر
اسم حالیہ
اسم معاوضہ
قیاسی
سماعی
قیاسی
سماعی
مصدر کی اقسام
مصدر مفرد
مصدر مرکب
مصدر لازم
مصدر متعدی
بلحاظ معنی
اسم صفت
اسم ذات
اسم کیفیت
اسم عدد
واحد
تثنیہ
جمع
جمع الجمع
اسم جنس
مصغر
مکبر
ظرف
آلہ
صوت
اسم جمع
مذکر
مؤنث
ظرف زماں
ظرف مکاں
صفت کی اقسام
ذاتی
نسبتی
مقداری
عددی
معین
غیر معین
معین
غیر معین
صفت ذاتی کے درجے
تفضیل نفسی
تفضیل بعض
تفضیل کل

اِسم (Noun)

وہ کلمہ جو کسی شخص ،جگہ یا چیز کا نام ہو،اُسے اِسم کہتے ہیں۔جیسے:۔بلال حسن، پاکستان اور ہاکی وغیرہ۔

فِعل (Verb)

وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا کسی وقت یا زمانے سے ظاہر ہو،اُسے فعل کہتے ہیں۔جیسے:۔لکھا، جاتا ہے اور کھیلے گا وغیرہ۔

حَرف (Letter)

وہ کلمہ جو اکیلا تو کچھ مَعنی نہ دے لیکن دوسرے کلمات (اسم،فعل) کے ساتھ مل کر معنی دے اور ان میں تعلق بھی پیدا کرے اُسے حرف کہتے ہیں۔جیسے:۔نے،کو،پَر،سے وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَرغور کریں۔

۱: علی احمد نے مضمون لِکھا۔ ۲: بلال حسن روزانہ سکول جاتا ہے۔ ۳: علی حسن شام کو والی بال میچ کھیلے گا۔

★ ان جملوں میں بعض الفاظ یا کلمات ایسے ہیں جو کسی شخص،جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے:۔ علی احمد،سکول اور والی بال ۔یہ کلمات اسم کی مثالیں ہیں۔

★ بعض الفاظ یا کلمات ایسے ہیں جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو وقت یا زمانے سے ظاہر کرتے ہیں۔جیسے:۔لکھا، جاتا ہے اور کھیلے گا۔ یہ کلمات فعل کی مثالیں ہیں۔

★ بعض الفاظ یا کلمات ایسے ہیں جو نہ تو کسی شخص،جگہ یا چیز کا نام ہیں اور نہ کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کرتے ہیں،اور نہ ہی اکیلے کچھ مَعنی دیتے ہیں۔جیسے:۔نے اور کو۔یہ کلمات حروف کی مثالیں ہیں۔

اِسم کی اَقسام (بلحاظ معنی)
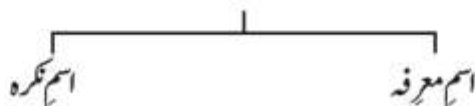
- اسمِ معرفہ
- اسمِ نکرہ

اسمِ مَعرِفہ (Proper Noun)

وہ اسم جو کسی خاص شخصیت، جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرے اُسے اسمِ مَعرِفہ کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: قرآن مجید ایک مقدس کتاب ہے۔ ۲: علّامہ محمّد اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔ ۳: لاہور ایک تاریخی شہر ہے۔

★ اِن جملوں میں قرآنِ مجید، علامہ محمّد اقبال اور لاہور اسمِ مَعرِفہ ہیں کیونکہ قرآن مجید ایک خاص کتاب کا نام ہے اور ہر آسمانی یا مقدس کتاب کو ہم قرآن مجید نہیں کہہ سکتے۔

★ علامہ محمد اقبال ایک خاص شخصیت کا نام ہے۔ ہر وہ شخص جس کا نام محمّد اقبال ہو، اُسے ہم، علامہ نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی وہ ہمارا قومی شاعر ہے۔

★ لاہور ایک خاص شہر کا نام ہے۔ نہ تو ہر شہر تاریخی ہوتا ہے اور نہ ہم کسی دوسرے شہر کو لاہور کہہ سکتے ہیں۔

اِسمِ نکرہ (Common Noun)

وہ اِسم جو کسی عام شخصیت، جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرے، اُسے اِسمِ نکرہ کہتے ہیں۔

وضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: لڑکی کتاب پڑھ رہی ہے۔ ۲: وہ دریا کنارے بیٹھے تھے۔ ۳: شہر میں بڑی رونق ہوگی۔

★ ان جملوں میں لڑکی، کتاب، دریا اور شہر اِسمِ نکرہ ہیں۔ کیونکہ لڑکی اور کتاب سے مراد کوئی خاص لڑکی یا کوئی خاص کتاب نہیں بلکہ کوئی بھی لڑکی یا کوئی بھی کتاب ہو سکتی ہے۔

★ دریا سے مراد کوئی خاص دریا نہیں بلکہ کوئی بھی دریا ہو سکتا ہے۔ شہر سے مراد کوئی شہر بھی ہو سکتا ہے۔
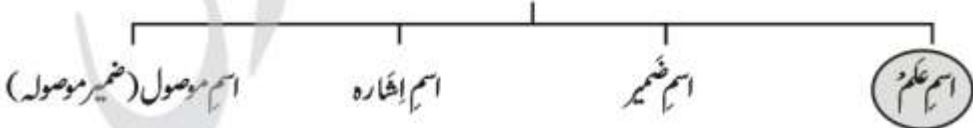
اِسمِ عَلَم

وہ اسم جو کسی شخصیت کے خاص نام کو ظاہر کرے، اُسے اسمِ عَلَم کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ابراہیمؑ خلیل اللہ، شمس العلماء، عیسٰیؑ ابن مریمؑ میر، اِنشیٰ وغیرہ۔

اِسم عَلَم کی اَقسام

لَقَبُ(Epithet)

وہ خاص نام جوکسی خاص خوبی یاصفت کی وجہ سے مشہور ہوجائے، اُسے لَقَب کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پرَغور کریں۔

۱: حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی ۲: حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ کو اللہ تعالی سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ۳: حضرت داتا گنج بخشؒ نے کشف المحجوب لکھی۔

ان جملوں میں خلیل اللہ، کلیم اللہ اور داتا گنج بخشؒ لقب کی مثالیں ہیں۔ یہ ایسے خاص نام ہیں جوخاص خوبی یا صفت کی وجہ سے مشہور ہوئے۔

خِطاب/اِعزاز (Title)

وہ اِعزازی نام جوحکومت یاقوم کی طرف سے کسی شخصیت کواس کی ملکی، قومی یاعلمی وادبی خدمات کے صلے میں دیا گیا ہو اُسے خِطاب کہتے ہیں۔

وضَاحت: اِن جُملوں پرَغور کریں

۱: قائداعظم محمد علی جناح پاکستان کے بانی ہیں ۲: شفاالملک حکیم محمد حسن قرشی ایک مشہور طبیب تھے۔

۳: سَرسید احمد خان نے قوم کی بہت خدمت کی۔

ان جملوں میں، قائداعظم، شفاالملک اور سر خطاب کی مثالیں ہیں۔ یہ ایسے خاص نام ہیں جو، ان شخصیات کوملکی، علمی وادبی خدمات کے صلے میں دیے گئے۔

اہم نِکات

★ آج کل خطاب کی بجائے ''اعزاز'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جو شخصیّت ملکی، قومی یاعلمی وادبی خدمت کے سلسلے میں غیر معمولی کارنامہ سرانجام دیتی ہے اُسے حکومت کی طرف سے اِعزاز سے نوازا جاتا ہے۔ یہ اِعزازات کئی قسم کے ہیں۔ جیسے، علمی وادبی، فوجی اور معاشرتی خدمت وغیرہ

★ پاکستان کے چند مشہور اعزازات: ''نشانِ حیدر''، ''ہلالِ جرأت''، ''ستارہ جرأت''، ''تمغہ جرأت''، ''ستارہ امتیاز''، ''ستارہ خدمت''، ''ہلالِ پاکستان''، ''تمغہ امتیاز''، ''نشانِ امتیاز'' اور ''آدم جی ایوارڈ'' وغیرہ۔

★ بین الاقوامی سطح پر بھی علمی ادبی اور دوسری معاشرتی خدمات کے سلسلے میں غیر معمولی کارنامہ سرانجام دینے والی شخصیت کو اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔ جیسے ''نوبل انعام''، ''پرائڈ آف پرفارمنس'' وغیرہ۔

کُنَّیت (Patronym)

وہ نام جو ماں، باپ، بیٹے یا بیٹی کے تعلّق سے پکارا جائے اُسے کُنّیت کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: حضرت عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ کو اللہ تعالیٰ نے کئی معجزات عطا فرمائے۔ ۲: حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام کے پہلے خلیفہ تھے۔

۳: محمد بن قاسم نے ۷۱۲ء میں سندھ پر حملہ کیا۔

ان جملوں میں عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ، ابوبکرؓ اور محمد بن قاسم، کُنیتی نام ہیں جو ماں، باپ، یا بیٹے کے تعلق سے پکارے جاتے ہیں۔

اہم نکتہ

★ کُنیتی نام عربوں سے مخصوص ہیں۔ اردو میں اس طرح کے کُنیتی نام بھی ہوتے ہیں۔ جیسے: عقیل کے ابّو، رانی کی امّی وغیرہ۔

تَخَلُّص (Pen-name)

وہ مختصر نام جو شاعر اپنے کلام میں اپنے اصلی نام کی بجائے لاتے ہیں، اُسے تخلّص کہتے ہیں۔

وضاحت: ان جملوں اور شعر پر غور کریں۔

۱: میر محمد تقی میرؔ آگرہ میں پیدا ہوئے ۲: الطاف حسین حالیؔ کا شمار اردو ادب کے اہم شُعراء میں ہوتا ہے۔

ہیں اور بھی دنیا میں سخن وَر بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اور

ان جملوں اور شعر میں، میرؔ، حالیؔ، اور غالبؔ تخلّص ہیں۔ یہی وہ مختصر نام ہیں جو یہ حضرات اپنے کلام میں اپنے اصلی نام کی بجائے لائے۔

اہم نِکات

★ شاعر حضرات اپنا تخلّص خود تجویز کرتے ہیں۔
★ رموزِ اوقاف کی رو سے تخلّص پر علامت تخلّص " ؎ " لگائی جاتی ہے۔
★ عموماً شاعر اپنا تخلّص غزل کے آخری شعر میں لاتے ہیں۔

عُرف (Nickname)

وہ خاص نام جو پیار، محبت، نفرت یا حقارت کی وجہ سے کسی شخصیّت کے اصلی نام کی بجائے مشہور ہو جائے، اُسے عُرف کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں۔

۱: اِنضی بہت مشہور کرکٹر تھا۔ ۲: مانی ہونہار طالبِ علم ہے ۳: گڑیا کل سکول نہیں جائے گی۔

ان جملوں میں انضی، مانی، اور گڑیا عرف کی مثالیں ہیں۔ یہ ایسے نام ہیں جو اصلی نام کی بجائے مشہور ہو گئے۔

اہم نِکات

★ ماں، باپ یا گھر والے پیار کی وجہ سے بیٹے کو پپو، ببلو وغیرہ اور بیٹی کو رانی یا گڑیا وغیرہ کہنے لگے تو معاشرے میں مشہور ہو گیا۔
★ بعض اوقات کسی نام کو مختصر کر کے پکارا جاتا ہے۔ جیسے:۔ انضمام الحق کو اِنضی، انور کو انّو اور نعمان کو، مانی وغیرہ۔
★ بعض اوقات کسی شخص کی خصوصی استعداد (خوبی) یا جسمانی نقص کی وجہ سے کوئی نام مشہور ہو جاتا ہے۔ جیسے چھوٹے قد والے کے لیے "ٹیڈی"، لمبے قد والے کے لیے "لمبو"، کالے رنگ والے کے لیے "کالو" یا "کالا" اسی طرح لنگڑا، کانا وغیرہ
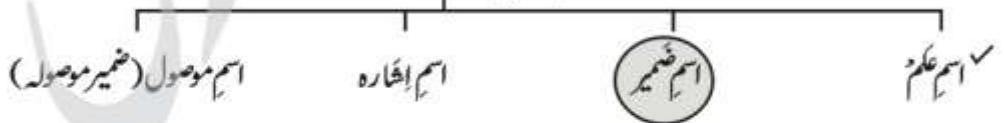
اسمِ ضَمیر (Pronoun)

وہ اسم جو پہلے سے مذکور کسی شخصیّت، جگہ یا چیز کی بجائے بولا جائے، اُسے اسمِ ضمیر کہتے ہیں۔ جیسے:۔ یہ، وہ، اُس، اُسے، تم، میں، ہم وغیرہ

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

تحسین فاطمہ ایک محنتی لڑکی ہے۔ وہ صبح سویرے جاگتی ہے۔ وہ باقاعدگی سے سکول جاتی ہے۔ اُس نے سکول سے کبھی غیر حاضری نہیں کی۔ تمام اساتذہ اُسے پیار کرتے ہیں۔

یہاں تحسین فاطمہ کا نام ایک مرتبہ آیا ہے۔ اس کے بعد تحسین فاطمہ کی جگہ "وہ"، "اُس"، "اُسے" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اِنھیں اسمِ ضمیر کہتے ہیں۔

اہم نکات

- ★ جس اسم کی جگہ اسم ضمیر بولا جائے اس اسم کو "مرجع" کہتے ہیں۔ درج بالا مثال میں "تحسین فاطمہ" "مرجع" ہے۔
- ★ اسم ضمیر جب چیزوں کی بجائے شخصیتوں کی جگہ آئے تو اُسے ضمیرِ شخصی کہتے ہیں۔

ضمیرِ شخصی کی صورتیں وحالتیں

اسمِ ضمیر

- اسم ضمیر کی صورتیں
  - ضمیر غائب
  - ضمیر حاضر
  - ضمیر متکلّم
- اسم ضمیر کی حالتیں
  - ضمیر فاعلی
  - ضمیر مفعولی
  - ضمیر اضافی

اسمِ ضمیر کی صورتیں

ضمیر غائب (Third Person)

وہ ضمیر جو کسی ایسی شخصیت کے لیے استعمال کی جائے جو سامنے موجود نہ ہو بلکہ غائب ہو اُسے ضمیر غائب کہتے ہیں۔ مثلاً، وہ

وضاحت: حریم فاطمہ بہت محنتی ہے وہ جماعت میں اوّل آئے گی۔

یہاں "وہ" کی ضمیر ایک ایسی لڑکی کے لیے استعمال ہوئی ہے جو سامنے موجود نہیں بلکہ غائب ہے۔

ضمیر حاضر (Second Person)

وہ ضمیر جو کسی ایسی شخصیت کے لیے استعمال کی جائے جو سامنے موجود ہو اور اس سے بات کی جا رہی ہو، اُسے ضمیر حاضر یا ضمیر مخاطب بھی کہتے ہیں۔ مثلاً: تو، تم

وضاحت: فواد! تو بُرے لوگوں کے پاس کیوں بیٹھتا ہے؟

یہاں ''تو'' کی ضمیر ایک ایسے شخص کے لیے استعمال ہوئی ہے جو سامنے موجود ہے اور اس سے بات کی جا رہی ہے۔

ضمیر مُتکلّم (First Person)

وہ ضمیر جو کلام کرنے والی شخصیت اپنے لیے استعمال کرے، اُسے ضمیر متکلّم کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ میں، ہم

وضاحت: جناب! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

یہاں، ''میں'' کی ضمیر بات کرنے والا شخص خود اپنے لیے استعمال کر رہا ہے۔

اہم نکات

صیغے

★ ضمیر شخصی کی درج بالا صورتوں کو صیغے کہتے ہیں۔ ہر صیغے میں واحد اور جمع کے لیے الگ الگ ضمیر استعمال ہوتی ہے۔ اور اس طرح درج ذیل چھ (۶) صیغے بن جاتے ہیں۔

ضمیر غائب		ضمیر حاضر		ضمیر متکلّم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ، اس	وہ، انھوں	تو	تم، آپ	میں	ہم

★ اردو ضمائر میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا۔

حالتِ فاعلی (Nominative Case)

جب کوئی ضمیر اپنے فاعل کی بجائے استعمال ہوتی ہے تو اُسے ضمیر کی حالت فاعلی کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: علی حسن بڑا ذہین ہے، اُس نے وظیفہ حاصل کیا تھا۔ ۲: علی احمد بہت نیک ہے، وہ بزرگوں کا ادب کرتا ہے۔

ان جملوں میں "اُس" اور "وہ" ایسی ضمیریں ہیں جو کسی کام کرنے والے یعنی فاعل (علی حسن اور علی احمد) کی جگہ آئی ہیں۔ یہ ضمیر کی فاعلی حالت ہے۔

اسی طرح یہ جملہ:۔ ۳: بلال حسن کہتا ہے:۔"میں سعودی عرب جاؤں گا"۔

اِس جملے میں "میں" ضمیر فاعلی ہے۔

حالتِ فاعلی کی مختلف صورتیں

ضمیر غائب		ضمیر حاضر		ضمیر متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ، اس	وہ، ان، انھوں	تو	تم، آپ	میں	ہم

حالتِ مفعولی (Objective Case)

جب کوئی ضمیر کسی مفعُول کی جگہ استعمال ہوئی ہو تو اُسے ضمیر کی حالت مفعولی کہتے ہیں۔

وضاحت: اِن جملوں پر غور کریں

۱: شوکت نے بدتمیزی کی تو اس کے والد نے اس کو سزا دی۔ ۲: عاصم بہت اچھا لڑکا ہے، سب اَساتذہ اُسے پیار کرتے ہیں۔

ان جملوں میں "اُس کو" اور "اُسے" ایسی ضمیریں ہیں جو مفعول (شوکت اور عاصم) کی جگہ آئی ہیں۔ یہ ضمیر کی مفعولی حالت ہے۔

اسی طرح یہ جملہ:۔۳: میں تمہارا بھائی ہوں، مجھے صحیح صحیح بات بتاؤ۔

اِس جملے میں "مجھے" ضمیر مفعولی ہے۔

حالت مفعولی کی مختلف صورتیں

ضمیر غائب		ضمیر حاضر		ضمیر متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اسے، اس کو	انھیں، ان کو	تجھے، تجھ کو	تمھیں، تم کو، آپ کو	مجھے، مجھ کو	ہمیں، ہم کو

حالتِ اِضافی (Possessive Case)

جب کوئی ضمیر کسی شخصیت یا چیز کا تعلّق کسی اسم سے ظاہر کرے تو اسے ضمیر کی حالتِ اِضافی کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پرَغور کریں۔

۱: عبداللہ نہایت ذہین لڑکا ہے، اس کا حافظہ بہت اچھا ہے۔ ۲: سلیم! تمہارے والد صاحب بیمار تھے۔ اب ان کی طبیعت کیسی ہے؟

ان جملوں میں "اس کا" اور "ان کی" ایسی ضمیریں ہیں جو اپنے مَرجِع (عبداللہ اور سلیم) سے تعَلُّق ظاہر کر رہی ہیں۔ یہ ضمیر کی حالت اضافی ہے۔

اسی طرح یہ جملہ:۔ ۳: محمد اکرم نے کہا: ''میرا بھائی بازار گیا ہے''۔ اِس جملے میں ''میرا'' ضمیر کی حالتِ اِضافی ہے۔

حالت اضافی کی مختلف صورتیں

ضمیر غائب		ضمیر حاضر		ضمیر متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اس کا	ان کا	تیرا	تمہارا، آپ کا	میرا	ہمارا
اس کی	ان کی	تیری	تمھاری، آپ کی	میری	ہماری
اس کے	ان کے	تیرے	تمھارے، آپ کے	میرے	ہمارے

اِسمِ اشارہ (ضمیر اشارہ) (Demonstrative Pronoun)

وہ اسم جو دُور یا نزدیک کی کسی جگہ، شخصیت یا چیز کی طرف اشارہ کرے، اُسے اسمِ اِشارہ کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: یہ ہمارا سکول ہے۔ ۲: وہ آدمی میرا دوست ہے۔ ۳: اُن پھولوں کی طرف دیکھو۔

اِن جملوں میں "یہ"، "وہ" اور "ان" اسم اشارہ ہیں، جو کسی جگہ (سکول) شخص (آدمی) یا چیز (پھولوں) کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

اہم نکتہ

★ جس جگہ شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا گیا ہو، اسے مُشارٌ اِلَیہ کہتے ہیں۔

درج بالا مثالوں میں سکول، آدمی اور پھولوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، اس لیے ان میں سکول، آدمی اور پھول مشار الیہ ہیں۔

اِسمِ اشَارہ کی اَقسام

اسم اشارہ قریب | اسم اشارہ بعید

اسمِ اشارہ قریب

وہ اسم جو کسی قریب کی جگہ، شخصیت یا چیز کی طرف اشارہ کرے، اُسے اسمِ اشارہ قریب کہتے ہیں۔ جیسے:۔ یہ، اس، اِن وغیرہ۔

اسمِ اِشارہ بعید

وہ اسم جو کسی دُور کی جگہ، شخصیت یا چیز کی طرف اشارہ کرے، اُسے اسم اشارہ بعید کہتے ہیں۔ جیسے:۔ وہ، اُس، اُن وغیرہ۔

اہم نِکات

اسم ضمیر اور اسم اشارہ میں فرق

★ اسم ضمیر اور اسم اشارہ میں فرق یہ ہے کہ اسم ضمیر پہلے سے مذکور کسی شخصیت، جگہ یا چیز کی بجائے بولا جاتا ہے۔ مگر اسم اشارہ وہ ہے جو کسی شخصیت، جگہ یا چیز کی طرف جسم کے کسی ظاہری حصے (ہاتھ، آنکھ وغیرہ) سے اشارہ کرے۔

★ اسم اشارہ کے بعد مُشارالیہ (جس کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے) کا لانا ضروری ہے جبکہ اسم ضمیر خود اسم کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔
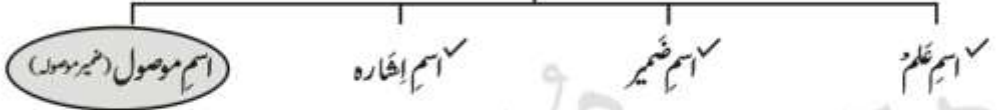
اسمِ مَوصول (ضمیر موصولہ) (Relative Pronoun)

وہ اسم ناتمام کہ جب تک اس کے ساتھ کچھ اور کلمات نہ ملائے جائیں، تب تک اُس کا مفہوم واضح نہ ہو، اُسے اسم موصول (ضمیر موصولہ) کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں۔

۱: جس نے سچ بولا اس نے نجات پائی۔ ۲: جو نماز پڑھتا ہے وہ فلاح پاتا ہے۔ ۳: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

ان جملوں میں جس نے، جو اور جیسا، اسم موصول ہیں۔

★ جملے کا وہ حصہ جو اسم موصول کے معنی کا تعین کرتا ہے، اُسے صلہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ درج بالا مثالوں میں ''سچ بولا''، ''نماز پڑھتا ہے'' اور ''کرو گے'' صلہ ہیں۔

★ جملے کا وہ حصہ جو صلہ کی تکمیل کرتا ہے، اُسے جوابِ صلہ (تکمیلِ صلہ) کہتے ہیں۔ جیسے:۔ درج بالا مثالوں میں ''اس نے نجات پائی''، ''وہ فلاح پاتا ہے'' اور ''ویسا بھرو گے'' جوابِ صلہ ہیں۔

★ | اردو کے اسمائے موصول | جونہی، جو کچھ، جونسی، جسے، جتنی، جنھیں، جس کا، جس کی، جس کو، جن کا، جن کے وغیرہ |

اہم نکات

★ اسم موصول کو جملے کے ساتھ لگائے بغیر اُس کی وضاحت نہیں ہوتی۔

★ اسم موصول کو اسم ناقص یا اسم ناتمام بھی کہتے ہیں۔

★ ضمیر اِشارہ اور ضمیر موصولہ کے علاوہ اسم ضمیر کی دو اقسام اور بھی ہیں۔

ضمیر اِستفہامیہ (Interrogative Pronoun) وہ اسم جو کوئی بات پوچھنے یا سوال کرنے کے لیے استعمال میں لایا جائے اُسے اسم اِستفہام (ضمیر اِستفہامیہ) کہتے ہیں۔ جیسے:۔ کون، کیا، کب، کیسے، کہاں، کون سا وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں۔

۱: آپ کا نام کیا ہے؟ ۲: وہ کون تھا؟ ۳: ہم وہاں کیسے جائیں گے؟

ان جملوں میں "کیا"، "کون" اور "کیسے" اسمِ استفہام ہیں۔

★ ضمیرِ تنکیر (Indefinite Pronoun) وہ اسم جو غیر معین اشخاص اور اشیاء کے لیے استعمال میں لایا جائے، اُسے ضمیرِ تنکیر کہتے ہیں۔ضمائرِ تنکیر دو ہیں:۔ ۱: کچھ ۲: کوئی

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

۱: گھر میں کوئی ہے؟ ۲: دفتر میں کوئی نہیں۔ ۳: کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

ان جملوں میں "کوئی" اور "کچھ" ضمائرِ تنکیر ہیں۔

★ جب ضمائرِ تنکیر تکرار کے ساتھ آئیں تو ان میں خاص زور پایا جاتا ہے مگر معنی قلت کے آتے ہیں۔

وضاحت: اِن جملوں پر غور کریں۔

۱: وعدہ تو سبھی کرتے ہیں مگر نبھاتا کوئی کوئی ہے۔ ۲: آپ کچھ کچھ کنجوس ہو گئے ہیں۔ ۳: کوئی نہ کوئی مل ہی جائے گا۔ ۴: اَبھی کچھ نہ کچھ امید باقی ہے۔

اسمِ نکرہ (Common Noun)

وہ اسم جو کسی عام شخصیت، جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرے، اُسے اسمِ نکرہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

۱: وہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے۔ ۲: لڑکی کتاب پڑھ رہی ہے۔

اِن جملوں میں "دریا"، "لڑکی" اور "کتاب" اسمِ نکرہ ہیں۔

اِسمِ نکرہ کی اَقسام (بلحاظ معنی)

اسمِ صفت اسمِ ذات اسمِ کیفیت اسمِ عدد
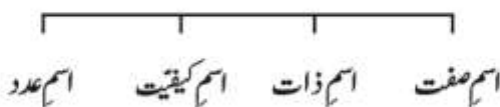
اسمِ صفت (Adjective)

وہ اسم جو کسی شخصیت، جگہ یا چیز کی اچھائی، بُرائی یا کسی اور خصُوصیّت کو ظاہر کرے، اُسے اسمِ صفت کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پرغور کریں۔

۱: فیصل ایماندار لڑکا ہے۔ ۲: یہ سرخ گلاب ہے ۳: آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک چین ہے۔

ان جملوں میں ''ایماندار''، ''سُرخ'' اور ''سب سے بڑا'' اسمائے صفت ہیں کیونکہ یہ کسی شخص، جگہ یا چیز کی کسی نہ کسی خصوصیت کو ظاہر کر رہے ہیں۔

★ جس شخص، جگہ یا چیز کی اچھائی، بُرائی یا کسی اور خصوصیت کو بیان کیا جائے اُسے ''موصوف'' کہتے ہیں۔ درج بالا مثالوں میں فیصل''، ''گلاب'' اور ''چین'' موصوف ہیں۔

اِسمِ صفت کی اَقسام

صفت ذاتی — صفت نسبتی — صفت مقداری — صفت عددی

صفت ذاتی (Adjective of Quality)

وہ اسمِ صفت جو اپنے موصوف کی ذاتی اچھائی، بُرائی یا کسی اور خصوصیت کو ظاہر کرے، اُسے صفت ذاتی کہتے ہیں۔

وضاحت: اِن جُملوں پرغور کریں

۱: کرن ہنس مکھ لڑکی ہے۔ ۲: لومڑی چالاک جانور ہے۔ ۳: نادان دوست سے دانا دشمن بہتر۔

ان جملوں میں ''ہنس مکھ''، ''چالاک''، ''نادان'' اور ''دانا'' صفت ذاتی کی مثالیں ہیں۔

اہم نِکات

★ صفت ذاتی کو صفت مشبّہ بھی کہتے ہیں۔

★ کسی مشترکہ وصف کی بناء پر جب صفت ذاتی کا موازنہ، کسی ایک شخص، جگہ یا چیز سے یا دوسرے تمام اشخاص، جگہوں یا چیزوں سے کیا جائے تو صفت کی اس صورت کو صفت تفضیلی کہتے ہیں۔

صفت تفضیلی کے درجے

تفضیلِ نفسی — تفضیلِ بعض — تفضیلِ کُل
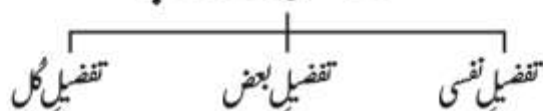
تفضیلِ نفسی (Positive Degree)

وہ صفت جو صرف موصوف کی ذات تک محدود رہے اور کسی دوسرے سے موازنہ کیے بغیر بیان کی جائے اُسے تفضیلِ نفسی کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ قمرالحسن ذہین ہے۔
اس جملے میں ''قمرالحسن'' (موصوف) کی صفت (ذہانت) بیان کی گئی ہے جو اُس کی ذات تک ہی محدود ہے یعنی اُس کا کسی سے موازنہ نہیں کیا گیا۔ یہ تفضیلِ نفسی کی مثال ہے۔

تفضیلِ بعض (Comparative Degree)

وہ صفت جس میں کسی مشترکہ وصف کی بناء پر ایک موصوف کا دوسرے موصوف سے موازنہ کر کے ایک کو دوسرے سے منفرد ظاہر کیا جائے، اُسے تفضیلِ بعض کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ قمرالحسن، فرخ شہزاد سے ذہین ہے۔
اس جملے میں مشترکہ صفت یعنی ذہانت کی بناء پر ایک موصوف کا دوسرے موصوف سے موازنہ کر کے ایک موصوف (قمرالحسن) کو دوسرے موصوف (فرخ شہزاد) سے منفرد ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ تفضیلِ بعض کی مثال ہے۔

تفضیلِ کل (Superlative Degree)

وہ صفت جس میں کسی مشترکہ وصف کی بناء پر ایک موصوف کو مقابلے میں موجود سب سے منفرد ظاہر کیا جائے، اُسے تفضیلِ کل کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ قمرالحسن اپنی جماعت میں سب سے ذہین ہے۔
اس جملے میں مشترکہ صفت (ذہانت) کی بناء پر موصوف ''قمرالحسن'' کا موازنہ پوری جماعت سے کر کے، اُسے سب سے منفرد ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ تفضیلِ کل کی مثال ہے۔

بطورِ مثال صفت تفضیلی کے تین درجے، حسبِ ذیل ہیں:۔

تفضیلِ نفسی	تفضیلِ بعض	تفضیلِ کل
اچھا	بہت اچھا	بہت ہی اچھا
بد	بدتَر	بدتَرین
بُلند	بُلندتَر	بُلندتَرین
دُور	دُورتَر	دُورتَرین
عظیم	عظیم تر	عظیم ترین

تفضیلِ نفسی	تفضیلِ بعض	تفضیلِ کل
غریب	غریب تر	غریب ترین
قریب	قریب تر	قریب ترین
کم	کم تر	کم ترین
نزدیک	نزدیک تر	نزدیک ترین
نفیس	نفیس تر	نفیس ترین

اہم نکات

★ تفضیلِ نفسی میں صفت کا پہلا درجہ، تفضیلِ بعض میں صفت کا دوسرا درجہ اور تفضیلِ کُل میں صفت کا تیسرا درجہ استعمال ہوتا ہے۔
★ سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے بننے والے الفاظ کسی شخصیت، جگہ یا چیز کی صفت ذاتی ظاہر کرتے ہیں۔
★ اردو میں چند حروف یا الفاظ ایسے ہیں جن کے لگانے سے صفت ذاتی میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، یہ الفاظ عموماً سابقوں سے بنتے ہیں۔ جیسے:۔ا (سابقہ) سے اٹل، امر وغیرہ۔ اَن (سابقہ) سے اَن پڑھ، اَن جان وغیرہ۔ بے (سابقہ) سے بے ادب، بے نماز وغیرہ۔ نا (سابقہ) سے نااہل، نالائق وغیرہ۔

صفت نسبتی (Proper Adjective)

وہ اسمِ صفت جو کسی شخصیت، جگہ یا چیز کا تعلق یا نسبت کسی دوسری شخصیت، جگہ یا چیز سے ظاہر کرے، اُسے صفت نسبتی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ جالندھری، سائنسی، آفریدی، نمکین اور پتھریلا وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

ا: پاکستان کا قومی ترانہ محمد حفیظ جالندھری نے لکھا۔ ۲: کمپیوٹر ایک بہترین سائنسی ایجاد ہے۔ ۳: شاہد آفریدی بہت مشہور کھلاڑی ہے۔

ان جملوں میں جالندھری، سائنسی اور آفریدی صفت نسبتی کی مثالیں ہیں۔ ان میں سے ہر اسم اپنا تعلق یا نسبت کسی دوسری شخصیت، جگہ یا چیز سے ظاہر کر رہا ہے۔ جیسے ''جالندھری'' کا جالندھر شہر سے ''سائنسی'' کا علم سائنس سے اور ''آفریدی'' کا آفریدی قبیلہ سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔

اہم نکات

★ صفت نسبتی بغیر اسم کے آئے تو وہ خود اسم ہوگی۔ جیسے:۔ ا: پاکستانی بہت ذہین ہوتے ہیں۔ (اس جملے میں ''پاکستانی'' اسم ہے)
۲: یہ پاکستانی لڑکا بہت ذہین ہے۔ (اس جملے میں ''پاکستانی لڑکا'' صفت نسبتی ہے)

★ کسی جگہ، گروہ یا روحانی سلسلہ سے تعلق اور نسبت کی بناء پر بعض افراد کے اسمائے نسبتی مشہور ہو کر، اُن کی پہچان بن جاتے ہیں۔ جیسے:۔ ہاشمی، حسینی، قادری، سیالوی، جلالی، بریلوی، دیوبندی اور آفریدی وغیرہ۔

★ بعض اوقات صفت کے اظہار میں زور، شدّت یا مبالغہ پیدا کرنے کے لیے کچھ کلمات استعمال کئے جاتے ہیں؛ ایسے کلمات کو اسمِ مبالغہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ ۱: آج غضب کی گرمی ہے۔ ۲: دریائے جہلم میں اونچے درجے کا سیلاب آیا۔

ان جملوں میں ''غضب کی'' اور ''اونچے درجے کا'' اسمِ مبالغہ ہیں۔

★ چند اسمائے مبالغہ: درجہ اوّل، پرلے درجے کا، قیامت کا، کڑاکے کی، چھٹا ہوا، بدذات وغیرہ۔

★ اسمِ مُبالِغہ سے صفت نسبتی کا اظہار ہوتا ہے۔

صفت مقداری (Adjective of Quantity)

وہ اسم صفت جو کسی چیز کی مقدار کو ظاہر کرے اُسے صفت مقداری کہتے ہیں۔ جیسے:۔ درجن، کلو بھر، گز بھر، کچھ اور تھوڑا سا وغیرہ

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: عامر نے دو درجن کیلے خریدے۔ ۲: جگ میں تھوڑا سا دودھ ہے۔

ان جملوں میں ''دو درجن'' اور ''تھوڑا سا'' صفت مقداری کی مثالیں ہیں۔

صفت مقداری کی اَقسام

- صفت مقداری معیّن
- صفت مقداری غیر معیّن

صفت مقداری معیّن (Definite Quantity Adjective)

وہ اسم جو کسی چیز کی معیّن مقدار کو ظاہر کرے، اُسے صفت مقداری معیّن کہتے ہیں۔ جیسے:۔ کلو بھر، ایک درجن، اور گز بھر وغیرہ۔

وضاحت: اس جملے پر غور کریں۔

عامر نے دو کلو چاول خریدے۔

اس جملے سے وزن کی ایک مقرر مقدار کا پتا چلتا ہے۔ یہ صفت مقداری معیّن ہے۔

صفت مقداری غیر معیّن (Indefinite Quantity Adjective)

وہ اسم جو کسی چیز کی غیر معیّن مقدار کو ظاہر کرے اُسے صفت مقداری غیر معیّن کہتے ہیں۔ جیسے:۔ کچھ، تھوڑا سا اور معمولی وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

جگ میں تھوڑا سا دودھ ہے۔

اس جملے سے جگ میں دودھ کی مقرر مقدار کا پتا نہیں چلتا، یہ صفت مقداری غیر معیّن ہے۔
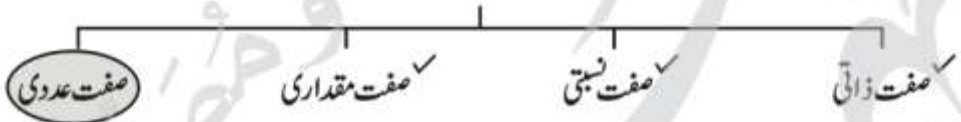
صفت عددی (Numeral Adjective)

وہ اسم صفت جو کسی چیز کا درجہ، گنتی یا تعداد ظاہر کرے، اُسے صفت عددی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ دوسرا، تیسرا، پانچ گنا، چند، کچھ سینکڑوں اور ہزاروں وغیرہ۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

ا: محمد عرفان کے پاس آٹھ کتابیں اور دس کاپیاں ہیں۔ ۲: مشق میں تیسرا سوال بہت آسان تھا۔ ۳: چیونٹی اپنے وزن سے دو گنا وزن اُٹھا سکتی ہے۔ ۴: میرے پاس چند نایاب سکّے ہیں۔ ۵: جلسے میں سینکڑوں افراد شریک ہوں گے۔

اِن جملوں میں ''آٹھ''، ''دس''، ''تیسرا''، ''دو گنا''، ''چند'' اور ''سینکڑوں'' صفت عددی کی مثالیں ہیں۔

اہم نکتہ

★ جس چیز کا درجہ، گنتی یا تعداد ظاہر کی جائے اُسے، اسمِ معدود کہتے ہیں۔
(درج بالا مثالوں میں محمد عرفان، مشق، چیونٹی، سکّے اور افراد، اسمِ معدود ہیں۔)

صفت عددی کی اَقسام

- صفت عددی معیّن
- صفت عددی غیر معیّن
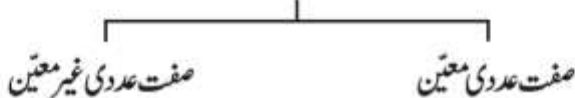
صفت عددی معیّن (Definite Numeral Adjective)

وہ اسم جو کسی چیز کا معیّن درجہ گنتی یا تعداد ظاہر کرے اُسے صفت عددی معیّن کہتے ہیں۔ جیسے:۔ تیسرا، تین گنا اور تین وغیرہ۔

وَضاحت: اِس جملے پرغور کریں

میچ دیکھنے کے لیے میدان میں پچیس ہزار افراد کی گنجائش ہے۔

اِس جملے سے میدان میں افراد کی گنجائش کی مقرر تعداد کا پتا چلتا ہے، اِسی لیے اس جملے میں ''پچیس ہزار'' صفت عددی معیّن ہے۔

صفت عددی غیر معیّن (Indefinite Numeral Adjective)

وہ اسم جو کسی چیز کا غیر معیّن درجہ، گنتی یا تعداد ظاہر کرے، اُسے صفت عددی غیر معیّن کہتے ہیں۔ جیسے:۔ چند، کچھ، سیکڑوں اور ہزاروں وغیرہ۔

وضاحت: اِس جملے پرغور کریں

میچ دیکھنے کے لیے میدان میں ہزاروں افراد موجود تھے۔

اس جملے سے میدان میں افراد کی مقرّر، تعداد کا پتا نہیں چلتا اِسی لیے اِس جملے میں ''ہزاروں'' صفت عددی غیر معیّن ہے۔

اہم نِکات

معیّن اعداد کی اَقسام

اعداد ذاتی — اعداد ترتیبی — اعداد کسری — اعداد ضعفی — اعداد استغراقی

★ اعداد ذاتی:۔ وہ اعداد جو صرف تعداد یا گنتی کو ظاہر کریں اعداد ذاتی کہلاتے ہیں۔ جیسے:۔ ایک، دو، تین، اور دس وغیرہ۔

★ اعداد ترتیبی:۔ وہ اعداد جو تعداد کے ساتھ ترتیب بھی ظاہر کریں اعداد ترتیبی کہلاتے ہیں۔ جیسے:۔ دوسرا، تیسرا، چوتھا وغیرہ۔

★ اعداد کسری:۔ وہ اعداد جو مقررہ، تعداد کے حصّوں کو تقسیمی لحاظ سے ظاہر کریں اعداد کسری کہلاتے ہیں۔ جیسے:۔ نصف (۱/۲)، ایک تہائی (۱/۳) اور ایک چوتھائی (۱/۴) وغیرہ۔

★ اعداد ضعفی:۔ وہ اعداد جو مقرر تعداد کو ضعفی لحاظ سے ظاہر کریں اعداد ضعفی کہلاتے ہیں۔ جیسے:۔ دوگنا، دو چند، تین گنا اور سہ چند وغیرہ۔

★ اعداد استغراقی:۔ وہ اعداد جو معدود (جس چیز کا درجہ ظاہر کیا جائے) کی معیّن تعداد کو ظاہر کریں اعداد استغراقی کہلاتے ہیں۔ جیسے:۔ تینوں بھائی، چاروں لڑکیاں وغیرہ۔

یاد دہانی
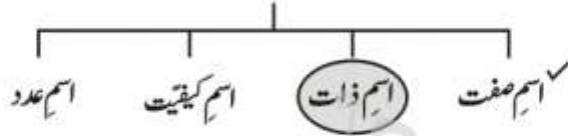
اسمِ ذات (Personal Noun)

وہ اسم جس سے ایک چیز کی حقیقت یا اصلیّت کو دوسری چیز سے جُدا سمجھا جا سکے، اُسے اسمِ ذات کہتے ہیں۔ جیسے:۔ صبح، شام گائے، بیل، تلوار، مسواک، باغ، باغیچہ، قوم اور قافلہ وغیرہ۔

وضاحت: درج بالا مثالوں میں ہر اسم اپنی حقیقت اور اصلیّت دوسرے اسم سے مختلف ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً، ۱: صبح (فجر کا وقت) ۲: مسواک (دانت صاف کرنے کی ریشہ دار لکڑی) ۳: باغ (چمن، وہ جگہ جہاں پھل دار، پھول دار پودے ہوں) ۴: قافلہ (مُسافروں کا گروہ جو کہیں جا رہا ہو) وغیرہ۔
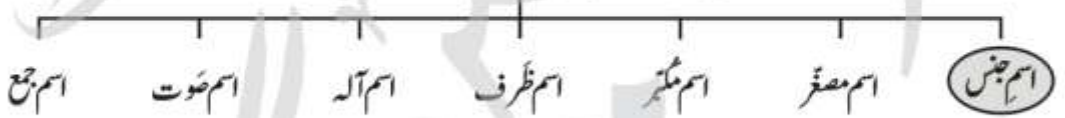
اسمِ جنس (Gender)

وہ اسم جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی جنس کا تعیّن کرے، اُسے اسمِ جنس کہتے ہیں۔ اسمِ جنس دو ہیں:۔ ۱: مذکر ۲: مؤنث

مُذَکَّر (Masculine)

وہ اسم جو نَر کے لیے بولا جائے، اُسے مذکر کہتے ہیں۔ جیسے:۔ باپ، بیٹا، بادشاہ، مور اور بیل وغیرہ

مؤنث (Feminine)

وہ اسم جو مادہ کے لیے بولا جائے، اُسے مؤنث کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ماں، بیٹی، ملکہ، مورنی اور گائے وغیرہ

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: بادشاہ نے ملکہ کے لیے محل تعمیر کرایا۔ ۲: میاں بیوی دیر سے گھر پہنچے۔ ۳: گائے اور بیل چارا کھا رہے ہیں۔

ان جملوں میں، بادشاہ، ملکہ، میاں، بیوی، گائے اور بیل اسمِ جنس (مذکر، مؤنث) کی مثالیں ہیں۔

اہم نِکات

★ جاندار اسموں کی تذکیر و تانیث حقیقی کہلاتی ہے کیونکہ جانداروں میں نر کے مقابلے میں مادہ اور مادہ کے مقابلے میں نر ہوتا ہے۔
★ بے جان اسموں (Neuter Gender) میں حقیقی نر اور مادہ نہیں ہوتے، اس لیے ان کی تذکیر و تانیث غیر حقیقی کہلاتی ہے۔ اس کا تمام تر دارومدار اہلِ زُباں پر ہوتا ہے۔
★ وہ اسم جو مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے بولا جائے اسے اسم مُشترک (Common Gender) کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ساتھی، صدر، کھلاڑی، دوست، میزبان، جانور، مہمان، دشمن، یتیم، مسکین وغیرہ۔

اسمِ مُصغّر

وہ اسم جو کسی چیز کا چھوٹا پن ظاہر کرے یعنی جس اسم میں چھوٹا ہونے کے معنی پائے جائیں، اُسے اسمِ مُصغّر کہتے ہیں۔
جیسے:۔ باغ سے باغچہ، نگر سے نگری، پیالہ سے پیالی وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں۔

ا: ہمارے سکول کا باغچہ بہت خوبصورت ہے۔ ۲: دیگچی میں چائے رکھی تھی۔ ۳: کلہاڑی کہاں ہے؟
ان جملوں میں باغچہ، دیگچی اور کلہاڑی اسم مصغّر ہیں۔ ★ باغ کا درست اسم مصغر باغچہ ہے۔(باغیچہ غلط العام ہے)

اہم نِکات

اسم مصغر کو درج ذیل طریقوں سے بنایا جاسکتا ہے۔

★ اسم کے آخر میں یائے مَعروف (ی) لگا کر۔جیسے:۔ پہاڑ سے پہاڑی، نگر سے نگری وغیرہ
★ اسم کے آخری حرف کو ''ی'' سے تبدیل کر کے۔جیسے:۔ ٹوکرا سے ٹوکری، پیالہ سے پیالی وغیرہ
★ اسم کے آخر میں ''یا'' لگا کر۔جیسے:۔ پُڑی سے پُڑیا، ڈبہ سے ڈبیا وغیرہ
★ اسم کے آخر میں ''ڑا'' یا ''ڑی'' لگا کر۔جیسے:۔ دکھ سے دُکھڑا، پلنگ سے پلنگڑی وغیرہ
★ اسم کے آخر میں ''چہ''، ''چی'' یا ''یچہ'' لگا کر۔جیسے:۔ صندوق سے صندوقچہ، باغ سے باغچہ وغیرہ
★ بعض اوقات کسی مقررہ قاعدے کے بغیر بھی کسی اسم کا چھوٹا پن ظاہر کیا جاتا ہے۔جیسے:۔ چمچ سے چمچی، گلاس سے گلاسی، بھائی سے بھیا، بہن سے بہنا، شیشہ سے شیشی وغیرہ
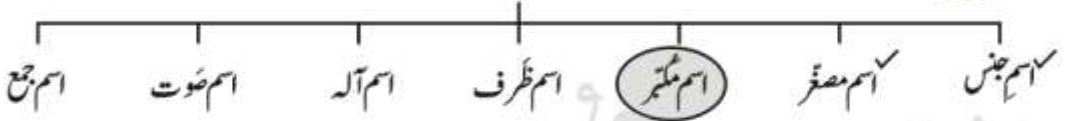
اسمِ مکبّر

وہ اسم جو کسی چیز کا بڑا پن ظاہر کرے یعنی جس اسم میں بڑا ہونے کے معنی پائے جائیں، اُسے اسمِ مکبّر کہتے ہیں۔ جیسے:۔ راہ سے شاہراہ، سوار سے شاہسوار اور رگ سے شہ رگ وغیرہ۔

وضاحت: اِن جملوں پر غور کریں۔

۱: حضرت عمر فاروقؓ بہت اچھے شاہسوار تھے۔ ۲: بادشاہی مسجد مغلیہ فنِ تعمیر کا شاہکار ہے۔

۳: ریشم کے کیڑوں کی خوراک شہتوت کے پتے ہیں۔

اِن جملوں میں شاہسوار، شاہکار اور شہتوت اسمِ مکبّر ہیں۔

اہم نکات

اسمِ مکبّر کو درج ذیل طریقوں سے بنایا جاسکتا ہے۔

★ اسم کے آخر میں "ی" ہو تو اِس کو ہٹا دینے سے۔ جیسے:۔ ٹوپی سے ٹوپ، پگڑی سے پگڑ وغیرہ

★ اسم سے پہلے "شاہ" یا "شہ" لگا کر۔ جیسے:۔ راہ سے شاہراہ رگ سے شہ رگ وغیرہ۔

★ اسم سے پہلے "مہا" لگا کر۔ جیسے:۔ راجا سے مہاراجا، کاج سے مہا کاج وغیرہ۔

اِسمِ ظَرف

وہ اسم جو کسی جگہ یا وقت کا مفہوم دے، اُسے اِسمِ ظَرف کہتے ہیں۔ جیسے:۔ مسجد، باغ، ریگستان، صبح، رات، منٹ وغیرہ۔

اِسمِ ظَرف کی اَقسام

- اِسمِ ظرف زماں
- اِسمِ ظرف مکاں

اِسم ظرف زماں (Noun of Time)

وہ اِسم جو کسی وقت یا زمانے کا مفہوم دے، اُسے اسم ظرف زماں کہتے ہیں۔ جیسے:۔ صبح، دوپہر، شام، گھنٹہ، منٹ، مہینہ، سال وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: میں دوپہر کا کھانا کھا چکا تھا۔ ۲: چھٹی ہونے میں پانچ منٹ باقی ہیں۔ ۳: یہ عمارت ایک ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔

اِن جملوں میں دوپہر، پانچ منٹ اور ایک ماہ، ایسے اسم ہیں، جو وقت یا زمانے کا مفہوم دیتے ہیں۔ اِسی لیے یہ اسم ظرف زماں ہیں۔

اِسمِ ظرفِ مکاں (Noun of Place)

وہ اِسم جو کسی جگہ یا مقام کا تعیّن کرے، اسے اسم ظرف مکاں کہتے ہیں۔ جیسے:۔ مسجد، ڈاک خانہ، گھر، سکول، باغ وغیرہ

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: مسجد اللہ کا گھر ہے۔ ۲: یہ ہمارا اسکول ہے۔ ۳: باغ میں پھول کھلے ہیں۔

ان جملوں میں مسجد، گھر، سکول اور باغ ایسے اسم ہیں جو کسی جگہ یا مقام کا مفہوم دیتے ہیں۔ یہ اسم ظرف مکاں ہیں۔

اہم نکات

★ اسم ظرف زماں بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں البتہ اسم ظرف مکاں بنانے کے لیے چند سابقے اور لاحقے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:۔ ''دار'' سابقہ سے:۔ دارالحکومت، دارالخلافہ، دارالامن وغیرہ۔

''گاہ'' لاحقہ سے:۔ سیرگاہ، عیدگاہ، خوابگاہ وغیرہ۔

★ اسم ظرف مکاں بنانے کے لیے چند سابقے اور لاحقے:۔

سابقے:۔ دار، بیت، کوٹ وغیرہ۔ لاحقے:۔ گاہ، خانہ، گھر، نگر وغیرہ۔

اِسمِ آلہ (Noun of Instrument)

وہ اسم جو کسی اوزار، ہتھیار یا کسی ایسی چیز کا نام ہو جس کے ساتھ کوئی کام کیا جا سکے اُسے اسمِ آلہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ بندوق چاقو، ہتھوڑا، مسواک، چھلنی، جھاڑو، سوئی وغیرہ۔

وَضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

۱: روزانہ مسواک کرنا اچھی عادت ہے۔ ۲: شکاری نے بندوق چلائی۔ ۳: بازار سے جھاڑو اور چھلنی خرید کر لاؤ۔

ان جملوں میں مسواک، بندوق، جھاڑو اور چھلنی اسم آلہ ہیں۔ یہ اسم یا تو کسی اوزار یا ہتھیار کا نام ہیں یا کسی ایسی چیز کا نام ہیں جس کے ساتھ کوئی کام کیا جا سکے۔

اہم نکات

- بعض اسمائے آلہ مصدر سے بنتے ہیں۔ جیسے:۔ جھاڑنا سے جھاڑن، پھونکنا سے پھونکنی، بیلنا سے بیلن وغیرہ۔
- بعض اسمائے جامد بطور اسم آلہ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:۔ چاقو، چھری، توپ وغیرہ۔
- بعض اسمائے آلہ بنانے کے لیے، بعض اسموں میں تبدیلی کر لی جاتی ہے۔ جیسے:۔ دانت سے داتن، گھڑی سے گھڑیال وغیرہ۔
- بعض فارسی کے اسمائے آلہ لاحقوں کی مدد سے بنتے ہیں۔ جیسے:۔ گیر سے کف گیر، تراش سے پنسل تراش، بند سے آزار بند۔

اسمِ صوت (Onomatopoeia)

وہ اسم جو کسی جاندار یا بے جان شے کی آواز کو ظاہر کرے، اُسے اسم صوت کہتے ہیں۔ جیسے:۔ کائیں کائیں، ٹوٹو، دھک دھک، ٹِک ٹِک، ٹن ٹن وغیرہ۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

۱: کوا کائیں کائیں کرتا اُڑ گیا۔ ۲: خوف سے میرا دل دھک دھک کرنے لگا۔ ۳: مجھے گھڑی کی ٹِک ٹِک سنائی دی۔

ان جملوں میں کائیں کائیں، دھک دھک، ٹِک ٹِک اسم صوت ہیں کیونکہ یہ کسی جاندار یا بے جان شے کی آواز کا مفہوم دیتے ہیں۔

اہم نکات

- اکثر اوقات اسمِ صوت کو لکھتے اور پڑھتے وقت دہرایا جاتا ہے۔ جیسے:۔ چُوں چُوں، ٹوٹو وغیرہ۔
- ایسے اسم جو آواز کی نقل کریں وہ مؤنث ہوتے ہیں۔ جیسے:۔ دَھک دَھک، چَھم چَھم وغیرہ۔
- جب اسمِ صوت کو، دُہرایا جائے تو الفاظ کی اس صورت کو "مُرکّبِ صوتی" کہتے ہیں۔

یاد دہانی

اِسمِ ذات کی اَقسام
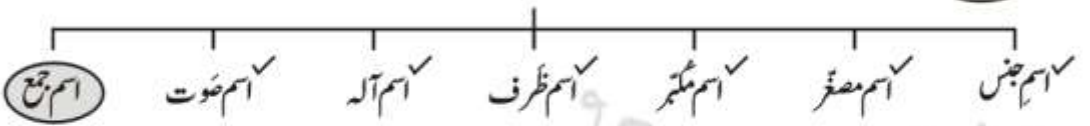
اسمِ جمع (Collective Noun)

وہ اسم جو بظاہر واحد دکھائی دے لیکن معنی اور مفہوم جمع کا دے، اُسے اسمِ جمع کہتے ہیں۔ جیسے:۔ قوم، جماعت، فوج، کنبہ ریوڑ اور قافلہ وغیرہ۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

۱: میں بڑا ہو کر قوم کی خدمت کروں گا۔ ۲: قافلہ اَپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا۔

۳: پاکستانی فوج دنیا کی بہترین فوج ہے۔

ان جملوں میں قوم، قافلہ اور فوج اسمِ جمع ہیں۔ بظاہر تو یہ الفاظ واحد ہیں لیکن معنی اور مفہوم جمع کا دیتے ہیں۔ جیسے:۔ قوم یا قافلہ ایک فرد کا نام نہیں، اِسی طرح ایک سپاہی کو فوج نہیں کہا جاسکتا۔

بطورِ مثال چند مشہور اسمائے جمع:۔

اَنبار ٹولی ذَخیرہ فِرقہ قبیلہ کنبہ گلدستہ بھیڑ جماعت ریوڑ فوج قِطار

گٹھا لشکر پارٹی خلقت غول قافلہ کارواں گچھا مجمع

یاد دہانی

اِسمِ نکرہ کی اَقسام (بلحاظ معنیٰ)
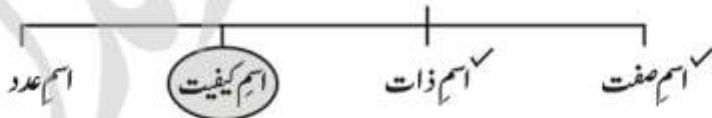
اسمِ کیفیت (Abstract Noun formed from Adjective)

وہ لفظ جو کسی اسم کی کیفیت یا حالت کو ظاہر کرنے کے لیے اسم مصدر کی بجائے اسمِ ذات یا اسمِ صفت سے بنایا جائے اُسے اسمِ کیفیت کہتے ہیں۔ جیسے:۔ بندہ سے بندگی، سچا سے سچائی، انسان سے انسانیت اور صاف سے صفائی وغیرہ۔

وضاحت: ان جملوں اور شعر پر غور کریں۔

۱: صفائی نصف ایمان ہے۔ ۲: بندگی قربِ خداوندی کا ذریعہ ہے۔

؎ سبق پھر پڑھ کر صداقت کا، عدالت کا، شُجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی اِمامت کا

ان جملوں اور شعر میں صفائی، بندگی، صداقت، عدالت، شجاعت اور امامت، اسمائے کیفیت ہیں۔

اہم نکات

★ اردو میں استعمال ہونے والے عربی اسمائے کیفیت کے آخر میں "ت" آتی ہے۔ جیسے:۔ شرافت، صداقت، طہارَت، قِلّت، کثرت، محبت اور مُروّت وغیرہ۔

اسمِ کیفیت بنانے کے کئی قاعدے ہیں، جن میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:۔

★ اگر کسی اسم کے آخر میں "ہ" ہو تو اسے ہٹا کر "گی" لگانے سے اسمِ کیفیت بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ بندہ سے بندگی، عمدہ سے عمدگی اور شائستہ سے شائستگی وغیرہ۔

★ بعض اوقات اسم کے آخر میں "ی" لگانے سے اسمِ کیفیت بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ بہادُر سے بہادری، سرد سے سردی اور گرم سے گرمی وغیرہ۔

★ بعض اسموں کے آخر میں "ئی" لگانے سے اسمِ کیفیت بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ خدا سے خدائی، دانا سے دانائی اور ہوا سے ہوائی وغیرہ۔

★ بعض اسموں کے آخر میں لاحقہ "پن" لگانے سے بھی اسمِ کیفیت بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ اَندھا سے اَندھاپن، بے ہودہ سے بے ہودہ پن اور دیوانہ سے دیوانہ پن وغیرہ۔

اسمِ عدد (Noun of Numbers)

وہ اسم جو کسی چیز کی گنتی یا تعداد کو ظاہر کرے، اُسے اسمِ عدد کہتے ہیں۔ جیسے:۔ کتاب، کتب، جوہر، جواہر اور جواہرات وغیرہ۔
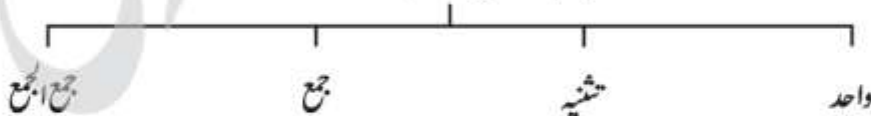
وَاحِدُ (Singular)

وہ اسم جو تعداد میں صرف ایک چیز کو ظاہر کرے، اُسے واحد کہتے ہیں۔ جیسے:۔ بچہ، کتاب، خط، وکیل، مضمون وغیرہ

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

۱: بچہ کھیل رہا تھا۔ ۲: یہ میری کتاب ہے۔ ۳: میں خط لکھوں گا۔

ان جملوں میں بچہ، کتاب اور خط ایسے اسم ہیں جو تعداد میں صرف ایک چیز کو ظاہر کر رہے ہیں، اسی لیے یہ واحد ہیں۔

اہم نکتہ

★ بعض الفاظ ہمیشہ واحد استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:۔ آشنا، بخار (بمعنی بیماری)، مُطالعہ، رفتار، بھوک وغیرہ۔

تَثنِیَہ (Binary)

وہ اسم جو تعداد میں دو چیزوں کو ظاہر کرے، اُسے تثنیہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ والدین، طرفین، نعلین اور قوسین وغیرہ۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

۱: والدین کی خدمت کرنا اولاد کا فرض ہے۔ ۲: فریقین کے درمیان صلح ہو جائے گی۔

۳: تحریر میں جملہ معترضہ کے آگے پیچھے قوسین لگاتے ہیں۔

ان جملوں میں والدین، فریقین اور قوسین ایسے اسم ہیں جو تعداد میں دو، چیزوں کو ظاہر کر رہے ہیں۔ یہ تثنیہ کی مثالیں ہیں۔

اہم نکات

★ تثنیہ صرف عربی الفاظ میں ہوتا ہے، اور ''واحد'' کے بعد ''ین'' لگانے سے بنتا ہے۔

★ اردو میں بھی عربی کے ''تثنیہ'' استعمال ہوتے ہیں، جن میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:۔

طرفَین، والدین، عیدَین، کونین، دَارَین، وَاوَین، نعلَین، حَرَمَین، فَرِیقَین، مَشرِقَین، مَغرِبَین، قوسَین، قُطبَین، یدین وغیرہ۔

جمع (Plural)

وہ اسم جو کسی چیز کی ایک سے زیادہ تعداد کو ظاہر کرے، اُسے جمع کہتے ہیں۔ جیسے:۔ بچے، کتب، خطوط، وُکلاء، مضامین وغیرہ۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

۱: بچے کھیل رہے تھے۔ ۲: یہ میری کتب ہیں۔ ۳: وُکلاء ہڑتال کریں گے۔

ان جملوں میں بچے، کتب اور وکلاء ایسے اسم ہیں جو چیزوں کی ایک سے زیادہ تعداد ظاہر کر رہے ہیں۔ یہ جمع کی مثالیں ہیں اور یہ الفاظ واحد سے جمع بنے ہیں۔ جیسے:۔ بچہ سے بچے، کتاب سے کتب اور وکیل سے وکلاء وغیرہ

اہم نِکات

★ واحد سے جمع بناتے ہوئے اگر واحد کے حروف میں کوئی تبدیلی نہ ہو تو ایسی جمع کو، "جمع سالم" کہتے ہیں۔ جیسے:۔ اسم سے اسماء، فن سے فنون اور کاپی سے کاپیاں وغیرہ

★ واحد سے جمع بناتے ہوئے اگر واحد کے حروف کی ترتیب بدل جائے یا واحد کے بعض حروف حذف ہو جائیں تو، ایسی جمع کو، "جمع مکسّر" کہتے ہیں۔ جیسے:۔ کتاب سے کتب، شے سے اشیاء اور قول سے اقوال وغیرہ۔

جمع اور اسم جمع میں فرق

جمع اور اسم جمع میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جمع کا واحد ہوتا ہے۔ جیسے:۔ کتب کا واحد کتاب **لیکن** اسم جمع کا واحد نہیں ہوتا۔ جیسے:۔ قافلہ یا فوج وغیرہ کا واحد نہیں۔

★ اگرچہ اسم جمع کا واحد نہیں ہوتا لیکن اس کا فعل واحد آتا ہے۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

ا: جماعت کمرے میں بیٹھی ہے۔ ۲: قافلہ جا رہا ہے۔ ۳: بچوں نے قطار بنائی۔

ان جملوں میں بیٹھی، جا رہا اور بنائی، واحد افعال ہیں، جو اسمِ جمع (جماعت، قافلہ اور قطار) کے ساتھ آئے ہیں۔

اہم نکتہ

★ بعض الفاظ ایسے ہیں جو ہمیشہ جمع استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:۔ اوسان، ختنے، دام (بمعنی قیمت)، درشن، دستخط اور کرتوت وغیرہ

مثلاً:۔ ا: بچے کے اوسان خطا ہو گئے۔ ۲: اس پنکھے کے دام کیا ہیں؟ ۳: اُن کے دستخط پڑھے نہیں جاتے۔
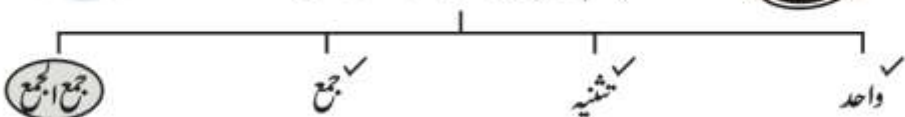
جمعُ الجمع

کسی لفظ کی دوہری جمع کو جمعُ الجمع کہتے ہیں۔

بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جن کی جمع بنا کر پھر اُس جمع کی، جمع بنالی جاتی ہے، ایسی جمع کو ''جمع الجمع'' کہتے ہیں۔ جیسے:۔ رُکن کی جمع ارکان اور پھر ارکان کی جمع اراکین۔ یہاں، لفظ ''اراکین''، لفظ ''رُکن'' کی دُہری جمع یا جمع الجمع ہے۔

اردو میں استعمال ہونے والے بعض مشہور جمع الجمع الفاظ درج ذیل ہیں:۔

الفاظ	جمع	جمع الجمع
جوہر	جواہر	جواہرات
دوا	ادویہ	ادویات
وَجہ	وُجوہ	وُجوہات
اکبر	اکابر	اکابرین
فتح	فُتوح	فُتوحات
فیض	فُیوض	فُیوضات
عجیب	عجائب	عجائبات
حادثہ	حوادث	حادثات
حاجت	حاجات	حوائج
مثل	امثال	امثلہ

الفاظ	جمع	جمع الجمع
خبر	اخبار	اخبارات
رسم	رسوم	رسومات
لقب	القاب	القابات
عارضہ	عوارض	عوارضات
رقم	رُقوم	رُقومات
لازم	لوازِم	لوازِمات
نادِر	نوادِر	نوادِرات
رُکن	ارکان	اراکین
حکم	احکام	احکامات
اثر	آثار	اثرات

اہم نکتہ

★ جمع الجمع بناتے وقت عام طور پر جمع لفظ کے آگے ''ات'' لگانے سے اس لفظ کی ''جمع الجمع'' بن جاتی ہے۔

اعادہ

قواعِد
گرائمر کے حصے
حصہ صرف
حصہ نحو
حرف
لفظ
لفظِ موضوع
لفظِ مہمل
کلمہ
کلام / مرکب
اسم
فعل
حرف
بلحاظِ معنی
اسم کی اقسام
اسم معرفہ
اسم نکرہ
اسم عَلَم
اسم ضمیر
اسم اشارہ
اسم موصول
قریب
بعید
ضمیر کی صورتیں
ضمیر غائب
حاضر
متکلم
ضمیر کی حالتیں
ضمیر فاعلی
مفعولی
اضافی
اسم عَلَم کی اقسام
لقب
خطاب
کنیت
تخلص
عرف
اسم نکرہ کی اقسام
بلحاظِ معنی
اسم صفت
اسم ذات
اسم کیفیت
اسم عدد
اسم جنس
مصغر
مکبر
ظرف
آلہ
صوت
اسم جمع
مذکر
مؤنث
ظرف زماں
ظرف مکاں
واحد
تثنیہ
جمع
جمع الجمع
صفت کی اقسام
ذاتی
نسبتی
مقداری
عددی
صفت ذاتی کے درجے
تفضیل نفسی
تفضیل بعض
تفضیل کل
معین
غیر معین
معین
غیر معین
بلحاظِ بناوٹ
اسم مصدر
اسم مشتق
اسم جامد
اسم فاعل
اسم مفعول
اسم حاصل مصدر
اسم حالیہ
اسم معاوضہ
قیاسی
سماعی
قیاسی
سماعی
مصدر کی اقسام
مصدر مفرد
مرکب
لازم
متعدی

اِسمِ نکرہ کی اَقسام (بلحاظ بناوٹ)

مَصدَر (Lexeme)

مصدر کے لغوی معنی ہیں:۔ سرچشمہ، بنیاد اور نکلنے کی جگہ۔ چونکہ اس سے بہت سے الفاظ بنتے ہیں اس لیے اِسے مصدر کہتے ہیں۔

وہ اسم جو خود تو کسی سے نہ بنے لیکن اس سے بہت سے اسم، فعل اور صیغے بن جائیں اسے، اِسمِ مصدر کہتے ہیں۔

جیسے:۔ لکھنا، پڑھنا، کھیلنا وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: نمازیں پڑھنا اور رمضان کے روزے رکھنا، تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

۲: حج کرنا اور زکوٰۃ دینا ہر صاحب استطاعت، مسلمان پر فرض ہے۔

ان جملوں میں پڑھنا، رکھنا، کرنا، اور دینا، اسم مصدر ہیں۔ یہ الفاظ کسی کلمے سے نہیں بنے مگر اِن سے، بہت سے کلمے بن سکتے ہیں۔ جیسے:۔ پڑھنا سے پڑھ، یا پڑھنے والا، رکھنا سے رکھ یا رکھنے والا وغیرہ۔

اہم نِکات

★ مصدر کسی کام کے کرنے یا ہونے کو وقت یا زمانے کے تعلق کے بغیر ظاہر کرتا ہے یعنی اس سے یہ پتا نہیں چلتا کہ کام پچھلے زمانے (ماضی) میں ہوا، موجودہ زمانے (حال) میں ہو رہا ہے یا آئندہ زمانے (مستقبل) میں ہوگا۔

★ اُردو میں "نا" مصدر کی علامت ہے یعنی ایسا فعل جس کا تعلق کسی زمانے سے ظاہر نہ ہو، اور اُس کے آخر میں "نا" آئے جیسے:۔ کھیلنا، کودنا وغیرہ تو، وہ مصدر ہوگا۔

★ ایسے الفاظ جن کے آخر میں "نا" ہو لیکن وہ فعل نہ ہوں تو وہ مصدر نہیں۔ جیسے:۔ گنا، نانا، پرانا، چونا وغیرہ۔

مَصدَر کی اَقسام

مصدر اصلی (مصدر وضعی/مصدر مفرد) — مصدر جعلی (مصدر مرکب) — مصدر لازم — مصدر متعدی
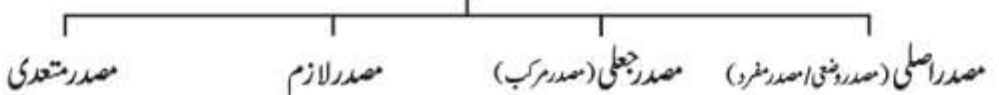
مَصدَرِ اصلی

وہ اسم جو اپنی ابدی حالت میں بطور مصدر استعمال کیا جاتا ہے اُسے مصدرِ اصلی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ پڑھنا، لکھنا، آنا جانا وغیرہ۔

وضاحت: مصدرِ اصلی شروع ہی سے مصدری معنوں کے لیے وضع کئے گئے ہیں لہٰذا، ان میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جاسکتی۔ کمی بیشی کرنے سے یہ مصدر کی کوئی اور قسم تو بن سکتا ہے لیکن مصدرِ اصلی نہیں رہ سکتا۔

اہم نکتہ

★ مصدرِ اصلی کو مصدرِ وضعی یا ''مصدرِ مفرد'' بھی کہتے ہیں۔

مَصدرِ جَعلی (Compound Verb)

وہ مصدر جو، مصدرِ اصلی کے شروع میں کوئی لفظ لگا کر بنایا گیا ہو، اُسے مصدرِ جعلی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ سچ بولنا، مضمون لکھنا اور تشریف لانا وغیرہ۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

۱: سچ بولنا اچھی عادت ہے۔ ۲: طالب علم نے مضمون لکھنا شروع کیا۔

ان جملوں میں سچ بولنا اور مضمون لکھنا مصدرِ جعلی کی مثالیں ہیں کیونکہ یہ مصدر (بولنا اور لکھنا) کے ساتھ دوسرے الفاظ (سچ اور مضمون) لگا کر بنائے گئے ہیں۔

اہم نکات

★ بعض اوقات عربی یا فارسی کے کسی لفظ کے آگے ''نا'' لگا کر بھی مصدرِ جعلی بنالیا جاتا ہے۔ جیسے:۔ بخش سے بخشنا وغیرہ

★ مصدرِ جعلی کو مصدرِ مرکب بھی کہتے ہیں۔

مَصدرِ لازم

وہ مصدر جس سے بننے والا فعل اپنی تکمیل کے لیے صرف فاعل کو چاہے، اُسے مصدرِ لازم کہتے ہیں۔ جیسے:۔ آنا، جانا، چلنا، دوڑنا، ہنسنا اور رونا وغیرہ۔

وضاحت: درج بالا مثالوں میں آنا، جانا اور دوڑنا مصدر ہیں۔ان سے فعل اس طرح بنیں گے:۔ آنا سے آیا/ آئی، جانا سے گیا/ گئی، دوڑنا سے دوڑا/ دوڑی وغیرہ، پھران سے جملے اس طرح بنیں گے:۔

ا: تنویر احمد آیا۔ ۲: لڑکی گئی۔ ۳: بچہ دوڑا۔ وغیرہ

مصدر متعدی

وہ مصدر جس سے بننے والا فعل اپنی تکمیل کے لیے فاعل کے علاوہ مفعول بھی چاہے، اُسے مصدر متعدی کہتے ہیں۔جیسے:۔ لکھنا، پڑھنا، خریدنا وغیرہ مصدر ہیں، اِن سے فعل اس طرح بنیں گے:۔لکھنا سے لکھا/ لکھی، پڑھنا سے پڑھا/پڑھی، خریدنا سے خریدا/ خریدی وغیرہ۔ پھران سے اس طرح کے جملے بنیں گے۔

ا: تنویر احمد نے خط لکھا۔ ۲: میں نے کتاب پڑھی۔ ۳: ممتاز نے گاڑی خریدی۔ وغیرہ

ان مصادر متعدی پر غور کریں جیسے: "لکھا" اور "خریدی" تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی لکھنے والا ہو اور دوسرا، وہ تحریر جو لکھی جائے۔ اسی طرح خریدنے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی خریدار ہو، اور دوسرا، وہ چیز جو خریدی جائے۔

اہم نکات

مصدر لازم کو بہت سے طریقوں سے مصدر متعدی بنا لیتے ہیں جن میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:۔

- ★ علامت مصدر ''نا'' سے پہلے ''الف'' بڑھا کر۔ جیسے:۔ ہنسنا سے ہنسانا، اور ڈرنا سے ڈرانا وغیرہ
- ★ مصدر کے دوسرے حرف کے بعد ''الف'' بڑھا کر۔ جیسے:۔ اُچھلنا سے اُچھالنا اور اُترنا سے اُتارنا وغیرہ
- ★ مصدر کے دوسرے حرف کے بعد ''ی'' بڑھا کر۔ جیسے:۔ سمٹنا سے سمیٹنا اور بکھرنا سے بکھیرنا وغیرہ
- ★ مصدر کے دوسرے حرف کے بعد ''و'' بڑھا کر۔ جیسے:۔ چبھنا سے چبھونا اور کھبنا سے کھبونا وغیرہ
- ★ مصدر کے دوسرے حرف کو ''و'' سے تبدیل کر کے۔ جیسے:۔ دُھلنا سے دھونا وغیرہ
- ★ اگر مصدر لازم کے پہلے حرف پر زبر ہو تو بعض اوقات پہلے حرف کے بعد ''الف'' بڑھانے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ مَرنا سے مَارنا اور ٹلنا سے ٹالنا وغیرہ
- ★ اگر مصدر لازم کے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو تو بعض اوقات پہلے حرف کے بعد ''ی'' بڑھا کر۔ جیسے:۔ پِسنا سے پیسنا اور پھِرنا سے پھیرنا وغیرہ
- ★ اگر مصدر لازم کے پہلے حرف پر پیش ہو تو بعض اوقات پہلے حرف کے بعد ''و'' بڑھانے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ کُھلنا سے کھولنا وغیرہ

اِسمِ نکرہ کی اَقسام (بلحاظ بناوٹ)
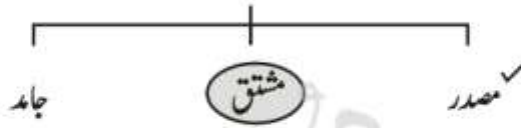
اِسمِ مُشتَق

وہ اسم جو قواعد کی رو سے مصدر سے بنا ہو، اُسے اسم مشتق کہتے ہیں۔ جیسے:۔ لکھنا سے لکھنے والا، لکھا ہوا، لکھائی۔ سجانا سے سجانے والا، سجا ہوا، سجاوٹ۔ بنانا سے بنانے والا، بنا ہوا، بناوٹ وغیرہ

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

۱: تحریر لکھنے والا شخص ایک اجنبی تھا۔ ۲: اس کمرے کی سجاوٹ اچھی ہے۔ ۳: بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین اقسام ہیں۔ اِن جملوں میں لکھنے والا، سجاوٹ اور بناوٹ اسم مشتق ہیں جو، مصدر (لکھنا، سجانا اور بنانا) سے بنے ہیں۔

اہم نکتہ

★ اسم مشتق خود تو مصدر سے بنتا ہے لیکن اس سے کوئی اور لفظ نہیں بنتا۔ جیسے:۔ لکھنے والا، سجاوٹ، بناوٹ سے مزید کوئی لفظ نہیں بنتا۔

اِسمِ مُشتَق کی اَقسام

اسمِ فاعِل — اسمِ مَفعول — اسمِ حاصِل مَصدر — اسمِ حالیہ — اسمِ مُعاوضہ

اسمِ فاعِل

وہ اسم جو کسی فاعل یا کام کرنے والے کو ظاہر کرے اور یہ اس کا اصلی نام نہ ہو بلکہ فعل کی نسبت سے فاعل کا نسبتی نام ہو اُسے اسمِ فاعل کہتے ہیں۔ جیسے:۔ مزدور (مزدوری کرنے والا)، اداکار (اداکاری کرنے والا)، کھلاڑی (کھیلنے والا)، مالی، لکھنے والا وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں

۱: محنت کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ ۲: مزدور نے اپنا کام ایمانداری سے کیا۔ ۳: مالی پودوں کو پانی دے رہا ہے۔ اِن جملوں میں ''کرنے والا''، ''مزدور'' اور ''مالی'' اسم فاعل کی مثالیں ہیں۔ یہ فاعل اپنے فعل سے ظاہر ہوتے ہیں یعنی کام کی نسبت سے کام کرنے والے کا نام ظاہر ہوتا ہے۔

اہم نکتہ

★ اسم فاعل مشتق ہوتا ہے۔اس کی اپنی کوئی ذات یا شخصیت نہیں ہوتی بلکہ فعل کی نسبت سے فاعل کا نسبتی نام ہوتا ہے۔

اِسمِ فاعل کی اَقسام

اسم فاعل قیاسی — اسم فاعل سماعی

اسمِ فاعل قیاسی

وہ اسمِ فاعل جو قاعدے کے مطابق اسمِ مصدر سے بنے اور کسی فاعل کی بجائے استعمال ہو، اُسے اسم فاعل قیاسی کہتے ہیں۔
جیسے:۔محنت کرنا سے محنت کرنے والا، پڑھنا سے پڑھنے والا، پینا سے پینے والا وغیرہ۔

اسمِ فاعل سماعی

وہ اسمِ فاعل جو قاعدے کے مطابق اسمِ مصدر سے نہ بنے بلکہ اہلِ زبان سے جس طرح سنا گیا ہو، اُسی طرح استعمال کیا جائے، اسمِ فاعل سماعی کہلاتا ہے۔ جیسے:۔مالی، اداکار، کھلاڑی، پُجاری وغیرہ۔

اہم نِکات

فاعل اور اسم فاعل میں فرق

★ فاعل کسی کام کرنے والے کا نام ہوتا ہے اور ہمیشہ جامد ہوتا ہے یعنی نہ وہ کسی اسم سے بنتا ہے اور نہ اس سے کوئی اسم بنتا ہے۔ جیسے:۔حامد، طاہر، نوشین اور نزہت وغیرہ۔ جبکہ اسم فاعل یا تو مصدر سے بنتا ہے یا پھر اس کے ساتھ کوئی فاعلی علامت پائی جاتی ہے۔ جیسے:۔لکھنے والا، پڑھنے والا، باغبان، راہ گیر اور مزدور وغیرہ۔

★ فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں جبکہ اسم فاعل وہ ہوتا ہے جو فاعل کو ظاہر کرتا ہے۔

★ اسم فاعل کو فاعل کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں جبکہ فاعل کبھی اسم فاعل کی جگہ استعمال نہیں ہو سکتا۔ مثلاً:۔پڑھنے والے نے تحریر پڑھی۔ یہاں، پڑھنے والا اگرچہ اسم فاعل ہے لیکن فاعل کی جگہ استعمال ہوا ہے۔

اسمِ مفعول

وہ اسم جو اُس شخصیت یا چیز کے لیے استعمال ہو، جس پر کوئی فعل واقع ہو چکا ہو، اُسے اسم مفعول کہتے ہیں۔ جیسے:۔سنا ہوا،

لکھی ہوئی، بھنا ہوا، مغلوب، مظلوم اور محکوم وغیرہ۔

وضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

ا: بھُنا ہوا گوشت لذیذ ہے۔ ۲: مغلوب قومیں غالب قوموں کی پیروی کرتی ہیں۔ ۳: اللہ تعالیٰ، مظلوم کی مدد کرتا ہے۔

اِن جملوں میں "بھُنا ہوا"۔ "مغلوب"۔ اور "مظلوم" اسمِ مفعول کی مثالیں ہیں۔

اہم نکتہ

★ اسمِ مفعول مشتق ہوتا ہے۔ فعل کی نسبت سے مفعول کے نسبتی نام کو اسمِ مفعول کہتے ہیں۔

اِسمِ مفعول کی اَقسام

اسمِ مفعول قیاسی — اسمِ مفعول سماعی

اسمِ مفعول قیاسی

وہ اسمِ مفعول جو قاعدے کے مطابق اسمِ مصدر سے بنے یا جو کسی مفعول کی بجائے استعمال ہو اسمِ مفعول قیاسی کہلاتا ہے۔
جیسے:۔ لکھنا سے لکھا ہوا/ لکھی ہوئی، پڑھنا سے پڑھا ہوا/ پڑھی ہوئی وغیرہ۔

اسمِ مفعول سماعی

وہ اسمِ مفعول جو قاعدے کے مطابق اسمِ مصدر سے نہ بنے بلکہ اہلِ زبان سے جس طرح سنا گیا ہو، اسی طرح استعمال کیا جائے، اسمِ مفعول سماعی کہلاتا ہے۔ جیسے:۔ مظلوم، محکوم، مغلوب، کنوارا، دل جلا وغیرہ۔

اہم نکتہ

مفعول اور اسم مفعول میں فرق

★ اسم مفعول یا تو مصدر سے بنتا ہے یا اس کے ساتھ کوئی مفعولی علامت پائی جاتی ہے۔ جیسے:۔ لکھا ہوا، پڑھا ہوا، مظلوم اور مغلوب وغیرہ۔ جبکہ مفعول مصدر سے نہیں بنتا اور عام طور پر یہ کسی شخص یا چیز کا نام ہوتا ہے۔
★ مفعول وہ ہے جس پر کوئی فعل واقع ہو جبکہ اسم مفعول وہ ہوتا ہے جو مفعول کو ظاہر کرتا ہے۔
★ اسم مفعول کو مفعول کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں لیکن مفعول کبھی اسم مفعول کی جگہ استعمال نہیں ہو سکتا۔ مثلاً:۔ بچہ، پڑھا ہوا سبق بھول گیا۔ یہاں "پڑھا ہوا"، اگرچہ اسم مفعول ہے لیکن مفعول کی جگہ استعمال ہوا ہے۔

یاد دہانی

اسمِ حاصِل مَصدر (Abstract Noun formed from Verb)

وہ اسم جو مصدر سے بنا ہو اور اس میں مصدری معنی پائے جائیں، اُسے اسم حاصل مصدر کہتے ہیں۔ جیسے:۔ تھکنا سے تھکن، بچنا سے بچت، چمکنا سے چمک، کمانا سے کمائی وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: محمد قاسم نے دن بھر کی کمائی اپنی والدہ کی خدمت میں پیش کی۔ ۲: ستاروں کی چمک رات کو واضح ہوتی ہے۔

۳: آرام کرنے سے اس کی تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔ اِن جملوں میں ''کمائی''۔ ''چمک'' اور ''تھکاوٹ'' ایسے اسم ہیں جن میں مصدری معنی پائے جاتے ہیں۔ یہ اسم حاصل مصدر کی مثالیں ہیں۔

اہم نِکات

اسم حاصل مصدر اور اسمِ کیفیت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسمِ حاصل مصدر کو مصدر سے بنایا جاتا ہے۔ جبکہ اسمِ کیفیت کو اسمِ ذات یا اسمِ صفت سے بنایا جاتا ہے۔

اسم حاصل مصدر کو مصدر سے بنایا جاتا ہے جس کے کئی قاعدے ہیں۔ ان میں سے چند اہم حسب ذیل ہیں:۔

★ علامت مصدر ''نا'' دور کردینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ پڑھنا سے پڑھ، کھیلنا سے کھیل اور دوڑنا سے دوڑ وغیرہ

★ مصدر کا آخری حرف یعنی ''الف'' دُور کردینے سے بھی حاصل مصدر بن جاتا ہے۔ جیسے: تھکنا سے تھکن اور جلنا سے جلن وغیرہ

★ علامت مصدر ''نا'' ہٹا کر، اس کی جگہ ''الف'' لگانے سے۔ جیسے: پکڑنا سے پکڑا، جھگڑنا سے جھگڑا اور پوجنا سے پوجا وغیرہ۔

★ علامت مصدر ''نا'' ہٹا کر اس کی جگہ ''ت'' لگانے سے۔ جیسے: بچنا سے بچت۔ چاہنا سے چاہت اور کھپنا سے کھپت وغیرہ۔

★ علامت مصدر ''نا'' ہٹا کر، اس کی جگہ ''ائی'' لگانے سے۔ جیسے:۔ پڑھنا سے پڑھائی، لکھنا سے لکھائی اور لڑنا سے لڑائی وغیرہ۔

★ علامت مصدر ''نا'' کی جگہ ''وٹ'' لگانے سے۔ جیسے: بنانا سے بناوٹ، سجانا سے سجاوٹ اور ملانا سے ملاوٹ وغیرہ۔

★ علامت مصدر ''نا'' کی جگہ ''ہٹ'' لگانے سے۔ جیسے: مسکرانا سے مسکراہٹ، آنا سے آہٹ اور گھبرانا سے گھبراہٹ وغیرہ۔

★ علامت مصدر ''نا'' کی جگہ ''اؤ'' لگانے سے۔ جیسے:۔ بچنا سے بچاؤ، بہنا سے بہاؤ اور جھکنا سے جھکاؤ وغیرہ۔

★ فارسی کے بہت سے حاصل مصدر بھی اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:۔ آزمائش، بینائی، جُستجو، خواہش، دَانائی، رَفتار، زِیست، کوشش، کشمکش، گزارش، گُفتار، گفتگو، نوازِش وغیرہ۔

اسمِ حالیہ

وہ اسم جو مصدر سے بنے اور کسی دوسرے اسم کی حالت کو ظاہر کرے، اُسے اسمِ حالیہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ مسکراتا ہوا، دوڑتی ہوئی، پڑھتے پڑھتے، لکھتے لکھتے وغیرہ

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: نسرین مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔ ۲: بچی دوڑتی ہوئی سکول پہنچی۔ ۳: علی حسن پڑھتے پڑھتے سوگیا۔

ان جملوں میں مسکراتی ہوئی، دوڑتی ہوئی اور پڑھتے پڑھتے اسم حالیہ ہیں۔ یہ اسم مصدر سے اس طرح بنے ہیں:۔ مسکرانا سے مسکراتی ہوئی، دوڑنا سے دوڑتی ہوئی، پڑھنا سے پڑھتے پڑھتے۔

★ یہ اسم کسی دوسرے اسم کی حالت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ جیسے: ''مسکراتی ہوئی'' نسرین کی حالت کو'' دوڑتی ہوئی'' بچی کی حالت کو اور'' پڑھتے پڑھتے'' علی حسن کی حالت کو ظاہر کر رہا ہے۔

★ جس اسم کی حالت ظاہر ہو رہی ہو، اُسے ذُوالحال (صاحبِ حال) کہتے ہیں۔ درج بالا جملوں میں نسرین، بچی اور علی حسن ذُوالحال ہیں۔

اہم نِکات

★ اسم حالیہ بنانے کے لیے پہلے علامت مصدر'' نا'' ہٹا کر اس کی جگہ تا، تی، تے بڑھائیں پھر ہُوا، ہُوئی، ہُوئے بڑھائیں۔ جیسے:۔ مسکرانا سے مسکراتی ہوئی، دوڑنا سے دوڑتی ہوئی وغیرہ۔

★ اگر، تا، تی، تے والا لفظ دوبار آئے تو'' ہُوا''،'' ہُوئی''،'' ہُوئے'' نہ بڑھائیں۔ جیسے:۔ پڑھتے پڑھتے، ہنستے ہنستے وغیرہ، کے بعد ہوا، بڑھانا درست نہیں۔
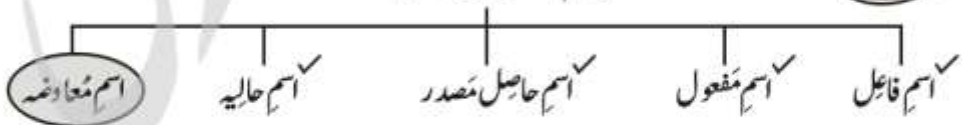
اسمِ مُعاوَضہ

وہ اسم جو کسی کام کے معاوضے، اُجرت یا حقِ خدمت کے معنی دے، اُسے اسمِ معاوضہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ دُھلائی، سلائی، رنگائی، پکوائی وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پرغور کریں۔

۱: دھوبی نے کپڑوں کی دھلائی کے تین سو روپے لیے۔ ۲: اس سوٹ کی سلائی نو سو روپے ہے۔

۳: ایک دیگ کی پکوائی کیا لوگے؟

اِن جملوں میں دھلائی، سلائی اور پکوائی اسمِ معاوضہ ہیں۔ یہ اسم کسی کام کے معاوضے یا اُجرت کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔

اہم نکات

★ اسم معاوضہ مصدر متعدی سے بنتا ہے۔

★ اسم معاوضہ بنانے کے لیے مصدر متعدی کا "نا" دور کر کے اس کی جگہ "ئی" لگایا جاتا ہے۔ جیسے:۔ سلانا سے سلائی، دھلانا سے دھلائی، پکوانا سے پکوائی وغیرہ۔
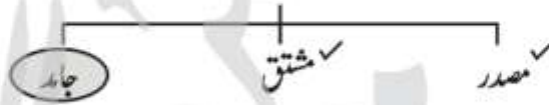
اسمِ جامِد (Primitive Noun)

وہ اسم جو، نہ خود کسی دوسرے اسم سے بنا ہو اور نہ اُس سے مزید کوئی اسم بن سکے، اُسے اسمِ جامد کہتے ہیں۔ جیسے:۔ قلم کتاب، کنجی، پھل، اینٹ اور درخت وغیرہ۔

وضاحت: ان جملوں پرغور کریں۔

۱: نماز جنت کی کنجی ہے۔ ۲: صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ ۳: درخت لگاؤ بخت جگاؤ۔

اِن جملوں میں کنجی، پھل اور درخت اسمِ جامد ہیں۔ یہ اسم نہ تو کسی دوسرے اسم سے بنے ہیں، اور اِن سے مزید کوئی اسم بھی نہیں بنتا۔

اہم نکتہ

★ اسم جامد کا صرفی تجزیہ (ٹکڑوں میں تقسیم) نہیں کیا جاسکتا۔
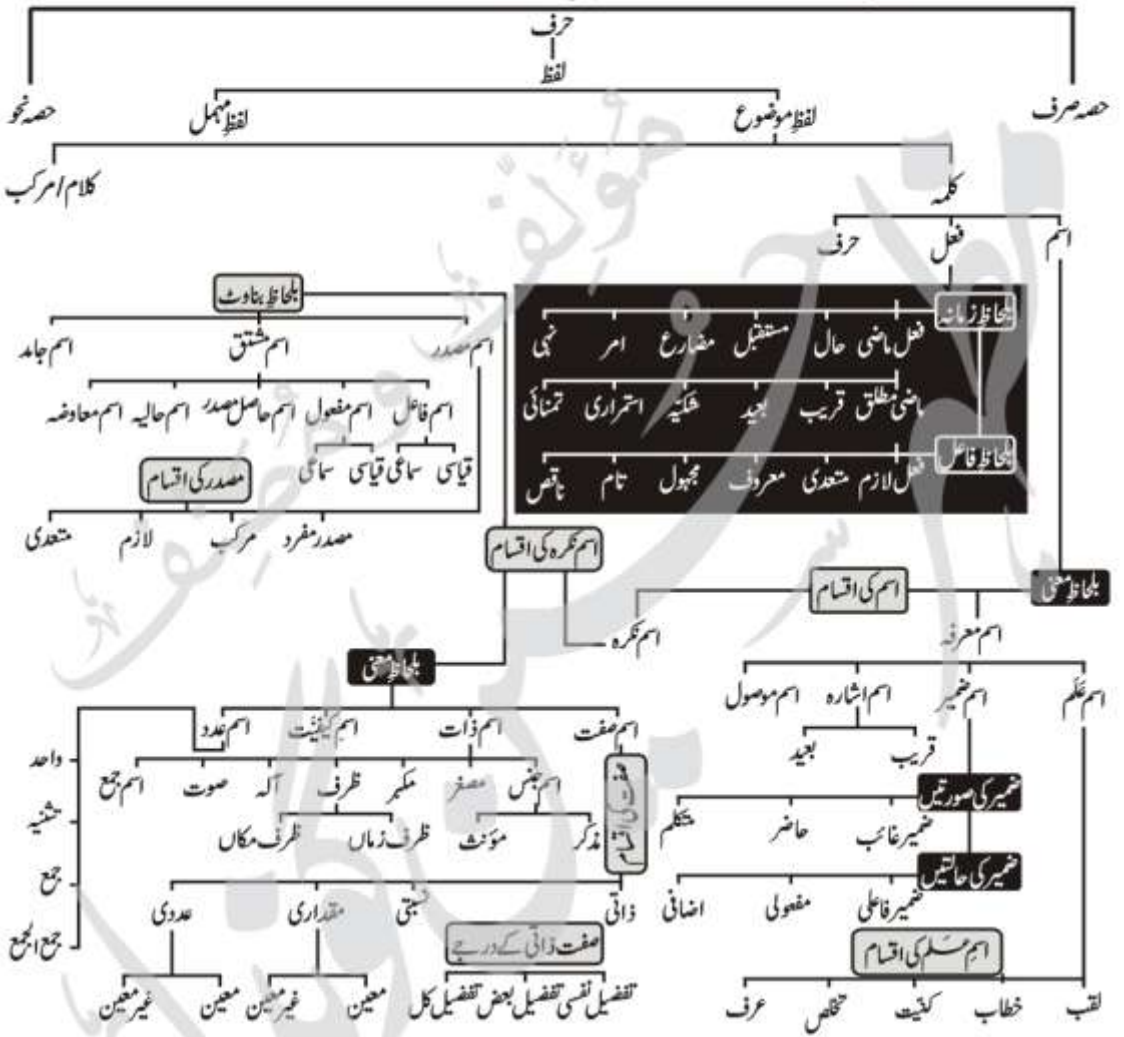
فِعْل (Verb)

وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا کسی وقت یا زمانے سے ظاہر ہو، اُسے فِعل کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ہوئی تھی، جاتا ہے، پڑھیں گے وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: سکول میں تقریب ہوئی تھی۔ ۲: بلال حسن روزانہ سکول جاتا ہے۔ ۳: ہم باقاعدگی سے نماز پڑھیں گے۔

اِن جملوں میں ''ہوئی تھی''، ''جاتا تھا''، ''پڑھیں گے'' زمانے کے لحاظ سے فعل کی مثالیں ہیں۔

اہم نکات

★ فعل ہمیشہ مصدر سے بنتا ہے۔
★ فعل کا تعلّق زمانے سے ہوتا ہے۔ زمانے، بنیادی طور پر تین ہیں۔
زمانہ ماضی:۔ وہ زمانہ یا وقت جو گزر چکا ہو، اُسے زمانہ ماضی کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ وہ گیا تھا۔
زمانہ حال: ۔ وہ زمانہ یا وقت جو موجودہ ہے، اُسے زمانہ حال کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ وہ جاتا ہے۔
زمانہ مُستقبل:۔ وہ زمانہ یا وقت جو آنے والا ہے، اُسے زمانہ مُستقبل کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ وہ جائے گا۔

فِعْل کی اَقسام (بلحاظ زمانہ)

فعل ماضی — فعل حال — فعل مستقبل — فعل مضارع — فعل امر — فعل نہی

فِعْل ماضی (Past Tense)

وہ فعل جس سے کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے وقت یا زمانے میں ظاہر ہو اُسے فعل ماضی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ گیا، دیکھا تھا گئی ہوگی، چلا رہا تھا وغیرہ۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: بلال حسن سکول گیا۔ ۲: ہم نے عید کا چاند دیکھا تھا۔ ۳: وہ کھیلنے گئی ہوگی۔ ۴: کسان کھیت میں ہل چلا رہا تھا۔
اِن جملوں میں گیا، دیکھا تھا، گئی ہوگی اور چلا رہا تھا، فعل ماضی کی مثالیں ہیں۔

فعل ماضی کی اَقسام

فعل ماضی مطلق — فعل ماضی قریب — فعل ماضی بعید — فعل ماضی شکیہ — فعل ماضی اِستمراری — فعل ماضی تمنائی

فعل ماضی مطلق (Past Indefinite Tense)

وہ فعل جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں ظاہر ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ گزرا ہُوا زمانہ قریب کا ہے یا دُور کا، اُسے فعل ماضی مطلق کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پرَغور کریں۔

ا: بلال حسن سکول گیا۔ ۲: میں نے پانی پیا۔ ۳: ہم نے کرکٹ کھیلی۔

اِن جملوں میں گیا، پیااور کھیلی، فعل ماضی مطلق ہیں۔ان جملوں سے یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ کام ہوئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے۔

اہم نکتہ

★ فعل ماضی مطلق کے جملوں کے آخر میں "ا"، "ی" یا "ی،ا" آتا ہے۔

فعل ماضی قرِیب (Present Perfect Tense)

وہ فعل جس سے کام کا کرنا یا ہونا قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں ظاہر ہو، اُسے فعل ماضی قریب کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پرَغور کریں۔

ا: مصباح نے کھانا کھایا ہے۔ ۲: وہ چلا گیا ہے۔ ۳: ہم نے سبق پڑھا ہے۔

اِن جملوں میں کھایا ہے، گیا ہے اور پڑھا ہے، فعل ماضی قریب ہیں۔ ان جملوں سے پتا چلتا ہے کہ یہ کام نزدیک کے گزرے ہوئے زمانے میں ہوئے ہیں۔

اہم نکتہ

★ فعل ماضی مطلق کے آخر میں ’’ہے‘‘ یا ’’ہیں‘‘ بڑھا دینے سے فعل ماضی قریب بن جاتا ہے۔

فعل ماضی بعِید (Past Perfect Tense)

وہ فعل جس سے کام کا کرنا یا ہونا دُور کے گزرے ہوئے زمانے میں ظاہر ہو، اُسے فعل ماضی بعید کہتے ہیں۔

وضاحت: اِن جُملوں پرَغور کریں۔

ا: وہ دیر سے سکول آیا تھا۔ ۲: میں اسلام آباد گیا تھا۔ ۳: ہم نے عید کا چاند دیکھا تھا۔

اِن جملوں میں آیا تھا، گیا تھا اور دیکھا تھا، فعل ماضی بعید ہیں۔ان جملوں سے پتا چلتا ہے کہ کام دُور کے گزرے ہوئے زمانے میں ہوئے تھے۔

اہم نکتہ

★ فعل ماضی مطلق کے آخر میں تھا، تھی، تھے، تھیں، بڑھا دینے سے فعل ماضی بعید بن جاتا ہے۔

فعل ماضی شکّیہ (Past Conditional)

وہ فعل جس سے کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں ظاہر ہو لیکن کام کے کرنے یا ہونے میں شک پایا جائے، اُسے فعل ماضی شکیہ کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: وہ کھیلنے گئی ہوگی۔ ۲: تم نے اُنھیں تنگ کیا ہوگا۔ ۳: میڈم نے کوئی لطیفہ سنایا ہوگا۔

ان جملوں میں گئی ہوگی، کیا ہوگا اور سنایا ہوگا فعل ماضی شکیہ ہیں۔ اِن جملوں سے پتا چلتا ہے کہ یہ کام ہوئے تو زمانہ ماضی میں ہیں لیکن ان کے کرنے یا ہونے میں کچھ شک سا پایا جاتا ہے۔

اہم نکتہ

★ فعل ماضی مطلق کے آخر میں ہوگا، ہوگی، ہوں گے وغیرہ بڑھا دینے سے فعل ماضی شکیہ بن جاتا ہے۔

فعل ماضی اِستمراری (Past Continuous Tense)

وہ فعل جس سے کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار اور مسلسل ظاہر ہو، اُسے فعل ماضی استمراری کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: وہ کرکٹ کھیلتا تھا۔ ۲: کسان کھیت میں ہل چلا رہا تھا۔ ۳: ہم پیدل سکول جا رہے تھے۔

ان جملوں میں کھیلتا تھا، چلا رہا تھا اور جا رہے تھے فعل ماضی استمراری ہیں۔ اِن جملوں سے کام کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار اور مسلسل ظاہر ہوتا ہے۔

اہم نکتہ

★ علامت مصدر ''نا'' دور کر کے "تا تھا"، "تی تھی"، "تے تھے" یا "رہا تھا"، "رہی تھی"، "رہے تھے" بڑھا دینے سے فعل ماضی اِستمراری بن جاتا ہے۔

فعل ماضی تمنائی/شرطی (Past Optative Tense)

وہ فعل جس سے کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں ظاہر ہو لیکن کام کے کرنے یا ہونے کے لیے کوئی شرط، آرزو یا تمنا پائی جائے، اُسے فعل ماضی تمنائی یا شرطی کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

ا: کاش! اسد، میری بات مان لیتا۔ ۲: اگر وہ سچ بولتا تو نجات پاتا۔ ۳: اگر تم محنت کرتے تو کامیاب ہوجاتے۔

ان جملوں میں لیتا، پاتا، اور ہوجاتے، فعل ماضی تمنائی / شرطی ہیں۔ ان جملوں میں کام کے کرنے یا ہونے کے لیے کوئی تمنا یا شرط موجود ہے۔

اہم نکتہ

★ علامتِ مصدر "نا" دور کر کے اس کی جگہ تا، تی، تے بڑھا دینے سے فعل ماضی تمنائی / شرطی بن جاتا ہے۔

فِعْل حال (Present Tense)

وہ فعل جس سے کام کا کرنا یا ہونا موجودہ وقت یا زمانے میں ظاہر ہو، اسے فعل حال کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

ا: اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو رِزق دیتا ہے۔ ۲: ہم صبح سیر کرنے جاتے ہیں۔ ۳: میں روزانہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہوں۔ اِن جملوں میں دیتا ہے، جاتے ہیں اور کرتا ہوں، فعل حال ہیں۔

اہم نکات

★ فعل حال تمام کے جملوں میں "تا ہے"، "تی ہے"، "تے ہیں"، "تا ہوں"، "تی ہوں" وغیرہ آتے ہیں۔

★ وہ فعل جس سے معلوم ہو کہ کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے میں جاری ہے اور ابھی مکمل نہیں ہوا، اُسے فعل حال جاری (Present Continuous) کہتے ہیں۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

ا: وہ نہا رہا ہے۔ ۲: میں کھانا کھا رہا ہوں۔ ۳: ہم سکول جا رہے ہیں۔

اِن جملوں میں رہا ہے، رہا ہوں، رہے ہیں فعل حال جاری ہیں۔ فعل حال جاری کے جملوں کے آخر میں رہا ہے، رہی ہے، رہے ہیں، رہا ہوں وغیرہ آتے ہیں۔

فعل مُستقبِل (Future Tense)

وہ فعل جس سے کام کا کرنا یا ہونا آنے والے وقت یا زمانے میں ظاہر ہو، اُسے فعل مُستقبل کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پرغور کریں۔

ا: وہ اپنا وعدہ پورا کرے گی۔ ۲: میں باقاعدگی سے نماز پڑھوں گا۔ ۳: ہم صفائی کا خاص خیال رکھیں گے۔

اِن جملوں میں کرے گی، پڑھوں گا اور رکھیں گے فعل مستقبل ہیں۔

اہم نکات

★ وہ فعل جس سے معلوم ہو کہ کام کا کرنا یا ہونا آنے والے زمانے میں جاری رہے گا، اُسے فعل مُستقبل مُدامی (Future Continuous) کہتے ہیں۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

ا: نظامِ کائنات یونہی چلتا رہے گا۔ ۲: میں ہمیشہ سچ بولوں گا۔ ۳: ہم سب مل کر دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔

اِن جملوں میں، چلتا رہے گا، ہمیشہ بولوں گا اور کرتے رہیں گے فعل مُستقبل مُدامی ہیں۔

★ فعل مُستقبل کے تمام جملوں میں لفظ ''ہمیشہ'' کا اضافہ کرنے سے فعل مُستقبل مُدامی بن جاتا ہے۔

فعل مُضارِع

وہ فعل جس سے کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم موجودہ اور آنے والے وقت یا زمانے میں ظاہر ہو، اُسے فعل مُضارع کہتے ہیں۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

ا: عمر فاروق آئے۔ ۲: لڑکا پڑھے۔ ۳: ہم جائیں۔

اِن جملوں میں آئے، پڑھے اور جائیں، فعل مُضارع ہیں۔ ان جملوں سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہ زمانہ حال کے جملے ہیں یا زمانہ مُستقبل کے۔

اہم نکات

★ علامت مصدر ''نا'' ہٹا کر اس کی جگہ، ''ے''، ''ی''، ''ئے''، ''ئی''، ''ئیں'' لگا دینے سے فعل مُضارع بن جاتا ہے۔

★ فعل مُضارع کے آخر میں ''گا''، ''گی''، ''گے'' لگانے سے فعل مُستقبل بن جاتا ہے۔

یاد دہانی

فِعْل کی اَقسام (بلحاظ زمانہ)

فعل ماضی ✓ | فعل حال ✓ | فعل مستقبل ✓ | فعل مضارع ✓ | فعل امر | فعل نہی
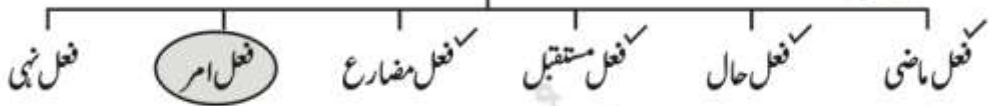
فعل اَمر (Imperative Verb)

وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کے لیے دعا، التجاء، نصیحت یا حکم کا مفہوم ظاہر ہو، اُسے فعل امر کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جملوں پر غور کریں۔

ا: اے اللہ! ہم پر رحم فرما۔ ۲: سدا خوش رہو۔ ۳: عبداللہ! اِدھر آؤ۔ ۴: بڑوں کا ادب کرو، چھوٹوں سے پیار کرو۔

اِن جملوں میں فرما، رہو، آؤ اور کرو فِعل اَمر ہیں۔

فِعْل نَہی

وہ فعل جس سے کسی کام سے بچے رہنے اور نہ کرنے کا مفہوم ظاہر ہو، اُسے فعل نہی کہتے ہیں۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

ا: کھانا بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ۔ ۲: جھوٹ مت بولو۔ ۳: بُری صحبت سے بچو۔

اِن جملوں میں نہ کھاؤ، مت بولو اور بچو فعل نہی ہیں۔

اہم نِکات

★ فعل امر اور فعل نہی کے صرف دو صیغے ہیں:۔ واحد حاضر اور جمع حاضر

★ علامت مصدر ''نا'' ہٹا دینے سے فعل اَمر کا صیغہ واحد حاضر بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ فرمانا سے فرما۔

★ علامت مصدر ''نا'' ہٹا کر اس کی جگہ ''و'' یا ''ؤ'' بڑھا دینے سے فعل اَمر کا صیغہ جمع حاضر بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ کرنا سے کرو، آنا سے آؤ وغیرہ۔

★ فعل اَمر سے پہلے ''مت'' یا ''نہ'' لگانے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔

★ عام طور پر فعل اَمر اور فعل نہی میں زمانہ حال پایا جاتا ہے مگر تعظیمی صورت میں دونوں کے ساتھ ''گا'' بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے:۔ فرمائیے گا، رکھیے گا، کیجیے گا، مت کیجیے گا، وغیرہ۔ اس صورت میں فعل امر اور فعل نہی میں زمانہ مستقبل پایا جاتا ہے۔ مثلاً:۔

ا: مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ ۲: ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کیجیے گا۔ (فعل امر تعظیمی صورت)

۳: اکیلے سفر مت کیجیے گا۔ ۴: میری باتوں کا بُرا نہ منائیے گا۔ (فعل نہی تعظیمی صورت)

★ فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی سے زمانہ ماضی کا مفہوم ظاہر نہیں ہو سکتا اور اِن میں تذکیر و تانیث کا فرق بھی نہیں ہوتا۔

فعل کی اَقسام (بلحاظ فاعل)

فعل لازِم — فعل مُتعدّی — فعل معرُوف — فعل مجہُول — فعل تام — فعل ناقِص
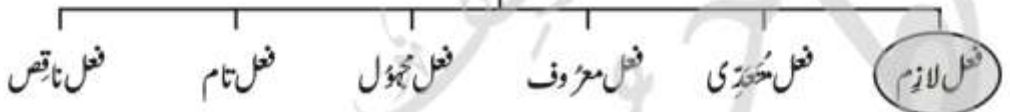
فعل لازِم (Intransitive Verb)

وہ فعل جس کی تکمیل کے لیے صرف فاعل ضروری ہو، اُسے فعل لازِم کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: طارق آیا۔ ۲: بچہ دوڑا۔ ۳: رامین فاطمہ ہنسی۔

اِن جملوں میں ''آیا''، ''دوڑا'' اور ''ہنسی'' فعل لازم ہیں۔ ان میں سے ہر فعل اپنے فاعل کے ساتھ ہی بات کو مکمل کر رہا ہے۔

فعل متعدّی (Transitive Verb)

وہ فعل جس کی تکمیل کے لیے فاعل کے علاوہ مفعول بھی ضروری ہو، اُسے فعل متعدی کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: مجاہد نے روٹی کھائی۔ ۲: طاہرہ نے نماز پڑھی۔ ۳: رامین فاطمہ نے کتاب خریدی۔

اِن جملوں میں ''کھائی''، ''پڑھی'' اور ''خریدی'' فعل متعدی کی مثالیں ہیں۔ اِن میں سے ہر فعل کی تکمیل کے لیے فاعل کے علاوہ مفعول بھی ضروری ہے۔

اہم نکات

★ عام طور پر جس فعل کے ساتھ کوئی فاعل لگائیں اور ساتھ لفظ ''نے'' بھی آئے تو وہ فعل متعدی ہوگا۔ جس فعل کے ساتھ فاعل لگائیں اور لفظ ''نے'' کی ضرورت نہ ہو تو، وہ فعل لازِم ہوگا۔

★ فعل لازِم ہمیشہ مصدر لازِم سے اور فعل متعدی ہمیشہ مصدر متعدی سے بنتا ہے۔

فِعْل مَعْرُوف (Active Voice)

وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو، اُسے فعل معروف کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں۔

ا: محمد نورالحسن نے کتاب لکھی۔ ۲: مبشر حسین اخبار پڑھتا ہے۔ ۳: عمر فاروق گاڑی چلائے گا۔

اِن جملوں میں ''لکھی''، ''پڑھتا ہے'' اور ''چلائے گا'' فعل معروف ہیں۔ اِن افعال کے فاعل ظاہر ہیں یعنی ہمیں واضح طور پر پتا چلتا ہے کہ کس نے کتاب لکھی، کون اخبار پڑھتا ہے اور گاڑی کون چلائے گا۔

فِعْل مَجْہُول (Passive Voice)

وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو، اُسے فعل مجہول کہتے ہیں۔

وضَاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

ا: کتاب لکھی گئی۔ ۲: اخبار پڑھا جاتا ہے۔ ۳: گاڑی چلائی جائے گی۔

اِن جملوں میں ''لکھی گئی''، ''پڑھا جاتا ہے'' اور ''چلائی جائے گی'' فعل مجہول ہیں۔ اِن افعال کے فاعل نامعلوم ہیں۔ یعنی ہمیں یہ پتا نہیں چلتا کہ کتاب کس نے لکھی، اخبار کون پڑھتا ہے اور گاڑی کون چلائے گا۔

اہم نکتہ

★ فعل مجہول ہمیشہ فعل متعدی سے بنتا ہے۔

فعل مجہول کے جملے کو فعل معروف کے جملے میں بدلنے کا طریقہ

ا: پہلے تو (بلحاظِ زمانہ) جملے کی پہچان کریں پھر زمانے کے لحاظ سے فعل میں تبدیلی کریں۔ جیسے:۔

فعل ماضی کے لیے ''لکھی گئی'' (مجہول) سے ''لکھی'' (معروف)۔ فعل حال کے لیے ''لکھی جاتی ہے'' (مجہول) سے ''لکھتا ہے / لکھتی ہے'' (معروف)۔ فعل مستقبل کے لیے ''لکھی جائے گی'' (مجہول) سے ''لکھے گا / گی'' (معروف)

۲: جملے کی مناسبت سے جملے کے شروع میں فاعل لگائیں۔

۳: فاعل کے بعد حرفِ ربط ''نے'' (اگر ضروری ہو تو) لگائیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں۔

ا: سوال حل کیا گیا۔ ۲: کرسی بنائی جاتی ہے۔ ۳: دودھ پیا جائے گا۔

مثال نمبر۱: سوال حل کیا گیا۔ (فعل مجہول کا جملہ)

۱: پہلے (بلحاظِ زمانہ) جملے کی پہچان کریں۔ (یہ زمانہ ماضی کا جملے ہے۔)

پھر زمانے کے لحاظ سے فعل میں تبدیلی کریں۔ (فعل ماضی کے لیے ''کیا گیا'' (مجہول) سے ''کیا'' (معروف)

اس تبدیلی کے بعد یہ جملہ اس طرح بن جائے گا:۔ ''سوال حل کیا''

۲: جملے کی مناسبت سے جملے کے شروع میں فاعل لگائیں۔ (جملے کے شروع میں نزہت (فاعل) لگایا۔)

اس تبدیلی کے بعد یہ جملہ اس طرح بن جائے گا:۔ ''نزہت سوال حل کیا۔''

۳: حرفِ رَبط ''نے'' (اگر ضروری ہو تو) لگائیں۔ (یہاں حرفِ رَبط ضروری ہے)

حرفِ ربط لگانے کے بعد فعل مجہول کا جملہ فعل معروف میں مکمل طور پر تبدیل ہو کر اس طرح بن گیا:۔ ''نزہت نے سوال حل کیا''

مثال نمبر۲: کرسی بنائی جاتی ہے۔ (فعل مجہول کا جملہ)

۱: جملے کی پہچان (زمانہ حال)

زمانے کے لحاظ سے فعل میں تبدیلی کی ''بنائی جاتی ہے'' (مجہول) سے بناتا ہے بناتی ہے (معروف)

اس تبدیلی کے بعد جملہ ایسے بن گیا:۔ ''کرسی بناتا ہے''

۲: فعل کی مناسبت سے شروع میں فاعل لگایا تو جملہ ایسے بن گیا:۔ ''بڑھئی کرسی بناتا ہے''

۳: حرفِ ربط یہاں ضروری نہیں لہٰذا دوسری تبدیلی کے بعد ہی جملہ فعل مجہول سے فعل معروف میں تبدیل ہو گیا۔

مثال نمبر۳: دودھ پیا جائے گا۔ (فعل مجہول کا جملہ)

۱: جملے کی پہچان (زمانہ مستقبل)

زمانے کے لحاظ سے فعل میں تبدیلی کی ''پیا جائے گا'' (مجہول) سے ''پئے گا پئے گی'' (معروف)

اس تبدیلی کے بعد جملہ ایسے بن گیا:۔ ''دودھ پئے گا''

۲: فعل کی مناسبت سے شروع میں فاعل لگایا تو جملہ ایسے بن گیا:۔ ''بچہ دودھ پئے گا''

۳: حرفِ ربط یہاں ضروری نہیں، لہٰذا دوسری تبدیلی کے بعد ہی جملہ، فعل مجہول سے فعل معروف میں تبدیل ہو گیا۔

بطور مثال فعل مجہول سے فعل معروف میں تبدیل کیے گئے چند جملے:۔

فعل مجہول کے جملے	فعل معروف کے جملے
میچ جیت لیا گیا۔	پاکستان نے میچ جیتا۔

فعل مجہول کے جملے	فعل معروف کے جملے
مردم شماری کرائی جاتی ہے۔	حکومت مردم شماری کراتی ہے۔
ملک کا دفاع کیا جاتا ہے۔	فوج ملک کا دفاع کرتی ہے۔
درخواست لکھی جائے گی۔	وہ درخواست لکھے گا۔
انصاف کیا جائے گا۔	قاضی انصاف کرے گا۔
کتاب لکھی گئی۔	شیخ سعدی نے کتاب لکھی۔
اخبار پڑھا جائے گا۔	نوجوان اخبار پڑھے گا۔
گاڑی چلائی جائے گی۔	نگہت گاڑی چلائے گی۔
کھانا کھایا جا رہا ہے۔	مہمان کھانا کھا رہے ہیں۔
چار گول کیے گئے۔	سمیع اللہ نے چار گول کیے۔
نظم پڑھی جاتی ہے۔	گلشن، نظم پڑھتی ہے۔
شکوہ کیا گیا۔	اُس نے شکوہ کیا۔
تالا توڑا گیا۔	لوہار نے تالا توڑا۔
صفائی کی جائے گی۔	خاکروب صفائی کرے گا۔
درخت کاٹا گیا۔	اُس نے درخت کاٹا۔
سیر کی جائے گی۔	سحرش، سیر کرے گی۔
تقریر ہوگی۔	مہمانِ خصوصی تقریر کریں گے۔
اچھی گفتگو کی جا رہی ہے۔	دونوں دوست اچھی گفتگو کر رہے ہیں۔
نئی سڑک بنائی گئی۔	حکومت نے نئی سڑک بنائی۔
سوال حل کیا گیا۔	اُستاد صاحب نے سوال حل کیا۔
نیا موبائل فون خریدا گیا۔	محمد قاسم نے نیا موبائل فون خریدا۔
دودھ پیا جائے گا۔	بچی دودھ پیے گی۔
دو سورنز بنائے گئے۔	ہماری ٹیم نے دو سورنز بنائے۔

فعل معروف کے جملے کو فعل مجہول کے جملے میں بدلنے کا طریقہ

۱: پہلے تو جملے سے فاعل ختم کر دیں۔ اگر فاعل کے ساتھ حرف ربط ''نے'' ہو تو وہ بھی ختم کر دیں۔

۲: جملے میں موجود فعل کو فعل ماضی مطلق صیغہ واحد غائب میں تبدیل کریں۔

۳: فعل میں زمانے کی مناسبت سے تبدیلی کریں۔ جیسے: فعل ماضی کے لیے:۔ ''لکھی'' (معروف) سے ''لکھی گئی'' (مجہول)۔ فعل حال کے لیے:۔ ''لکھتی ہے / لکھتا ہے'' (معروف) سے ''لکھی جاتی ہے'' (مجہول)۔ فعل مستقبل کے لیے:۔ ''لکھے گا / لکھے گی'' (معروف) سے ''لکھی جائے گی'' (مجہول)

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں۔

۱: شائستہ نے خط لِکھا۔ ۲: بچوں نے سبق پڑھا۔ ۳: میں ہمیشہ سچ بولوں گا۔

مثال نمبر۱: شائستہ نے خط لِکھا۔ (فعل معروف، زمانہ ماضی کا جملہ)

۱: سب سے پہلے جملے سے فاعل اور حرف ربط ''نے'' ختم کریں۔ (شائستہ نے خط لکھا)

اس تبدیلی کے بعد یہ جملہ اس طرح بن جائے گا:۔ ''خط لکھا۔''

۲: جملے میں موجود فعل کو، فعل ماضی مطلق صیغہ واحد غائب میں تبدیل کریں۔

یہاں یہ تبدیلی کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ فعل ''لکھا'' پہلے ہی فعل ماضی مطلق واحد غائب ہے۔

۳: زمانے کے لحاظ سے فعل میں تبدیلی کریں (فعل ماضی کے لیے۔ ''لکھا'' (معروف) سے لکھا گیا (مجہول))

اس تبدیلی کے بعد فعل مجہول کا یہ جملہ بن گیا:۔ خط لکھا گیا۔

مثال نمبر۲: بچوں نے سبق پڑھا ہے۔ (فعل معروف، زمانہ حال کا جملہ)

۱: جملے سے فاعل اور حرفِ ربط ختم کیا تو جملہ ایسے بن گیا:۔ ''سبق پڑھا ہے''

۲: جملے کے فعل کو، فعل ماضی مطلق واحد غائب میں تبدیل کیا۔ ''پڑھا ہے'' سے ''پڑھا''

۳: بلحاظ زمانہ فعل میں تبدیلی کی۔ ''پڑھا'' (معروف) سے ''پڑھا جاتا ہے'' (مجہول)

اِس تبدیلی کے بعد جملہ فعل معروف سے فعل مجہول میں تبدیل ہو کر اِس طرح بن گیا:۔ ''سبق پڑھا جاتا ہے۔''

مثال نمبر۳: میں ہمیشہ سچ بولوں گا۔ (فعل معروف، زمانہ مستقبل کا جملہ)

۱: جملے سے صرف فاعل ختم کیا۔ (چونکہ یہاں حرف ربط نہیں) تو جملہ ایسے بن گیا:۔ ''ہمیشہ سچ بولوں گا''

۲: جملے کے فعل کو، فعل ماضی مطلق واحد غائب میں تبدیل کیا:۔ ''بولوں گا'' سے ''بولا''

۳: بلحاظ زمانہ فعل میں تبدیلی کی۔ فعل مستقبل کے لیے:۔ ''بولوں گا''(معروف) سے ''بولا جائے گا''(مجہول)
اس تبدیلی کے بعد جملہ، فعل معروف سے فعل مجہول میں تبدیل ہو کر ایسے بن گیا:۔ ''ہمیشہ سچ بولا جائے گا''۔

بطور مثال فعل معروف سے فعل مجہول میں تبدیل کیے گئے چند جملے:۔

فعل معروف کے جملے	فعل مجہول کے جملے
معالج نے علاج کیا	علاج کیا گیا۔
مومن اپنا وعدہ پورا کرتا ہے۔	اپنا وعدہ پورا کیا جاتا ہے۔
وہ کرکٹ کھیلے گی۔	کرکٹ کھیلی جائے گی۔
اس نے ضلع بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔	ضلع بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی گئی۔
حکومت دہشت گردی کا خاتمہ کرے گی۔	دہشت گردی کا خاتمہ کیا جائے گا۔
اس نے کہا۔	کہا گیا۔
پرنسپل صاحب نے اُسے انعام دیا۔	اُسے انعام دیا گیا۔
اُس نے سبق پڑھ لیا ہے۔	سبق پڑھ لیا گیا ہے۔
حکومت فوج کی نگرانی میں اِلیکشن کرائے گی۔	فوج کی نگرانی میں اِلیکشن کرایا جائے گا۔
پولیس نے چور کو گرفتار کر لیا۔	چور گرفتار کر لیا گیا۔
حکومت نے تعلیم مفت کر دی۔	تعلیم مفت کر دی گئی۔
اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے۔	نیک لوگوں کی دعا قبول کی جاتی ہے۔
شائق نے اپنا داخلہ فارم بھر دیا ہے۔	داخلہ فارم بھر دیا ہے۔
ہم پہلا باب پڑھ رہے ہیں۔	پہلا باب پڑھا جا رہا ہے۔
اس نے بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا ہے۔	بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا گیا ہے۔
اساتذہ تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو جرمانہ کرتے ہیں۔	تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو جرمانہ کیا جاتا ہے۔
کسان نے چاول کی فصل کاٹ لی ہے۔	چاول کی فصل کاٹ لی گئی ہے۔
کسان کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔	کھیتوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔
سعود نے کہانی پڑھی۔	کہانی پڑھی گئی۔

فعل معروف کے جملے	فعل مجہول کے جملے
اصغر گاڑی چلاتا ہے۔	گاڑی چلائی جاتی ہے۔
حکومت تنخواہ میں اضافہ کرے گی۔	تنخواہ میں اضافہ کیا جائے گا۔
شاہد گھر بنائے گا۔	گھر بنایا جائے گا۔
سہیل اور طارق چاول خریدتے ہیں۔	چاول خریدے جاتے ہیں۔
ہماری فوج نے بھارتی جاسوس پکڑ لیا۔	بھارتی جاسوس پکڑ لیا گیا۔

فعل تام

وہ فعل جو صرف فاعل کے ساتھ بھی مکمل معنی دے، اس کے علاوہ فاعل اور مفعول دونوں کے ساتھ مل کر بھی پورے معنی دے، اُسے فعل تام کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَرغور کریں۔

۱: طارِق آیا۔ ۲: بچہ دوڑا۔

ان جملوں میں "آیا" اور دوڑا" فعل تام ہیں اور یہاں صرف فاعل کے ساتھ ہی بات مکمل ہوگئی اور مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

اب اِن جُملوں پَرغور کریں۔ ۱: مجاہد نے روٹی کھائی۔ ۲: طاہرہ نے نماز پڑھی۔

ان جملوں میں "کھائی" اور "پڑھی" فعل تام ہیں۔ یہاں فاعل اور مفعول دونوں کے ساتھ بھی بات مکمل ہوگئی اور مزید وضاحت کی ضرورت نہیں رہی۔

اہم نکات

- ★ فعل لازم اور فعل متعدی دونوں فعل تام ہو سکتے ہیں۔
- ★ فعل تام مزید وضاحت کا طلب گار نہیں ہوتا صرف فاعل یا فاعل اور مفعول دونوں کے ساتھ مل کر بات مکمل کر دیتا ہے۔

فِعْل نا قِص

وہ فعل جو ایک اسم کے ساتھ مل کر پورے معنی نہ دے اور وضاحت کے لیے ایک اور اسم کا طلب گار ہو اُسے فعل ناقص کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: سدرہ نیک ہے۔ ۲: حکیم لقمان بہت دانا تھے۔ ۳: سورج طلُوع ہوا۔ ۴: میرا بھائی کامیاب ہوگیا۔

اِن جملوں میں۔ "ہے"، "تھے"، "ہُوا" اور "ہوگیا" افعالِ ناقصہ ہیں۔ مثلاً:۔ جب کہا کہ "سدرہ ہے" تو پورا مطلب واضح نہ ہُوا، اور جب کہا کہ "سدرہ نیک ہے" تو وضاحت مکمل ہوگئی۔ اسی طرح حکیم لقمان کے اسم کا ذکر کرنے کے بعد جب تک "دانا" اسمِ صفت کا ذکر نہیں کیا گیا اِس کے معنی مکمل نہیں ہوئے۔

اہم نِکات

- ★ فعل ناقص دو اسموں سے مل کر ہی اپنا مطلب واضح کرتا ہے اور عام طور پر ان میں سے ایک اسم ذات اور دوسرا، اسم صفت ہوتا ہے۔
- ★ صرف ایک اسم کا ذکر کرنے کے بعد فعل ناقص مزید وضاحت کا طلب گار رہتا ہے۔
- ★ افعالِ ناقصہ کسی کام کے پورا ہونے کو ظاہر کرتے ہیں۔
- ★ چند مشہور افعال ناقصہ حسب ذیل ہیں:۔

ہے، ہیں، ہو، ہوں، تھا، تھی، ہوگا، ہوگی، ہوں گا، ہوں گی، ہوگیا، ہوگئی، بنا، بن گیا، نکلا، نکلی، نکلے، رہا، سہی وغیرہ

اعادہ
قواعد
گرامر کے حصے
حرف
لفظ
حصہ نحو
لفظِ مہمل
لفظِ موضوع
حصہ صرف
کلام / مرکب
کلمہ
کلمہ کی اقسام
حرف
حروف کی اقسام
بلحاظِ زمانہ
فعل ماضی حال مستقبل مضارع امر نہی
ماضی مطلق قریب بعید شکیہ استمراری تمنائی
بلحاظِ فاعل
فعل لازم متعدی معروف مجہول تام ناقص
جار
اضافت
عطف
علت
بیان
شرط و جزا
استدراک
استثنا
نفی
تخصیص
تاکید
تشبیہ
ایجاب
تنبیہ
ندا
تحسین
نفرین
تحیر
پناہ
تاسف
انبساط
فجائیہ
استفہام
اسم کی اقسام
بلحاظ معنی
اسم نکرہ
اسم معرفہ
اسم علم
اسم ضمیر
اسم اشارہ
اسم موصول
قریب
بعید
ضمیر کی صورتیں
ضمیر غائب
حاضر
متکلم
ضمیر کی حالتیں
ضمیر فاعلی
مفعولی
اضافی
اسم علم کی اقسام
لقب
خطاب
کنیت
تخلص
عرف
اسم نکرہ کی اقسام
بلحاظ بناوٹ
بلحاظ معنی
اسم جامد
اسم مشتق
اسم مصدر
اسم فاعل
اسم مفعول
اسم حاصل مصدر
اسم حالیہ
اسم معاوضہ
قیاسی
سماعی
قیاسی
سماعی
مصدر کی اقسام
مصدر مفرد
مصدر مرکب
مصدر لازم
مصدر متعدی
اسم صفت
اسم ذات
اسم کیفیت
اسم عدد
واحد
تثنیہ
جمع
جمع الجمع
اسم جنس
مصغر
مکبر
ظرف
آلہ
صوت
اسم جمع
ذکر
مؤنث
ظرف زماں
ظرف مکاں
صفت کی اقسام
ذاتی
نسبتی
مقداری
عددی
معین
غیر معین
معین
غیر معین
صفت ذاتی کے درجے
تفضیل نفسی
تفضیل بعض
تفضیل کل

حَرف (Letters)

وہ کلمہ جو اکیلا تو کچھ معنی نہ دے لیکن دوسرے کلمات (اسم، فعل) کے ساتھ مل کر معنی دے اور اُن میں تعلق بھی پیدا کرے ،اُسے حرف کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں۔

ا: علم پیغمبروں کی میراث ہے۔ ۲: شب و روز محنت کرو۔ ۳: سچائی میں نجات ہے۔ ۴: یہ کون ہے؟
۵: وہ شیر جیسا بہادر ہے۔ ۶: کسی کی غیبت مت کرو۔ ۷: سبحان اللہ! کیا شاندار کامیابی ہے۔

اِن جملوں میں کی، و، میں، کون، جیسا، مت اور سبحان اللہ حروف ہیں۔

اہم نِکات

★ تمام الفاظ، حروف تہجی کے باہم ملاپ اور مقرر کردہ حرکات (زبر، زیر، پیش) کے استعمال سے بنتے ہیں۔
★ حروف تہجی کے لفظی معنی ہیں:۔ ہجے کرنا، یعنی مفرد حروف کا پڑھنا، لکھنا
★ حروف تہجی کی درج ذیل اقسام ہیں۔

حروف منقوطہ/معجمہ حروف غیر منقوطہ/مہملہ حروف متشابہ

حروف منقوطہ: وہ حروف جن پر ایک یا زیادہ نقطے ہوں۔ جیسے:۔ ب، ت، ث وغیرہ

حروف غیر منقوطہ: وہ حروف جن پر کوئی نقطہ نہ ہو۔ جیسے:۔ ا، ح، د، س، ط وغیرہ

حروف متشابہ: وہ حروف جو ظاہری شکل وصورت میں ایک جیسے ہوں۔ جیسے:۔ ب، ث، ت، ج، چ، ح، د، ذ وغیرہ

★ وہ حرف جس پر اعراب ہوں، اُسے حرفِ مُتحرک کہتے ہیں۔
★ وہ حرف جس پر اِعراب نہ ہوں، اُسے حرف ساکن کہتے ہیں۔

حَرفؔ کی مَشہور اَقسام

حروف جار، حروف اِضافت، حروف عطف، حروف علّت، حروف بیان، حروف شرط/جزا، حروف اِستدراک، حروف اِستثنا

حروف اِستفہام، حروف اِیجاب، حروف تشبیہ، حروف تاکید، حروف تخصیص، حروف نفی/نہی

اَقسام حروف فجائیہ

حُروف اِنبساط، حُروف [illegible]، حُروف پناہ، حُروفِ اِستعجاب، حُروفِ نفرین، حُروفِ تحسین، حُروفِ ندا، حُروف تنبیہ

حُروفِ جار/حُروفِ رَبط (Linking Letters)

وہ حُروف جو کسی اسم اور فعل کا آپس میں تعلق پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوں، اُنھیں حُروفِ جار (حُروفِ ربط) کہتے ہیں۔

مثلاً:۔ ا: تمام نمازیں وقت پر ادا کرو۔ ۲: نیلی روشنائی سے لکھو۔ ۳: سچائی میں نجات ہے۔ ۴: علم خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ ۵: وہ باہر چلا گیا۔ اِن جملوں میں پر، سے، میں، تک اور باہر حروف جار ہیں۔

حُروفِ جار:۔	پر، سے، نے، کے، کو، کی، میں، تک، تلک، واسطے، آگے، پیچھے، اوپر، درمیان، باہر، نیچے وغیرہ

اہم نِکات

★ حُروفِ جار/ربط فعل کا فاعل کے ساتھ اور اسم کا خبر کے ساتھ تعلق ظاہر کرتے ہیں۔

★ قواعد کی رُو سے "الف" یا ہائے ہوّز (ہ) پر ختم ہونے والے الفاظ کے بعد اگر کوئی حرفِ جار/حرف ربط آجائے تو "الف" یا ہائے ہوّز (ہ) کو، یائے مجہول (ے) سے بدلنے کو اِمالہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ا: لڑکے نے کہا۔ (یہاں لڑکا، کا (الف) یائے مجہول (ے) سے بدل گیا۔ ۲: وہ گھوڑے پر سوار ہُوا۔ (گھوڑا) ۳: اُس بندے کو بلاؤ۔ (بندہ)

★ وہ حروف جو اپنے ساتھ آنے والے الفاظ میں تبدیلی (اِمالہ) کردیں، اُنھیں حروف مغیّرہ کہتے ہیں۔

حُروفِ اِضافت

وہ حُروف جو دو اسموں کا آپس میں تعلق پیدا کرنے کے لیے استعمال میں لائے جائیں، اُنھیں حروف اِضافت کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ ا: علم پیغمبروں کی میراث ہے۔ ۲: ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ ۳: صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

اِن جملوں میں کی، کے، کا حُروفِ اِضافت ہیں۔

حُروفِ اِضافت:۔	کا، کے، کی، کو، را، ری، رے، نا، نی، نے وغیرہ

اہم نکات

★ ضمیر حاضر یا ضمیر متکلم (تو، تم، میں، ہم) کے ساتھ حروف اِضافت کی یہ علامتیں آتی ہیں:۔"را"، "ری"، "رے"۔ مثلاً:۔ تمھارا گھر، میری کتاب، ہمارا اسکول وغیرہ

★ ضمیر جمع حاضر (آپ) کے ساتھ حروفِ اضافت کی یہ علامتیں آتی ہیں:۔ "نا"، "نی"، "نے"۔ مثلاً:۔ اپنا، اپنی، اپنے وغیرہ۔

حُروفِ عَطف (Coordinating Conjunction)

وہ حُروف جو دو اسموں یا دو جملوں کو آپس میں ملانے کے لیے استعمال ہوں۔ اُنھیں حروفِ عطف کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

۱: شب و روز محنت کرو۔ ۲: پہلے عبداللہ اور عبدالرّحمٰن آئے پھر عبدالرّحیم آیا۔ ۳: شترمرغ بھی پرندہ ہے۔

اِن جملوں میں و، اور، پھر اور بھی، حروف عطف ہیں۔

حُروفِ عطف:۔	و، اور، پھر، نیز، بھی

حُروفِ عِلّت / حُروفِ تعلیل (Transitional Letters)

وہ حُروف جو کسی بات کا سبب اور وجہ بیان کرنے کے لیے استعمال ہوں، اُنھیں حروفِ عِلّت (حروف تعلیل) کہتے ہیں۔

مثلاً:۔ ۱: محنت کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔ ۲: اس نے خوب محنت کی اس لیے وہ اوّل آیا۔ ۳: پس، ثابت ہوا کہ لالچ بری بلا ہے۔ اِن جملوں میں تاکہ، چونکہ، اس لیے اور پس، حُروفِ علت یا حُروفِ تعلیل ہیں۔

حُروفِ علت / تعلیل:۔	تاکہ، چونکہ، اس لیے، آخر، لہذا، چنانچہ، سو، پس وغیرہ

حُروفِ بیان (Descriptors)

وہ حُروف جو کسی بات کو بیان کرنے یا اُس کی وضاحت کے لیے استعمال کیے جائیں، اُنھیں حروفِ بیان کہتے ہیں۔

مثلاً:۔ ۱: تم آؤ کہ کوئی بات ہو۔ ۲: اصل عبادت یہی ہے کہ انسان دوسرے انسانوں کے کام آئے۔ ۳: ایسا نہ کرو کہ بعد میں تمھیں پچھتانا پڑے۔ اِن جملوں میں "کہ" حرف بیان ہے۔

اہم نکتہ

★ اردو میں صرف "کہ" حرفِ بیان ہے۔

حُروفِ شرط و جزا (Correlative Conjunction)

وہ حُروف جو کسی جملے یا بیان میں شرط کے معنی پیدا کریں، اُنھیں حروف شرط و جزا کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

ا: اگر محنت کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ ۲: جب ہم وہاں پہنچے تو شام ہو چکی تھی۔ ۳: جونہی چھٹی کی گھنٹی بجی بچے شور مچانے لگے۔

اِن جملوں میں اگر، جب اور جونہی، حروف شرط و جزا ہیں۔

حُروفِ شرط و جزا:۔	اگر، گر، اگر چہ، جو، جب، جب تک، جوں جوں، جونہی، تاوقتیکہ، تو وغیرہ

حُروفِ اِستِدراک (Subordinating Conjunction)

وہ حُروف جو کسی جملے یا بیان کے درمیان میں آ کر پہلے حصے کا شک و شبہ دُور کرنے اور کلام میں فہم و ادراک پیدا کرنے کے لیے استعمال میں لائے جائیں، اُنھیں حروف استدراک کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ا: وہ ذہین ہی نہیں بلکہ خوبصورت بھی تھی۔
۲: میں کراچی تو نہیں البتہ ملتان جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ۳: محنت کرو مبادا کہ فیل ہو جاؤ۔

اِن جملوں میں بلکہ، البتہ اور مبادا، حُروف استدراک ہیں۔

حُروفِ استدراک:۔	بلکہ، البتہ، ہاں، لیکن، مبادا وغیرہ

حُروفِ اِستِثنا (Immunity/ Exception)

وہ حُروفِ جو ایک ذات یا چیز کو دوسروں سے الگ کرنے کے لیے استعمال میں لائے جائیں اُنھیں حروف استثنا کہتے ہیں۔
مثلاً:۔ ا: اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ۲: ماسوائے نزہت، سب لڑکیاں جماعت میں موجود ہیں۔
۳: ہمارا تو بجز خدا، کوئی سہارا نہیں۔

اِن جملوں میں سوا، ماسوائے اور بجز، حُروفِ استثنا ہیں۔

حُروفِ استثنا:۔	سوا، ماسوائے، جز، بجز، لیکن، مگر، ولا وغیرہ

حُروفِ نفی/نہی (Negation)

وہ حُروفِ جو نفی کا مفہوم ادا کرنے یا کسی کام سے منع کرنے کے لیے استعمال میں لائے جائیں اُنھیں حُروف نفی (حُروف نہی) کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ا: کسی کی غیبت مت کرو۔ ۲: فضول باتیں نہ کرو۔ ۳: گالی دینا شریفوں کا کام نہیں۔

اِن جملوں میں مت، نہ، نہیں حُروف نفی ہیں۔

حُروفِ نفی:۔	مت، نہیں، نہ، چاہے، خواہ وغیرہ۔

حُروفِ تخصیص

وہ حروف جو کلام میں کسی ذات کی تخصیص کے لیے استعمال میں لائے جائیں، اُنھیں حروف تخصیص کہتے ہیں۔ مثلاً:۔
ا: صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔ ۲: ہمیں تو فقط خدا کی ذات کا سہارا ہے۔ ۳: میں نے تو محض، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یہ سب کیا۔ اِن جملوں میں صرف، فقط اور محض حُروفِ تخصیص ہیں۔

حُروفِ تخصیص:	فقط، صرف، محض، ہی، تو وغیرہ

حُروفِ تاکید

وہ حُروف جو کسی جملے یا بیان کی اس طرح تائید و تصدیق کریں کہ شک وشبہ باقی نہ رہے، اُنھیں حروف تاکید کہتے ہیں۔
مثلاً:۔ ا: وہ ضرور ہمارے گھر آئے گا۔ ۲: میں ہرگز جھوٹ نہیں بولوں گا۔ ۳: اُسے میرے آنے کی مطلقاً خبر نہ ہوئی۔
اِن جملوں میں ضرور، ہرگز اور مطلقاً حُروفِ تاکید ہیں۔

حُروفِ تاکید:	ہرگز، ضرور، یقیناً، قطعاً، لازماً، مطلقاً، کُل، سبھی، بالکل، تمام، سراسر وغیرہ

حُروفِ تشبیہ (Personification)

وہ حُروف جو دو چیزوں کو کسی مشترک صفت کی بناء پر ایک دوسرے جیسا ظاہر کرنے کے لیے استعمال میں لائے جائیں اُنھیں حُروفِ تشبیہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ا: پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔ ۲: لڑکی ہو بہو اپنی ماں جیسی ہے۔ ۳: وہ شیر جیسا بہادر ہے۔
اِن جملوں میں کی طرح، ہو بہو اور جیسا حُروفِ تشبیہ ہیں۔

حُروفِ تشبیہ:۔	کی طرح، مانند، صورت، کا سا، کی سی، جیسی، جیسا، ہو بہو، بعینہ، مثل، گویا وغیرہ

حُروفِ ایجاب (Affirmation)

وہ حُروف جو کسی بات کا مثبت جواب دینے اور اقرار کرنے کے لیے استعمال میں لائے جائیں، اُنھیں حروف ایجاب کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ ا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۲: واقعی! وہ بہت عقلمند ہے۔ ۳: جی ہاں! میں کل حاضر تھا۔
اِن جملوں میں، بے شک، واقعی اور جی ہاں، حروف ایجاب ہیں۔

حُروفِ ایجاب:۔	جی، جی ہاں، واقعی، بے شک، بجا، درست، بہتر، بہت اچھا وغیرہ۔

حُروفِ اِستفہام (Interrogatory Words)

وہ حُروف جو کوئی بات پوچھنے یا سوال کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں، اُنھیں حروف استفہام کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

ا: یہ کون ہے؟ ۲: وہ کیا کرتا ہے؟ ۳: تم کیوں آئے ہو؟ ۴: وہ کب واپس آئے گی؟ ۵: آج کا اخبار کہاں ہے؟

اِن جملوں میں کون، کیا، کیوں، کب اور کہاں حروف استفہام ہیں۔

حُروفِ استفہام:۔	کون، کیا، کب، کیسے کیوں، کہاں، کونسا، کدھر، کتنا، کس لیے، کس قدر وغیرہ

حُروفِ فُجائیہ (Interjection)

وہ خاص الفاظ جو مختلف تاثرات کے اظہار کے لیے، جوش یا جذبات کی شدت میں بے ساختہ زبان سے ادا ہوتے ہیں انھیں حروف فجائیہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ اَلحمدُللہ، سُبحان اللہ، ماشاءاللہ، استغفراللہ، واہ واہ، کاش، ارے، اُفوہ وغیرہ

حُروفِ فُجائیہ کی اَقسام

- حروفِ انبساط
- حروفِ ندبہ / تاسُّف
- حروفِ پناہ
- حروفِ استعجاب / تحیّر
- حروفِ نفرین
- حروفِ تحسین
- حروفِ ندا
- حروفِ تنبیہ
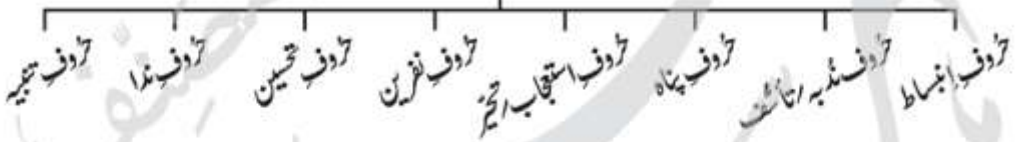
حُروفِ اِنبِساط (Words Expressing Joy)

وہ الفاظ جو مسرّت اور خوشی کے اظہار کے لیے استعمال کیے جائیں، اُنھیں حروف انبساط کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

ا: اَلحمدُللہ! مجھے امتحان میں کامیابی حاصل ہوئی۔ ۲: واہ! کیا خوبصورت پھول ہے۔ ۳: اخاہ! آج تو بڑا مبارک دن ہے۔

ان جملوں میں اَلحمدُللہ، واہ اور اخاہ حُروف انبساط ہیں۔

حُروفِ اِنبساط:۔	اَلحمدُللہ، سُبحانَ اللہ، ماشَاءاللہ، واہ، واہ واہ، آہاہا، اخاہ وغیرہ

حُروفِ نُدبہ / تاسُّف (Words Expressing Grief/ Sorrow)

وہ الفاظ جو غم اور افسوس کے اظہار کے لیے استعمال کیے جائیں، اُنھیں حروف ندبہ (حروف تاسف) کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

ا: افسوس! انسان کس قدر غافل ہے۔ ۲: ہائے! یہ تم نے کیا ستم ڈھایا۔ ۳: کاش! وہ نہ جاتا۔

اِن جملوں میں افسوس، ہائے اور کاش، حروف ندبہ ہیں۔

حُروفِ ندبہ / تاسُّف:۔	افسوس، صد افسوس، ہائے، ہائے ہائے، حیف، صد حیف، آہ، کاش وغیرہ

حُروفِ پناہ

وہ الفاظ جو کسی شر سے بچنے اور برے کاموں سے محفوظ رہنے کے لیے استعمال کیے جائیں، اُنھیں حروف پناہ کہتے ہیں۔

مثلاً: ا: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمo (اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں، شیطان مردود سے۔) ۲: اس سال وہ گرمی پڑی کہ

اَلْاَمان وَالْحَفِيظ. ۳: مَعَاذَاللہ! کیا میں ایسی غلطی کرسکتا ہوں۔ اِن جملوں میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ○ اَلْاَمان وَالْحَفِيظ. اور مَعَاذَاللہ، حُروفِ پناہ ہیں۔

حُروفِ پناہ:	لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم، نَعُوذُبِاللّٰه ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰه، مَعَاذَاللّٰه، توبہ توبہ وغیرہ

حُروفِ اِستِعجاب/ تحیُّر

وہ الفاظ جو حیرت (حیرانی) کے اظہار کے لیے استعمال کیے جائیں، اُنھیں حروف استعجاب (حروف تحیر) کہتے ہیں۔

مثلاً:۔ ا: اللہ اللہ! کیسا حسین منظر ہے۔ ۲: سبحان اللہ! کیا شاندار کامیابی ہے۔ ۳: ارے واہ! تم نے تو کمال ہی کردیا۔

اِن جملوں میں، اللہ اللہ، سُبحان اللہ اور، ارے واہ حروف استعجاب ہیں۔

حُروفِ استعجاب:	اللہ اللہ، سُبحان اللہ، واہ رے، ارے واہ، افوہ وغیرہ

حُروفِ نَفرین

وہ الفاظ جو لعنت، ملامت اور نفرت کے اظہار کے لیے استعمال کیے جائیں، اُنھیں حروف نفرین کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

ا: توبہ توبہ! کیا لالچی اور کمینہ شخص ہے۔ ۲: لعنت ہے ایسی ڈھٹائی پر۔ ۳: جھوٹ بولنے والے کا منہ کالا۔

ان جملوں میں توبہ توبہ، لعنت اور منہ کالا حروف نفرین ہیں۔

حُروفِ نفرین:	اَستَغفِرُاللہ، تف، تھوتھو، چھی چھی، پھٹے منہ، کالا منہ، توبہ توبہ، لعنت وغیرہ

حُروفِ تحسینؔ وآفرینؔ (Praising Words)

وہ الفاظ جو تعریف، داد اور خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں، اُنھیں حروف تحسین وآفرین کہتے ہیں۔

مثلاً:۔ ا: ماشاءاللہ! کیسا پیارا بچہ ہے۔ ۲: شاباش! آپ نے اپنا گھر کا کام توجہ سے کیا۔ ۳: آفرین ہے تمھاری اس ہمت پر۔

اِن جملوں میں ماشاللہ، شاباش اور آفرین حُروفِ تحسینؔ ہیں۔

حُروفِ تحسینؔ وآفرینؔ:۔	ماشاللہ، جزاک اللہ، شاباش، مرحبا، بہت خوب، آفرین، زندہ باد وغیرہ

حُروفِ نِدا (Vocative Words)

وہ الفاظ جو کسی کو پکارنے، بُلانے یا خطاب کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں، اُنھیں حروف ندا کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

ا: یا اللہ! ہم پر رحم فرما۔ ۲: اے لوگو! میری بات توجہ سے سنو۔ ۳: ارے بھائی! ادھر تو آنا۔

اِن جملوں میں یا، اَے اور اَرے حروف ندا ہیں۔

خروفِ ندا:۔	یا، اے، ارے، او، اجی، ابے، ارے میاں، اجی حضرت وغیرہ

حُروفِ تَنبِیہ (Caution Words)

وہ الفاظ جو کسی کو متوجہ، خبردار اور متنبہ کرنے کے لیے استعمال میں لائے جائیں، اُنھیں حروف تنبیہ کہتے ہیں۔

مثلاً:۔ ۱: خبردار! والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے۔ ۲: سُنو! میں تمھیں ایک خوشخبری سنانے والا ہوں۔ ۳: یادرکھو! اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اِن جملوں میں خبردار، سنو اور یادرکھو حروف تنبیہ ہیں۔

خروفِ تنبیہ:	خبردار، سُنو، یادرکھو، توجہ، ہمیشہ یادرکھو وغیرہ

اہم نکات

★ حروفِ شمسی: وہ عربی حروف تہجی جن سے پہلے "ال" آئے اور پڑھتے وقت "ل" آواز نہ دے بلکہ اس حرف کو مشدّد کردے اُنھیں حروف شمسی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ الرَّحیم، الرَّحمٰن، الشّمس وغیرہ۔

حروف شمسی:۔ ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن

★ حروفِ قمری: وہ عربی حروف تہجی جن سے پہلے "ال" آئے اور پڑھتے وقت "ل" آواز دیتا ہو، انھیں حروف قمری کہتے ہیں۔ جیسے:۔ القمر، الجہاد، الفاروق

حروف قمری:۔ ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی

★ عربی زُبان میں "ال" علامت تخصیص (اسم نکرہ کو اسم معرفہ بنانے والی علامت) ہے۔

★ عربی زبان کے کل حروف تہجی اٹھائیس (۲۸) ہیں جن میں سے چودہ (۱۴) حروف شمسی اور چودہ (۱۴) حروف قمری ہیں۔

★ حروف مقطّعات: وہ حروف جو قرآن پاک کی بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ پڑھے جاتے ہیں۔ انھیں حروف مقطّعات کہتے ہیں۔ جیسے:۔ الٓمّٓ، حٰمٓعٓسٓقٓ، نٓ، الٓمٓصٓ، حٰمٓ، یٰسٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ، قٓ

★ حروف مقطعات کا علم کسی کو نہیں دیا گیا۔ ان حروف کا علم اللہ تعالیٰ اور حضرت کو ہے۔

★ حروف ابجد: عربی حروف تہجی: اہلِ علم نے ان کی خاص ترتیب اور عددی قیمت مرتب کر رکھی ہے جو اس طرح ہے۔

ا، ب، ج، د	ہ، و، ز	ح، ط، ی	ک، ل، م، ن،
۱، ۲، ۳، ۴	۵، ۶، ۷	۸، ۹، ۱۰	۲۰، ۳۰، ۴۰، ۵۰

س، ع، ف، ص	ق، ر، ش، ت	ث، خ، ذ	ض، ظ، غ
۶۰، ۷۰، ۸۰، ۹۰	۱۰۰، ۲۰۰، ۳۰۰، ۴۰۰	۵۰۰، ۶۰۰، ۷۰۰	۸۰۰، ۹۰۰، ۱۰۰۰

اِعْرَابْ

وہ حرکات وسکنات جو کسی لفظ کا تلفّظ واضح کرنے کے لیے اس پر لگائی جاتی ہیں، اُنھیں اِعْرابْ کہتے ہیں۔ حرکات وسکنات، ان علامات (زبرَ ـَ زیرِ ـِ پیش ـُ) کو کہتے ہیں جو کسی لفظ کے مختلف حروف پر لگائی جاتی ہیں۔ کسی لفظ کا مکمل مفہوم سمجھنے یا دوسروں کو سمجھانے کے لیے اس لفظ کے تلفظ سے واقفیت ضروری ہے اور صحیح تلفظ اسی وقت واضح ہوسکتا ہے جب اس لفظ کے اِعْرابْ سے واقفیت ہو۔

وَضاحتْ: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: میں کَل سکول جاؤں گا۔ ۲: ہمارے سکول میں کُل سات کمرے ہیں۔ ۳: خلق خدا سے خُلق سے پیش آؤ۔

پہلے جملے میں "کَل" سے مراد "آنے والا دن" ہے۔ اس کے "ک" پر زبر (َ) ہے، اور اس کا صحیح تلفظ "کَل" ہے۔
دوسرے جملے میں "کُل" سے مراد "تمام، سارے" ہے۔ اس کے "ک" پر پیش (ُ) ہے اور اس کا صحیح تلفظ "کُل" ہے۔
تیسرے جملے میں لفظ خلق دو مرتبہ آیا ہے۔ پہلے، لفظ خَلق (بمعنی دنیا کے لوگ) ہے، بعد میں خُلُق (بمعنی عادت، خوش مزاجی) ہے۔

اِن جملوں سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ کسی لفظ پر، زبر، زیر اور پیش وغیرہ کے فرق سے اس کے معنی اور مفہوم میں بہت تبدیلی آجاتی ہے۔ بولنے، لکھنے اور پڑھنے کے دوران اگر اِعراب اور تلفظ کا خیال نہ رکھا جائے تو کلام میں نہ صرف پیچیدگی اور اُلجھاؤ پیدا ہوجاتا ہے بلکہ مفہوم کی مکمل وضاحت بھی نہیں ہوتی۔

اِعْرابْ کی اہمیت کو مزید سمجھنے کے لیے درج ذیل الفاظ اور ان کے معنی پر غور کریں۔

تلفظ	معانی	تلفظ	معانی	تلفظ	معانی
اَجَل	موت	تارَک	پہاڑ کی چوٹی	دَور	زمانہ، چکر، رفتار
اَجَل	بڑا بزرگ، بڑی شان والا	تارِک	چھوڑنے والا	دُور	علیحدہ، فاصلے پر
اَعْرَاب	بدّو، عرب کے صحرانشین	ثَمَن	قدر، قیمت	دَیا	بخشش
اِعْرَاب	زبر، زیر، پیش کی علامتیں	ثُمن	آٹھواں حصہ	دِیا	چراغ
بِسَر	گزر، گزارا	جانَب	جان پہچان، رشتے دار	زَین	خوبصورتی، سجاوٹ
بُسَر	بھول	جانِب	طرف، رُخ	زِین	ایک موٹا کپڑا، کاٹھی
بَل	زور، طاقت، خم، ٹیڑھا	حَسَن	نیک، اچھا	سَحَر	صبح، فجر
بِل	حشرات الارض کے رہنے کا سوراخ	حُسن	خوبصورتی، خوبی	سِحْر	جادو، طلسم

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
سَم	آواز، برابر، سینٹی میٹر کا مخفف	عَلَم	جھنڈا، خاص نام (اسمِ عَلَم)	مَس	چھونا، ہاتھ لگانا، مَلنا
سُم	کُھر، گھوڑے کا پاؤں	عِلْم	جاننا، واقفیت، آگاہی	مِس	ایک دھات، بہانہ
شَفا	کنارہ، ساحل	گلّہ	مویشیوں کا ریوڑ	ہَوا	مختلف گیسوں کا مجموعہ، خواہش
شِفا	تندرستی	گِلہ	شکوہ شکایت	ہُوا	ہونا، ہوگیا، مصدر کا ماضی مطلق

اِعراب لگانے اور صحیح تلفظ کی ادائیگی کے سلسلے میں علامتوں کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:۔

زَبَر (ـَـ) (عربی: فتح)

وہ علامت جو کسی حرف کے اوپر آتی ہے، اُسے زَبَر کہتے ہیں۔ یہ علامت آدھے ''الف'' کی آواز پیدا کرتی ہے۔ جیسے:۔
جَہان، چَمَن، عَمَل، فَلَک، قَلَم وغیرہ

★ جس حرف پر زبر ہو، اُسے مفتوح کہتے ہیں۔ جیسے: قَلَم میں ''ق'' اور ''ل'' مفتوح ہیں۔

زیر (ـِـ) (عربی: کسر)

وہ علامت جو کسی حرف کے نیچے آتی ہے، اُسے زیر کہتے ہیں۔ یہ علامت ''ی'' کی ہلکی سی آواز پیدا کرتی ہے۔ جیسے:۔
اِنسان، جِلد، رِزْق، عِبادَت، کِتاب وغیرہ

★ جس حرف کے نیچے زیر ہو، اُسے مکسور کہتے ہیں۔ جیسے:۔ کِتاب میں ''ک'' مکسور ہے۔

پیش (ـُـ) (عربی: مضموم)

وہ علامت جو کسی حرف کی آواز کو بڑھانے اور واضح کرنے کے لیے اس کے اُوپر لگائی جائے اُسے پیش کہتے ہیں۔ یہ علامت واؤ ''وٗ'' کی ہلکی سی آواز پیدا کرتی ہے۔ جیسے:۔ اُف، دُنیا، زُکام، شُکَر، نُکتہ وغیرہ

★ جس حرف کے اُوپر پیش ہو، اُسے مضموم کہتے ہیں۔ جیسے:۔ نُکتہ میں ''ن'' مضموم ہے۔

جَزم (ـْـ)

جب کسی حرف پر زبر، زیر، پیش نہ ہو تو، اس کی حالت ظاہر کرنے کے لیے اس پر جو علامت لگائی جاتی ہے، اُسے جَزم کہتے

ہیں۔ جیسے:۔ اِسْم، رَوْشنی، عَقْل، فِعْل، مَنْزِل وغیرہ۔ اِن الفاظ میں، جن حُروف پر زبر، زیر، پیش نہیں، اُن پر ''جَزم'' ہے۔

★ جس حرف پر کوئی علامت نہ ہو اُسے حرفِ ساکن کہتے ہیں۔ جیسے:۔ مَنْزِل میں ''ن'' اور ''ل'' حروفِ ساکن ہیں۔

★ اردو میں زیادہ تر الفاظ کا آخری حرف ساکن ہوتا ہے۔

شَدّ (ــّـ)

جب کسی لفظ میں کوئی حرف دہری آواز دے تو اُسے دوبار لکھنے کی بجائے، ایک بار لکھ کر اس پر جو علامت لگائی جاتی ہے۔ اسے شَدّ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ اِتّحاد، تَعلُّق، جَنّت، شِدّت، مُعلِّم وغیرہ۔

★ جس حرف پر شَدّ ہو، اُسے مُشدّد کہتے ہیں۔ جیسے: مُعلِّم میں ''ل'' مشدد ہے۔

★ شد والے حرف کو دوبار پڑھا جاتا ہے اور اس پر زبر، زیر، پیش میں سے کوئی علامت ضرور ہوتی ہے۔

★ ''الف'' پر شد نہیں آتا اور کسی بھی لفظ کا پہلا حرف مشدد نہیں ہوتا۔

مدّ (ــٓـ)

وہ علامت جو ''الف'' کو لمبا کر کے پڑھنے کے لیے اس پر لگائی جاتی ہے، اُسے مدّ کہتے ہیں۔ جیسے: آبرُو، آج، آم، آنکھ، آیَت وغیرہ

★ جس ''الف'' پر مَدّ آئے اُسے، ''الف ممدودہ'' کہتے ہیں۔

تنوِین (ــً ــٍ ــٌ)

وہ علامت جو کسی لفظ کے آخر میں دو زبر ''، دو زیر یا دو پیش'' کی صورت میں لگائی جاتی ہے اُسے تنوین کہتے ہیں۔ جیسے:۔

اِتّفاقاً، غالِباً، فَوراً، نَسلاً، بَعدَ نسلٍ، مُشارٌ اِلیہ، نُورٌ علیٰ نُور وغیرہ

★ جس حرف پر تنوین ہو، وہ ''ن'' کی آواز دیتا ہے۔

کھڑا زَبَر (ــٰـ)

وہ علامت جو عربی لفظ کے کسی حرف کو ''الف'' جیسا لمبا پڑھنے کے لیے اس پر لگائی جاتی ہے اسے کھڑا زبر کہتے ہیں۔ جیسے:۔

اَعلیٰ، دعویٰ، عقبیٰ، کبریٰ، موسیٰ

★ کھڑا زبر کو (چھوٹے سے) ''الف'' کی طرح لکھتے ہیں، اور اُسے، ''الف مقصورہ'' کہتے ہیں۔

کھڑا زیر (ٖ)

وہ علامت جو عربی لفظ کے کسی حرف کو "ی" جیسا لمبا پڑھنے کے لیے اس کے نیچے لگائی جاتی ہے، اسے کھڑا زیر کہتے ہیں۔

جیسے:۔ بَعینہٖ، بفضلہٖ ، صلی اللّٰہ علیٰ محمّد وعلیٰ آلِہٖ واصحابہٖ وَسلّم

اُلٹا پیش (ٗ)

وہ علامت جو عربی لفظ کے کسی حرف کو "واؤ" جیسا لمبا پڑھنے کے لیے اس پر لگائی جاتی ہے، اُسے اُلٹا پیش کہتے ہیں۔

جیسے:۔ جَلَّ جَلالُہٗ، لاشَرِیکَ لَہٗ ، دَامَت بَرکَاتُہٗ، داؤد

اِعراب لگانے اور صحیح تلفظ کی ادائیگی کے سلسلے میں علامات کے علاوہ چند اور باتیں بھی جاننا ضروری ہیں، جو حسبِ ذیل ہیں:۔

نُون (ن)

نون کی دو حالتیں ہیں:۔ ا: نون اعلانیہ/ مُعلنہ ۲: نون غُنّہ

نُون اِعلانیہ

جب الفاظ میں نون (ن) کی آواز پوری طرح ادا ہو تو اس حالت کو نون اعلانیہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ آن، پاکستان، زبان، مومن، نتیجہ وغیرہ۔

نُون غُنّہ (ں)

جب نُون پورے طور ادا نہ ہو بلکہ کسی قدر ناک میں گنگنی سی آواز نکلے تو ایسی حالت کو نون غُنّہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ آٹھویں، اِینٹ، جَہاں، کنْبہ، گونْج وغیرہ۔

- جب کسی لفظ کے آخر میں نون غُنّہ آئے تو اس میں نقطہ نہیں دیتے۔ جیسے:۔ برسوں، کہاں، وہاں وغیرہ۔
- جب نون غنہ کسی لفظ کے درمیان میں آجائے تو اس میں نقطہ دے کر اس پر علامت نون غنہ (٘) لگا دیتے ہیں۔ جیسے:۔

بانْس، بھنْڈی، دانْت، کنْواں، مُنْہ وغیرہ۔

- جب کسی لفظ میں "ب" سے پہلے نون غُنّہ آئے تو اس کی آواز میم (م) جیسی ہو جاتی ہے۔ جیسے:۔ انْبیاء، چنْبیلی، دُنْبہ، گنْبد

مَنْبع وغیرہ۔
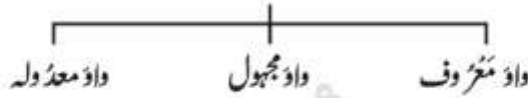
واوَ مَعْرُوف

جس ''وْ'' کو خوب ظاہر کر کے پڑھا جائے، اُسے واوَ معروف کہتے ہیں۔ جیسے:۔ بُھول، حُور، دُور وغیرہ میں ''وْ'' کا استعمال۔

واوَ مجْہول

جس ''وْ'' کو خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جائے، اُسے واوَ مجہول کہتے ہیں۔ جیسے:۔ بولو، شوق، قوم، ہوش وغیرہ میں ''وْ'' کا استعمال۔

واوَ معدُولہ

جس ''وْ'' کو لکھا جائے مگر پڑھا نہ جائے، اُسے واوَ معدولہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ خواب، خواجہ، خوارزم، خواہش، خود، خودی، خوش خورد، درخواست وغیرہ میں ''وْ'' کا استعمال۔

★ واوَ معدولہ ہمیشہ ''خ'' کے بعد آتی ہے، اور یہ ''وْ'' کی ہلکی سی آواز ظاہر کرتی ہے۔

ہائے مخلُوط (ھ)

ہائے مخلوط (ھ) کی اپنی کوئی آواز نہیں، یہ دوسرے حروف کے ساتھ مل کر آواز دیتی ہے۔ جیسے:۔ (ب، ھ) بھ، (ٹ، ھ) ٹھ (چ، ھ) چھ وغیرہ

ہائے ہَوّز (ہ)

ہائے ہوّز کی اپنی آواز ہے اس کی دو اقسام ہیں۔

ہائے مَلفُوظی

جس ''ہ'' کوخوب کُھل کر پڑھا جائے، اُسے ہائے ملفوظی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ آگاہ، راہ، واہ وغیرہ میں ''ہ'' کا استعمال۔

ہائے مُختَفی

جس ''ہ'' کو خوب کھل کر نہ پڑھا جائے، اُسے ہائے مختفی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ افسانہ، پروانہ، دیوانہ وغیرہ میں ''ہ'' کا استعمال۔

یا (ی، ے) کی تین حالتیں

یائے معروف — یائے مجہول

یائے معرُوف (یائے جلی) ''ی''

جس ''ی'' کو خوب کھل کر پڑھا جائے اُسے، یائے معروف کہتے ہیں۔ جیسے:۔ اَمیر، ٹھیک، دلیل، عید، فَقیر وغیرہ۔

★ یائے معروف سے پہلے حرف کے نیچے زیر(ِ) آتا ہے۔

یائے مجہول (یائے خفی) ''ے''

جس ''ی/ے'' کو خوب کھل کر نہ پڑھا جائے، اُسے یائے مجہول کہتے ہیں۔ جیسے:۔ اَجمیر، تھیلا، دلیر، شیر، نکیل وغیرہ۔

اہم نکات

★ یائے معروف کو ''ی'' اور یائے مجہول کو ''ے'' لکھا جاتا ہے۔

یائے معروف کی مشہور اقسام

یائے نسبتی — یائے فاعلی — یائے لیاقت — یائے مصدری — یائے متکلّم — یائے خطاب

یائے نسبتی: جو ''ی'' کسی اسم کی نسبت کو ظاہر کرے، اُسے یائے نسبتی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ پاکستانی، سرمئی، مدنی وغیرہ۔

یائے فاعلی: جو ''ی'' کسی فاعل کو ظاہر کرے، اُسے یائے فاعلی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ بیوپاری، شرابی، شکاری وغیرہ۔

یائے لیاقت: جو ''ی'' مصدر کے آخر میں آکر صلاحیت کا اظہار کرے اُسے یائے لیاقت کہتے ہیں۔ جیسے:۔ خوردنی، دیدنی وغیرہ

یائے مصدری: جو ''ی'' اسمِ صفت کے بعد آئے، اُسے یائے مصدری کہتے ہیں۔ جیسے:۔ بندگی، چوڑائی، دانائی وغیرہ۔

یائے متکلّم: جو ''ی'' متکلم کو ظاہر کرے، اُسے یائے متکلم کہتے ہیں۔ جیسے:۔ اِلٰہی، رَبّی، امی وغیرہ

یائے خطاب: جو ''ی'' خطاب کے وقت استعمال ہو، اُسے یائے خطاب کہتے ہیں۔ جیسے:۔ محترمی، مشفقی، مکرمی وغیرہ۔

زبان کو درست طریقے سے پڑھنے اور لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم نہ صرف الفاظ کا درست تلفظ سیکھیں بلکہ ان کے معانی سے بھی آگاہ ہوں، تاکہ تحریر اور تقریر میں الفاظ کے برموقع استعمال میں آسانی ہو اور غلطیوں سے بچا جا سکے۔

ذیل میں عام استعمال ہونے والے چند الفاظ کی اعراب کے ساتھ درست تلفظ اور معنی پیش کیے جاتے ہیں۔

تَلَفُّظ	معانی
الف	
اَبَد	ہمیشہ، ہمیشگی
اِتّحاد	باہمی موافقت، ایکا
اِثبات	نقش جمانا، تصدیق
اَثر	نتیجہ، نشان
اِجازَت	منظوری، رضا
اُجالا	روشنی
اِحتِجاج	مخالفانہ آواز، اعتراض
اِحتِراز	پرہیز، کنارہ کشی
اِحتِرام	حرمت، عزت
اِختِتام	خاتمہ، انجام
اِخلاص	دوستی، بے لوث نیت
اُخُوَّت	بھائی چارہ، دوستی
اَدَب	تمیز، احترام، تہذیب
اَساتِذَہ	استاذ کی جمع
اِستِعمَال	کام میں لانا، برتنا

تَلَفُّظ	معانی
اِستِقبَال	خیر مقدم
اَسرَار	پوشیدہ باتیں
اَسلِحَہ	لڑائی کے ہتھیار
اَصل	بنیاد، سرچشمہ
اُصُول	اصل کی جمع، دستور
اِفادِیَّت	فائدہ
اَقوامِ مُتَّحِدَہ	بین الاقوامی، انجمن
اِمتِحان	آزمائش، جانچ
اُمُور	فرامین، بہت سے کام
اِنتِشَار	پراگندگی، تتر بتر ہونا
اِنتِظار	راہ دیکھنا، امید
اِنسَان	آدمی، اُنس رکھنے والا
اِنقِلاب	بنیادی تبدیلی، تغیر وتبدل
اِہتِمَام	بندوبست
اِیجَادات	اختراعات
اِیصَال	پہنچانا، ملانا

تَلَفُّظ	معانی
آ	
آرزُو	خواہش، تمنا
آسُودَہ	مطمئن، خوشحال
آلُودَگی	گندگی، ناپاکی
آمِرِیَّت	مطلق العنانی
آمیزِش	میل، ملاوٹ
آوارَگی	اوباشی، گمراہی
آویزِش	لڑائی، فساد
آہُو	ہرن
آیَت	قرآن پاک کا مکمل جملہ
آیندَہ	آنے والا، پھر کبھی
ب - پ	
بَادَل	اَبر، گھٹا
بَارِش	مینہ، برکھا
بَبُول	ایک خاردار درخت
بَحث	لفظی تکرار، مُباحثہ

لفظ	معنی
بَرق	آسمانی بجلی، تیز
بَزمِ کَونین	دین ودنیا کی محفل
بِعثَت	رسالت کا زمانہ
بَغل	شانے کے نیچے کا حصہ
بَندِش	گرہ، سازش
بَہادُر	جواں مرد، دلیر
بَیتُ المَقدِس	متبرک مکان، مسجدِ اقصیٰ
پُتر	بیٹا
پَرچُول	کھوج، چھان بین
پَرستار	پجاری، شیدائی
پُرہَول	خوفناک، ڈراؤنا
پَنچایَت	ثالثی کمیٹی، صلاح مشورہ
پَنڈِت	پڑھا ہوا، جوتشی
پُورَب	مشرق
پُھنسِی	چھوٹا پھوڑا
پیچیدَہ	مشکل، وقت طلب
ت	
تاکِید	بار بار کہنا، زور دینا
تَبدُّل	بدلنا، تغیر
تَجرِبَہ	جانچ، پرکھ
تَحَفُّظ	حفاظت، بچاؤ
تَحَمُّل	برداشت، بردباری
تَدرِیس	پڑھائی، تعلیم دینا
تَربِیَت	پرورش کرنا، سکھانا
تَسبِیح	خدا کی پاکی بیان کرنا
تَعاوُن	ایک دوسرے کی مدد کرنا
تَعَلُّق	آشنائی، سروکار
تَغَیُّر	حالت بدل دینا
تَقرِیب	قریب کرنا، تذکرہ
تَقلِید	پیروی
تَکَبُّر	غرور، اپنی بڑائی کا اظہار
تَنظِیم	درستی کرنا، ترتیب
تَنَفُّس	سانس لینا
تَوازُن	ہم وزن ہونا، برابری
تَوَجُّہ	رغبت، دھیان
تَوَقُّع	امید، بھروسا
تَیَمُّم	پاک کرنا، طہارت کرنا
ٹ ـ ث	
ٹَپٹَپانا	ٹپکنا، قطرہ قطرہ گرنا
ٹھاکُر	بڑا زمیندار
ٹھنڈک	سردی، فرحت، تازگی
ٹھہرنا	رُکنا، عارضی قیام
ٹِیپ	اونچا سُر
ثابِت	پورا، تصدیق شدہ
ثُبُوت	گواہی، دلیل
ثَقافَت	تہذیب تمدن
ثُلاثی	سہ حرفی کلمہ
ثَمَرات	فوائد، نتائج
ج ـ چ	
جارِحیَّت	بلا جواز حملہ
جانِب	طرف، سمت، پہلو
جانباز	جان پر کھیل جانے والا
جَری	نڈر، بہادر
جُستُجُو	تلاش
جَسَد	جسم، بدن
جُلُوس	زیادہ لوگوں کا اکٹھے گزرنا
جَماعَت	گروہ، تنظیم، نماز کی صف
جَہل	جہالت، بے علمی
جھپٹنا	حملہ کرنا
چِپکنا	چمٹنا، جُڑنا

لفظ	معنی
چَمَن	پھلواری، گلزار
چَنگُلُ	آدمی یا جانور پنجہ
چہچہانَا	چہکنا، پرندوں کا گانا
چھڑکاؤ	زمین پر پانی چھڑکنا
ح - خ	
حَاتم	سخی، فیاض
حَاذِق	دانا، اپنے فن میں ماہر
حَاصِل	پیداوار، نتیجہ
حَاضِر	موجود، سامنے
حتّی الوُسعُ	جہاں تک ممکن ہو
حِجَامَتْ	بال کاٹنے کا عمل
حَجم	وہ جگہ جو کوئی جسم گھیرتا ہے
حَرف	آواز ظاہر کرنے والا نشان
حُسن	خوبصورتی، رونق
حَشر	روزِ حساب، ہنگامہ
حُصُول	حاصل کرنا، نفع
حِفَاظَتْ	بچاؤ، نگرانی
حُقُوق	ذمے داریاں، واجبات
حُکُومَتْ	حکمرانی، اختیار
حَمْد	اللہ تعالیٰ کی تعریف

لفظ	معنی
حَیثِیَّتْ	رتبہ، عزت
خَادِمْ	خدمت کرنے والا، نوکر
خَالِصْ	اصل، کھرا
خَتم	انتہا، انجام
خَرَاج	زمین کا محصول
خِضَرْ	ایک پیغمبر کا نام، راہنما
خَطر	خوف، ڈر
خِلافَت	جانشینی
خُلُوص	بے ریائی، سچی دوستی
خَیرِیَّت	سلامتی، صحت، بھلائی
د - ڈ - ذ	
دَاخِل	پہنچنے والا، شامل
دَرد	تکلیف، غم
دَرْس	نصیحت، سبق
دَرگُزر	معافی، چشم پوشی
دِفَاع	بچاؤ، حفاظت
دَفنُ	زمین میں گاڑنا
دُکّان	ہٹی، سودا بیچنے کی جگہ
دِگر	دوسرا، ایک بار اور
دِلکَش	دل کو کھینچنے والا، دل پسند

لفظ	معنی
دِل نَشِیں	دل میں بیٹھنے والا
دُور	فاصلے پر، علیحدہ
دُور اَندیش	عقل مند، دانا
دِیہاتی	دیہات کا رہنے والا
ڈِبّا	ڈھکنے والا چھوٹا صندوقچہ
ڈِبیَا	چھوٹی صندوقچی
ڈھارَسْ	سہارا، صبر، ہمت
ذَاکِرُ	ذکر کرنے والا
ذِکر	تذکرہ، بیان
ذِلّت	رسوائی، توہین
ذِہانَت	ذہن کی تیزی
ر - ز	
رَاسِخ	پکا، مضبوط
رُجُوع	لوٹنا، راغب ہونا
رَچَائیں	مقرر کیں، پھیلائیں
رَسَائی	پہنچ
رِشتَہُ	قرابت، تعلق، واسطہ
رَشکِ فِردَوس	نہایت خوبصورت
رِعَایَا	محکوم لوگ
رَوَاج	عام دستور، معمول

لفظ	معنی
رَوشَنی	چمک، اجالا، رونق
رُونُما	جو ظاہر ہو، جو منہ دکھائے
رِیش	ڈاڑھی
زَحمَت	مصیبت، سختی، تکلیف
زَرِیں	سنہرا، بیش قیمت
زَلزَلہ	بھونچال، زمین کا کانپنا
زَنگار	زنگ
س	
سَازِش	خلاف قانون، تال میل
سَاکِت	بے حرکت، چپ
سَامرَاج	شہنشاہی نظام حکومت
سَبَق	درس، نصیحت، عبرت
سِپاہی	لشکری، فوجی
سَحَر	صبح، فجر، تڑکا
سحر	جادو، ٹونا
سَر گزَشت	ماجرا، واردات، قصہ
سَرِنگوں	سر کے بل، اوندھا
سَطوَت	رعب، شان و شوکت
سِفَارِش	کسی کے حق میں کلمہ خیر
سَفَر	مسافرت، روانگی

لفظ	معنی
سَفُوف	پسی ہوئی چیز
سَکَت	طاقت، توانائی
سُکُون	ٹھہراؤ، قرار
سُلاَخ	لوہے کی گول چھڑی
سِلسِلے	ترتیب، واسطے
سَمْت	جانب، طرف
سَمُندَر	عظیم قطعہ آب، ساگر
سُنسَان	ویران، بے رونق
سَنسکُرت	آریا لوگوں کی زبان
سُورَاخ	چھید، دہانہ
سَہم	خوف، ڈر
سَہولَت	آسانی، نرمی
سَیَّاح	سیر کرنے والا
ش	
شَامِل	ملا ہوا، شریک
شُبہ	شک، گمان، وہم
شُجَاعَت	بہادری، دلیری
شِعَار	چلن، طریقہ
شُعُور	دانائی، تمیز، پہچان
شِفَا	تندرستی

لفظ	معنی
شَکَل	صورت، وضع، حالت
شِگُوفہ	کلی، انوکھی بات
شمعِ توحِید	توحید کی روشنی
شَنَاخت	پہچان، واقفیت
ص ـ ض	
صَادِق	سچا، منصف مزاج
صَبْر	برداشت، ضبط نفس
صُعُوبَت	مصیبت، تکلیف
صِفَت	خاصیت
صَلاَحِیَّت	سمجھ، خوبی
صَنعَت	کاریگری، ہنر
ضَابِطہ	قاعدہ، قانون
ضَبْط	برداشت
ضَو فِشَاں	روشنی دینے والا
ضِیَافَت	مہمانی، کھانا کھلانا
ط ـ ظ	
طَالِبَات	علم حاصل کرنے والیاں
طَبَقہ	درجہ، آدمیوں کا گروہ
طَعَام	کھانا، غذا
طَلَب	تلاش، خواہش

لفظ	معنی
طُلُوع	سورج، چاند کا نکلنا
طُیُور	پرندے
ظَاہِر	واضح، کھلا ہوا
ظَرف	برتن، حوصلہ
ظُلمَت	تاریکی، سیاہی
ظُہُور	نمائش، پیدائش
ع ۔ غ	
عَادِل	انصاف کرنے والا
عَاقِبَت	آخرت، عقبیٰ، انجام
عَبَث	بے فائدہ، فضول
عُبُور	پار اترنا، حاوی ہونا
عَرَبِی	عرب کا، عربی زبان
عُرُوج	بلندی، اونچائی
عِزَّت	آبرو، بڑائی، شان
عِطر	خوشبو، جوہر
عَکَّاس	ظاہر کرنے والا
عَلَاقَہ	نسبت، حدود، تعلق
عَلَّامَہ	دانا، بہت جاننے والا
عَمَلِی	عمل سے منسوب
عَوَامُ النَّاس	تمام آدمی، عام لوگ

لفظ	معنی
عِوَض	بدلہ، بجائے
عِیَاں	ظاہر، واضح
غَارَت	لوٹ کھسوٹ، تباہ و برباد
غُرُور	گھمنڈ، اکڑ، خود بینی
غَسَّال	مُردے کو نہلانے والا
غَلَط	کھوٹا، جو درست نہ ہو
غَیُور	بہت غیرت والا
ف ۔ ق	
فَارِغ	آسودہ، مطمئن، بے کار
فَاصِلَہ	دوری، مسافت
فَخر	ناز، گھمنڈ، تعلّی
فَضَا	ہوا، زمین کی کشادگی
فُضُول	بے فائدہ، لاحاصل
فَعَّال	بہت زیادہ کام کرنے والا
فَلَک	آسمان
قَابِل	لائق، عقل مند
قَبُول	ماننا، رضامندی
قَدَم	پاؤں، ڈگ
قِطَار	صف، ترتیب، سلسلہ
قِندِیل	چراغ جلا کر لٹکانے کا برتن

لفظ	معنی
قَومِیَّت	ذات، نسل، شہریت
قَوِی	زور آور، قدرت والا
قِیَاس	اندازہ، گمان، قیافہ
کَامِل	پورا، تمام، پہنچا ہوا
کُتُب	نوشتہ جات، تحریری اسناد
کِردَار	طرز، چلن، خصلت
کِسریٰ	نوشیرواں کا لقب
کُلِیَّہ	قاعدہ، فارمولا
کُندَن	خالص سونا، زرطل
کُوڑا کَرکَٹ	گھاس پھوس، ردّی
گَامزَن	چلنے والا، تیز رو
گُدڑی	فقیروں کا پیوند لگا جُبہ
گَردَان	پھراؤ، بار بار پڑھنا
گَرد بَاد	بگولا
گَردِش	چکّر، تغیّر
گَندُم	کنک، گیہوں
گھمسَان	لاشوں کے انبار، لڑائی
گَیسُو	سَر کے لمبے بال، زلف
ل	
لَامُتَنَاہِی	جس کی کوئی حد نہ ہو

لفظ	معنی
لَا مُحَالَہ	یقیناً، ضرور
لِبَاس	پوشاک، کپڑے
لُطف	مزہ، لذت، عمدگی
لُغَت	فرہنگ، ڈکشنری
لَوازِمَات	ضروری سامان
لَہر	پانی کی موج، امنگ
لَہُو	خون
م	
مَالِک	ملکیت رکھنے والا، آقا
مَبہُوت	حیران، ہکا بکا
مُتَحَرِّک	حرکت کرنے والا
مُتَّصِل	قریب، لگاتار
مَتْن	کتاب کی اصل عبارت
مِثَال	مانند، نمونہ
مُحَافِظ	حفاظت کرنے والا
مَحَبَّت	الفت، پیار، لگن
مَخصُوص	نامزد، خاص کیا گیا
مُدَّت	عرصہ، میعاد، مہلت
مَدَد	سہارا، امداد، رسد
مَرحَلَہ	منزل، سفر کی جگہ، مرتبہ
مَسَافَت	دوری، فاصلہ
مُسَافِر	سفر کرنے والا، راہ گیر
مُستَحِق	حق دار، قابل
مُستَعِد	تیار، کمربستہ
مُسَلَّط	مغلوب کیا گیا۔
مَشَقَّت	محنت، ریاضت
مِضرَاب	ستار بجانے کا آلہ
مُضطَرِب	بے چین، بے قرار
مُطَالَعَہ	توجہ سے متن پڑھنا
مُظَاہَرہ	اظہار کے لیے جمع ہونا
مَعَارِف	علم و فضل، نامور لوگ
مُعَاشَرَہ	سماج، جماعتی زندگی
مُعَاوِن	مددگار، حمایتی
مُعتَمَد	قابل اعتبار
مَعدِنیَات	دھاتیں، فلزات
مَعذِرَت	عذر، حیلہ، بہانہ
مِعیَار	پیمانہ، پرکھ، جانچ
مَغرِب	غروب ہونے کی جگہ
مَفَاسِد	خرابیاں، برائیاں
مُقَابِل	سامنے، روبرو، مخالف
مَقَام	ٹھہرنے کی جگہ، ٹھکانا
مِقدَار	مجموعہ، اندازہ، وسعت
مَکَّہ	عرب کا مشہور شہر
مِلَّت	قوم، گروہ
مُلک و مِلَّت	وطن اور قوم
مَمَالِک	بہت سے ملک
مَنزِل	ٹھہرنے کا مقام
مُنسَلِک	نتھی کیا ہوا، شامل
مُنعَقِد	انعقاد پانے والا
مَوقِف	نقطہ نظر
مُہَاجِر	ہجرت کرنے والا
مُہَذَّب	تہذیب یافتہ
مِیعَاد	مقررہ وقت
ن	
نَاخُن	پنجوں کے سروں کی ہڈی
نَادِم	شرمندہ، شرمسار
نَثر	وہ عبارت جو منظوم نہ ہو
نَدیَاں	چھوٹے دریا، ندی کی جمع
نُسخۂ کیمیا	اکسیر نسخہ، نہایت مفید
نَسل	آل اولاد، بال بچے

لفظ	معنی
نِشَان	سراغ، یادگار
نِشَانَہ	ہدف، زد
نِشَسْت	بیٹھنے کی جگہ، ہم نشینی
نِظَام	بنیاد، ترتیب، طریقہ
نَظَرْ	بغور دیکھنا، نگاہ، بصارت
نَظْم	لڑی میں پرونا، شعری کلام
نُفُوس	ہستیاں، روحیں
نَگرِی	چھوٹی بستی
نیک مَنِش	اچھی خصلت والا
و	
وَابَستگی	تعلق، سروکار، واسطہ
وَاپَس	پیچھے، الٹا پھرا ہوا، پھر
وَاجِب	ضروری، لازم
وَارِدَات	بیتا ہوا سانحہ، واقعہ
وَافِر	کثرت سے، بہت
وَاقِف	جاننے والا، آگاہ
وُجُود	ذات، ہستی
وَرزِش	کسرت، ریاضت، مشق
وُصُول	جو مل گیا ہو
وَضع	صورت، ظاہری حالت

لفظ	معنی
وَطَنْ	جنم بھومی، اپنا ملک
وَقْت	عرصہ، مدّت، وقفہ
وُقُوعَہ	حادثہ، سانحہ، واقعہ
وُقُوف	جاننا، واقفیت، ٹھہرنا
وَہِیں	اسی جگہ، اُسی لمحے
ہ	
ہَاجِرَہ	گرمی کی دوپہر
ہَاشِمی	حضرت ہاشم کی اولاد
ہَاضِم	ہضم کرنے والا
ہَتک	رسوائی، بے حرمتی
ہَجو	نظم میں کسی کی برائی کرنا
ہُجُوم	بھیڑ، مجمع
ہچکولا	دھکا، جھٹکا
ہِدَایَت	راہنمائی، رہبری
ہِرَاساں	ڈرا ہُوا، خوف زدہ
ہِرَقْلُ	شاہانِ روم کا لقب
ہَزِیمَت	شکست، ہار
ہَضْمُ	معدے میں کھانا پچنا
ہِلَال	پہلی رات کا چاند
ہَم شِیر	دودھ شریک بھائی، بہن

لفظ	معنی
ہِمَالَیہ	بلند ترین پہاڑی سلسلہ
ہَنُوز	ابھی تک، ابھی
ہَوَس	لالچ، خبط
ہَیئَت	بناوٹ، ساخت، کیفیت
ی	
یَادَاشت	حافظہ، روزنامچہ
یَاددِہانی	کسی بات کی تاکید
یَافتَہ	پایا ہُوا، حاصل کیا ہُوا
یَدِطُولیٰ	لمبا ہاتھ، کمال ہنرمندی
یَدَین	یَدْ کا تثنیہ، دونوں ہاتھ
یَعنِی	مراد یہ ہے، کیونکہ
یَقِینْ	اعتبار، اعتماد، بھروسا
یک جہتی	اتحاد، اتفاق، دوستی
یَکُم	مہینے کی پہلی تاریخ
یَگانگت	قرابت، یکتائی
یُورُش	حملہ، دھاوا
یُوسُفْ	نہایت حسین
یَومِیَّہ	ایک دن کی اُجرت
یہی	یہ ہی کا مخفف، خاص یہ
یہیں	اِسی جگہ، اسی مقام

وَاحِدُ، جَمْعُ

وَاحِدُ (Singular)

وہ اسم جو تعداد میں صرف ایک چیز کو ظاہر کرے، اُسے واحد کہتے ہیں۔ جیسے:۔ پابندی، خوشبو، شَہید، لباس اور واقعہ وغیرہ۔

جَمْعُ (Plural)

وہ اسم جو کسی چیز کی ایک سے زیادہ تعداد ظاہر کرے، اُسے "جمع" کہتے ہیں۔ جیسے:۔ پابندیاں، خوشبوئیں، شُہَدَاء، اَلبسہ اور واقعات وغیرہ۔

اردو میں واحد سے جمع بنانے کے لیے چند اُصول درج ذیل ہیں:۔

۱: جن مذکر اسموں کے آخر میں "الف" یا "ہ" ہو تو، ان کی جمع بناتے وقت "الف" یا "ہ" کو یائے مجہول (ے) سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے:۔ بیٹا سے بیٹے، پتہ سے پتے وغیرہ۔

★ بعض اوقات کچھ رشتہ داروں کے نام اور کچھ خطابات کے آخر میں "الف" ہو تو وہ واحد اور جمع، دونوں حالتوں میں قائم رہتا ہے۔ جیسے۔ اَبّا، نانا، داتا وغیرہ۔

۲: جن مذکر اِسموں کے آخر میں نون غُنہ (ں) آتا ہے، اُن کی جمع بناتے وقت "الف" کی جگہ "ے" لگا دیتے ہیں۔ جیسے:۔ دھواں سے دھویں، کنواں سے کنویں وغیرہ۔

۳: اکثر اوقات واحد مؤنث اسما، جن کے آخر میں "الف" یا "واؤ" (و) ہو تو، ان کی جمع بناتے وقت ان کے آخر میں "ئیں" لگا دیتے ہیں۔ جیسے:۔ خوشبو سے خوشبوئیں، صدا سے صدائیں، گھٹا سے گھٹائیں وغیرہ

۴: عام طور پر جن واحد مؤنث اِسموں کے آخر میں "ی" آتی ہے، ان کی جمع بنانے کے لیے آخر میں "اں" بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے:۔ اُستانی سے اُستانیاں، کرسی سے کرسیاں وغیرہ۔

۵: جن واحد مؤنث اسموں کے آخر میں "یا" ہو، ان کی جمع بنانے کے لیے آخر میں نون غُنہ (ں) لگا دیتے ہیں۔ جیسے:۔ چڑیا سے چڑیاں، گڑیا سے گڑیاں وغیرہ۔

۶: اگر واحد مؤنث اسما کے آخر میں "الف"، "وٗ"، "ی"، "یا" اور نون غنہ (ں) کے علاوہ کوئی حرف ہو تو عام طور پر ان کے آخر میں "یں" لگانے سے ان کی جمع بن جاتی ہے۔ جیسے:۔ فصل سے فصلیں، میز سے میزیں وغیرہ۔

اہم نکات

★ اردو زبان میں عربی کے واحد اور جمع الفاظ کی کثیر تعداد، اِستعمال ہوتی ہے۔ عربی زبان میں واحد الفاظ سے جمع بنانے کے لیے اوزان مقرر کیے گئے ہیں۔ ایک وزن کے تحت الفاظ کی جمع بھی اسی ترتیب سے بنائی جاتی ہے۔

چند مشہور اوزان اور ان کی مثالیں حسب ذیل ہیں:۔

وزن اَفعال: حال،اَحوال، شجر،اَشجار، لُطف،الطاف، نوع،اَنواع وغیرہ۔

وزن فُعَلا: اَمیر،اُمَرا ء، شریک،شُرَکاء، عالم،عُلَما، وزیر، وُزراء وغیرہ۔

وزن فُعُول: اَمر،اُمور، حد،حُدود، طائر،طُیور، عیب،عُیُوب وغیرہ۔

وزن فُعّال: تاجر،تُجّار، حافِظ،حُفّاظ، عاشق،عُشّاق، کافر،کُفّار وغیرہ۔

وزن افعِلا: غنی،اَغنیاء، قریب،اَقرباء، نبی،اَنبیاء، وَلی،اَولیاء وغیرہ۔

وزن فِعَال: صفت،صِفات، صوم،صِیام، عظیم،عِظام، نکتہ،نِکات وغیرہ۔

وزن اَفعِلہ: دَوا،اَدویہ، زمانہ،اَزمنہ، لباس،اَلبسہ، مثال،اَمثلہ وغیرہ۔

وزن مَفاعِل/اَفاعِل: اوّل،اَوائل، دلیل،دَلائل، کیفیت،کوائف، مسئلہ،مَسائل وغیرہ۔

وزن مَفاعِیل/اَفاعِیل: اسلوب،اَسالیب، قانون،قَوانین، مشہور،مَشاہیر، مضمون،مَضامین وغیرہ۔

بطور مثال، اردو میں عام استعمال ہونے والے واحد اور جمع الفاظ کی فہرست (حروف تہجی کے اعتبار سے) حسب ذیل ہے:۔

واحد	جمع
الف	
اِحساس	اِحساسات
اِحسان	اِحسانات
اختیار	اختیارات
ادارہ	ادارات،ادارے
ادب	آداب
اذیت	اذیتیں

واحد	جمع
ارض	اراضی
استاذ	اساتذہ
اشارہ	اشارات
اشتہار	اشتہارات
اصل	اصول
اطاعت	اطاعات
اطلاع	اطلاعات

واحد	جمع
اعزاز	اعزازات
اعلان	اعلانات
افسانہ	افسانے،افسانہ ہا
امتیاز	امتیازات
امکان	امکانات
انگار	انگارے
ایجاد	ایجادات

آ	
آبلہ	آبلے
آخر	اَواخر
آسائش	آسائشیں
آفت	آفات
آلہ	آلات
آنت	آنتیں
آہ	آہیں
آیت	آیات
ب	
باغ	باغات
بچہ	بچے
بحر	بُحُور
بخیل	بُخَلا
بدن	ابدان
برج	بُروج، بُرج
بصیرت	بصائر
بغاوت	بغاوتیں
بھوت	بھوتوں
بیگم	بیگمات
بیماری	بیماریاں

پ	
پابندی	پابندیاں
پایہ	پائے
پٹی	پٹیاں
پرزہ	پرزے
پسر	پسران
پشت	پشتیں
پلک	پلکیں
پہاڑ	پہاڑوں، پہاڑ
پھنسی	پھنسیاں
پیغام	پیغامات
ت	
تارا	تارے
تجربہ	تجربات، تجربے
تجویز	تجاویز
تحریک	تحاریک، تحریکیں
تختی	تختیاں
تدبیر	تدابیر
تعطیل	تعطیلات
تعلیم	تعلیمات
تفصیل	تفصیلات

تقریب	تقاریب
تقریر	تقاریر، تقریریں
تکلیف	تکالیف، تکلیفیں
تنازع	تنازعات
توقّع	توقعات
تھالی	تھالیاں
ٹ	
ٹانکا	ٹانکے
ٹانگ	ٹانگیں
ٹڈی	ٹڈیاں
ٹکا	ٹکے
ٹوپی	ٹوپیاں
ٹہنی	ٹہنیاں
ٹھوکر	ٹھوکریں
ٹیم	ٹیمیں
ث	
ثابت	ثوابت
ثُبوت	ثبوتوں، ثبوت
ثِقہ	ثِقات
ثمر	اَثمار
ثمرہ	ثمرات

ثمن	اَثمان
ثناء	اثنیہ۔ثناہا
ثواب	ثوابات،ثواب
ج	
جانب	جوانب
جد	اجداد
جذبہ	جذبات
جرم	جرائم، جُروم
جریدہ	جرائد
جسم	اَجسام
جنگل	جنگلات
جواب	جوابات
جھونکا	جھونکے
جیالا	جیالے
چ	
چال	چالیں
چٹان	چٹانیں
چراغ	چراغ ہا، چراغ
چشم	چشماں، چشم ہا
چنا	چنے
چوٹی	چوٹیاں

چھٹی	چھٹیاں
چیونٹی	چیونٹیاں
ح	
حاجت	حاجات
حاجی	حجاج
حادثہ	حادثات، حوادث
حاسّہ	حواس
حاشیہ	حواشی
حالت	حالات
حبیب	اَحباب
حد	حدود، حدیں
حدیث	احادیث،
حرکت	حرکات
حشرہ	حشرات
حق	حقوق
حقیقت	حقائق
حلقہ	حلقے
حیوان	حیوانات
خ	
خاتون	خواتین
خاص	خواص، خاصان

خبر	اَخبار، خبریں
خدمت	خدمات
خطا	خطائیں
خطرہ	خطرات
خطہ	خطے
خلیفہ	خلفاء، خلیفے
خواہش	خواہشات
خیال	خیالات
د	
دربان	دربانوں، دربان
دُعا	اَدعیہ، دعائیں
دعویٰ	دعاویٰ
دن	دنوں
دوا	ادویہ، دوائیں
دور	ادوار
دھماکہ	دھماکے
دین	اَدیان، دُیون
دیوانہ	دیوانے
دیہہ	دیہات
ڈ	
ڈاڑھی	ڈاڑھیاں

ڈبا	ڈبے
ڈنڈا	ڈنڈے
ڈورا	ڈورے
ڈھلان	ڈھلانیں
ڈھیر	ڈھیروں، ڈھیر
ڈیوٹی	ڈیوٹیاں
ذ ۔ ر	
ذاکر	ذاکرین
ذائقہ	ذائقے
ذخیرہ	ذخائر
ذرہ	ذرّات
ذریعہ	ذرائع
ذلت	ذلتیں
ذہن	اَذہان
رات	راتیں
راحت	راحتیں
راہ	راہیں
رباعی	رباعیاں، رباعیات
رقم	رُقوم
روح	ارواح
روشنی	روشنیاں

روضہ	ریاض، روضے
رئیس	رؤسا
ریشہ	ریشے
ز	
زاویہ	زاویے
زائد	زوائد
زائر	زائرین
زمانہ	اَزمِنہ، زمانے
زنجیر	زنجیریں
زوج	ازواج
زیادتی	زیادتیاں
زیور	زیورات
س	
سامع	سامعین
سانحہ	سانحات
سائد	سادات
سبق	اسباق
سجدہ	سُجود
سڑک	سڑکیں
سفر	اَسفار
سفینہ	سفائن

سلسلہ	سلسلے
سمندر	سمندروں، سمندر
سنت	سنن، سنتیں
سوال	سوالات
سہولت	سہولتیں
سیرت	سیر
سیّد	اَسیاد
ش	
شاخ	شاخیں
شب	شب ہا
شجر	اَشجار
شخص	اَشخاص
شرط	شرائط
شعاع	شعائیں
شک	شکوک
شکل	اَشکال
شہید	شُہَدَاء
شئے	اَشیاء
ص	
صاحب	صاحبان
صحابی	اصحاب

صحرا	صحاریٰ
صف	صفوف، صفیں
صلاحیت	صلاحیتیں
صنف	اَصناف
صنعت	صنعتیں
صوبہ	صوبے
صوفی	صوفیاء
ض	
ضابطہ	ضوابط
ضد	اَضداد
ضرب	ضروب
ضرر	اَضرار
ضرورت	ضرورتیں
ضلع	اَضلاع
ضمیمہ	ضمائم
ضیافت	ضیافتیں
ط	
طالبہ	طالبات
طبقہ	طبقات
طبیب	اَطِبّاء
طبیعت	طبائع

طرح	طرحیں
طرف	اَطراف
طریقہ	طریقے
طِفل	اَطفال
طوفان	طوفانوں
طیارہ	طیارے
ظ	
ظالم	ظالمین
ظاہر	ظواہر
ظرف	ظروف
ظلمت	ظلمات
ظن	ظنون
ظنّی	ظنیات
ع	
عاجز	عواجز
عارضہ	عوارِض
عاشق	عشاق
عاقل	عُقلاء
عبادت	عبادات
عبد	عباد
عجیب	عجائب

عدد	اعداد
عدل	اَعدال
عزیز	اَعِزّہ
عصر	اَعصار
عظیم	عظام
عقل	عُقول
علّت	علل، علتیں
عِلم	عُلوم
عمارت	عمارات
عمل	اَعمال
عندلیب	عنادِل
عہد	عُہود
عیب	عُیوب
غ	
غائب	غِیاب
غرض	اَغراض
غریب	غُرباء
غذا	اَغذیہ
غزل	غزلیں، غزلیات
غلام	غِلمان
غلطی	غلطیاں

واحد	جمع
غم	غموں، غم
غنیمت	غنائم
غیر	اَغیار
ف	
فائدہ	فوائد
فتح	فتوح، فتوحات
فتنہ	فتن
فرد	افراد
فرض	فرائض
فرعون	فراعنہ
فریضہ	فرائض
فصل	فصلیں
فوج	اَفواج
فیض	فُیوض
ق	
قاعدہ	قواعد، قاعدے
قافِلہ	قافلے
قانون	قوانین
قبیلہ	قبائل
قدر	اَقدار
قدرت	قدرتیں
قصبہ	قصبات
قوّت	قُویٰ
قوم	اَقوام
قید	قُیود
ک	
کافر	کفار
کتاب	کتب، کتابیں
کریم	کِرام
کسر	کسور
کشتی	کشتیاں
کفیل	کُفلاء
کلمہ	کلمات
کنواں	کنوئیں
کھیت	کھیتوں، کھیت
کیڑا	کیڑے
گ	
گانٹھ	گانٹھیں
گتھی	گتھیاں
گُل	گُل ہا، گلوں
گوش	گوش ہا
گولی	گولیاں
گھڑی	گھڑیاں
گھوڑا	گھوڑے
ل	
لازِم	لوازِم
لباس	البسہ، لباسات
لٹیرا	لٹیرے
لطف	اَلطاف
لُغت	لُغات
لفظ	اَلفاظ
لمحہ	لمحات، لمحے
لوح	اَلواح
لومڑی	لومڑیاں
لہر	لہریں
م	
مال	اَموال
مبلِّغ	مبلغین
متن	متن
مثال	امثلہ، مثالیں
مخلوق	مخلوقات
مرحلہ	مراحِل
مرض	اَمراض

واحد	جمع
مرکز	مراکز
مذہب	مذاہب
مسجد	مساجد
مسئلہ	مسائل
مشاہدہ	مشاہدات
مشروب	مشروبات
مشعل	مشعلیں
مشکل	مشکلات
مظاہرہ	مظاہرے
معمول	معمولات
معنی	معانی، معنی
معیار	معیارات
مفاد	مفادات
مفہوم	مفاہیم
مقام	مقامات
مقصد	مقاصد
ملاقات	ملاقاتیں
ملّت	مِلَل، ملتیں
مَلَک	ملائک، ملائکہ
مَلِک	مُلوک
مِلک	املاک

واحد	جمع
مُلک	مُلک
منزل	منازل
منظر	مناظر
موسم	موسم، موسموں
موضوع	موضوعات
موقع	مواقع
مہاجر	مہاجرین
مَیِّت	موتی
میوہ	میوہ جات
ن	
ناصر	اَنصار
ندی	ندیاں
نسخہ	نسخہ جات، نسخے
نظریہ	نظریات
نعمت	نعم، نعمتیں
نقصان	نقصانات
نکتہ	نکات
نور	انوار
نہر	انہار، نہریں
و	
وادی	وادیاں

واحد	جمع
واقعہ	واقعات
وجہ	وجوہ
ورق	اَوراق
وزیر	وزراء
وَصف	اَوصاف
وَطن	اَوطان
وفد	وفود
وقت	اَوقات
وقفہ	وقفے
ویرانہ	ویرانے
ہ	
ہچکی	ہچکیاں
ہدیہ	ہدایا
ہرَن	ہرَن
ہندو	ہندوؤں، ہندو
ہَوا	ہوائیں
ی	
یاد	یادیں
یار	یاراں
یتیم	یتامیٰ
یوم	اَیام

مُتضادالفاظ (Antonyms)

وہ الفاظ جن کے معنی ایک دوسرے کے اُلٹ اور برعکس ہوں، اُنھیں ایک دوسرے کا متضاد کہتے ہیں۔ جیسے:۔ پاک، ناپاک، دن، رات اور ہنسا، رونا وغیرہ۔ کلام کو رنگین، خوبصورت بنانے اور مختلف، جذبات اور احساسات کا اظہار کرنے کے لیے نظم اور نثر میں متضاد الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

وضاحت: ان جملوں اور شعر پر غور کریں۔

۱: انسان نے شب و روز محنت کر کے سنسان علاقے آباد کیے۔ ۲: سخاوت میں عزت ہے اور بخل میں رسوائی۔

۳: دنیا، آخرت کی کھیتی ہے۔ ۴: اسلام کی سربلندی کے لیے ہمارے شہیدوں اور غازیوں نے بے مثال قربانیاں دیں۔

؎ عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اِن جملوں اور شعر میں شب، روز، سنسان، آباد، سخاوت، بخل، عزت، رسوائی، دنیا، آخرت، جنت، جہنم، شہید اور غازی ایسے الفاظ ہیں جن کے معنی ایک دوسرے کے الٹ اور برعکس ہیں۔ گویا یہ الفاظ ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔

اس سلسلے میں مزید وضاحت کے لیے درج ذیل الفاظ، متضاد اور جملوں پر غور کریں۔

الفاظ	متضاد	جملے
اَندھیرا	اجالا	اُجالا ہوتے ہی اندھیرا غائب ہو جاتا ہے۔
انسانیت	حیوانیت	اِنسانیت کا مقام بلند ہے جبکہ حیوانیت کا پست۔
برباد	آباد	لوگوں نے محنت کر کے، زلزلے کے باعث برباد بستی کو آباد کر لیا۔
پُرہول	پراَمن	پُراَمن اور پُرہول حالات میں خود پر قابو رکھو۔
حقیقت	مجاز	حقیقت ہمیشہ مجاز پر غالب رہتی ہے۔
خشک	تر	بارش آتے ہی خشک زمین، تر ہو گئی۔
خوش گوار	ناگوار	خوشگوار آواز کو موسیقی جبکہ ناگوار آواز کو شور کہتے ہیں۔
راحت	بے چینی	سچ میں راحت ہے اور جھوٹ میں بے چینی۔

الفاظ	متضاد	جملے
زرخیزی	بنجر پن	کھادیں زمین کا بنجر پن دور کر کے اس کی زرخیزی بڑھاتی ہیں۔
سفر	حضر	سفر ہو یا حضر، اللہ کا ذکر کرتے رہو۔
طاقت	کمزوری	اتحاد ہماری طاقت اور نفاق کمزوری ہے۔
قوی	ضعیف	حقیقی قوی وہ ہے جو ضعیف کی مدد کرے۔
لڑائی	صلح	فریقین، لڑائی چھوڑ کر صلح پر آمادہ ہو گئے۔
محبت	نفرت	پیار اور محبت کے جذبے سے نفرت کے کانٹے، پھول بن جاتے ہیں۔
مخلوق	خالق	اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوق کا خالق اور رازِق ہے۔
ہدایت	گمراہی	ہدایت، خوشحالی کا ذریعہ ہے اور گمراہی میں بدحالی ہے۔

اُردو زبان میں متضاد الفاظ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ بطور مثال متضاد الفاظ کی مختصر فہرست حسبِ ذیل ہے:۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
الف		اِثبات	نفی	افسوس	خوشی
اِبتداء	انتہا	اجالا	اندھیرا	اکثریت	اقلیت
اَبدی	مختصر، عارضی	اختتام	شروعات	التماس	حکم، ارشاد
اَپنا	پرایا، غیر	اداس	خوش	امن	شر، جنگ
اُتار	چڑھاؤ	اِدھر	اُدھر	امیروں	غریبوں
اتحاد	انتشار، نفاق	اَزل	اَبد	امید	ناامیدی، یاس
اتفاق	نفاق	اصل	نقل	اندھیرا	اجالا
انتقام لینا	معاف کر دینا	اَعلیٰ	اَدنیٰ	اندیشہ	بے فکری، یقین
اُٹھو	بیٹھو	افادیّت	نقصان، حرج	انسان	حیوان

الفاظ	متضاد
انسانی	حیوانی
انکار	اقرار
اوّلین	آخرین
آ	
آباد	برباد
آزاد	پابند، مقید
آشکارا	مخفی، پوشیدہ
آشنائی	بیگانگی
آغاز	اَنجام
آگ	پانی
آگاہ	ناآگاہ، بےخبر
آگے	پیچھے
آلودگی	صفائی، شفافیت
آمد	رَفت
آہ	واہ
آئندہ	گزشتہ
ب	
بادشاہ	گداگر، رعایا
باقاعدہ	بےقاعدہ
باقی	فانی

الفاظ	متضاد
بحری	برّی
بدبخت	خوش بخت
بدقسمتی	خوش قسمتی
بدگمانی	خوش گمانی
بدنصیب	خوش نصیب
براہِ راست	بالواسطہ
بڑا	چھوٹا
بزرگ	بچہ
بسانا	اجاڑنا
بعد	پہلے
بگاڑنا	سنوارنا
بلند	پست
بلندی	پستی
بنجر	زرخیز
بہادر	بزدل
بہادری	بزدلی
بہار	خزاں
بہترین	بدترین
بھاری	ہلکا
بیداری	نیند

الفاظ	متضاد
بیمار	صحت مند
بینا	نابینا
بےاحتیاطی	احتیاط
بےخطر	پُرخطر
بےسود	سودمند
بےعمل	باعمل
پ	
پاس	دُور
پاک	ناپاک
پائیداری	ناپائیداری
پتلا	موٹا
پختہ	خام
پرانا	نیا
پھول	کانٹا
پھیلنا	سکڑنا
پیاسی	سیراب
پیچھے	آگے
پیدل	سوار
پیش قدمی	پسپائی
پیوست	جدا

الفاظ	متضاد
ت	
تازہ	باسی
ترقی	تنزّل
تشویش	اِطمینان
تصور	حقیقت
تعاقب	فرار
تفصیل	اختِصار
تقریری	تحریری
تلخ	شیریں
تلے	اُوپر
تنگی	فراخی
توحید	شِرک
تیز	سست،کند
ٹ	
ٹوٹنا	جُڑنا
ٹھٹکنا	پُراعتماد رہنا
ٹھنڈا	گرم
ٹھوس	مائع
ٹھہرنا	چلنا
ٹھیک	غلط

الفاظ	متضاد
ٹیڑھا	سیدھا
ث	
ثابت	سیّار
ثانوی	ابتدائی
ثانی	لاثانی
ثقیل	زُود ہضم،خفیف
ثواب	گناہ
ج	
جاندار	بے جان
جدید	قدیم
جری	بزدل
جعلی	اصلی
جلانا	بجھانا
جنت	جہنم
جواں	پیر،بوڑھا
جھوٹ	سچ
چ	
چاہت	اکتاہٹ،نفرت
چڑھاؤ	اُتار
چست	سست

الفاظ	متضاد
چکنا	کھردرا
چلنا	رُکنا
چوٹی	ایڑی
چھاؤں	دھوپ
چھوٹا	بڑا
ح	
حاکم	محکوم
حرص	قناعت
حرکت	سکون
حق	باطل،ناحق
حقیقی	مجازی
حلال	حرام
حلیف	حریف
حوصلہ افزائی	حوصلہ شکنی
خ	
خالق	مخلوق
ختم	شروع
خراب	موزوں،ٹھیک
خرید	فروخت
خریدنا	بیچنا،فروخت کرنا

الفاظ	متضاد
خطرناک	بے ضرر، مفید
خلوَت	جلوَت
خنک	تپش، گرم
خواب	حقیقت
خوبصورت	بدصورت
خودغرض	بےغرض
خودی	بےخودی
خوش	افسردہ، ناخوش
خوش حال	بدحال
خوش حالی	بدحالی
خوش ذائقہ	بدذائقہ
خوش گوار	ناخوش گوار
خوشی	غمی
خیر	شر
خیرخواہ	بدخواہ
د	
داخل	خارج
دشمن	دوست
دکھ	سکھ
دن	رات

الفاظ	متضاد
دنیا	آخرت
دُور	نزدیک، پاس
دُوراندیش	کوتاہ اندیش
دوزخ	بہشت
دوست	دشمن
دھکیلنا	کھینچنا
دھوپ	چھاؤں
دیر	سویر، جلدی
دیہاتی	شہری
ڈ	
ڈرپوک	سُورما، دلیر
ڈوبنا	تیرنا
ڈول	بےڈول
ڈھب	کڈھب
ڈھنگ	بےڈھنگا
ذ	
ذلّت	عزت
ذمہ دار	غیرذمہ دار
ذہین	غبّی کندذہن
ذیل	بالا

الفاظ	متضاد
ذی شعور	بےشعور
ر	
رات	دن
رحم	بےرحمی، ظلم
رنج	راحت
روشنی	تاریکی
رہنما	رہزن
ز	
زاہد	رِند
زبر	زیر
زرخیز	بنجر
زمین	آسمان
زندگی	موت
زندہ	مردہ
زہر	اَمرت
س	
سایہ	روشنی، دھوپ
سپوت	کپوت
سچائی	جُھوٹ
سحر	شام

الفاظ	متضاد
سخت	نرم
ستا	مہنگا
سمجھ	نادانستگی، نادانی
سنوارنا	بگاڑنا
سوال	جواب
سونا	جاگنا
سیدھا	اُلٹا
ش	
شادمان	ناشاد، مغموم
شاندار	معمولی
شاہ	گدا
شریف	رزیل
شور	سکوت
شوہر	اہلیہ
شہر	گاؤں
شہرت	گم نامی
شیریں	تلخ
ص	
صادق	کاذب
صبح	شام

الفاظ	متضاد
صحت	بیماری
صغیر	کبیر
صفائی	گندگی
ض	
ضارب	مضروب
ضائع	کارآمد، کارگر
ضرب	تقسیم
ضروری	غیرضروری
ضعف	قوت
ضعیف	قوی
ط	
طاق	جفت
طاقت	کمزوری
طلب	رسد
طلوع	غروب
طمع	قناعت
طول	عرض
طویل	عریض، مختصر
ظ	
ظالم	عادل، مظلوم

الفاظ	متضاد
ظاہر	باطن
ظلم	عدل
ظلمت	نور
ع	
عام	خاص
عدل	ظلم
عدم دستیابی	دستیاب، مُیسّر
عربی	عجمی
عروج	زوال
عزّت	ذلّت
عزیز	غیر، حریف
عمومی	خصوصی
عوام	خواص
عیاں	پنہاں
غ	
غافل	ہوشیار
غائب	حاضر
غریب	امیر
غلام	آقا
غلط	صحیح

الفاظ	متضاد
ف	
فاتح	شکست خوردہ
فارغ	مصروف
فانی	لافانی
فسانہ	سچا واقعہ، حقیقت
فلک بوس	زمین بوس
فوائد	نقصانات
ق	
قاتل	مقتول
قبول	رَدّ
قدح	مدح
قدرتی	مصنوعی
قدیم	جدید
قلیل	کثیر
قوت	ضعف
قومی	بین الاقوامی، نجی
قوِی	ضعیف
ک	
کام	فرصت، فراغت
کامیاب	ناکام

الفاظ	متضاد
کثافت	لطافت
کچے	پکے
کم	زیادہ
کم تر	برتر
کمی	بیشی
کھرا	کھوٹا
کھلے	تنگ
گ	
گاؤں	شہر
گرم	سرد، ٹھنڈا
گزشتہ	آئندہ
گستاخ	مؤدب
گفتگو	خاموشی
گمراہی	ہدایت
گمنام	مشہور
گورا	کالا
گہرائی	اونچائی
ل ـ م	
لائق	نالائق
لڑائی	صلح

الفاظ	متضاد
لذیذ	بے لذت
لطافت	کثافت
لمبائی	چوڑائی
مالدار	مفلس
متحد	منتشر
متضاد	مترادف
متوازن	غیر متوازن
مجبور	مختار
مَحبت	نفرت
محفوظ	غیر محفوظ
مدعی	مدعا علیہ
مسافر	مقیم
مستقل	عارضی
مسرور	مغموم
مسلم	غیر مسلم
مسلمان	غیر مسلم
مشرق	مغرب
مشکل	آسان
مصروف	فارغ
مصنوعی	قدرتی

الفاظ	متضاد
مصیبت	راحت، آسودگی
مضر	مفید
معلوم	نامعلوم
معمولی	غیرمعمولی
مقبول	غیرمقبول
معیاری	غیرمعیاری
مکمل	نامکمل
منفی	مثبت
موافق	مخالف
مؤثر	غیرمؤثر
مہذب	گنوار، غیرمہذب
مہمان	میزبان
میلا	اُجلا
میلے کچیلے	صاف ستھرے
ن	
نادر	میسر
نازک	مضبوط
ناگوار	گوارا
ناقِص	کامِل
ناکامی	کامیابی

الفاظ	متضاد
نامور	گمنام
ندامت	نازش، نازاں
نزولی	صعودی
نشیب	فراز
نفع بخش	نقصان دہ
نقصان	نفع
نقلی	اصلی
نقل وحمل	ساکت، ساکن
نگہبان	نقاب
نوجوان	عمر رسیدہ، بوڑھا
نور	ظلمت
نہی	امر
نیکی	بدی
و	
واجب	غیرواجب
واضح	غیرواضح
واقف	ناواقف، انجان
وجود	عدم
وسیع	عریض
وطن	دیارِ غیر، بے وطنی

الفاظ	متضاد
وفات	پیدائش
وفادار	بے وفا
وکیل	مؤکل
ویران	آباد
ہ	
ہار	جیت
ہجر	وصل
ہجو	مدح
ہلکا	بھاری
ہموار	ناہموار
ہنسنا	رونا
ہوش	مستی، مدہوشی
ی	
یاد	بھول
یاس	آس
یقین	شک
یگانہ	بے گانہ
یہ	وہ
یہاں	وہاں
یہیں	وہیں

لُغَت (Dictionary)

وہ کتاب جس میں کسی زبان کے الفاظ، حروفِ تہجی ترتیب کے مطابق دیے گئے ہوں اور ہر لفظ کا صحیح تلفظ اور معنی، اسی زبان میں یا کسی دوسری زبان میں دیے گئے ہوں، اسے لُغت (Dictionary) کہتے ہیں۔

لُغت (ڈکشنری) بہت مفید اور دلچسپ کتاب ہوتی ہے۔ کسی بھی زبان کو مکمل طور پر سیکھنے کے سلسلے میں لغت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ ہر زبان کی لغت میں الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ حروفِ تہجی کی ترتیب سے دیا گیا ہوتا ہے۔ ایک اچھی لغت میں حسبِ ذیل خوبیاں ہوتی ہیں:۔

- لغت (ڈکشنری) میں موجود ہر لفظ کے صحیح تلفظ کی ادائیگی (اِعراب کے ساتھ) دی گئی ہوتی ہے اور ساتھ ہی اس کے لغوی اور اصلاحی معنی بھی درج ہوتے ہیں۔
- لغت سے الفاظ کی صرفی حیثیت کا پتا بھی چلتا ہے۔
- لغت کے مطالعہ سے ہمیں ہر لفظ کی مکمل شناخت ہوتی ہے کہ لفظ مذکر ہے یا مؤنث، واحد ہے یا جمع، اسم ہے یا فعل، متعلق فعل ہے یا مصدر، یا صفت، الغرض ہر لفظ کے بارے میں مکمل وضاحت ہوتی ہے کہ اس کا تعلق کلمے کی کون سی قسم سے ہے۔ جس زبان میں لغت لکھی گئی ہو، اُسی زبان میں استعمال ہونے والے محاورے اور ضرب الامثال اور ان کے معنی و مفہوم بھی دیئے گئے ہوتے ہیں۔
- اردو زبان میں دوسری کئی زبانوں کے بہت سے الفاظ شامل ہیں۔ اُردو، لغت کے مطالعہ سے ہمیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ لفظ کس زبان کا ہے۔

بولنے اور لکھنے کے دوران الفاظ کی تذکیر و تانیث کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ مذکر کی جگہ مؤنث اور مؤنث کی جگہ مذکر اسموں کا استعمال غلط اور مضحکہ خیز ہوتا ہے۔ اس لیے طلبا و طالبات کو چاہیے کہ وہ تحریر اور تقریر کے دوران الفاظ کی تذکیر و تانیث کا خاص خیال رکھیں۔ کوئی بھی جملہ بناتے وقت یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ جملے میں فعل اپنے فاعل کے مطابق ہوتا ہے اور فاعل کی مختلف حالتوں کے بدلنے (یعنی مذکر اور مؤنث وغیرہ) کی صورت میں فعل کی حالت بھی بدل جاتی ہے۔ جملہ بنانے سے پہلے الفاظ کی جنس کی پہچان ضروری ہے۔ اس سلسلے میں لغت (Dictionary) کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

تذکیروتانیث

جنس کے لغوی معنی ہیں:۔ذات،نوع۔علم قواعد کی رو سے جنس کے معنی ہیں تذکیروتانیث۔وہ اِسم جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی جنس کا تعین کرے،اُسے اسمِ جنس کہتے ہیں۔اسم جنس دو ہیں:۔ ا:مذکر ۲:مؤنث

مذکّر (Masculine)

وہ اسم جو نر کے معنوں میں استعمال ہو،اُسے اسمِ مذکر کہتے ہیں۔جیسے:۔ ابّا،چچا،پنجابی،طالب،ولی وغیرہ۔

مؤنث (Feminine)

وہ اسم جو مادہ کے معنوں میں استعمال ہو،اُسے اسم مؤنث کہتے ہیں۔جیسے:۔ امّاں،چچی،پنجابن،طالبہ،ولیہ وغیرہ۔
اردو میں استعمال ہونے والا ہر اسم (چاہے وہ جاندار کے لیے ہو یا بے جان چیزوں کے لیے) یا تو مذکر ہوتا ہے یا مؤنث۔

★ مذکر اور مؤنث الفاظ کی شناخت اور پہچان کو تذکیروتانیث کہتے ہیں۔

تذکیروتانیث کی دو اقسام ہیں:۔ ا: حقیقی تذکیروتانیث ۲: غیر حقیقی تذکیروتانیث

حقیقی تذکیروتانیث

جانداروں کی تذکیروتانیث کو حقیقی تذکیروتانیث کہتے ہیں کیونکہ جانداروں میں نر کے مقابلے میں مادہ اور مادہ کے مقابلے میں نر موجود ہوتا ہے۔

غیر حقیقی تذکیروتانیث

بے جان اسموں میں حقیقی نر اور مادہ نہیں ہوتے اس لیے ان کی تذکیروتانیث کو غیر حقیقی تذکیروتانیث کہتے ہیں۔غیر حقیقی تذکیروتانیث کی بنیاد نر یا مادہ پر نہیں بلکہ فرضی اور قیاسی ہے،اس کا تمام تر دارومدار اہلِ زبان پر ہوتا ہے۔
زبان کو بہتر طور پر سمجھنے اور سمجھانے کے لیے تذکیروتانیث کے اُصول وقواعد کو یاد رکھنا اور تحریر وتقریر میں ان کی پابندی کرنا ضروری ہے۔تذکیروتانیث کے چند اہم اصول وقواعد حسب ذیل ہیں:۔

حقیقی تذکیروتانیث

★ بعض اسم مذکر بولے جاتے ہیں حالانکہ ان میں نر اور مادہ ہوتے ہیں۔مذکر بولے جانے والے چند اہم اسما:۔اژدھا،الو بٹیر،بگلا،بھیڑیا،جگنو،جھینگر،چیتا،خرگوش،سانپ، شاہین ،طوطا،کوا،کچھوا،گیدڑ،گینڈا،گدھ،گرگٹ،لنگور،مچھر،مگرمچھ،نیولا،

ہدہدوغیرہ۔ ایسے اسموں کی تانیث کے لیے ان کے شروع میں لفظ ''مادہ'' بڑھادیا جاتا ہے جیسے: مادہ جگنو، مادہ ہدہد وغیرہ

* کچھ اسم مذکر بولے جاتے ہیں ان کے مقابلے میں مؤنث اسم نہیں ہیں۔ جیسے:۔ شہہ بالا، نبی، فرشتہ، درویش، بابا، قلفی پہلوان، بھانڈ، ہم زلف، اور ہیجڑا وغیرہ۔

* رشتوں کے سلسلے میں بعض مذکر اسموں سے ماخوذ مؤنث بنالیے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ تایا سے تائی، ماموں سے ممانی اور خسر سے خوش دامن وغیرہ۔

* بعض اسم مؤنث بولے جاتے ہیں حالانکہ ان میں نر اور مادہ ہوتے ہیں۔ مؤنث بولے جانے والے چند اہم اسما:۔ ابابیل، بطخ، بھڑ، تتلی، چیل، چھپکلی، دیمک، فاختہ، کوئل، گلہری، لومڑی، مچھلی، مرغابی، مکھی وغیرہ۔ ایسے اسموں کی تذکیر کے لیے ان کے شروع میں لفظ ''نر'' بڑھادیا جاتا ہے۔ جیسے نر ابابیل، نر کوئل وغیرہ۔

* کچھ اسم مؤنث بولے جاتے ہیں ان کے مقابلے میں مذکر اسم نہیں ہیں۔ جیسے:۔ انا، باجی، دائی، نرس، سہاگن، سوکن، بیوہ، طوائف وغیرہ۔

* رشتوں کے سلسلے میں بعض مؤنث اسموں سے ماخوذ مذکر بنالیے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ بہن سے بہنوئی، خالہ سے خالو، اور پھوپھی سے پھوپھا وغیرہ۔

* اگر مذکر اسم کے آخر میں ''الف'' یا ''ہ'' ہو تو اس کی مؤنث بنانے کے لیے عام طور پر اس کے آخری حرف کی جگہ یائے معروف (ی) لگادیتے ہیں۔ جیسے:۔ لڑکا سے لڑکی، بھانجا سے بھانجی اور شہزادہ سے شہزادی وغیرہ۔

* اگر مذکر اسم کے آخر میں ''الف'' یا ''ی'' ہو تو بعض اوقات اس کے آخری حرف کی جگہ ''ن'' لگادینے سے مؤنث اسم بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ سقا سے سقن، پنجابی سے پنجابن اور مالی سے مالن وغیرہ۔

* بعض مذکر اسموں کے آخر میں ''ن''، ''نی'' یا ''انی'' کا اضافہ کرنے سے مؤنث اسم بن جاتا ہے۔ جیسے: کمھار سے کمھارن، شیر سے شیرنی، اور نوکر سے نوکرانی وغیرہ۔

* اردو میں استعمال ہونے والے عربی، فارسی اور ترکی اسموں کے آخر میں ''ہ'' کا اضافہ کرنے سے مؤنث اسم بنالیتے ہیں۔ جیسے:۔ شاعر سے شاعرہ، ضعیف سے ضعیفہ، عالم سے عالمہ، مغوی سے مغویہ اور مدعی سے مدعیہ وغیرہ۔

بطور مثال حقیقی تذکیر و تانیث کی فہرست

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
ابّو	امّی	چچا	چچی	ضعیف	ضعیفہ
بادشاہ	مَلِکہ	حلوائی	حلوائن	طالب	طالبہ
بالغ	بالِغہ	خادِم	خادِمہ	ظہیر	ظہیرہ
بوڑھا	بڑھیا	خالو	خالہ	عالم	عالمہ
بہنوئی	بہن	خان	خانم	عاقل	عاقلہ
بھانجا	بھانجی	دادا	دادی	عزیز	عزیزہ
بھائی	بھاوج، بھابی	داماد	بہو	غلام	کنیز، لونڈی
بھتیجا	بھتیجی	دیوتا	دیوی	فاضل	فاضلہ
بھکاری	بھکارن	دیور	دیورانی	فنکار	فنکارہ
بیٹا	بیٹی	ذکی	ذکیّہ	قاتل	قاتلہ
پٹھان	پٹھانی	راجہ	رانی	کافر	کافرہ
پجاری	پجارن	رفیق	رفیقہ	گلوکار	گلوکارہ
پڑوسی	پڑوسن	روگی	روگن	گوالا	گوالن
پگلا	پگلی	زوج	زوجہ	لنگڑا	لنگڑی
پوتا	پوتی	سسر	ساس	لوہار	لوہارن
تایا	تائی	سقّا	سقّن	مالک	مالکن
ٹھگ	ٹھگنی	شاعر	شاعرہ	مالی	مالن
ثانی	ثانیہ	شہزادہ	شہزادی	ماموں	ممانی
جاٹ	جٹنی	صاحب	صاحبہ	محترم	محترمہ
جادوگر	جادوگرنی	صاحبزادہ	صاحبزادی	مریض	مریضہ

بطورِ مثال جانوروں کی تذکیر و تانیث

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
اونٹ	اونٹنی	شیر	شیرنی	مکڑا	مکڑی
بکرا	بکری	کبوتر	کبوتری	مور	مورنی
بندر	بندریا	کتا	کتیا	مینڈک	مینڈکی
بھینسا	بھینس	گدھا	گدھی	ناگ	ناگن
بیل	گائے	گھوڑا	گھوڑی	ہاتھی	ہتھنی
چوہا	چوہیا	مرغ	مرغی	ہرن	ہرنی

غیر حقیقی تذکیر و تانیث

مذکر اَسماء

- اردو کے تمام مصادر مذکر بولے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ آنا، جانا، لینا، ہنسنا، لینا، ہنسنا، اور دوڑنا وغیرہ۔
- وہ الفاظ جن کے آخر میں ''پن'' آئے وہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ بچپن، پاگل پن اور دیوانہ پن وغیرہ۔
- تمام گاؤں، قصبوں، شہروں، ملکوں اور براعظموں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ بھک لڑکا، کوٹ مومن، سرگودھا، پاکستان اور ایشیا وغیرہ۔
- پہاڑ، پتھر اور ان کی تمام اقسام کے نام عموماً مذکر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً:۔ کوہ طور، کوہ ہمالیہ، ہیرا، یاقوت اور کوئلہ وغیرہ۔
- تمام درختوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں جیسے:۔ شیشم، کیکر، نیم، دھریک اور شہتوت وغیرہ۔
- رنگوں کے سب نام مذکر بولے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ آسمانی، سبز، سفید، نارنجی، نیلا وغیرہ۔
- زمین کے علاوہ تمام ستاروں اور سیاروں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ چاند، سورج، مریخ وغیرہ
- جمعرات کے علاوہ باقی دنوں کے نام اور تمام مہینوں کے نام (خواہ کسی زبان میں ہوں) مذکر بولے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ جمعہ، ہفتہ، محرم، چیت، جنوری وغیرہ۔
- چاندی اور قلعی کے علاوہ تمام دھاتوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ تانبا، سونا اور لوہا وغیرہ۔

بطور مثال چند مذکر اسما:

اُصول، اَندھیرا، آسمان، آفتاب، پیار، پیغام، جامہ، چمن، حلوائی، حوصلہ، خون، رَقص، سمندر، عرس، غم، قافلہ، کوٹ، کھیل، مرگھٹ، مرکز، محیط، مزار، ناز، نوٹ، وطن، ورق، وہم، وقت

مؤنث اَسماء

- ★ اردو اور فارسی کے حاصل مصدر عام طور پر مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ لکھائی، سلائی، اکتاہٹ، بارش اور کشش وغیرہ۔
- ★ جن الفاظ کے آخر میں "ی" آئے وہ عام طور پر مؤنث بولے جاتے ہیں۔ سوائے چند الفاظ کے جیسے:۔ پانی، گھی، دہی وغیرہ۔
- ★ فارسی زبان کے وہ الفاظ جن کے آخر میں "گی" یا "گاہ" آتا ہے وہ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ افسردگی، غنودگی کارکردگی، قیام گاہ اور بندرگاہ وغیرہ۔
- ★ تمام زبانوں کے نام مؤنث کہلاتے ہیں۔ جیسے:۔ اُردو، اَنگریزی، پنجابی، عربی اور فارسی وغیرہ۔
- ★ تمام اسمائے صوت (وہ نام جو آوازوں کی نقل ہیں) مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ ٹن ٹن، چھم چھم وغیرہ۔
- ★ تمام نمازوں کے نام مؤنث بولے جاتے ہیں جیسے:۔ تہجد، فجر، نمازعید، اور نماز جنازہ وغیرہ۔
- ★ قرآن پاک کے علاوہ تقریباً تمام کتابوں کے نام مؤنث بولے جاتے ہیں جیسے:۔ کتاب القواعد، سائنس، ریاضی وغیرہ۔

بطور مثال چند مؤنث اسما: اِبتدا، آندھی، بزم، تاریخ، تہذیب، ثقافت، جڑ، چکنائی، دنیا، رات، رنگت، روایت، رُوح، شام، شمع، صحت، طبیعت، عبرت، قربانی، قوم، منزل، مشکل، وضع

اہم نِکات

★ بعض اسم مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ وہ اسم جو مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال میں لایا جائے اُسے، اسمِ مشترک (COMMON GENDER) کہتے ہیں۔

★ بطور مثال چند اسمائے مشترک: اِملاء، ایجاد، آغوش، جانور، چوزہ، داروغہ، دشمن، سائنس، طرز، غریب، فاتحہ، فکر، قمیص، کھلاڑی گیند، مقام، مہمان، میزبان، نقاب، ہم جولی، یتیم۔

الفاظ کی تذکیر و تانیث جملوں کے ذریعے واضح کرنے کی چند مثالیں

الفاظ	جنس	معنی	جملے
اعتِدال	مذکر	میانہ روی	ہر کام میں اعتدال اچھا ہوتا ہے۔
اَفزائش	مؤنث	بڑھوتری	مچھروں کی افزائش، گندے پانی میں زیادہ ہوتی ہے۔
اُمید	مؤنث	آس، توقع	مجھے اُس کے کامیاب ہونے کی اُمید تھی۔
اِنحِصار	مذکر	منحصر ہونا	کامیابی کا انحصار محنت پر ہوتا ہے۔
اَندیشہ	مذکر	فکر، سوچ	ہر طالب علم کو امتحان کا اندیشہ رہتا ہے۔
اہلیہ	مؤنث	بیوی	وہ اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج کرنے گیا۔
آرزو	مؤنث	خواہش، تمنا	ہر ماں کی آرزو ہوتی ہے کہ اس کی اولاد نیک ہو۔
آزمائش	مؤنث	جانچ پڑتال۔ امتحان	پُرعزم انسان زندگی کی ہر آزمائش میں ثابت قدم رہتے ہیں۔
بَہار	مؤنث	پھول کھلنے کا موسم	سردیوں کے بعد بہار آتی ہے جسے موسموں کی ملکہ کہتے ہیں۔
بھوک	مؤنث	کھانے کی خواہش	بچے کو بہت بھوک لگی تھی۔
پرچم	مذکر	جھنڈا	ہمارا پرچم بہت خوبصورت ہے۔
پیاس	مؤنث	پانی پینے کی خواہش	مسافر کو بہت پیاس لگی تھی۔
پیداوار	مؤنث	زراعت وغیرہ کا حاصل	اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے اس نے بہت محنت کی۔
تبلیغ	مؤنث	پہنچانا، پرچار کرنا	اسلام کی تبلیغ کرنا، امت مسلمہ کا فریضہ ہے۔
تجرِبہ	مذکر	جانچ پرکھ کا طریقہ	پاکستانی ایٹمی میزائل کا تجربہ نہایت کامیاب رہا۔
تشوِیش	مؤنث	پریشانی	بچے وقت پر گھر نہ پہنچیں تو والدین کو تشویش ہوتی ہے۔
تعداد	مؤنث	گنتی۔ شمار	غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔
تعلیمات	مؤنث	ہدایات، سکھانا	اسلامی تعلیمات، سب تعلیمات سے اچھی ہیں۔
تنوُّع	مذکر	قِسم قِسم کا ہونا	اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو موسموں کا تنوع عطا کیا ہے۔
ٹوپی	مؤنث	سر کی پوشاک، کلاہ	اس نے اپنی ٹوپی پہن لی۔

الفاظ	جنس	معنی	جملے
ثبوت	مذکر	دلیل، گواہی	اس نے عدالت میں اپنی بے گناہی کا ثبوت پیش کیا۔
جانب	مؤنث	طرف، سمت	ہمارا اسکول گاؤں سے مشرق کی جانب واقع ہے۔
چِمنی	مؤنث	لالٹین کے شیشے کا فانوس	ملازم، لالٹین کی چمنی خرید لایا۔
حال	مذکر	موجودہ زمانہ، حالت	تھکاوٹ سے اس کا بُرا حال تھا۔
حُسن	مذکر	خوبصورتی	اچھا کردار ہی انسان کا حقیقی حُسن ہے۔
حفاظت	مؤنث	نگرانی	دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔
حملہ	مذکر	چڑھائی، یورش	شیر نے شکاری پر حملہ کر دیا۔
حوصلہ	مذکر	جرأت، دلیری	پاکستانی فوج کا حوصلہ بلند ہے۔
خُلُوص	مذکر	سچی دوستی	کسی کا خُلُوص مت ٹھکراؤ۔
دامن	مذکر	آنچل	دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب ماؤں، بہنوں کا دامن خوشیوں سے بھر دے۔
دریا	مذکر	پانی کی بڑی ندی	پاکستان کا سب سے بڑا دریا، دریائے سندھ ہے۔
دُشمن	مذکر	مخالف، بدخواہ	یقیناً شیطان، انسان کا کھلا دشمن ہے۔
دھماکہ	مذکر	بم وغیرہ پھٹنے کی آواز	شہر کی بڑی مارکیٹ میں دھماکہ ہُوا۔
دھوپ	مؤنث	سورج کی روشنی	گرمیوں میں دھوپ بہت تیز ہوتی ہے۔
دیوار	مؤنث	پختہ پردہ	قلعے کی بیرونی دیوار کو فصیل کہتے ہیں۔
ڈگری	مؤنث	کامیابی کی سند	علامہ محمد اقبال نے جرمنی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔
ذرائع	مذکر	وسیلے، واسطے	پرانے زمانے میں سفر کے ذرائع کم ہوتے تھے۔
رَستہ	مذکر	راہ، سڑک	نیکی کا رستہ ہی سیدھا رستہ ہے
رَسّی	مؤنث	موٹی، لمبی ڈوری	اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔
زِراعت	مؤنث	کھیتی باڑی	ہر ملک کی ترقی و خوشحالی کا انحصار اس کی زِراعت سے وابستہ ہے۔

جملے	معنی	جنس	الفاظ
کسی بھی چیز کی زیادتی نقصان دہ ہوتی ہے۔	کثرت، ظلم	مؤنث	زیادتی
اس کی غلطی سنگین تھی اسی لیے اُسے سزا ملی۔	سخت بھاری، مضبوط	مؤنث	سنگین
اُس نے گھر کے لیے سودا خریدا۔	خریدی ہوئی چیز	مذکر	سودا
پھولوں پر پڑی شبنم بہت خوبصورت نظر آتی ہے۔	اوس	مؤنث	شبنم
ہر شہری کو ابتدائی طبی امداد کا شعور ہونا چاہیے۔	تمیز، سلیقہ	مذکر	شُعُور
دنیا میں جس نے بھی شہرت حاصل کی، وہ محنت ہی کا ثمر تھا۔	چرچا، مشہوری	مؤنث	شہرت
ورزش کرنے سے ذہنی وجسمانی صحت بہتر ہوتی ہے۔	تندرستی، شفا	مؤنث	صحّت
اُس نے صراحی خریدی۔	پانی رکھنے کا برتن	مؤنث	صراحی
کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار اس کی صنعت سے وابستہ ہے۔	کاری گری	مؤنث	صنعت
کسی کو طعنہ دینا بہت بُری بات ہے۔	آوازہ، طنز، ملامت	مذکر	طعنہ
جب معاشرے میں ظلم بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے۔	بے رحمی، بے انصافی	مذکر	ظلم
سارا عالم اللہ تعالیٰ کا ثنا خواں ہے۔	دنیا۔ زمانہ	مذکر	عالَم
انسان کی عظمت کا راز محنت میں پوشیدہ ہے۔	بڑائی، بزرگی، شان	مؤنث	عظمت
حضورﷺ کی غذا بہت سادہ تھی۔	خوراک، کھانا	مؤنث	غذا
انڈے میں بہت غذائیت پائی جاتی ہے۔	غذا کا عُنصر پایا جانا	مؤنث	غذائیت
وضاحت کرنے سے اس کی غلط فہمی دُور ہوگئی۔	ناسمجھی، بھول چُوک	مؤنث	غلط فہمی
شاہی قلعے کی فصیلیں بہت مضبوط ہیں۔	قلعے کی بیرونی دیواریں	مؤنث	فصیلیں
اُس نے جلدی سے فون اُٹھایا۔	ٹیلی فون	مذکر	فون
دہشت گردی کے خلاف پوری قوم متحد ہوگئی۔	نسل، ذات	مؤنث	قوم
اچھا کاغذ مہنگا ہوتا ہے۔	قرطاس، پتہ، پُرزہ	مذکر	کاغذ

الفاظ	جنس	معنی	جملے
کاہل	صفت	سست، کام چور	وہ بہت کاہل ہے۔
کائنات	مؤنث	تمام موجودات	ساری کائنات کا خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔
کشادہ	صفت	کھلا ہوا، لمبا چوڑا	گاؤں میں گھروں کے صحن کشادہ ہوتے ہیں۔
کفن	مذکر	مُردے کی چادر	غسل کے بعد مردے کو کفن پہنایا گیا۔
کمزوری	مؤنث	طاقت کم ہونا	اس کی کمزوری، اس کی ناکامی کا باعث بنی۔
کوشش	مؤنث	جدوجہد، جستجو	ہمیشہ علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔
کھیل	مذکر	بازی، تماشا	پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔
گاؤں	مذکر	دیہات، موضع	ہمارا گاؤں بہت خوبصورت ہے۔
گٹھر	مذکر	بڑی گٹھڑی، بنڈل	ہجوم میں مسافر کا گٹھڑ گم ہو گیا۔
گنجائش	مؤنث	سمائی، بچت	گاڑی میں مزید، افراد بیٹھنے کی گنجائش نہ تھی۔
گھاس	مؤنث	مویشیوں کا چارہ	کسان نے مویشیوں کے لیے گھاس کاٹی۔
گھڑا	مذکر	پانی رکھنے کا برتن	یہ گھڑا پانی سے بھرا ہوا ہے۔
گھنٹی	مؤنث	متنبہ کرنے کا آلہ	اچانک فون کی گھنٹی بجی۔
لباس	مذکر	پوشاک، کپڑے	اچھا لباس انسان کا روپ ہوتا ہے۔
لسّی	مؤنث	چھاچھ	ماں نے بیٹے کے لیے میٹھی لسّی تیار کی۔
لنگوٹی	مؤنث	چھوٹی دھوتی	پہلوان نے کشتی کرنے کے لیے اپنی لنگوٹی کس لی۔
مثال	مؤنث	نظیر۔ مانند	نظامِ کائنات، اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی ایک مثال ہے۔
محنت	مؤنث	سرگرمی، ریاضت	محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔
مَسافت	مؤنث	دوری، فاصلہ	ایک دن کی مسافت کے بعد وہ منزل تک پہنچ گیا۔
مسجد	مؤنث	سجدہ کرنے کی جگہ	وہ اپنے علاقے کی مسجد میں اعتکاف بیٹھا۔

الفاظ	جنس	معنی	جملے
معدہ	مذکر	کھانا ہضم کرنے کا عضو	پرندوں کا معدہ بہت قوی ہوتا ہے۔
معلومات	مؤنث	واقفیت	کتاب القواعد پڑھنے سے میری معلومات میں اِضافہ ہُوا۔
ملاقات	مؤنث	میل ملاپ	خط کو آدھی ملاقات کہتے ہیں۔
مَنزِل	مؤنث	ٹھہرنے کا مقام	مسافر اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔
موجود	صفت	سامنے، روبرو	اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔
ناکامی	مؤنث	محرومی، ناامیدی	۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھارت کو ناکامی ہوئی۔
نشست	مؤنث	بیٹھنے کی جگہ	وہ اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔
نظر	مؤنث	نگاہ، آنکھ	عقاب کی نظر بہت تیز ہوتی ہے۔
نعمت	مؤنث	ثروت، بخشش	پانی، اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
نور	مذکر	روشنی	عِلم کا نور، جہالت کی تاریکی دُور کرتا ہے۔
وادی	مؤنث	پہاڑوں کا درمیانی علاقہ	پاکستان کی ہر وادی خوبصورت ہے۔
وطن	مذکر	پیدا ہونے، رہنے کی جگہ	پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے۔
وعدہ	مذکر	اِقرار، عہد و پیمان	جو اپنا وعدہ پورا نہیں کرتا، اس کا کوئی دین نہیں۔
ہاتھ	مذکر	ہتھیلی، پنجہ	دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔
ہجرت	مؤنث	راہِ خدا میں گھر بار چھوڑنا	مسلمانوں نے پہلی ہجرت، حبشہ کی طرف کی۔
ہڈی	مؤنث	اُستخوان	حادثے میں اُس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔
یاد	مؤنث	یادداشت، حافظہ	اللہ تعالیٰ کی یاد سے دل کو سکون ملتا ہے۔
یقین	مذکر	اعتماد، بھروسا	ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر اپنا یقین قائم کرو۔

متشابہ الفاظ

وہ الفاظ جن کی ظاہری شکل وصورت (ہجے یا آواز) میں کوئی مشابہت ہو، مگر معنی مختلف ہوں، اُنھیں متشابہ الفاظ کہتے ہیں۔

جیسے:۔آم،عام اور خَلق، خُلق وغیرہ

متشابہ الفاظ کی درج ذیل دو صورتیں ہیں۔

- ★ وہ الفاظ جن کے ہجّے (spelling) مختلف ہوں مگر آواز ایک جیسی (ملتی جلتی) ہو۔ جیسے:۔خار، خوار، قاری، کاری وغیرہ۔
- ★ وہ الفاظ جن کے ہجّے (spelling) ایک جیسے ہوں مگر اعراب میں فرق ہو اور آواز بھی ایک جیسی نہ ہو۔ جیسے:۔

پَل ،پُل ،ہَوا،ہُوا وغیرہ

متشابہ الفاظ کو سمجھنے کے لیے درج ذیل جملوں پر غور کریں۔

الفاظ	معنی	جملے
اَلَم	رنج، دکھ	رنج والم میں صبر کا دامن کبھی نہ چھوڑو۔
عَلَم	جھنڈا، نشان، خاص نام	اسمِ علم کی پانچ اقسام ہیں۔ پاکستانی علم بہت خوبصورت ہے۔
چارا	چوپایوں کی سبز خوراک، گھاس	کسان چارا کاٹ رہا ہے۔
چارہ	تدبیر، علاج	توبہ کرنے کے سوا گناہوں کی معافی کا کوئی چارہ نہیں۔
حَلال	جائز، شرع کے مطابق	اسلام ہمیں حلال اور حرام کی تمیز سکھاتا ہے۔
ہَلال	پہلی رات کا چاند	ہلال نظر آتے ہی ملک وملت کی سلامتی کے لیے دعا کرنی چاہیے۔
ذَرا	بہت کم قلیل	تمھیں اپنی صحت کی ذرا فکر نہیں۔
ذَرّہ	مادے کا نہایت چھوٹا ٹکڑا	مادے کا چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ ایٹم کہلاتا ہے۔
عاری	عاجز، مجبور، قاصر	وہ تو عقل سے عاری ہے۔
آری	لکڑی چیرنے کا اوزار	بڑھئی سارا دن آری سے لکڑیاں کاٹتا رہا۔
مَامُور	مقرر، حکم کیا گیا	وہ کلرک کے عہدے پر مامور ہے۔
معمور	بھرا ہوا، لبریز	بادشاہ نے کسان کو اشرفیوں سے معمور تھیلا انعام دیا۔

الفاظ	معنی	جملے
نُقطہ	بندی، صفر، مرکز	جس حرف پر کوئی نقطہ نہ ہو اسے حرف غیر منقوطہ کہتے ہیں۔
نکتہ	باریکی یا تہہ کی بات	استاد صاحب نے علمی نکتہ وضاحت سے پیش کیا۔
ہال	بڑا کمرا، بڑا دالان	سکول کے ہال میں امتحانی مرکز قائم کیا گیا۔
حال	حالت، کیفیت، موجودہ زمانہ	ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہو۔
ہامی	ہاں، اقرار، اثبات	اس نے یہ کام کرنے کی ہامی بھر لی ہے۔
حامی	حمایتی، مددگار	دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔
ہَل	زمین جوتنے کا آلہ، قلبہ	کسان کھیتوں میں ہل چلا رہا تھا۔
حَل	کھولنا، انکشاف، عقدہ کشائی	تمام مشکلات کا حل فقط اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔
پَل	لمحہ، وقفہ، سیکنڈ	پل بھر بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو۔
پُل	نہر وغیرہ کے اوپر سے گزرنے کا رستہ	دنیا کا سب سے لمبا پل چین میں ہے۔
قَسم	حلف، سوگند	جھوٹی قسم اٹھانا بہت بڑا گناہ ہے۔
قِسم	حصہ، جز	یا اللہ! ہمارے ملک کو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ فرما۔
ہَوا	مختلف گیسوں کا مجموعہ، آرزو	تمام جانداروں کے زندہ رہنے کے لیے ہوا ضروری ہے۔
ہُوا	ہونا، ہوگیا (مصدر کا ماضی مطلق)	مسافر کا گزر ایک جنگل سے ہُوا۔

اُردو ایک وسیع زبان ہے۔اس میں متشابہ الفاظ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔بطور مثال عام استعمال ہونے والے متشابہ الفاظ اوران کے معنی حسب ذیل ہیں:۔

وہ الفاظ جن کے ہجے(spellings) مختلف ہیں مگر آواز ایک جیسی (ملتی جلتی) ہے۔

الفاظ	معنی
اَبد	وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو
عَبد	بندہ، غلام، ملازم
اَبرو	آنکھوں کے اوپر کے بال
آبرو	عزت، حیثیت
اِحتراز	پرہیز، علیحدگی
اِعتراض	نکتہ چینی، عیب جوئی
اَصل	بنیاد، سرچشمہ
عَسل	شہد
اِمارت	دولت مندی، سرداری
عِمارت	مکان، گھر
اَیال	گھوڑے کی گردن کے بال
عیال	بال بچے، متعلقین
آک	نہایت کڑوا پودا
عاق	ماں، باپ کا نافرمان، باغی
بَرس	سال، سنہ
بَرص	سفید کوڑھ (بیماری)

الفاظ	معنی
بہرا	وہ شخص جو سن نہ سکے
بہرہ	نصیب، قسمت
بے باک	بے خوف، نڈر
بے باق	قرض سے سبکدوش
پارا	سیماب، سفید دھات
پارہ	پارچہ، ٹکڑا
پہرا	حفاظت، دیکھ بھال
پیرا	سجانے والا
تابع	ماتحت، فرمانبردار
طابع	چھاپنے والا
تارِک	چھوڑنے والا
طارِق	صبح کا ستارہ، ایک نام
ثواب	نیک کام کا بدلہ، انعام
صواب	نیکی، درست عمل
جُز	سوائے، علاوہ
جُزو	حصہ، ٹکڑا

الفاظ	معنی
چارا	چوپایوں کی سبز خوراک
چارہ	تدبیر، علاج
حال	حالت، کیفیت
ہال	بڑا کمرا (انگریزی)
خَار	کانٹا، حسد
خوار	ذلیل، رسوا
دفع	دور کرنا، ہٹانا
دفعہ	باری، قانونی شق
ذرا	بہت کم، قلیل
ذرّہ	مادے کا نہایت چھوٹا ٹکڑا
روزہ	مسلمانوں کا مذہبی فرض
روضہ	باغ، وہ مقبرہ جس پر گنبد ہو
زَن	عورت، ناری، بیوی
ظَن	وہم، گمان، شبہ
سَتر	چھپانا
سَطر	لکیر، قطار

الفاظ	معنی
سُکُوت	امن، خاموشی
سُقُوط	گر پڑنا، کسی شہر پر قبضہ ہونا
سیّاح	ملکوں کی سیر کرنے والا
سیاہ	کالا
شرح	تفسیر، کھول کر کہنا
شرع	سیدھا راستہ، شریعت
شقّ	پھٹا ہوا، دراڑ
شک	شبہ، گمان
صدا	گونج، آواز
سدا	ہمیشہ، لگاتار
صَفَر	دوسرا اسلامی مہینہ
سَفَر	روانگی، سیاحت
ضِیا	روشنی، چمک
ضیاع	ضائع کرنا، برباد کرنا
طاق	یکتا، وہ عدد جو جفت نہ ہو
تاک	انگور کی بیل
ظَہر	پیٹھ، پشت
زہر	قاتل، مہلک
عَرَب	عرب کا باشندہ
اَرب	سو کروڑ

الفاظ	معنی
غرّہ	غرور، گھمنڈ
غُرّا	سفید، روشن، مشہور
فِعل	کام، عمل
فیل	ناکام، نامراد
قاری	پڑھنے والا
کاری	مہلک، بااثر
قَلب	دل
کلب	کتا
قمر	چاند، چاندی
کمر	پیٹھ، پُشت
کَسر	ٹوٹ پھوٹ، ٹکڑا، حصہ
قصر	محل، حویلی، مکان
کُل	تمام، سارا
قُل	صیغہ امر بمعنی کہہ
کلی	غنچہ، بن کھلا پھول
قلعی	ملمع، رنگ، وارنش
گِرا	گرا ہوا محتاج
گِرہ	گانٹھ
لال	سرخ، سوہا
لَعل	سرخ رنگ کا ہیرا

الفاظ	معنی
محدود	حد کیا گیا، گھرا ہوا
معدود	شمار کیا گیا، چند
مُرَبّا	چینی کے قوام میں ملا ہوا پھل
مُربّع	مساوی الاضلاع چوکور
مُزارع	کھیتی کرنے والا کسان
مُضارع	مشابہ، دو زمانوں والا فعل
مَشک	پانی بھرنے کی کھال
مشق	مہارت، بار بار کرنا
مُقرّر	ٹھہرایا گیا، تعینات
مُکرّر	دوبارہ، دوسری دفعہ
ممبر	مجلس کا رکن، حصے دار
منبر	وعظ کہنے کا مقام
نالا	چھوٹی ندی
نالہ	فریاد، واویلا
نذیر	خدا کا خوف دلانے والا
نظیر	مثال، مانند
واقع	ہونے والا، پیش آنے والا
واقعہ	خبر، سانحہ، جگ بیتی
ہامی	ہاں، اقرار، اثبات
حامی	حمایتی، مددگار

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ہل	زمین جوتنے کا آلہ،قلبہ	ہلکا	کم وزن	یکّا	واحد،تاش کا بڑا پتہ
حل	انکشاف،عقدہ کشائی	حلقہ	دائرہ،گھیرہ	یکّہ	گھوڑا گاڑی

وہ الفاظ جن کے ہجے(spellings) ایک جیسے ہیں مگر اعراب اور آواز مختلف ہے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اَجَل	موت	تارَک	پہاڑ کی چوٹی	خَلق	دنیا کے لوگ
اَجَلّ	بڑا بزرگ، بڑی شان والا	تارِک	چھوڑنے والا	خُلق	عادت،خوش مزاجی
اَعراب	بدّو،عرب کے صحرانشیں	ٹِکنا	ٹھہرنا،رکنا	دَر	دروازہ
اِعراب	زبر،زیر،پیش کی علامتیں	ٹَکنا	سِیا جانا، پرویا جانا	دُر	زیادہ،پرے
اِنس	انسان	ثَمن	قیمت،قدر	دَیر	مندر،بت خانہ
اُنس	محبت،اُلفت	ثُمن	آٹھواں حصّہ	دیر	عرصہ،مدّت
بَس	قابو،زور،لاری(bus)	جَانَب	جان پہچان،رشتے دار	دَیا	بخشش
بِس	زہر	جانِب	طرف،رُخ	دِیا	چراغ
بَسَر	گزر،گزارنا	چَین	آرام،سکھ	ڈَگ	لمبا قدم
بِسَر	بھول	چِین	شکن،بل	ڈُگ	مکا،گھونسا
بَونا	پست قد،ٹھگنا	حَب	گولی،قرص	ڈَگر	فولاد کی بنی ہوئی تلوار
بونا	بیج بونا	حُب	محبت،پیار	ذِکر	چرچا،بیاں
بَیل	گائے کا نر	حَسَن	نیک،اچھا	رَسا	شوربا،عرق
بیل	پودا جس کی شاخیں پھیلتی ہیں	حُسن	خوبصورتی،خوبی	رَسّا	موٹی رسی

الفاظ	معنی
زَین	خوبصورتی، سجاوٹ
زِین	ایک موٹا کپڑا، کاٹھی
زَہرہ	پِتّا، قوت
زُہرہ	ناہید، ایک سیارے کا نام
ستر	چھپانا
سَتّر	ساٹھ اور دس (۷۰)
سَحَر	صبح، فجر
سِحر	جادو، طلسم
سَن	رسّی بنانے میں مستعمل پودا
سِنّ	عُمر، سال
سُن	بے حس و حرکت
شَفا	کنارہ، ساحل
شِفا	تندرستی
صَفَر	دوسرا اسلامی مہینہ
صِفر	خالی، بے قیمت، زیرو
ضَعف	بے ہوشی، غشی
ضِعف	دوگنا، دوچند
ضُعف	کمزوری، سستی
طَور	حالت، طرز
طُور	کوہ سینا (بمعنی چکر کاٹنا)

الفاظ	معنی
ظَہر	پیٹھ، پُشت
ظُہر	تیسرے پہر کی نماز
عالَم	زمانہ، دنیا
عالِم	صاحب علم، بہت پڑھا لکھا
عَلَم	جھنڈا، نشان
عِلم	جاننا، واقفیت
غَرّہ	غرور، گھمنڈ
غُرّہ	گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی
فَرق	جدائی، علیحدگی، فاصلہ
فِرَق	فرقہ کی جمع
قَسَم	حلف، سوگند
قِسم	حصہ، جُز
کِلّی	میخ، کھونٹی
کُلّی	منہ میں پانی بھر کر اگلنا
گلا	حلق، آواز
گلّا	نقدی رکھنے کا برتن
گَر	اگر
گُر	اصول، قاعدہ، کلیہ
گلّہ	مویشیوں کا ریوڑ
گِلہ	شکوہ، شکایت

الفاظ	معنی
گِل	مٹی، کیچڑ
گُل	پھول
گھن	ابر، بادلوں کا ہجوم
گِھن	کراہت، نفرت
گُھن	لکڑی، غلّہ کھانے والا کیڑا
لَکھ	لاکھ کا مخفف، سو ہزار
لِکھ	لکھنا، مصدر سے صیغہ امر
مَشک	پانی بھرنے کی کھال
مُشک	خوشبودار
مَقدس	پاک جگہ
مُقدّس	پاک کیا گیا، بے گناہ
مَقدم	تشریف آوری
مُقدّم	بڑھ کر آگے جانے والا
مُقرّر	قرار کیا گیا، ٹھہرایا گیا
مُقرِّر	تقریر کرنے والا
مَلَک	فرشتہ
مَلِک	بادشاہ، فرماں روا
مِلک	ملکیت، زمین داری
مُلک	دیس، سُلطنت
مَہر	حقِ زوجیت کا بین

الفاظ	معنی
مِہر	محبت، دوستی
مُہر	چھاپ، خاتم
نَر	مذکر
نِر	نہ، نہیں

الفاظ	معنی
وَتر	مثلث کا سب سے بڑا ضلع
وِتر	طاق، عشاء کی ۳ رکعتیں
وید	ہندی طریقہ علاج کا طبیب
وید	ہندوؤں کی مقدس کتاب

الفاظ	معنی
ہَوا	گیسوں کا مجموعہ
ہُوا	ہونا (مصدر کا ماضی مطلق)
ہَول	خوف، اندیشہ
ہُول	دھکا، ضرب

اہم نکات

★ دو، الفاظ کا تلفظ میں متشابہ ہونا اور معنی میں مختلف ہونا تجنیس کہلاتا ہے۔ جیسے:۔ اَرض، عرض۔ چوڑی، پچوڑی۔ دعا، دغا۔ کوہ شکوہ۔ محروم، مرحوم۔ یاد، یاد وغیرہ۔ رشتہ تجنیس کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً:۔

تجنیسِ تام: اس میں ایک ہی قسم کے الفاظ مختلف معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:۔ خط (بمعنی) ۱: نوشتہ تحریر ۲: لکیر ۳: حجامت۔ مار (بمعنی) ۱: چوٹ ۲: سانپ۔ یاد (بمعنی) ۱: حفظ، ازبر ۲: ذہن، یادداشت وغیرہ۔ ذومعنی الفاظ تجنیس تام کی صورت ہیں۔ تجنیس تام کو تجنیس معنوی بھی کہتے ہیں۔

تجنیسِ خطی: اس میں الفاظ ہم شکل مگر نقطے مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے:۔ جام، خام۔ عرض، غرض۔ فرض، قرض وغیرہ

تجنیسِ زائد: جس کے ایک کلمے میں دوسرے کلمے سے کوئی حرف زائد ہو۔ جیسے:۔ رتن، برتن۔ جُود، وُجود۔ ہر، زہر وغیرہ

تجنیسِ قلب: جس میں دو الفاظ، حروف کی تعداد اور نوعیت میں ایک جیسے ہوں مگر ترتیب میں مختلف ہوں۔ جیسے:۔ رام، مار۔ شام، ماش۔ محروم، مرحوم وغیرہ

تجنیسِ ناقص: جس میں حروف کی تعداد میں اختلاف ہو۔ جیسے:۔ کوہ، شکوہ وغیرہ

ذو معنی اَلفاظ/ تجنیسِ تام (Homonyms)

وہ الفاظ جن کے دو یا دو سے زائد (مختلف قسم کے) معنی ہوں اُنھیں ذو معنی الفاظ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ پیر (بمعنی) ۱: بزرگ، راہنما۔ ۲: سوموار کا دن۔ نار (بمعنی) ۱: آگ ۲: عورت وغیرہ

وَضاحت: اِن جملوں پر غور کریں۔

۱: عبداللہ کی نواسی نے سو میں سے نواسی نمبر حاصل کیے۔ ۲: چینی عورت نے چینی کے برتن میں چینی ڈالی ہے۔

۳: پیر صاحب پیر کے روز تشریف لائیں گے۔

ان جملوں میں نواسی (بمعنی:۔ بیٹی کی بیٹی ـــــ ایک کم نوے (۸۹))، چینی (بمعنی: چین کا باشندہ ـــــ مٹی کی قِسم سفید شکر، کھانڈ) اور پیر (بمعنی: بزرگ، راہنما ـــــ سوموار کا دن) ذو معنی الفاظ ہیں۔

ذو معنی الفاظ کی مزید وضاحت کے لیے درج ذیل جملوں پر غور کریں۔

الفاظ	معنی	جملے
بال	مُو، رونگٹا	حج کے موقع پر بال کٹوانا لازمی ہیں۔
بال	بچہ، بالک	وہ اپنے بال بچوں سمیت کراچی چلا گیا۔
بھاگ	بھاگنا، چلے جاؤ	پولیس کو دیکھ کر چور بھاگ گیا۔
بھاگ	نصیب	ہر کسی کے اپنے اپنے بھاگ ہیں۔
پھل	نتیجہ	صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔
پھل	میوہ، فروٹ	آم ایک خوش ذائقہ پھل ہے۔
وار	نچھاور، صدقہ	محبِ وطن سپاہی نے ملک پر اپنی جان، وار دی۔
وار	حملہ، چوٹ	اتحاد سے دشمن کا ہر وار، ناکام کیا جاسکتا ہے۔

اردو زبان میں ذو معنی الفاظ کی تعداد بہت زیادہ ہے، بطور مثال اردو میں عام استعمال ہونے والے ذو معنی الفاظ

الفاظ	معنی
اتفاق	اتحاد، میل جول۔۔۔۔غیر متوقع بات، حادثہ
اُڑنا	پرواز کرنا۔۔غائب ہونا۔۔۔سناٹا
آب	پانی، عرق۔۔چمک
آنکھ	بصارت، نظر۔۔۔۔گنے، آلو کی گانٹھ
آہنگ	اِرادہ۔۔۔۔نیت
آیا	آنا۔۔۔آنا کا ماضی مطلق
بار	بوجھ۔۔۔۔اجازت
بیت	گھر۔۔۔شعر
بھاگ	قسمت، نصیب۔۔۔۔چلے جاؤ، چل دو
بھیجا	دماغ، مغز۔۔۔بھیجنا (کا ماضی مطلق)
پیر	بوڑھا۔۔۔۔راہنما۔۔۔۔سوموار (دن)
پھاٹک	بڑا دروازہ۔۔۔۔عدالت کا کٹہرا
تاریخ	مقررہ دن رات۔۔۔۔ماضی کا سچا تذکرہ
تاک	انگور کی بیل۔۔۔۔نشانہ۔۔۔۔دیکھ بھال
تال	تالاب۔۔۔۔عینک کا شیشہ۔۔۔۔سُر
تکیہ	آرام کی جگہ، سرہانہ۔۔بھروسا، اعتماد
تھان	کپڑے کا لمبا ٹکڑا۔۔مقام، اصطبل
ٹاپ	گھوڑے کا سُم۔۔ڈھول بجانے کی چوٹ
ٹن	جھنکار۔۔۔۔۲۸من کا وزن
ٹیپ	مخمس وغیرہ کا آخری شعر۔۔فوج کا دستہ

الفاظ	معنی
ٹھیک	درست، صحیح۔۔۔قابلِ اعتماد۔۔۔خوشنما
ثالِث	منصف۔۔۔۔۔تیسرا
ثور	بیل۔۔آسمان کا تیسرا برج۔۔۔پہاڑ کا نام
جام	پیالہ۔۔۔۔آئینہ۔۔۔۔اَمرود
جگر	کلیجہ۔۔۔پیارا، معشوق۔۔۔اصل حقیقت
جُوں	جیسے۔۔۔وہ کیڑا جو بالوں میں پایا جاتا ہے۔
جُھولا	ہاتھ کا اشارہ۔۔۔فالج
چال	رفتار، چلنے کا انداز۔۔۔عادت، رسم۔۔دھوکا
چاہ	کنواں۔۔۔محبت۔۔۔چاہنا مصدر کا امر
چینی	کھانڈ۔۔۔ملک چین کا باشندہ۔۔سفید مٹی
چھاپا	مُہر، ٹھپا۔۔۔شب خون، اچانک حملہ
حَرف	آواز کو ظاہر کرنے والا نشان۔۔۔۔کنارہ
حساب	علم ریاضی۔۔بھاؤ۔۔قیمت۔۔لین دین
خشک	سوکھا ہوا، روکھا۔۔۔۔۔بے سمجھ، بے مغز
خَط	نوشتہ تحریر۔۔لکیر۔۔لائن۔۔حجامت
دال	اناج۔۔۔۔پرندے کی چونچ کی زردی
دَست	ہاتھ، پنجہ۔۔۔۔پتلا پاخانہ، اسہال
دَستی	ہاتھ سے۔۔۔۔چھوٹا
دَھنک	کمان، قوس۔۔۔۔کشیدے کا کام
ڈاٹ	محراب۔۔۔۔میخ، کیل، کاک

الفاظ	معنی
ڈورا	دھاگا۔۔۔آنکھ کی سرخ رگیں۔۔۔۔جال
ڈھیلا	مٹی کا بڑا ٹکڑا۔۔۔آنکھ کا اندرونی گول حصہ
ذات	اصلیت، خاندان، نسل۔۔۔۔قِسم
ذخیرہ	گودام۔۔۔۔پودوں کی پنیری کی جگہ
رُخ	رخسار، چہرہ۔۔۔جانب، طرف
رُو	چہرہ۔۔۔باعث، سبب
رَمز	آنکھ کا اشارہ۔۔۔نکتہ۔۔۔۔ذو معنی بات
زُبان	انسانی یا حیوانی عضو، جیبھ۔۔۔۔وعدہ
زور	طاقت، وزن۔۔۔۔۔بوجھ
ژاژ	کانٹے دار جھاڑی۔۔۔۔بے ہودہ بات
ژند	پھٹا ہوا کپڑا۔۔۔۔۔بزرگ
سونا	زر، ایک قیمتی دھات۔۔۔۔آنکھ لگنا، نیند آنا
سیدھا	سامنے، براہ راست۔۔۔۔بھولا
شکل	صورت، چہرہ۔۔۔۔قِسم
شہادت	گواہی۔۔۔۔۔راہِ خدا میں جان دینا
صَرف	خرچ کرنا۔۔کلموں کی شناخت اور ادل بدل کا علم
صفائی	پاکیزگی، صاف ہونا۔۔۔۔پُھرتی، چالاکی
ضرب	چوٹ۔۔۔شعر کا آخری رکن۔۔۔علم حساب
ضمیر	دل۔۔۔وہ اسم جو دوسرے اسم کی جگہ استعمال ہو
طبق	تھال۔۔۔منزل۔۔۔گھوڑوں کی بیماری

الفاظ	معنی
طَرح	مانند، مثل۔۔۔بنیاد، جڑ
ظالم	ظلم کرنے والا۔۔۔جاہل، وحشی
ظَرف	برتن۔۔۔دانائی۔۔۔اسمِ ظرف
عرض	گزارش۔۔۔چوڑائی
علّت	وجہ۔۔۔بہتان، الزام
عین	آنکھ۔۔۔چشمہ۔۔۔حقیقت۔۔ہو بہو
غربت	بے وطنی، مسافرت۔۔۔مفلسی، ناداری
غمّاز	آنکھ سے اشارہ کرنے والا۔۔۔۔جاسوس
فَرد	ایک شعر۔۔۔چادر۔۔۔۔بے مثل
فصل	کلام کا ایک حصہ۔۔۔اناج کی پیداوار
قِصہ	کہانی، حکایت۔۔۔۔لڑائی جھگڑا
قلم	لکھنے کا آلہ۔۔پیوند کے لیے کاٹی گئی شاخ
قیامت	قائم کرنا۔۔روزِ جزا۔۔مصیبت، دشوار
کاٹنا	کترنا۔۔دانت مارنا۔۔۔آگے نکل جانا
کان	سننے کا عضو، گوش۔۔۔معدن
کانٹا	خار۔۔۔مچھلی پکڑنے کا آلہ۔۔۔۔دشمن
کف	پنجہ، ہتھیلی۔۔۔۔جھاگ۔۔پاؤں کا تلوا
کھویا	دودھ کا ماوا، ربڑی۔۔۔۔۔گم، محو
گرم	جلتا ہوا، تتّا۔۔۔ناراض، تیز دھار
گزر	راستہ۔۔آمدورفت۔۔بسر اوقات، گزارہ

الفاظ	معنی
گُل	پھول۔۔۔حقّے کا جلا ہوا تمبا کو
گھڑنا	تراشنا۔۔۔جھوٹی بات بنانا
لپٹنا	چمٹنا۔۔۔بل کھانا۔۔۔کشتی کرنا
لہر	پانی کی موج۔۔۔دیوانگی
مار	چوٹ،ضرب۔۔۔بددعا۔۔۔سانپ
مِہر	محبت،دوستی،پیار۔۔۔سورج
مَیل	کیچڑ،فضلہ۔۔۔۔۔رغبت،کدُورت
نار	آگ۔۔۔عورت،بیوی

الفاظ	معنی
وظیفہ	پنشن،تنخواہ۔۔۔کسی بات کی رَٹ لگانا
وَقف	ٹھہراؤ۔۔۔خدا کے نام پر چھوڑی ہوئی چیز
ہاتھ	آدھ گز کا ناپ۔۔۔قابو،اختیار
ہار	پھولوں یا موتیوں کی مالا۔۔۔شکست
ہٹ	ضِد۔۔۔۔دُکّان۔۔۔۔پرے دور
یاد	حفظ،اَزبر۔۔۔۔ذہن۔۔۔یادداشت
یاس	نااُمیدی،۔۔۔۔۔خوف،دھڑکا
یتیم	جس کا باپ مرگیا ہو۔۔۔نہایت قیمتی

اہم نکات

★ ذومعنی اور متشابہ الفاظ میں فرق

ذومعنی الفاظ ہجّے (spellings) اعراب اور آواز میں ایک جیسے ہوتے ہیں،مگر معنی مختلف ہوتے ہیں۔جیسے:۔جام (بمعنی) ا: پیالہ ۲:آئینہ ۳: اَمرود جبکہ متشابہ الفاظ کی ظاہری شکل وصورت (ہجے یا آواز) میں کوئی مشابہت ہوتی ہے اور معنی مختلف ہوتے ہیں۔متشابہ الفاظ کی دوصورتیں ہیں:۔ ا:ایسے الفاظ جن کا املاء ایک جیسا مگر اعراب میں فرق ہو جیسے:۔ دَور،دُور۔ زَین،زِین وغیرہ ۲:ایسے الفاظ جن کی آواز ایک جیسی مگر،ان کے املاء میں فرق ہو۔جیسے:۔سیاح،سیاہ وغیرہ

★ ذومعنی الفاظ کی تذکیروتانیث

ذومعنی الفاظ کی تذکیروتانیث بھی ان کے معنی کے اعتبار سے ہوتی ہے۔مثلاً:''بار'' بمعنی بوجھ مذکر ہے جبکہ''بار'' بمعنی باری مؤنث ہے۔اسی طرح''مِہر'' بمعنی سورج مذکر ہے اور''مِہر'' بمعنی الفت مؤنث استعمال کیا جاتا ہے۔

وضاحت: درج ذیل الفاظ اور معنی کے اعتبار سے ان کی تذکیروتانیث پر غور کریں:۔

الفاظ	مذکر بلحاظِ معنی	مؤنث بلحاظِ معنی
آب	پانی	چمک
آہنگ	اِرادہ	آواز
بیت	گھر	شعر

الفاظ	مذکر بلحاظِ معنی	مؤنث بلحاظِ معنی
عرض	چوڑائی	گزارش
قلم	لکھنے کا آلہ	کاٹی ہوئی شاخ
کان	سننے کا عضو	معدن

سابقے اور لاحقے (Prefix & Suffix)

سابقے (Prefix)

وہ حروف جو نئے الفاظ اور تراکیب بنانے کے لیے مفرد، اَلفاظ سے پہلے لگائے جاتے ہیں، اُنھیں سابقے کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ''با'' سابقہ سے: باادب، باقاعدہ، باوقار وغیرہ۔

لاحقے (Suffix)

وہ حروف جو نئے الفاظ اور تراکیب بنانے کے لیے مفرد، اَلفاظ کے بعد لگائے جاتے ہیں اُنھیں لاحقے کہتے ہیں۔ جیسے:۔
''باز'' لاحقہ سے: جاں باز، خلاباز، دھوکے باز وغیرہ۔

کلام کا دائرہ کار وسیع کرنے کے لیے سابقے اور لاحقے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ سابقے، لاحقے اور ان سے بننے والے الفاظ اور مرکبات بامعنی ہوتے ہیں۔ سابقے اور لاحقے مفرد اَلفاظ سے پہلے یا بعد میں آ کر نہ صرف نئے الفاظ اور مرکبات بناتے ہیں بلکہ ان میں خاص معنی بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ جیسے:۔ خوش (بمعنی عمدہ) سابقہ سے: خوش ذائقہ (لذیذ، مزیدار)
خوش کلام (اچھی گفتگو کرنے والا)
یافتہ (بمعنی حاصل کیا ہوا) لاحقہ سے: انعام یافتہ (جس کو انعام ملا ہو) سزا یافتہ (جس کو سزا ملی ہو)

- ★ اسم صفت بنانے کے لیے سابقے اور لاحقے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ اہل (سابقہ) سے: اہلِ بیت، اہلِ دل، اہلِ علم وغیرہ۔ مند (لاحقہ) سے: دردمند، دولت مند، صحت مند وغیرہ۔
- ★ اسمِ صفت میں نفی کا مفہوم لانے کے لیے۔ جیسے:۔ اَن (سابقہ) سے: اَن پڑھ، انجان، ان مِٹ وغیرہ لا (سابقہ) سے: لاتعداد، لاجواب، لامحدود وغیرہ۔
- ★ اسم مصغّر اور اسم مکبر بنانے کے لیے۔ جیسے:۔ شہ (سابقہ) سے: شہ باز (شہباز)، شہ رگ، شاہراہ وغیرہ۔
چہ (لاحقہ) سے: باغیچہ، دیگچہ، صندوقچہ وغیرہ۔
- ★ بعض الفاظ ایسے ہیں جو بطور سابقہ اور بطور لاحقہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:۔ پا، دار، دل، علم، قلم، کار، کوٹ وغیرہ۔

دِل (سابقہ سے): دل آویز، دل برداشتہ، دل ربا، دل فریب، دل نشین وغیرہ۔
دِل (لاحقہ سے): بزدل، شیر دل، کمزور دل، نیک دل وغیرہ۔
پا (سابقہ سے): پابند، پاپوش، پاجامہ وغیرہ۔ پا (لاحقہ سے): آبلہ پا، پس پا، دیرپا وغیرہ۔

عام استعمال ہونے والے اہم سابقے، لاحقے اور اُن سے بننے والے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

حروف/الفاظ	سابقے
ا	اٹل، اٹوٹ، اچھوت، اکھنڈ، امر
اَن	ان پڑھ، انجان، ان گنت، اَن مِٹ، انمول
اہل	اہلِ بیت، اہلِ دل، اہلِ علم، اہلِ فن، اہلِ کمال
با	بااَدب، بااُصول، باتدبیر، باضابطہ، باقاعدہ، بامعنی، باوقار، باہمّت
بد	بدچلن، بدزُبان، بدکردار، بدمزاج، بدنصیب
بے	بےادب، بے جوڑ، بےحد، بےدھڑک، بےشعور، بےکار، بے گناہ، بےوقوف، بے ہوش
بیت	بیتُ اللہ، بیتُ الحرام، بیتُ العُروس، بیتُ المال، بیت المعمور، بیتُ المقدس
پا	پابند، پاپوش، پاجامہ، پازیب، پامال
پُر	پُرجوش، پُردرد، پُرزور، پُرکیف، پُرمغز، پُرمعنی، پُرنَم
پس	پس پا، پس پُشت، پس خوردہ، پس ماندہ، پسِ منظر
پنج	پنجاب (پنج آب)، پنج آہنگ، پنج تن، پنجگانہ (پنج کانہ)، پنج شنبہ، پنج وقت
پیش	پیش قدمی، پیش بین، پیش دستی، پیش کش، پیشِ نظر
تنگ	تنگ حال، تنگ چشم، تنگ دل، تنگ دست، تنگ ظرف، تنگ نظر
تیز	تیز پرواز، تیز رفتار، تیز مزاج
جاں	جانباز (جاں باز)، جاں بخشی، جاں بلب،
جائے	جائے پناہ، جائے حادثہ، جائے وُقوعہ، جائے نماز
چو	چوبرجی، چوپایہ، چوراہا، چوعرقہ، چوکور
خر	خردجال، خردماغ، خرکار، خرگوش، خرمست
خوب	خوب تر، خوب رُو، خوب سیرت، خوب صورت، خوب کلاں

سابقے	حروف/الفاظ
خودپسند، خوددار، خودرو، خودسر، خودغرض، خودفریب، خودکار	خود
خوشبو، خوش خلق، خوش ذائقہ، خوشنما، خوش مزاج	خوش
خیراَندیش، خیرخواہ، خیرسگالی، خیرطلب	خیر
دارُالامان، دارُالحرب، دارُالحکمت، دارُالحکومت، دارُالعمل، دارُالمطالعہ	دار
دراصل، درآمد، درپردہ، درپیش، درحقیقت، درکار،	در
دل آویز، دل برداشتہ، دل ربا، دل خراش، دل فریب، دل گیر، دل نشین	دل
ذی رُوح، ذی شان، ذی شعور، ذی عقل، ذی وقار	ذی
راہبر، رہزن، راہگیر، راہنما	راہ
سرانجام، سربلند، سرتاج، سرچشمہ، سرشار، سرکش، سرگرم، سرنگوں	سر
شہباز، شہتوت، شاہراہ، شہ رگ، شہ زور، شہ سُرخی، شہ سوار	شہ
صاحبِ اَولاد، صاحبِ ثروت، صاحبِ جمال، صاحبِ شعور، صاحبِ علم، صاحبِ عقل، صاحبِ کمال	صاحب
علم پرور ،علم دوست	علم
غیر اِعلانیہ، غیرحاضر، غیرضروری، غیرموزوں، غیرمفید، غیرملکی	غیر
قابلِ تحسین، قابلِ تعریف، قابل دید، قابلِ ذکر، قابلِ رَشک، قابل سزا، قابلِ علاج	قابل
قلم تراش، قلم دان، قلم کار، قلم کش، قلم کشیدہ	قلم
کارآمد، کاربند، کارخانہ، کارساز، کارفرما، کارکن، کارگر، کارنامہ	کار
کوٹ ادُّو، کوٹ عمرانہ، کوٹ غازی، کوٹ مومن	کوٹ
کم بخت، کم ترین، کم زور، کم سن، کم ظرف، کم عقل، کم عمر، کم ہمّت	کم
گل اندام، گل برگ، گل پوش، گل دستہ	گل
لاتعداد، لاجواب، لاحاصل، لاچار، لاعلم، لاوارث، لامحدود	لا

حروف/الفاظ	سابقے
مہا	مہااُوت، مہابھارت، مہاپاپ، مہادَھن، مہادیو، مہاراجہ، مہارانی، مہاکاج، مہاکوپ
میر	میرِ دفتر، میرِ دیوان، میرِ شکار، میرِ عمارت، میرِ مجلس، میرِ قوم
ن	ندید، نڈر، نکما، نکھٹو
نا	ناتمام، ناپاک، ناچیز، ناحق، نادان، ناسمجھ، نالائق، ناممکن
نیک	نیک دل، نیک نام، نیک نیّت، نیک مزاج
نیم	نیم برہنہ، نیم پختہ، نیم جان، نیم مُردہ
ہر	ہربار، ہرجائی، ہردم، ہرسُو، ہرکارہ
ہم	ہم جماعت، ہم جنس، ہم خیال، ہم زلف، ہم سفر، ہم شکل، ہم عمر، ہم وطن، ہم نام
یک	یک بار، یک جا، یک جان، یک دم، یک سُو، یک زبان، یک لخت، یک مشت

حروف/الفاظ	لاحقے
اَفروز	بزم افروز، جہاں افروز، دل افروز، عالم افروز
اَفزا	راحت افزا، رُوح افزا، صحت افزا، ہمت افزا
اندوز	ذخیرہ اندوز، لطف اندوز
اَندیش	بداندیش، خیراندیش، دُوراَندیش
انگیز	الم انگیز، آتش انگیز، بغاوت انگیز، سحرانگیز، شرانگیز، فتنہ انگیز، ولولہ انگیز
آباد	اسلام آباد، جہان آباد، فاروق آباد، فیصل آباد، وزیرآباد، ہارون آباد
آموز	جنگ آموز، سبق آموز، نصیحت آموز، نوآموز
آور	بخت آور، حملہ آور، خواب آور، قدآور، نیندآور
بار	اَشک بار، بُردبار، سبک بار، گراں بار، گوہربار، مشک بار
باز	دغاباز، دھوکے باز، کبوترباز، نیزہ باز، نیم باز، ہواباز
بان	باغبان، پاسبان، دربان، فیل بان، گاڑی بان، نگہبان، مہربان
بخش	حیات بخش، خطابخش، صحت بخش، فرحت بخش
بند	پابند، تہہ بند، قلم بند، کمربند، نظربند
بین	باریک بین، پیش بین، خوردبین، دُوربین، عیب بین
پا	پس پا، دیرپا، گریزپا
پرست	اناپرست، بت پرست، زن پرست، شکم پرست، وطن پرست، وفاپرست
پرور	بندہ پرور، روح پرور، سخن پرور، علم پرور، غریب پرور
پسند	امن پسند، تن پسند، تنہائی پسند، خلوت پسند، خودپسند، من پسند
پور	بہاول پور، جلال پور، خیرپور، شکارپور، غازی پور، نندی پور
پوش	پاپوش، پردہ پوش، خطاپوش، رُوپوش، سفید پوش، عیب پوش، میزپوش، نقاب پوش

حروف/الفاظ	لاحقے
تر	بدتر، خوب تر، عظیم تر، غریب تر، قریب تر، کم تر
تراش	پنسل تراش، سنگ تراش، قلم تراش، ناخن تراش
ترین	امیر ترین، آسان ترین، بدترین، خوبصورت ترین، عظیم ترین، غریب ترین، قریب ترین،
جُو	جنگ جُو، عیب جُو، مہم جُو
چی	باورچی، خزانچی، صندوقچی، طنبورچی، طبلچی
چیں	خوشہ چیں، عیب چیں، نکتہ چیں
خانہ	باورچی خانہ، دولت خانہ، ڈاک خانہ، شفاخانہ، عبادت خانہ، غریب خانہ، غسل خانہ، کتب خانہ
خوار	بسیارخوار، خونخوار، شیرخوار، غم خوار، مے خوار
خواہ	بدخواہ، خاطرخواہ، خیرخواہ، عذرخواہ
دار	ایماندار، جاندار، خوددار، دین دار، زمین دار، قرض دار، مالدار، وفادار
دان	پان دان، تھوک دان، سائنسدان، قدردان، قلم دان، گل دان
دانی	آزاربند دانی، تِلّے دانی، چائے دانی، سرمہ دانی، صابن دانی، مچھردانی، نمک دانی
دل	بزدل، بے دل، شیردل، صاحبِ دل، کمزور دِل، نیک دل
رُبا	اَندوہ رُبا، دِل رُبا، ہوش رُبا
ریز	اَشک ریز، برگ ریز، خونریز، عرق ریز، گوہرریز
زار	چمن زار، سبزہ زار، گل زار، لالہ زار، مرغ زار
زدہ	آتش زدہ، آفت زدہ، حیرت زدہ، سیلاب زدہ، غم زدہ، قحط زدہ
ساز	بہانہ ساز، جِلد ساز، حیلہ ساز، زَمانہ ساز، کارساز، گھڑی ساز، نغمہ ساز
ستان	پاکستان، پرستان، اَفغانستان، ریگستان، شبستان، قبرستان، گلستان، نخلستان
سرائے	حرم سرائے، ماتم سرائے، مہمان سرائے

حروف/الفاظ	لاحقے
شُدہ	تحریرشُدہ، حل شدہ، دفن شدہ، ذخیرہ شدہ، شادی شدہ، طے شدہ
طلب	خیرطلب، دادطلب، شہرت طلب، محنت طلب، مرمت طلب
عِلم	اہلِ علم، بےعلم، صاحبِ علم، کم علم، طالبِ علم
فروش	اشطام فروش، خوانچہ فروش، دہی فروش، سبزی فروش، مے فروش، میوہ فروش
فریب	خودفریب، دل فریب، مردم فریب
فشاں	اَشک فشاں، ضوفشاں، گل فشاں، گوہرفشاں، قندفشاں
قلم	اہلِ قلم، صاحبِ قلم
کار	اہلکار، بدکار، بےکار، پُرکار، پیش کار، دستکار، سہولت کار، فن کار، قلم کار، کاشتکار
کدہ	آتش کدہ، بت کدہ، صنم کدہ، عشرت کدہ، ماتم کدہ، مے کدہ
کش	آراکش، بادکش، تارکش، سرکش، کدوکش، مے کش
کوٹ	پٹھان کوٹ، راج کوٹ، سیالکوٹ، شاہ کوٹ، عمرکوٹ
گاہ	آرام گاہ، بارگاہ، بندرگاہ، پناہ گاہ، جنازہ گاہ، چراگاہ، درگاہ، درس گاہ، شکارگاہ، عیدگاہ
گار	پرہیزگار، خدمت گار، طلب گار، گنہگار، مددگار
گداز	تن گداز، جاں گداز، دل گداز
گر	بازی گر، جادوگر، زرگر، ستم گر، کاری گر
گڑھ	اعظم گڑھ، چندی گڑھ، شکرگڑھ، علی گڑھ، مظفرگڑھ
گو	دروغ گو، راست گو، شعرگو، کم گو
گیر	بغل گیر، پناہ گیر، دامن گیر، دست گیر، دل گیر، عالم گیر، ملک گیر
گھر	بجلی گھر، تارگھر، چڑیاگھر، عجائب گھر، کتاب گھر، گھنٹہ گھر
مائل	زردی مائل، سبزی مائل، سرخی مائل

حروف/الفاظ	لاحقے
مند	دردمند، دولت مند، خواہش مند، صحت مند، ضرورت مند، عقل مند
منڈی	چونامنڈی، سبزی منڈی، غلہ منڈی، میوہ منڈی، نمک منڈی
ناک	اَلم ناک، اَفسوس ناک، تابناک، حیرت ناک، خبرناک، خطرناک، خوفناک، دردناک
نشین	تخت نشین، پردہ نشین، خانہ نشین، دل نشین، ذہن نشین
نگر	احمد نگر، بہاول نگر، سری نگر
نما	انگشت نما، بدنما، جہاں نما، خودنما، خوشنما، قبلہ نما
نواز	بندہ نواز، ذرہ نواز، طبلہ نواز، غریب نواز، مہمان نواز، ے نواز
یاب	فتح یاب، فیض یاب، کامیاب، کم یاب، نایاب
یافتہ	اِنعام یافتہ، تربیّت یافتہ، خطایافتہ، سزایافتہ، مراعات یافتہ

مُتَرَادِفُ اَلفاظ (Synonyms)

وہ الفاظ جن کے معنی ایک جیسے ہوں، اُنھیں ایک دوسرے کا مترادف کہتے ہیں۔ جیسے:۔ اُجرت، مزدوری۔ پرچم، جھنڈا۔ مسافر، راہی وغیرہ۔

وضاحت: ان جملوں اور شعر پر غور کریں۔

۱: اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ ۲: حکیم لقمان بہت دانا اور زیرک انسان تھے۔

ایک ہی کشتی کے ہیں مسافر، اک منزل کے راہی
اپنی آن پہ مٹنے والے، ہم جانباز سپاہی

اِن جملوں اور شعر میں حفظ۔امان (بمعنی حفاظت) دانا۔زیرک (بمعنی عقل مند) اور مسافر۔راہی (بمعنی راہ گیر) ایسے الفاظ ہیں جو آپس میں ہم معنی ہیں یعنی دونوں کے معنی ایک جیسے (ملتے جلتے) ہیں۔

اردو زبان میں دوسری کئی زبانوں کے سیکڑوں الفاظ شامل ہیں۔ان میں سے بعض الفاظ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔بولنے، لکھنے اور پڑھنے کے دوران مترادف الفاظ کے مناسب استعمال سے نہ صرف لفظوں اور معنوں میں ربط پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ کلام میں حُسن، خوبصورتی اور فصاحت بھی پیدا ہوتی ہے۔

بطور مثال، عام استعمال ہونے والے الفاظ اور ان کے مترادف کی فہرست درج ذیل ہے۔

الفاظ	مترادف الفاظ
الف۔آ	
اُجرت	مزدوری، صلہ، معاوضہ، بدلا
اَچانک	یک دم، یکا یک، اتفاقاً
اِقتصادی	معاشی، مالی
اِنتشار	پراگندگی، گھبراہٹ، پریشانی، تردد
اِنتقام	بدلہ، عوض، پاداش
اِمام	پیشوا، ہادی

الفاظ	مترادف الفاظ
اہلیہ	زوجہ، بیوی، جورو
ایکا	اتحاد، اتفاق، یک جہتی
آرزو	خواہش، تمنا، حسرت، اَرمان
آزاد	بے نیاز، فارغ، خودمختار، بے پروا
آس	آشا، امید، خواہش، آرزو
آسُودگی	چین، آرام، راحت
آشیاں	گھونسلا، نشیمن، گھر

الفاظ	مترادف الفاظ
آفت	مصیبت، سختی، وبال، بلا، مشکل
آمادہ	تیار، رضامند، مستعد
آن	عزّت، حرمت، لاج، شان وشوکت
	ب
باغ	چمن، پھلواڑی، گل زار، گلشن، گلستان
بلبلایا	تڑپا، بے قرار ہوا، گڑگڑایا
بن	جنگل، بیلا، ویرانہ
بوڑھا	ضعیف، عمر رسیدہ، جہاں دیدہ، تجربہ کار
بُوند	قطرہ، نُطفہ
بہادر	دلیر، شجاع، سورما، جری، بے باک
بھول	فراموشی، سہو، نسیان، غلطی، قصور
بے چین	بے قرار، مضطرب، بے آرام، بے کل
بے مثال	لاجواب، یگانہ، لاثانی، بے نظیر، بے مثل
	پ
پربت	پہاڑ، کہسار، جبل، کوہ
پرچم	جھنڈا، علم، نشان
پرندہ	طائر، پنچھی، پکھیرو
پہاڑ	کوہ، پربت، کہسار
پھول	گل، شرارہ، فلاور
پیشہ	کام، دھندا، روزگار

الفاظ	مترادف الفاظ
	ت
تباہی	بربادی، خرابی، ذلت، ویرانی، مصیبت
ترقی	بلندی، برتری، کمال، افزونی، بہتری، اضافہ
تماشا	کرتب، کھیل، شعبدہ، بازی گری
	ٹ
ٹھگ	لٹیرا، دغاباز، فریبی، نوسرباز
	ث
ثابت	پورا، سارا، قائم، پائیدار، یقینی، مضبوط
ثمر	پھل، میوہ، نتیجہ، فائدہ، فروٹ
	ج
جانباز	جاں نثار، جان ہار، بیباک، دلیر، شجاع
جمال	خوبصورتی، خوبی، حُسن، رُوپ، جوبن
جنّت	بہشت، باغ، فردوس، سُوَرگ
جہان	دنیا، عالم، سنسار، جگ
جھگڑا	تنازع، دنگا، فساد، تکرار، حجت، نفاق
	چ
چاند	قمر، مہ، ماہ تاب، چندرماں، چندا، ماہ
چاہت	طلب، خواہش، محبت، پیار، ضرورت
چمن	باغ، پھلواڑی، گلشن، گل زار، گلستان
چَین	راحت، آرام، سکھ، عیش، اطمینان، قرار

الفاظ	مترادف الفاظ
	ح
حُجت	دلیل، برہان، تکرار، بحث
حقدار	مستحق، کے لائق، قابل
حیثیت	بساط، مقدور، رتبہ، درجہ، اسلوب، قدرت
	خ
خراب	ضائع، اکارت، بُرا، اُجاڑ، ویران
خُو	عادت، خصلت، سبھاؤ
خواتین	عورتیں، مستورات، زنان، بیگمات
خواہش	آرزو، تمنا، رغبت، مرضی، مُراد
خیر	بھلائی، بہتری، سلامتی، عافیت، خیریت
	د
دانا	عقل مند، ذی جوہر، ذہین، دانش مند، گنی
درد	تکلیف، دُکھ، ٹیس، ہوک، کسک، سوز و گداز
دُشمن	حریف، رقیب، عدو، بدخواہ، بَیری
دن	یوم، روز، ساعت
دور	زمانہ، گردش، عہد، چکر
دھرتی	زمین، مٹی، اراضی
	ڈ
ڈھارس	تسلی، امید، سہارا، اِستقلال
ڈھب	ڈھنگ، روش، طور، طریقہ، طرز، موقع

الفاظ	مترادف الفاظ
ڈھنگ	طریقہ، طرز، روش، ڈھب، طور، چلن، وضع
	ذ
ذات	اَصلیت، حقیقت، ماہیت
ذہین	دانا، زِیرک، عقل مند، دانش مند، ہوشیار
	ر
رات	شب، لیل، رَین
راحت	خوشی، چین، قرار، سُکھ، سُکون، آسودگی
راہی	مسافر، راہ رو، راہگیر
رحم دِل	مہربان، ہمدرد، رقیق القلب
رَنج	دُکھ، تکلیف، ملال، اَفسوس، پچھتاوا، اندوہ
	ز
زَبردَست	توانا، غالب، طاقتور، قوی
زمانہ	عہد، دور، جُگ، عرصہ، مُدّت، رَاج
زندگی	زیست، حیات، جیون
زور	طاقت، قوت، شکتی قابو، اختیار
	س
ساجھی	دوست، شریکِ کار، پارٹنر
سبز	ہرا، شاداب، تروتازہ
ستارے	نجوم، کواکب، تارے، بُرج
سُندَر	خوبصورت، حسین، شکیل، جمیل

الفاظ	مترادف الفاظ
سنگ دل	بے رحم، ظالم، سخت گیر، نامہربان
سورج	آفتاب، شمس، مہر، خورشید
سہارا	مدد، بھروسا، ٹیک، اڑواڑ، وسیلہ
	ش
شاخ	ڈالی، ٹہنی
شجاعت	بہادری، دلیری، جرأت، جواں مردی
شکست	ہار، مات، ہزیمت، ٹوٹ پھوٹ
شہرت	مشہوری، چرچا، ناموری، شُہرہ
	ص
صاف	اُجلا، کھرا، نرمل، بے داغ، کورا، واضح
صحرا	ریگستان، ویرانہ، بیابان
صحیح	درست، ٹھیک، بجا، کامل
	ض
ضَرَرْرَساں	نقصان دِہ، تکلیف دِہ، خسارہ پہنچانے والا
ضروری	لازمی، واجب، ناگزیر، تاکیدی، اَہم
ضعیف	کمزور، بوڑھا، ناتواں
	ط
طاقت	قوت، زور، بل، جرأت، بساط، حوصلہ، مجال
طہارَت	پاکیزگی، صفائی، پاکی، جھاڑ پونچھ
طمع	لالچ، حرص، ہوس، لوبھ

الفاظ	مترادف الفاظ
	ظ
ظاہر	واضح، آشکار، عیاں، روشن، کھلا ہوا
ظلم	بے انصافی، بے رحمی، ستم، زبردستی، زیادتی
ظلمت	تاریکی، اَندھیرا
	ع
عداوت	دشمنی، بغض، کینہ، مخالفت، خصومت
عرض	اِلتجاء، بیان، گزارش، التماس
عزم	اِرادہ، قصد، نیت، ہمّت
	غ
غرور	اَکڑ، تکبر، فخر، گھمنڈ، ناز، خود بینی
غریب	مفلس، نادار، اجنبی، پردیسی
غور	سوچ، فکر، خبر گیری، حفاظت
	ف
فرمان	حکم، پروانہ، حکم نامہ، شاہی سند
فضول	نکما، فالتو، زائد، بے فائدہ، بے کار، لاحاصل
فلک	آسمان، آکاش، گگن
فوج	سپاہ، لشکر، عسکر، جتھا
	ق
قرض	اُدھار، مستعار
قوّت	طاقت، قدرت، زور، توانائی

الفاظ	مترادف الفاظ
قوّتِ نمو	روئیدگی کی طاقت، پھلنے پھولنے کی قوت
قوم	گوت، فرقہ، نسل، ذات
ک	
کامیابی	نصرت، فتح یابی
کثرت	زیادتی، اَفراط، بہتات، جُھرمٹ
گ	
گاؤں	دیہات، موضع، دیہہ
گگن	آسمان، فلک، آکاش
گلستان	چمن، گل زار، باغ، پھلواری، گلشن
گلشن	باغ، گلزار، چمن، پھلواری، گلستان
گھمنڈ	غرور، تکبر، فخر، اکڑ، خود بینی
گیت	نغمہ، راگ، سرود، بھجن
ل	
لاغر	کمزور، نحیف، دُبلا، نزار، ناتواں، پتلا
لائق	اہل، قابل، دانا، گنی، ذِی جوہر، مستعد
لطف	مزہ، حلاوت، عمدگی، عنایت، مہربانی
م	
مدافعت	مزاحمت، دفعیہ، تردید، روک
مساوی	برابر، یکساں، ہم سر
مصروفیت	مشغولیت

الفاظ	مترادف الفاظ
مصیبت	تکلیف، دکھ، رنج، صدمہ، مشکل
موت	اَجل، مرگ، وفات، قضا، اِنتقال
ن	
نادِم	شرمندہ، پشیمان، خجل، شرم سار
ناقص	اَدھورا، عیب دار، نامکمل، غیر خالص، کھوٹا
نحیف	کمزور، دبلا، پتلا، لاغر، ناتواں، ضعیف
نزدیک	قریب، پاس
نقلی	جعلی، کھوٹا، مصنوعی، جھوٹا
و	
وابستگی	تعلق، سروکار، واسطہ، لگاؤ
وجہ	باعث، کارن، سبب، دلیل، طریقہ
وسیع	چوڑا، کشادہ، فراخ
ہ	
ہادی	راہبر، راہنما، پیشوا
ہدف	نشانہ، زور، مار
ہراس	خوف، ڈر، ہول، ناامیدی، مایوسی
ہریالی	سبزہ، تازگی، دُوب، سبزہ زار
ی	
یقین	اِعتبار، اعتماد، اطمینان، بلاشک، بے شبہ
یگانگت	قرابت، اتحاد، اتفاق، یکتائی

قواعد
گرامر کے حصے
حرف
لفظ
حصہ صرف
حصہ نحو
لفظ موضوع
لفظ مہمل
کلمہ
اسم
فعل
حرف
حروف کی اقسام
حروف جار
اضافت
عطف
علت
بیان
شرط وجزا
استدراک
استثنا
نفی
تخصیص
تاکید
تنبیہ
ندا
تحسین
نفرین
تحیر
پناہ
تاسف
انبساط
اقسام حروف فجائیہ
استفہام
ایجاب
تشبیہ
بلحاظ زمانہ
فعل ماضی
حال
مستقبل
مضارع
امر
نہی
ماضی مطلق
قریب
بعید
شکیہ
استمراری
تمنائی
بلحاظ فاعل
فعل لازم
متعدی
معروف
مجہول
تام
ناقص
بلحاظ معنی
اسم کی اقسام
اسم معرفہ
اسم نکرہ
اسم علم
اسم ضمیر
اسم اشارہ
اسم موصول
قریب
بعید
ضمیر کی صورتیں
ضمیر غائب
حاضر
متکلم
ضمیر کی حالتیں
ضمیر فاعلی
مفعولی
اضافی
اسم علم کی اقسام
لقب
خطاب
کنیت
تخلص
عرف
بلحاظ بناوٹ
اسم مصدر
اسم مشتق
اسم جامد
اسم فاعل
اسم مفعول
اسم حاصل مصدر
اسم حالیہ
اسم معاوضہ
قیاسی
سماعی
قیاسی
سماعی
مصدر کی اقسام
مصدر مفرد
مرکب
لازم
متعدی
اسم نکرہ کی اقسام
بلحاظ معنی
اسم صفت
اسم ذات
اسم کیفیت
اسم عدد
اسم جنس
مصغر
مکبر
ظرف
آلہ
صوت
اسم جمع
مذکر
مؤنث
ظرف زماں
ظرف مکاں
صفت کی اقسام
ذاتی
نسبتی
مقداری
عددی
معین
غیر معین
معین
غیر معین
صفت ذاتی کے درجے
تفضیل نفسی
تفضیل بعض
تفضیل کل
واحد
تثنیہ
جمع
جمع الجمع
کلام / مرکب
مرکب کی اقسام
مرکب تام
(جملہ)
مرکب ناقص
جملے کے حصے
مسند
مسند الیہ
مرکب ناقص کی اقسام
مرکب اضافی
عطفی
توصیفی
اشاری
جاری
ندائیہ
عددی
امتزاجی
تابع موضوع
تابع مہمل
جملے کی اقسام
بلحاظ معنی
جملہ انشائیہ
خبریہ
اسمیہ
فعلیہ
جملہ اسمیہ کے اجزا
مبتدا
خبر
فعل ناقص
متعلق خبر
جملہ فعلیہ کے اجزا
فاعل
مفعول
فعل تام
متعلق فعل
جملے کی اقسام
بلحاظ بناوٹ
مفرد جملہ
مرکب جملہ
منفی
سوالیہ
حکمیہ
فجائیہ
بلاواسطہ
بالواسطہ

حصّہ نَحْو (Syntax)

نَحْو (Syntax)

وہ علم جس سے کلمات کو جوڑنا، ان کی ترکیب اور ان کا باہمی تعلّق معلوم ہو، اُسے علمِ نحو کہتے ہیں۔ قواعد کے اس حصے میں اجزائے کلام کو ترتیب دینے اور الگ الگ کرنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے اور مختلف کلمات کے باہمی تعلق کا پتا چلتا ہے۔
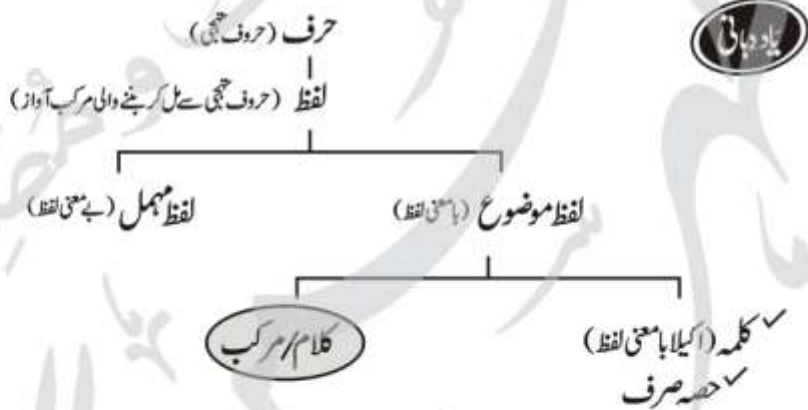
کلام (مرکب) (Talk)

دو یا دو سے زیادہ بامعنی الفاظ کے مجموعے کو کلام (مرکّب) کہتے ہیں۔ ان جملوں پر غور کریں:۔

۱: علم بڑی دولت ہے۔ ۲: سچائی میں نجات ہے۔ ۳: شب و روز ۴: یہ کتاب ۵: نیک لڑکی وغیرہ

مرکّب (کلام) کی اَقسام

مرکب ناقص / کلام ناقص — مرکب تام / جملہ
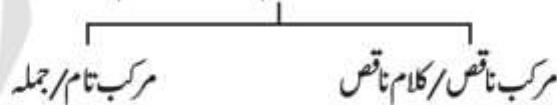
مرکّبِ ناقِص (Phrase)

وہ کلام یا مجموعہ الفاظ جس کا پورا پورا مطلب سمجھ میں نہ آئے، اُسے کلامِ ناقص یا مرکبِ ناقص کہتے ہیں۔ جیسے:۔

۱: اللہ کا بندہ ۲: شب و روز ۳: نیک لڑکا ۴: یہ کتاب ۵: پشاور تک ۶: اے دوست ۷: پانچ انگلیاں ۸: چال ڈھال

یہ تمام مرکبات، مرکباتِ ناقصہ ہیں کیونکہ اِن کا پورا پورا مطلب سمجھ نہیں آتا۔

اہم نکتہ

★ مرکب ناقص جملے کا جزو ہوتا ہے اور یہ مزید وضاحت کا طلب گار رہتا ہے۔

مرکب ناقِص کی کئی اقسام ہیں، اِن میں سے چند اہم اقسام کا ذکر حسبِ ذیل ہے:۔

مرکّبِ ناقِص کی اَقسام

مرکب اضافی، مرکب عطفی، مرکب توصیفی، مرکب اِشاری، مرکب جاری، مرکب عددی، مرکب بِدائیہ، مرکب تابع مہمل، مرکب تابع موضوع، مرکب اِمتزاجی
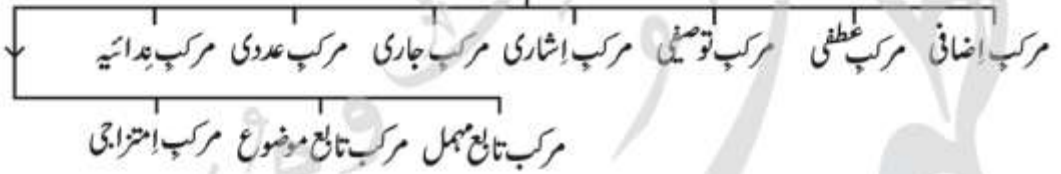
مرکّبِ اِضافی (Noun Phrase)

وہ مرکب جو مضاف الیہ، حرف اضافت اور مضاف سے مل کر بنے، اُسے مرکب اِضافی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ اللہ کا بندہ، جنت کی کنجی، سکول کے لڑکے، تمھاری کتاب، اہلِ علم وغیرہ

★ مرکب اضافی سے دو، اِسموں کے درمیان تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے، درج بالا مثالوں میں، ''اللہ'' کا بندے سے، ''لڑکوں'' کا سکول سے اور ''علم'' کا لوگوں سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔

★ حرفِ اضافت سے پہلے والے اسم کو ''مضاف اِلیہ'' اور اس کے بعد والے اسم کو، ''مضاف'' کہتے ہیں۔ جیسے:۔

ا: اللہ کا بندہ ''اللہ'' (مضاف الیہ) ''کا'' (حرف اضافت) ''بندہ'' (مضاف)۔

۲: تمھاری کتاب ''تم'' (مضاف الیہ) ''کا'' (حرف اضافت) ''کتاب'' (مضاف)۔

★ اردو میں، فارسی زبان کے مرکباتِ اضافی بھی استعمال ہوتے ہیں۔ فارسی مرکبات میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ فارسی میں حرفِ اضافت بھی نہیں ہوتا۔ مضاف اور مضاف الیہ کا تعلق ظاہر کرنے کے لیے حرف اضافت کی جگہ مضاف کے آخری حرف کے نیچے زیر(ِ) لاتے ہیں۔ جیسے:۔ اہلِ علم ۔ اہل (مضاف) علم (مضاف الیہ)

اہم نکتہ

★ حروف اضافت کا، کی، کے، را، ری، نا، نی وغیرہ مرکب اضافی کی خاص پہچان ہیں۔

مرکّبِ عَطفی (Conjunctional Phrase)

وہ مرکب جو معطوف الیہ، حرف عطف اور معطوف سے مل کر بنے، اُسے مرکب عطفی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ شب وروز ، چانداورسورج، صبح وشام وغیرہ

- ★ مرکب عطفی، حرف عطف کے ذریعے دو، اسموں کے ملنے سے بنتا ہے۔ جیسے:۔ چانداورسورج
- ★ حرف عطف سے پہلے والے اسم کو معطوف الیہ اوراس کے بعد آنے والے اسم کو معطوف کہتے ہیں۔ جیسے:۔ شب وروز ''شب'' (معطوف الیہ)، ''وُ'' (حرف عطف)، ''روز'' (معطوف)
- ★ اگر دو سے زیادہ کلمات سے مرکب عطفی بنایا جائے تو حرفِ عطف آخری لفظ سے پہلے آئے گا۔ جیسے: قلم، داوات اور تختی

اہم نکتہ

★ حروفِ عطف (و، اور) مرکبِ عطفی کی خاص پہچان ہیں۔

مرکّبِ تَوصیفی (Adjective Phrase)

وہ مرکب جو اسم صفت اور موصوف سے مل کر بنے، اُسے مرکب توصیفی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ نیک لڑکا، چاندنی رات، کالا گھوڑا میٹھا پھل، اَبرِ رحمت وغیرہ۔

- ★ مرکب توصیفی، دو اسموں سے مل کر بنتا ہے۔ اردو، زبان میں پہلے صفت اور بعد میں موصوف آتا ہے۔ جیسے:۔ ۱: نیک لڑکا ''نیک'' (صفت)، ''لڑکا'' (موصوف) ۲: میٹھا پھل۔ ''میٹھا'' (صفت)، ''پھل'' (موصوف)
- ★ اردو میں فارسی زبان کے مرکباتِ توصیفی بھی استعمال ہوتے ہیں۔ فارسی مرکبات میں ''موصوف'' پہلے اور ''اسم صفت'' بعد میں آتا ہے جیسے:۔ ۱: اَبرِ رحمت۔ ''اَبر'' (موصوف)، ''رحمت'' (صفت)

اہم نِکات

★ اسمِ صفت، مرکب توصیفی کی خاص پہچان ہے۔

★ سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے بننے والے الفاظ مرکباتِ توصیفی ہوتے ہیں۔

مرکّبِ اِشاری (Demonstrative Phrase)

وہ مرکب جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مل کر بنے، اُسے مرکب اشاری کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ''یہ کتاب''، ''وہ درخت'' وغیرہ۔

- ★ مرکب اِشاری میں پہلے اسمِ اشارہ اور بعد میں مشار الیہ آتا ہے۔ جیسے:۔ یہ پھول۔ ''یہ'' (اسم اشارہ)، ''پھول'' (مشار الیہ)

- ★ وہ اسم جو، دُور یا نزدیک کی کسی جگہ، شخصیّت، یا چیز کی طرف اشارہ کرے، اُسے اسمِ اِشارہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ نزدیک کے لیے ''یہ'' اور دُور کے لیے ''وہ''۔
- ★ جس شخص، جگہ یا چیز کی طرف اشارہ کیا گیا ہو، اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں

اہم نکتہ

★ اسم اشارہ (یہ، وہ، اُن وغیرہ) مرکبِ اشاری کی خاص پہچان ہیں۔

مرکّبِ جاری (Prepositional Phrase)

وہ مرکب جو حرف جار اور مجرور سے مل کر بنے، اُسے مرکب جاری کہتے ہیں۔ جیسے:۔ پشاور تک، سکول میں، زمین پر، بازار سے وغیرہ

- ★ حرفِ جار سے پہلے اسم کو ''مجرور'' کہتے ہیں۔ جیسے:۔ پشاور تک۔ ''پشاور'' (مجرور)، ''تک'' (حرفِ جار)
- ★ اُردو میں مجرور پہلے اور حرفِ جار بعد میں آتا ہے۔ جیسے:۔ زمین پر۔ ''زمین'' (مجرور)، ''پر'' (حرفِ جار)
- ★ عربی، فارسی اور انگریزی میں پہلے حرفِ جار اور بعد میں مجرور آتا ہے۔ جیسے:۔ علی اَلارضِ (زمین پر)، On the Earth ، برزمین وغیرہ ''علٰی ، On ، بر ''(حروفِ جار)، ''الارض ، Earth ، زمین'' (مجرور)

اہم نکتہ

★ حروف جار (، پر، سے، میں، تک، تلک، لیے وغیرہ) مرکب جاری کی خاص پہچان ہیں۔

مرکّبِ ندائیہ

وہ مرکب جو حرفِ ندا، اور منادیٰ سے مل کر بنے، اُسے مرکبِ ندائیہ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ یارب، اے لوگو، ارے میاں، اجی حضرت وغیرہ۔

- ★ وہ حروف جو کسی کو پکارنے یا خطاب کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں، انھیں حروفِ ندائیہ کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے یا مخاطب کیا جائے اُسے ''منادیٰ'' کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ۱: یارب!۔ ''یا'' (حرف ندا)، ''رب'' (منادیٰ) ۲: اے لوگو! ''اے'' (حرف ندا)، ''لوگو'' (منادیٰ)

اہم نکتہ

★ حروفِ ندائیہ (یا، اے، ارے، اجی وغیرہ) مرکب ندائیہ کی خاص پہچان ہیں۔

مرکّبِ عددی

وہ مرکب جو اسمِ عدد اور معدود سے مل کر بنے، اُسے مرکب عددی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ایک کتاب، تین بھائی، پانچ انگلیاں، سات دن، نو گزا، پچاس سال وغیرہ۔

★ وہ اسم جو گنتی یا تعداد کو ظاہر کرے اُسے اسمِ عدد کہتے ہیں اور جس چیز کی گنتی یا تعداد ظاہر کی جائے اُسے ''معدود'' کہتے ہیں۔ جیسے:۔ پانچ انگلیاں۔ ''پانچ'' (اسم عدد)، ''انگلیاں'' (معدود)

اہم نکتہ

★ اسم عدد (دو، تین، پانچ وغیرہ) مرکب عددی کی خاص پہچان ہیں۔

مرکّبِ اِمتزاجی

وہ مرکب جو دو یا دو سے زیادہ اسموں سے مل کر بنے، اُسے مرکبِ امتزاجی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ اسلام آباد، مظفر گڑھ، بہاول پور، کوٹ مومن، محمد علی جناح وغیرہ۔

★ مرکب امتزاجی دو یا دو سے زیادہ اسموں پر مشتمل کسی جگہ یا شخص کا نام ہوتا ہے۔ جیسے:۔ کوٹ مومن، محمد علی جناح وغیرہ۔

اہم نکتہ

★ مرکب امتزاجی اسمِ معرفہ ہوتا ہے۔

مرکّب تابع موضوع

وہ مرکب جو، دو بامعنی الفاظ سے مل کر بنے، اُسے مرکب تابع موضوع کہتے ہیں۔ جیسے:۔ چال ڈھال، دانہ پانی، کھیل کود، ٹوٹ پھوٹ، رونا دھونا وغیرہ۔ اِن میں سے ہر مرکب کے دونوں الفاظ بامعنی ہیں۔

★ مرکب تابع موضوع میں پہلے بامعنی لفظ کو متبوع کہتے ہیں جبکہ متبوع کے ساتھ جو دوسرا بامعنی لفظ بطور محاورہ یا بطورِ رَبط لایا جاتا ہے، اُسے تابع موضوع کہتے ہیں۔ جیسے:۔ چال ڈھال۔ ''چال'' (متبوع)، ''ڈھال'' (تابع موضوع)

مرکّب تابع مہمل

وہ مرکب جو ایک بامعنی لفظ اور ایک بے معنی لفظ سے مل کر بنے، اُسے مرکب تابع مہمل کہتے ہیں۔ جیسے:۔ سچ مچ، جھوٹ موٹ، بھیڑ بھاڑ، چُپ چاپ، روٹی شوٹی وغیرہ۔

اِن میں سے ہر مرکب کا پہلا لفظ بامعنی اور دوسرا بے معنی ہے۔

★ مرکب تابع مہمل میں پہلے (بامعنی) لفظ کو "متبوع" کہتے ہیں جبکہ متبوع کے ساتھ جو بے معنی لفظ بطور ربط لایا جاتا ہے، اُسے "تابع مہمل" کہتے ہیں۔ جیسے:۔ سچ مُچ۔ "سچ" (متبوع)، "مُچ" (تابع مہمل)

اہم نکتہ

★ مہمل الفاظ، مرکب تابع مہمل کی خاص پہچان ہوتے ہیں۔

مرکّب (کلام) کی اَقسام

مرکب ناقص / کلام ناقص — مرکب تام / جملہ

مرکّبِ تام / جملہ (Sentence)

وہ کلام یا مجموعہ الفاظ جس کا پورا پورا مطلب سمجھ میں آجائے، اُسے مرکّبِ تام (جملہ) کہتے ہیں۔ جیسے:۔

۱: علم بڑی دولت ہے۔ ۲: نوید اختر بہت ذہین ہے۔ ۳: اسلام آباد، خوبصورت شہر ہے۔ وغیرہ

ان میں سے ہر ایک جملے کا پورا پورا مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ اسی لیے یہ مرکب تام ہیں۔

جملے کے حصے

مُسند الیہ — مُسند

مُسند اِلیہ (Subject)

جملے کا وہ حصہ جس میں کسی شخصیّت، جگہ یا چیز کے بارے میں کچھ کہا جائے، اُسے مُسند الیہ کہتے ہیں۔

مُسْنَد (Predicate)

مسند کے اصطلاحی معنی ہیں:۔ خبر۔ جملے کا وہ حصہ جس میں کسی شخصیّت، جگہ یا چیز کے بارے میں جو کچھ کہا جائے یا جو، خبر دی جائے، اُسے مسند کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: نوید اختر بہت ذہین ہے۔ ۲: اسلام آباد خوبصورت شہر ہے۔ ۳: علم بڑی دولت ہے۔

اِن جملوں میں نوید، اختر، اسلام آباد اور علم مُسند الیہ ہیں کیونکہ ان کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

پہلے جملے میں نوید اختر کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ بہت ذہین ہے یعنی اس کی ذہانت کی خبر دی گئی ہے۔ دوسرے جملے میں اسلام آباد کے خوبصورت شہر ہونے کی خبر دی گئی ہے اور تیسرے جملے میں علم کے بارے میں کہا گیا ہے کہ "بڑی دولت ہے"۔ ان جملوں میں "بہت ذہین ہے"، "خوبصورت شہر ہے" اور "بڑی دولت ہے" مُسند ہیں۔

اہم نِکات

★ جملے کے شروع کے حصّے کو مُسند الیہ کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔
★ جملے کا دوسرا حصّہ جو خبر پر مُشتمل ہوتا ہے اُسے مُسند کہتے ہیں۔ مُسند اسم بھی ہوسکتا ہے اور فعل بھی۔

مرکّب تام (جملہ) کی اَقسام (بلحاظ معنی)

جملہ اِنشائیہ — جملہ خبریہ — جملہ اِسمیہ — جملہ فعلیہ
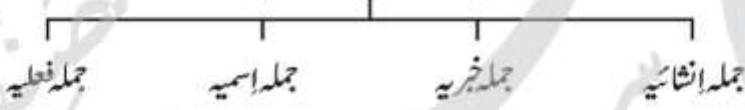
جملہ اِنشائیہ

وہ جملہ جس پر سچ یا جھوٹ کا اطلاق نہ ہو سکے، اُسے جملہ اِنشائیہ کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں۔

۱: یااللہ! ہم پر رحم فرما۔ ۲: وہ کون ہے؟ ۳: شور مت کرو۔ ۴: جمیلہ، اِدھر آؤ۔

یہ اِنشائیہ جملے ہیں۔ اِن جملوں سے پتا نہیں چلتا کہ، بولنے والا سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ۔

اہم نُکتہ

★ جملہ اِنشائیہ میں فعل اَمر، فعل نہی، اِسم اِستفہام یا حروف فجائیہ پائے جاتے ہیں۔

جملہ خبریہ (Assertive Sentence)

وہ جملہ جس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو اور جس پر سچ یا جھوٹ کا اطلاق ہو سکے، اُسے جملہ خبریہ کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پَر غور کریں۔

۱: نوید اختر بہت ذہین ہے۔ ۲: عادِل نے بازار سے گھڑی خریدی۔ ۳: بچے کھیل رہے ہیں۔

یہ خبریہ جملے ہیں۔ ان جملوں پر سچ یا جھوٹ کا اطلاق ہوسکتا ہے۔

جملہ اِسمیّہ

وہ جملہ جس میں مسند اِلیہ اور مسند دونوں اسم ہوں، اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: علم بڑی دولت ہے۔ ۲: علی حسن اپنے کمرے میں ہے۔

یہ اسمیّہ جملے ہیں۔ان جملوں میں مسندالیہ اور مسند دونوں اسم ہیں۔

جملہ اسمیہ کے اجزاء

مبتداء — خبر — فعل ناقص — متعلق خبر

مبتداء (Subject)

جس کے متعلق خبر دی جائے، اُسے مبتداء کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مسندالیہ، مبتداء ہوتا ہے۔ مثلاً:۔
پاکستان بہت خوبصورت ملک ہے۔ اس جملے میں ''پاکستان'' مبتدا ہے

خبر (Predicate)

''جو خبر دی جائے''۔ جملہ اسمیہ میں مسند کو خبر کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ پاکستان بہت خوبصورت ملک ہے۔
اس جملے میں ''خوبصورت ملک'' خبر ہے۔

متعلق خبر (Compliment)

ایسا لفظ جو خبر کے معنی میں اضافہ کرے یا اُس کا مفہوم واضح کرنے میں مدد دے، اُسے متعلق خبر کہتے ہیں۔ مثلاً:۔
پاکستان بہت خوبصورت ملک ہے۔اس جملے میں لفظ ''بہت'' چونکہ، خبر کے مفہوم کا تعین کرتا ہے اس لیے یہ متعلق خبر ہے۔

فعل ناقِص

وہ فعل جو دو، اِسموں کے ساتھ مل کر ہی بات پوری کرے، اسے فعل ناقِص کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ پاکستان بہت خوبصورت ملک ہے۔اس جملے میں لفظ ''ہے'' فعل ناقِص ہے۔

اہم نکات

★ جملہ اسمیہ میں بات کی محض خبر ہوتی ہے اور اس کے آخر میں فعل ناقص آتا ہے، جس سے زمانے کا تعین ہوتا ہے۔
جملہ اسمیہ کے بنیادی اجزاء تین ہیں:۔ ۱: مبتدا ۲: خبر ۳: فعل ناقص
مثلاً:۔ پاکستان خوبصورت ملک ہے۔ ''پاکستان''(مبتدا)، ''خوبصورت ملک''(خبر)، ''ہے''(فعل ناقص)
★ اگر جملہ اسمیہ میں خبر کی وضاحت کے لیے کوئی لفظ آئے تو اس کے چار اجزاء ہوتے ہیں۔
۱: مبتداء ۲: متعلق خبر ۳: خبر ۴: فعل ناقص
مثلاً: پاکستان بہت خوبصورت ملک ہے۔ ''پاکستان''(مبتدا)، ''بہت''(متعلق خبر)، ''خوبصورت ملک''(خبر)، ''ہے''(فعل ناقص)

جملہ فعلیہ

وہ جملہ جس میں مسند الیہ اِسم اور مسند فعل ہو، اُسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: عادل نے بازار سے گھڑی خریدی۔ ۲: بچوں نے کرکٹ کھیلی۔

یہ فعلیہ جملے ہیں کیونکہ ان جملوں میں مسند الیہ، اِسم اور مسند، فعل ہیں۔

جملہ فعلیہ کے اَجزا

فاعل | مفعول | متعلق فعل | فعل تام

فاعِل (Subject)

''کام کرنے والا''۔ جملہ فعلیہ میں مسند الیہ کو، فاعل کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ بچہ ماں کی طرف تیزی سے دوڑا۔
اس جملے میں ''بچہ'' فاعل ہے۔

مفعول (Object)

''جس پر کام ہو۔'' جملہ فعلیہ میں مسند کو مفعول کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ بچہ ماں کی طرف تیزی سے دوڑا۔
اِس جملے میں ''ماں'' مفعول ہے۔

متعلق فعل (Adverb)

ایسا لفظ جو فعل کے معنی میں اِضافہ کرے یا اُس کا مفہوم واضح کرنے میں مدد دے، اُسے متعلق فعل کہتے ہیں۔ مثلاً:۔
بچہ ماں کی طرف تیزی سے دوڑا۔ اس جملے میں لفظ ''تیزی'' چونکہ فعل کے مفہوم کا تعین کرتا ہے اسی لیے یہ متعلق فعل ہے۔

فعل تام

وہ فعل جو صرف فاعل یا فاعل اور مفعول دونوں کے ساتھ مل کر بات پوری کرے، اُسے فعل تام کہتے ہیں۔ مثلاً:۔
بچہ ماں کی طرف تیزی سے دوڑا۔ اِس جملے میں ''دوڑا'' فعل تام ہے۔

اہم نکات

- ★ جملہ فعلیہ میں فعل تام ضرور آتا ہے۔
- ★ اگر جملہ فعلیہ، فعل لازم سے بنے تو اس کے دو اجزاء ہوتے ہیں:۔ ۱:فاعل ۲:فعل مثلاً:۔ بچہ دوڑا۔ بچہ (فاعل) دوڑا (فعل)
- ★ اگر جملہ فعلیہ فعل متعدی سے بنے تو اس کے تین اجزاء ہوتے ہیں:۔ ۱:فاعل ۲:مفعول ۳:فعل مثلاً:۔
  بچہ ماں کی طرف دوڑا۔ ''بچہ'' (فاعل)، ''ماں'' (مفعول)، ''دوڑا'' (فعل)
- ★ اگر جملہ فعلیہ میں فعل کی وضاحت کے لیے کوئی لفظ آئے تو اس کے چار اجزاء ہوتے ہیں:۔
  ۱:فاعل ۲:مفعول ۳:متعلق فعل ۴:فعل تام مثلاً:۔ بچہ ماں کی طرف تیزی سے دوڑا۔ ''بچہ'' (فاعل)، ''ماں'' (مفعول)، ''تیزی سے'' (متعلق فعل)، ''دوڑا'' (فعل تام)

جملے کی اقسام (بلحاظ بناوٹ)

مفرد جملہ | مرکب جملہ

ان دونوں اقسام کی آگے مزید کئی قسمیں ہیں۔ بطور مثال جملے کی چند اقسام کا ذکر حسبِ ذیل ہے:۔

مفرد جملہ (جملہ سادہ) (Simple Sentence)

وہ جملہ جو کسی خیال کے اظہار یا کسی کام کے کرنے یا ہونے کی کیفیت کو ظاہر کرے، اُسے جملہ سادہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

۱: خوشامد بری بلا ہے۔ ۲: میں وہاں جاؤں گا۔

مرکب جملہ (Compound Sentence)

وہ جملہ جو، دو یا دو سے زائد خیالات کے اظہار یا کاموں کے کرنے یا ہونے کی کیفیت کو ظاہر کرے، اُسے مرکب جملہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ ۱: میں آیا اور وہ چلا گیا۔ ۲: تمھیں کچھ سمجھ میں آیا کہ نہیں۔ ۳: وہ وعدے تو بہت کرتا ہے لیکن یاد نہیں رکھتا۔

اہم نکتہ

★ مرکب جملوں کے دو یا دو سے زائد حصے ہوتے ہیں اور یہ حصے حروف کے ذریعے باہم ملائے جاتے ہیں۔

جملہ منفی (Negative Sentence)

وہ جملہ جس میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی کیفیت کو ظاہر کیا جائے، اُسے جملہ منفی کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

۱: امانت میں خیانت کبھی نہ کرو۔ ۲: میں وہاں نہیں جاؤں گا۔

اہم نکتہ

★ جملہ منفی میں حروف نفی (حروف تردید) پائے جاتے ہیں۔

جملہ سوالیہ (Interrogative Sentence)

وہ جملہ جس میں کوئی سوال پوچھا جائے، اُسے جملہ سوالیہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ ۱: وہ کون ہے؟ ۲: آج کا اخبار کہاں ہے؟

اہم نکات

★ جملہ سوالیہ میں حروف استفہام ضرور آتے ہیں۔

★ جملہ سوالیہ کے آخر میں سوالیہ نشان (؟) ضرور لگایا جاتا ہے۔

جملہ حکمیہ (Imperative Sentence)

وہ جملہ جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کے لیے التجا، نصیحت یا حکم کا مفہوم ظاہر ہو، اُسے جملہ حکمیہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

۱: اے اللہ! ہم پر رحم فرما۔ ۲: ہمیشہ سچ بولو۔

اہم نکتہ

★ جملہ حکمیہ میں فعل اَمر پایا جاتا ہے۔

جملہ شرطیہ (Conditional Sentence)

وہ جملہ جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کے لیے کوئی شرط پائی جائے، اسے جملہ شرطیہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

۱: اگر محنت کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ ۲: جو نماز پڑھتا ہے وہ فلاح پاتا ہے۔

اہم نکات

★ جملہ شرطیہ کے دو حصے ہوتے ہیں، پہلے حصے کو "شرط" اور دُوسرے کو "جزا" کہتے ہیں۔

★ جملہ شرطیہ میں حروف شرط و جزا، ضرور آتے ہیں۔

جملہ فُجائیہ (Exclamatory Sentence)

وہ جملہ جس میں مختلف تاثرات کے اظہار کے لیے جوش یا جذبات کی شدت میں ادا کیے گئے الفاظ شامل ہوں، اُسے جملہ فجائیہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ ۱: سبحان اللہ! کیا شاندار کامیابی ہے۔ ۲: افسوس! انسان کس قدر غافل ہے۔ ۳: پیارے بچو! میری بات توجہ سے سنو۔

اہم نکات

★ جملہ فجائیہ میں، خوشی، غمی، نفرت، خواہش، اور حیرانی وغیرہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔

★ جملہ فجائیہ میں حروف فجائیہ ضرور شامل ہوتے ہیں۔ جملہ فجائیہ میں علامت (!) استعمال کی جاتی ہے۔

جملہ بلاواسطہ (بلاواسطہ کلام) (Direct Speech)

وہ جملہ جس میں کسی کی کہی ہوئی بات یا فرمان کو ہُو بہو، اُسی کے الفاظ میں بیان کیا جائے، اُسے جملہ بلاواسطہ کہتے ہیں۔

مثلاً:۔ ۱: حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:۔ ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتْ'' ترجمہ:۔ ''بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے''۔

اہم نکتہ

★ جملہ بلاواسطہ میں کسی کی کہی ہوئی بات یا فرمان کے شروع میں سیدھی اور آخر میں اُلٹی واوین ضرور لگاتے ہیں۔

جملہ بالواسطہ۔ (بالواسطہ کلام) (Indirect Speech)

وہ جملہ جس میں کسی کی کہی ہوئی بات یا فرمان کا مفہوم بیان کیا جائے، اُسے جملہ بالواسطہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

۱: حدیث پاک میں ہے کہ تمام کاموں کا دارومدار ان کے لیے کی گئی نیّتوں پر ہوتا ہے۔

جملہ بلاواسطہ اور جملہ بالواسطہ کی دیگر مثالیں۔

۱: محمد اعظم نے کہا:۔ ''میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں''۔ (جملہ بلاواسطہ)

محمد اعظم نے بتایا کہ وہ نماز پڑھنے جا رہا ہے۔ (جملہ بالواسطہ)

۲: اُس نے کہا:۔ ''میں آج سکول نہیں آؤں گا''۔ (جملہ بلاواسطہ)

اس نے بتایا کہ وہ آج سکول نہیں آئے گا۔ (جملہ بالواسطہ)

اہم نکات

★ سوائے جملہ سوالیہ کے باقی تمام جملوں کے آخر میں ختمہ (۔) ضرور لگایا جاتا ہے۔

★ علامت واوین ('' '') جملہ بلاواسطہ کی خاص پہچان ہے۔

رَمُوزِاَوْ قافْ (Punctuation)

رموز کا واحد رمز ہے۔ جس کے معنی ہیں:۔ علامت، نشان۔ اَوقاف کا واحد وَقف ہے، جس کے معنی ہیں:۔ ٹھہراؤ
وہ علامتیں اور نشانات جو کسی جملے کے ایک حصے کو باقی حصوں سے الگ کرنے کے لیے یا کسی عبارت کے ایک جملے کو باقی جملوں سے علیحدہ کرنے کے لیے استعمال میں لائے جائیں، اُنھیں رَموزِ اَوقاف کہتے ہیں۔

وضاحت: اس جملے پر غور کریں۔

اسے روکو مت جانے دو اس جملے میں رموز اَوقاف کا استعمال نہیں کیا گیا۔ اس جملے میں مختلف جگہوں پر رموزِ اوقاف کے استعمال سے اس کا مفہوم یکسر تبدیل ہوسکتا ہے۔

مثال نمبر ا:۔ اُسے روکو، مت جانے دو۔ (لفظ ''روکو'' کے بعد وقفہ کرنے سے)
اس جملے کا مطلب ہے کہ جانے والے کو روک لو اور اُسے نہ جانے دو۔

مثال نمبر ۲:۔ اُسے روکو مت، جانے دو۔ (لفظ ''مت'' کے بعد وقفہ کرنے سے)
اس جملے کا مطلب ہے کہ جانے والے کو نہ روکو اَور اُسے جانے دو۔

اپنی بات دوسروں کو سمجھانے کے لیے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کے دوران رموزِ اَوقاف کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ پڑھنے یا سننے والا ہمارا مطلب ٹھیک ٹھیک نہیں سمجھ سکتا۔

اردو تحریروں میں استعمال ہونے والی چند اہم علامات اور اشاروں کا تعارُف، حسبِ ذیل ہیں۔

سَکتہ (،) (Comma)

جملے میں تھوڑی سی دیر ٹھہرنے کے لیے جو علامت استعمال کی جاتی ہے، اُسے سَکتہ کہتے ہیں۔

علامتِ سَکتہ کے استعمالات

- جملے میں جب دو یا دو سے زیادہ ایک جیسے الفاظ آئیں تو ان کے درمیان علامت سَکتہ (،) لگتی ہے جبکہ آخری دو الفاظ کے درمیان ''اور'' لگتا ہے۔ مثلاً:۔ ہم نے چڑیا گھر میں شیر ، چیتا ، ہاتھی ، زرافہ اور ہرن دیکھے۔
- جملے میں مختلف ضمائر کے درمیان۔ مثلاً:۔ یہ ، اُس زمانے کی بات ہے جب وہ، ہم سے خفا تھے۔
- دو یا دو سے زیادہ مرکب الفاظ کے درمیان۔ مثلاً:۔ میٹھا پھل ، نیک لڑکا اور کالا گھوڑا مرکّبِ توصیفی ہیں۔
- چھوٹے جملوں کے درمیان جو بڑے جملے کا حصہ ہوں۔ مثلاً:۔ وہ صبح اٹھا، نماز پڑھی، ناشتہ کیا اور مزدوری کرنے چلا گیا۔
- مختلف اجزاء کو الگ کرنے کے لیے جو تشریحی ہوں۔ مثلاً:۔ قرآن پاک میں تیس پارے ، سات منزلیں ، ایک سو چودہ سورتیں اور پانچ سو چالیس رکوع ہیں۔
- کسی مصرعے یا شعر کے حصوں کو نمایاں کرنے کے لیے علامت سَکتہ (،) استعمال کی جاتی ہے۔

؎ سبق پھر پڑھ صداقت کا ، عدالت کا ، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام ، دنیا کی امامت کا

- علامت سَکتہ کا استعمال مسلسل ندائیہ کلمات کے درمیان بھی ہوتا ہے۔ مثلاً:۔ اے ماؤ ، بہنو ، بیٹیو! قوموں کی عزت تم سے ہے۔

وَقفہ (؛) (Comma)

جملے میں سکتے سے کسی قدر زیادہ ٹھہراؤ کے لیے جو علامت استعمال کی جاتی ہے اسے وقفہ (؛) کہتے ہیں۔

علامتِ وَقفہ کے استعمالات

- جب کسی لمبے جملے میں کئی لفظوں کے درمیان سکتہ ہو تو عام طور پر آخری ٹکڑے کے درمیان علامت وقفہ استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:۔ اسلام آباد، لاہور، پشاور، کوئٹہ، کراچی؛ یہ سب خوبصورت شہر ہیں۔
- حرف علت نہ ہونے کی صورت میں وجہ بیان کرنے کے لیے۔ مثلاً:۔ میں یہاں نہیں سوسکتا؛ یہاں مچھر بہت ہے۔
- جملے کے پہلے حصے کی وضاحت کے لیے۔ مثلاً:۔ جس نے نماز پڑھی؛ اسی نے فلاح پائی۔

رَابِطَہ (:) (Colon)

جملے میں وقفے سے زیادہ ٹھہرنے کے لیے جو علامت استعمال کی جاتی ہے، اُسے رَابِطَہ (:) کہتے ہیں۔

علامتِ رَابِطہ کے اِستعمالات

- جملے کا الجھاؤ دور کرنے کے لیے اور، دو جملوں کو جوڑنے کے لیے علامت رابطہ (:) استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً:۔ بلوچی، پٹھان، پنجابی، کشمیری اور سندھی : سب بھائی بھائی ہیں۔
- سوالیہ جملے میں دو سے زیادہ نِکات کی وضاحت طلب کرتے وقت بھی علامت رابطہ (:) استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً:۔
إن الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں: تجارت، عارضہ، فنون، قسمت، نیک
- سوال نمبر اور سوالیہ جملے کے درمیان علامت وقفہ استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً:۔ سوال۲ : آپ کہاں رہتے ہیں؟
- ہندسوں میں وقت لکھنے کے لیے، گھنٹے، منٹ اور سیکنڈ کے درمیان۔ مثلاً:۔ ۱۰ : ۰۵ (پانچ بج کر دس منٹ)
- جملے میں نسبت تناسب ظاہر کرنے کے لیے۔ مثلاً:۔ ۴ : ۴ :: ۱ : ۲
- مکالمہ میں شریک، رُکن اور اس کی بات کے درمیان علامت رابطہ (:) استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً:۔
گاہک : اَلسّلام علیکم
دُکاندار : وَعلیکم اَلسّلام
- کسی لفظ اور اس کے متلازم الفاظ کے درمیان علامت رابطہ (:) استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً:۔ باغ : درخت پودے پھول پھل، گھاس، شاخیں، پرندے

فُجَائیہ (!) (Exclamation Mark)

تحریری جملے میں کسی کو مخاطب کرنے یا خوشی، غمی، نفرت اور حیرانی وغیرہ جیسے تاَثرات کا اظہار کرنے کے لیے حروف فجائیہ کے بعد جو علامت اِستعمال کی جائے، اُسے علامت فجائیہ کہتے ہیں۔

علامتِ فُجَائیہ کے استعمالات:۔

- مخاطب کرنے کے لیے:۔ اے لوگو ! میری بات غور سے سنو۔
- خوشی کے موقع پر:۔ واہ ! کیا خوبصورت پھول ہے۔
- غم، اَفسوس اور خواہش کے اظہار کے لیے:۔ کاش ! وہ نہ جاتا۔
- حیرانی کے لیے:۔ سبحان اللہ ! کیا شاندار کامیابی ہے۔
- متنبہ کرنے کے موقع پر:۔ خبردار ! نشہ کرنا بہت بری عادت ہے۔

مُفَصِّلَہ (تفصیلیہ) (:-)

تحریر میں کسی کلمہ یا کلام کی تفصیل دینے کے لیے جو علامت استعمال کی جائے، اُسے علامتِ مفصلہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔

ا: اَرکان اسلام پانچ ہیں :۔ کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔ ۲: کمپیوٹر کے درج ذیل فائدے ہیں :۔

۳: حسبِ ذیل شعر کی تشریح کیجیے :۔

قَوْسَین ( ) (Brackets)

تحریر میں کسی کلمہ یا کلام کی حدود، وَضاحت کرنے کے لیے جو علامت اِستعمال کی جاتی ہے، اُسے قوسین کہتے ہیں۔

علامتِ قَوْسَین کے اِستعمالات :۔

- جملے کے اندر کسی کلمہ یا کلام کی وضاحت کے لیے علامتِ قوسین ( ) استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً:۔
  اَرفعہ کریم (اللہ تعالیٰ اسے جنت دے) پاکستان کی نامور بیٹی تھی۔
- کسی لفظ کا دوسری زبان میں ترجمہ ظاہر کرنے کے لیے۔ مثلاً:۔ بلحاظ معنی، اِسم (Noun) کی دو اَقسام ہیں۔
- کسی کتاب کا اقتباس شاملِ تحریر کرنے کے بعد مذکورہ کتاب اور اس سے متعلقہ تفصیل کے گرد قوسین ( ) لگاتے ہیں۔
  مثلاً:۔ رَبِّ زِدْنِي عِلماً (القرآن: سورۃ طٰہٰ ۱۱۴)
- تحریر میں کلماتِ خیر اور دعائیہ کلمات کے بعد، تائیدی کلمات کے گرد قوسین لگاتے ہیں۔ مثلاً:۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کے ساتھ خوشیوں بھری عمر دراز عطا فرمائے۔ (آمین)
- نثر، نظم سے نمونہ کلام کو شاملِ تحریر کرنے کے بعد متعلقہ شخصیت کا حوالہ دینے کے لیے، اس کے نام کے گرد قوسین ( ) لگاتے ہیں۔ مثلاً:۔

؎ فرد قائم ربط ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں، بیرون دریا کچھ نہیں (اقبال)

اہم نکات

★ قوسین کے اندر جو وضاحت دی جاتی ہے اُسے "جملہ مُعترِضہ" کہتے ہیں۔

★ جملہ معترضہ کے نہ لانے سے اصل تحریر کے مطلب میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

وَاُوَیْن (“ ”) (Inverted Commas)

تحریر میں شاملِ اِقتباس، فرمان یا قول کے شروع اور آخر میں جو علامت استعمال کی جاتی ہے، اُسے علامتِ واوین کہتے ہیں۔

علامتِ وَاُوَیْن کے اِستعمالات:۔

- کسی زبان کا اقتباس، شاملِ تحریر کرنے کی صورت میں مذکورہ اِقتباس اور اس کے ترجمہ کے شروع اور آخر میں واوین (“ ”) لگاتے ہیں۔ مثلاً:۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

"مَن یُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه" (النساء: ۴:۸۰)

ترجمہ:۔ “ جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ”

- بلاواسطہ کلام کے شروع اور آخر میں واوین لگاتے ہیں۔ مثلاً:۔ حُضُور ﷺ نے فرمایا:۔ “جو حصول علم کے راستہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان بنا دیتا ہے۔ ” (مسلم)
- تحریر میں کسی لفظ کو نمایاں اور مخصوص کرنے کے لیے۔ مثلاً:۔ اُردو میں مصدر کی علامت “ نا ” ہے۔

خطِّ کشید (——) (Underline)

تحریر میں بعض کلمات کو نمایاں اور مخصوص کرنے کے لیے ان کے اُوپر یا نیچے ایک لکیر کھینچ دی جاتی ہے جسے خطِّ کشید کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ درج ذیل شعر کے خط کشیدہ الفاظ کے معنی لکھیں:۔

ملت کے ساتھ رابطہ اُستوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے، امید بہار رکھ

- پیراگراف اور دَرخواست وغیرہ کے عنوان کو خطِ کشید کے ذریعے نمایاں کیا جاتا ہے۔

خطِّ رَبْط (-) (Hyphen)

تحریر میں مختلف الفاظ کے درمیان ربط پیدا کرنے کے لیے جو علامت استعمال کی جاتی ہے، اُسے خطِّ رَبط کہتے ہیں۔

خطِّ رَبْط کے اِستعمالات:۔

- کلمہ یا کلام کی ترکیب نحوی کے لیے۔ مثلاً:۔ قلم ۔ (ق - ل - م)
- انگریزی کے مخفف الفاظ کو، اُردو میں لکھنے کے لیے۔ مثلاً:۔ ایف - اے، بی - اے، ایم - اے وغیرہ۔
- تفصیل سے گریز کے لیے، شروع اور آخر کا ذکر، کر کے درمیان میں خطِ رَبط لگاتے ہیں۔ مثلاً:۔ ایک، دو، تین --- نو

- کسی شخصیت کا دورِ حیات لکھتے وقت تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کے درمیان خطِ ربط (–) لگاتے ہیں۔مثلاً:۔
قائدِ اعظم محمد علی جناح:۔ ۲۵، دسمبر ۱۸۷۶ء ------ ۱۱، ستمبر ۱۹۴۸ء

سُوالیہ (؟) (Question Mark)

وہ علامت جو کوئی بات پوچھنے یا سُوال کرنے کے لیے جملے کے آخر میں لگائی جاتی ہے، اُسے علامتِ سُوالیہ کہتے ہیں۔
مثلاً:۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکے کب کیے ؟

خَتمہ (۔) (Full Stop)

وہ علامت جو کوئی جملہ مکمل کرنے کے بعد اس کے آخر میں اِستعمال کی جاتی ہے، اُسے خَتمہ (۔) کہتے ہیں۔مثلاً:۔
اِسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ۔

اہم نکات

- ★ تحریر میں دو جملوں کے درمیان بھرپور وقفہ کرنے اور ایک مکمل جملے کو دوسرے مکمل جملے سے علیحدہ، ظاہر کرنے کے لیے علامتِ ختمہ (۔) استعمال کی جاتی ہے۔
- ★ تحریر میں کسی واقعہ کی تاریخ کا سال لکھنے کے لیے، لفظ "سَنہ" (؁) لکھ کر، اُس پر "عیسوی" یا "ہجری" سال لکھا جاتا ہے۔
- ★ عیسوی سال کا آغاز، حضرت عیسیٰ کی پیدائش اور ہجری سال کا آغاز، مسلمانوں کی مکّہ مکرمہ سے مدینہ منوّرہ ہجرت کے دن سے ہوا۔
- ★ عموماً عیسوی سال لکھ کر اس کے آگے "ء" اور ہجری سال لکھ کر اس کے آگے "ھ" لکھا جاتا ہے۔
- ★ بعض اَوقات دورانِ تحریر کسی مشکل لفظ پر علامت (۱/*) ڈال کر، اُسے ۱ لکھ دیا جاتا ہے، اور پھر اسی صفحہ کے آخر پر فٹ نوٹ (foot note) میں اس کی تفصیل دی جاتی ہے۔اگر مشکل الفاظ زیادہ ہوں تو، اُن پر بالترتیب ۲ ، ۳ لکھ کر، اسی ترتیب سے ان کی تفصیل دی جاتی ہے۔
- ★ اگر تحریر میں کسی شعر کا صِرف ایک مصرع دینا ہو تو اس کے لیے، علامتِ مصرع (ع) لگائی جاتی ہے۔
- ★ تحریر میں کسی بھی شاعر کے تخلص پر علامتِ تخلص (ؔ) لگائی جاتی ہے۔

دَرُسْت بولنے اور لکھنے کے اُصول

کسی بھی زبان کو درست بولنے، لکھنے اور پڑھنے کے لیے اس کے روزمرّہ اور محاورے سے واقفیّت ضروری ہے، ورنہ ہم زبان کو درست بولنے کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ اُردو ہماری قومی زبان ہے۔ یہ ہماری پہچان اور پورے وطنِ عزیز کی یکجہتی کی علامت ہے۔ ہمارا اخلاقی اور قومی فریضہ بنتا ہے کہ ہم خود بھی درست طریقے سے اُردو بولیں اور اس کی ترویج اور ترقی کے لیے اپنا کردار، اَدا کریں۔ اردو زبان کو درست طریقے سے بولنے، لکھنے اور پڑھنے کے لیے بہت سے اُصول وضوابط وضع کیے گئے ہیں ان سے آگاہی روزمرّہ بول چال میں ہمارے لیے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

اصلاحِ زبان کے سلسلے میں چند اہم اصول وقواعد حسبِ ذیل ہیں۔

۱: اردو، زبان کے جملوں میں فاعل مفعول اور فعل کی ترتیب اس طرح ہے۔ پہلے فاعل پھر مفعول اور آخر میں فعل، اِستعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً:۔ ماں نے بچے کو نصیحت کی۔ (ماں ''فاعل'' بچہ ''مفعول'' کی ''فعل'')

۲: جب فاعل اسم جمع ہو، تو ''فعل'' واحد ہوگا۔ جیسے:۔ قافلہ منزل تک پہنچ گیا۔

۳: مصدر عموماً مذکر اِستعمال ہوتا ہے۔ خواہ وہ مذکر اِسم کے ساتھ آئے یا مؤنث اسم کے ساتھ۔ مثلاً:۔

وہ گائے بیچنی چاہتی ہے۔ (غلط) وہ گائے بیچنا چاہتی ہے (صحیح)

۴: جب ایک جملے میں دو یا دو سے زیادہ مذکر اور مؤنث اسم ہوں تو فعل آخری اِسم کے مطابق ہوگا۔ جیسے:۔

۱: یہ پنسل اور رَبڑ میرا ہے۔ ۲: یہ رَبڑ اور پنسل میری ہے۔

۵: اگر کسی جملے میں واحد مذکر فاعل زیادہ اور مؤنث فاعل ایک ہو تو فعل مذکر آئے گا۔ جیسے:۔

وسیم، ندیم اور نسیمہ پڑھ رہے ہیں۔

۶: مؤنث فعل کے ساتھ ''یں'' کا اضافہ غلط ہے۔ جیسے پڑھتیں تھیں (غلط) پڑھتی تھیں (صحیح)

۷: مصدر کے ساتھ ''نے'' کا استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ جیسے:۔ میں نے جانا ہے۔ (غلط) مجھے جانا ہے۔ (صحیح)

۸: مجھ اور تجھ کے بعد ''نے'' اور ''کو'' کا استعمال غلط ہے۔ جیسے:۔ مجھ کو، تجھ کو (غلَط) مجھے، تجھے (صحیح)

۹: ''کہنا'' مصدر سے بنے ہوئے فعل کے ساتھ ''کو'' لگانا درست نہیں۔ ''کو'' کی بجائے ''سے'' لگانا ضروری ہے۔ مثلاً:۔

میں نے اَنجُم کو کہا۔ (غلط) میں نے اَنجُم سے کہا۔ (صحیح)

۱۰: اگر جملے میں مفعول بے جان ہو تو ''کو'' استعمال نہیں ہوتا۔ مثلاً:۔ ۱: میں نے کمرے کو صاف کیا۔ (غلط) میں نے کمرا صاف کیا۔ (صحیح) ۲: اُس نے گلاس کو توڑ دیا۔ (غلط) اُس نے گلاس توڑ دیا۔ (صحیح)

۱۱: اگر جملے میں مفعول ذی شعور جاندار ہو تو عام طور پر ''کو'' استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً:۔ استاد صاحب نے شاگرد کو نصیحت کی۔

۱۲: عام طور پر کتب، رسائل اور اَخبارات کے نام بطورِ واحد استعمال ہوتے ہیں اور ان کا فاعل بھی واحد آتا ہے۔ مثلاً:۔

۱: ''خطوطِ غالب'' چھپ گئی ہے۔ ۲: ''کتاب القواعد'' بہت آسان اور دلچسپ ہے۔

۱۳: ''یہاں''، ''وہاں''، ''جہاں'' کے ساتھ ''پر'' بڑھانا غلط ہے۔ جیسے:۔ ''یہاں پر''، ''وہاں پر''، ''جہاں پر''۔

۱۴: اگر جملے کے آخر میں ''کوئی''، ''کچھ'' یا ''سب کچھ'' ہو تو فعل واحد مذکر ہوگا۔ مثلاً:۔

۱: بچہ، جوان، بوڑھا، مرد اور عورت؛ کوئی اس کی حکم عدولی نہیں کرسکتا۔ ۲: مال واسباب، دھن و دولت کچھ کام نہ آیا۔

۳: یہ مال و دولت؛ جائدادیں اور مکانات، سب کچھ یہیں چھوڑ جانا ہے۔

۱۵: کسی جملے میں ''نہ'' اور ''ہی'' کا ایک ساتھ استعمال میں لانا غلط ہے۔ جیسے:۔ نہ ہی آپ آئی نہ ہی خط بھیجا۔ (غلط)
نہ آپ ہی آئی نہ خط ہی بھیجا۔ (صحیح)

۱۶: جملے میں ''اگر'' اور ''تو'' کا ایک ساتھ استعمال میں لانا غلط ہے۔ جیسے:۔ اگر تو وہ محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا۔ (غلط)
اگر وہ محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا۔ (صحیح)

۱۷: جملے میں ''ممکن'' اور ''ہوسکنا'' کا ایک ساتھ اِستعمال میں لانا غلط ہے۔ جیسے:۔ ممکن ہوسکا تو ضرور آؤں گا۔ (غلط)
ممکن ہوا، تو ضرور آؤں گا۔ (صحیح) یا ہوسکا تو ضرور آؤں گا۔ (صحیح)

۱۸: کسی جملے میں ''کاش''، ''جو'' اور ''گو'' کے ساتھ ''کہ'' کا اضافہ کرنا غلط ہے۔ مثلاً:۔ ۱: کاش! کہ وہ نہ جاتا۔ (غلط)
کاش! وہ نہ جاتا۔ (صحیح) ۲: میرا دوست جو کہ میرا پڑوسی بھی تھا۔ (غلط) میرا دوست جو، میرا پڑوسی بھی تھا۔ (صحیح)
۳: گو کہ وہ غریب ہے مگر خوددار ہے۔ (غلط) گو، وہ غریب ہے مگر خوددار ہے (صحیح)

۱۹: لفظ ''ہر'' صرف واحد اسموں کے ساتھ استعمال میں لایا جاتا ہے، جمع اسموں کے ساتھ ''ہر'' لگانا غلط ہے۔ مثلاً:۔
۱: ہر اَقسام (غلط) ہر قِسم (صحیح) ۲: ہر اَطراف (غلط) ہر طرف (صحیح)

۲۰: کسی مرحوم شخصیت کے ساتھ ''صاحب'' کا لفظ استعمال کرنا غلط ہے۔ مثلاً:۔ سر سید احمد خان صاحب مرحوم۔ (غلط)
سر سید احمد خان مرحوم۔ (صحیح)

عِلمِ بَیان

تحریر اور تقریر کی خوبیوں کے ذِکر اور اُن کی بحث کے علم کو، علمِ بیان کہتے ہیں۔ بلاشبہ معاشرے میں انسان کے انداز بیان کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اگر انداز بیان اچھا ہو اور لب ولہجہ شائستہ اور سادہ ہو تو بات سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اور اس کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔ دوران گفتگو ایک ہی بات یا خیال کو مختلف انداز سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ علم بیان ایسے اُصولوں اور قواعد کا نام ہے جن پر عمل کر کے بات کو مختلف طریقوں سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ علمِ بیان سے واقفیت کے بناء پر گفتگو میں انفرادیت، فقرات میں حُسن اور جملوں میں دلکشی پیدا ہوتی ہے۔

دنیا میں بولی جانے والی کوئی بھی زبان کسی ایک فرد کی تخلیق نہیں ہے۔ زبان کی تشکیل اور ترقی کا عمل اِجتماعی ہوتا ہے۔ جو لوگ طویل عرصے تک زبان کو لکھنے، پڑھنے اور بولنے میں استعمال کرتے ہیں اُنھیں، اہلِ زبان کہتے ہیں۔ یہی لوگ، زبان کے اُصول وضوابط، وضع کرتے ہیں اور ان میں ترمیم واضافے کا اختیار بھی اُن ہی کے پاس ہوتا ہے۔ وہ کثرت رائے سے جس لفظ کو جس طرح چاہیں استعمال میں لا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ الفاظ کے اِستعمال کے اُس اُسلوب ہی کو درست سمجھا جاتا ہے جو، اہلِ زُبان نے اپنا رکھا ہو، اور بیان کا وہ طریقہ جو اہل زبان کے اسلوبِ بیان اور گفتگو کے انداز کے مطابق نہ ہو، اُسے غَلَط شُمار کیا جاتا ہے۔

اہلِ زُبان اپنے خیالات، جذبات اور احساسات کے اظہار کے لیے الفاظ کا استعمال دو طرح سے کرتے ہیں، ایک تو الفاظ کو اُن کے اصلی اور حقیقی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرا، یہ کہ الفاظ کو مجازی اور غیر حقیقی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

روزمَرّہ (Colloquial)

بول چال اور بیان کا وہ طریقہ جو اہل زبان کے اُسلوب بیان، طریق اظہار اور انداز گفتگو کے عین مطابق ہو، اُسے روزمرّہ کہتے ہیں۔ روزمرّہ میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ روزمرّہ سے نہ صرف ہمیں الفاظ کا درست اِستعمال سمجھ میں آتا ہے۔ بلکہ یہ زبان میں قواعد کی عائد پابندیوں کو بھی واضح کرتا ہے۔

وضاحت: اس جملے پر غور کریں۔

۱: وہ ہر روز وہاں جاتا ہے۔ یہ جملہ روزمرہ کی مثال ہے۔ یہ اہلِ زبان کے اسلوب اور انداز گفتگو کے مطابق ہے۔

اگر ہم اس جملے کو اس طرح بیان کریں:۔ ''وہ ہر دن وہاں جاتا ہے۔'' یا ''وہ ہر یوم وہاں جاتا ہے۔''

روزمرّہ کے مطابق یہ دونوں جملے غلط شمار ہوں گے، کیونکہ یہ دونوں جملے اہلِ زُبان کے اُسلوب اور انداز گفتگو کے مطابق

نہیں۔اگر چہ لفظ ''روز''، ''دن'' اور ''یوم'' ہم معنی اور مترادف الفاظ ہیں اور قواعد (بناوٹ) کے لحاظ سے بھی دونوں جملے درست ہیں ، پھر بھی روزمرّہ کی رُو سے ہم اِنھیں درست نہیں کہہ سکتے۔ اب ان جملوں پر غور کریں:۔

۱: کسی کو گالی نہ نکالو۔ ۲: صوفے کے اُوپر کتابیں پڑی ہیں۔

یہ دونوں جملے بھی روزمرّہ کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں، ان کی درست حالت اس طرح ہوگی۔

۱: کسی کو گالی نہ دو۔ ۲:صوفے پر کتابیں پڑی ہیں۔

اہم نکات

★ روزمرّہ کا تعلق صرف ایک کلمے سے نہیں بلکہ دو یا دو سے زیادہ کلمات سے ہوتا ہے۔

★ اہلِ زبان، کثرتِ رائے سے روزمرّہ میں تبدیلی کر سکتے ہیں۔

★ بعض اُوقات اہلِ زبان قواعد کی پابندیوں سے آزاد ہو کر نیا اُسلوب اختیار کر لیتے ہیں، ان کا یہی اسلوب روزمرّہ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔مثلاً:۔ لفظ ''گوارا'' کے معنی ہیں:۔ دل پسند، قابلِ قبول، اور اس کا متضاد (اُلٹ) لفظ ہے ''ناگوار'' قواعد کی رو سے دیکھا جائے تو اس لفظ کا متضاد ''ناگوارا'' ہونا چاہیے (کیونکہ اُردو قواعد کے مطابق بعض الفاظ سے پہلے ''نا'' سابقہ لگا کر، اُن کے متضاد الفاظ بنائے جا سکتے ہیں) لیکن روزمرّہ کی روسے ''ناگورا'' غلط ہے جبکہ ناگوار صحیح ہے۔

مُحاوَرَہ (Idioms)

وہ کلمہ یا کلام جو اہلِ زبان کے اسلوب بیان، طریق اظہار اور اندازِ گفتگو کے عین مطابق ہو اور اپنے حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہو، اُسے محاورہ کہتے ہیں۔

محاورہ ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے مل کر بنتا ہے۔محاورہ میں ایک مصدر ضرور ہوتا ہے اور موقع محل کے مطابق فعل کی شکل اختیار کرتا رہتا ہے۔اس میں اکثر اوقات فعل اپنے اصلی معنی کی بجائے مجازی یا اصطلاحی معنی دیتا ہے۔دوران کلام محاورہ فقرے میں اسی طرح ضم ہو جاتا ہے کہ اسے جدا کرنے سے جملے کا بنیادی ڈھانچہ خراب ہو جاتا ہے اور جملہ بے معنی ہو جاتا ہے۔

وضاحت: ان جملوں پر غور کریں۔

۱: اُس نے بریانی کھائی۔ ۲: شکیلہ نے کھانا کھایا۔

لفظ ''کھانا'' کے لغوی معنی ہیں:۔کوئی چیز، نگلنا، حلق سے اُتارنا۔ اِن جملوں میں، لفظ ''کھانا'' اَپنے حقیقی معنوں میں

اِستعمال ہوا ہے۔ اَب ان جملوں پر غور کریں۔

۱: اُس نے قسم کھائی۔ ۲: شکیلہ نے دھوکا کھایا۔

ان جملوں میں ''قسم کھانا'' اور ''دھوکا کھانا'' محاورے ہیں۔ یہاں لفظ ''کھانا'' اپنے مجازی اور غیر حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ''قسم کھانا'' سے مراد ہے:۔ حلف اُٹھانا، سوگند اٹھانا۔ اور ''دھوکہ کھانا'' سے مراد ہے:۔ غلطی کرنا، فریب میں آنا۔

محاورہ اہلِ زُبان کے اُسلوبِ بیان کے مطابق ہوتا ہے، اس کی ساخت میں کمی بیشی اور ردّ و بدل نہیں کیا جاسکتا۔ روزمرّہ میں اہلِ زبان کی کثرتِ رائے سے تبدیلی کی جاسکتی ہے لیکن محاورہ کو ہم اپنی مرضی کے مطابق نہیں ڈھال سکتے۔

اس جملے پر غور کریں:۔ چور، چوری کر کے نو دو گیارہ ہوگیا۔

اس جملے میں ''نو دو گیارہ ہونا'' محاورہ ہے۔ اس سے مراد ہے:۔ کھسک جانا، بھاگ جانا

اگر ہم یہ جملہ اس طرح بیان کریں:۔ ''چور، چوری کر کے آٹھ تین گیارہ ہوگیا۔'' تو یہ (محاورہ) غلط ہوگا کیونکہ اصل محاورہ ہے ''نو دو گیارہ ہونا'' لہٰذا ضروری ہے کہ تحریر اور تقریر میں محاورے کا استعمال توجہ اور دھیان سے درست انداز میں کیا جائے۔

اہم نکات

روزمرّہ اور محاورہ میں فرق

★ روزمرہ میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں جبکہ محاورہ میں الفاظ اپنے مجازی اور اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

★ ہر محاورہ روزمرّہ ہوتا ہے لیکن ہر روزمرّہ، محاورہ نہیں ہوتا

★ روزمرّہ کی ساخت میں رَدّ و بدل کیا جاسکتا ہے جبکہ محاورہ کی ساخت میں رَدّ و بدل نہیں کیا جاسکتا۔

بطورِ مثال چند محاورات اور جملوں سے ان کے مفہوم کی وضاحت:۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
ا۔ آ		
اپنا اُلّو سیدھا کرنا	اپنا فائدہ دیکھنا	خود غرض شخص ہمیشہ اپنا الّو سیدھا کرتا ہے۔
اپنی اپنی پڑنا	اپنا ہی اپنا خیال ہونا	آج کل سب کو اپنی اپنی پڑی ہے۔
اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا	خود کفیل ہونا	زرعی انقلاب آنے کے بعد ہمارا ملک اَپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
اپنے منہ میاں مٹھو بننا	اپنی تعریف آپ کرنا	ہر محفل میں اپنے منہ میاں مٹھو بننا اس کی عادت ہے۔
اَش اَش کر اُٹھنا	بے حد تعریف کرنا	علاّمہ صاحب کی تقریر سن کر لوگ اَش اَش کر اُٹھے۔
اِنتقام کی آگ بھڑکنا	بدلہ لینے کے لیے بے چین ہونا	اُس کے دل میں دشمن سے بدلہ لینے کے لیے انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔
انگلیوں پر نچانا	اشاروں پر چلانا	چالاک صنعت کار، مزدوروں کو انگلیوں پر نچاتے ہیں۔
ایک آنکھ نہ بھانا	اچھا نہ لگنا، پسند نہ آنا	بے ہودہ انسان کسی کو بھی ایک آنکھ نہیں بھاتا۔
ایک لڑی میں پرونا	وحدت پیدا کرنا	دینِ اسلام تمام مسلمانوں کو بھائی چارے کی ایک لڑی میں پروتا ہے۔
اینٹ سے اینٹ بجا دینا	تباہ و برباد کر دینا	حملہ آور فوج نے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔
آب آب ہونا	شرمندہ ہونا	چوری پکڑے جانے پر ندامت کی وجہ سے وہ، آب آب ہو گیا۔
آٹھ آٹھ آنسو رونا	بہت غم سے رونا	عظیم راہنما کی وفات پر پوری قوم، آٹھ آٹھ آنسو روئی۔
آستین کا سانپ	چھپا دشمن	غدّار لوگ قوم کے لیے، آستین کا سانپ ہوتے ہیں۔
آغوش میں لینا	محبت سے بغل میں لینا	پیار سے بچوں کو، آغوش میں لینا ہر ماں کی فطرت ہے۔
آفت ٹوٹ پڑنا	مصیبت آنا	زلزلے کے ایک ہی جھٹکے سے علاقے پر، آفت ٹوٹ پڑی۔
آگ بگولا ہونا	بہت غصے میں آنا	گالی سنتے ہی وہ، آگ بگولا ہو گیا۔
آنکھیں بچھانا	بہت عزت کرنا	معزز مہمانوں کی آمد پر اہلِ علاقہ نے، آنکھیں بچھا دیں۔
آنکھیں پھیر لینا	بے رخی برتنا	غربت میں اپنے بھی، آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔
آنکھیں چُرانا	سامنا نہ کرنا، کترانا	آنکھیں چرانے کی بجائے ہمت سے سچائی کا سامنا کرنا چاہیے۔
آہیں بھرنا	اَفسوس کرنا، کراہنا	مریض ساری رات، آہیں بھرتا رہا۔
ب ۔ پ		
بات کا بتنگڑ بنانا	معمولی بات کو بڑھا کر بیان کرنا	بات کا بتنگڑ بنانے والا شخص، قابلِ اعتبار نہیں ہوتا۔
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا	اَپنے بچوں کو دیکھ کر ماں کا، دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
بال بال بچنا	مشکل سے بچنا	خوفناک حادثے میں وہ، بال بال بچ گیا۔
بغلیں بجانا	بہت خوش ہونا	دشمن کو مصیبت میں دیکھ کر، بغلیں بجانا بے وقوفی ہے۔
بغلیں جھانکنا	شرمندہ ہونا	جب سچائی سامنے آئی تو وہ، شرم سے بغلیں جھانکنے لگا۔
بلائیں لینا	صدقے واری جانا	خوشی سے ماں اپنے بچے کی بلائیں لینے لگی۔
بول بالا ہونا	جاہ وجلال بڑھ جانا	یاد رکھو! ہمیشہ سچ کا بول بالا ہوتا ہے۔
بھانڈا پھوٹنا	بھید کھل جانا	وہ امتحان میں ناکام ہوئی تو اس کی ذہانت کا، بھانڈا پھوٹ گیا۔
بیڑا اُٹھانا	پختہ ارادہ کرنا	عبدالستار ایدھی نے دُکھی انسانیت کی خدمت کا، بیڑا اُٹھایا۔
بے کاری کا رونا	خواہ مخواہ کا واویلا کرنا	سمجھ دار آدمی کبھی، بے کاری کا رونا نہیں روتا۔
پانی پانی کرنا	بہت شرمندہ کرنا	پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات تو جُھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
پانی میں آگ لگانا	فتنہ فساد برپا کرنا	پانی میں آگ لگانے والے لوگوں سے بچو۔
پتھر پر لکیر	نہ مٹنے والی، مضبوط، مستحکم	اللہ تعالیٰ کا ہر فرمان، پتھر پر لکیر ہے۔
پر لگ جانا	تیز ہو جانا، ترقی ہونا	ہوا کے زور پر پتے ایسے اُڑنے لگے جیسے اُن کو، پر لگ گئے ہوں
پر مارنا	پھڑ پھڑانا، کوشش کرنا	اللہ تعالیٰ کے جاہ وجلال کے سامنے کسی کو، پر مارنے کی اجازت نہیں۔
پروان چڑھانا	پال پوس کر بڑا کرنا	والدین، بڑے نازوں سے اپنی اولاد کو، پروان چڑھاتے ہیں۔
پروان چڑھنا	تکمیل کو پہنچنا	حضرت موسیٰؑ، فرعون کے محل میں، پروان چڑھے۔
پلّے باندھ لینا	کسی بات کو یاد رکھنا	بزرگوں کی نصیحت، پلے باندھ لینا، عقل مندوں کا شیوہ ہے۔
پیٹ کاٹنا	کم کھا کر گزارہ کرنا	غریب ماں نے پیٹ کاٹ کر بیٹی کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔
ت ۔ ٹ		
تاریخ رقم کرنا	مثالی کارنامہ سرانجام دینا	حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سخاوت کی بے مثل، تاریخ رقم کی۔
تان لگانا	خوبصورت سُر الاپنا	گلوکار نے ایسی تان لگائی کہ مزہ آ گیا۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
تانتا بندھنا	بھیڑ ہونا، رش لگے رہنا	خوش خلق دُکاندار کے پاس گاہکوں کا، تانتا بندھا رہتا ہے۔
ترس جانا	خواہش مند ہونا	بوڑھی ماں اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے، ترس گئی۔
تمتما اُٹھنا	گرمی سے چہرہ سرخ ہو جانا	خاتون کا طعنہ سُن کر اُس کا چہرہ غصّے سے، تمتما اُٹھا۔
تیر کی طرح لگنا	کسی کی بات کا سخت بُرا لگنا	اس کی باتیں میرے دل پر، تیر کی طرح لگ رہی تھیں۔
ٹال مٹول کرنا	حیلہ بہانہ کرنا	سزا سے بچنے کے لیے وہ، ٹال مٹول کرنے لگی۔
ٹسوے بہانا	دکھاوے کا رونا	مکار عورت نے، ٹسوے بہا کر اپنے خاوند کو خوش کر لیا۔
ٹھنڈا پڑنا	غصہ دِھیما ہونا	بیوی کے تیور دیکھ کر شوہر، ٹھنڈا پڑ گیا۔
ٹھوکریں کھانا	آوارہ پھرنا، صدمہ اٹھانا	جو لوگ علم حاصل نہیں کرتے اُنھیں ہمیشہ، ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں۔
ج۔چ ح۔خ		
جان پر کھیلنا	سخت خطرہ مول لینا	پروفیسر صاحب نے اپنی، جان پر کھیل کر دو لڑکوں کی جان بچائی۔
جلتی پر تیل ڈالنا	معاملہ بگاڑنا، فساد بڑھانا	مکار لوگ اکثر، جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کرتے ہیں۔
جلوس نکلنا	برا حال ہونا	ہجوم میں دھکم پیل سے بوڑھے آدمی کا، جلوس نکل گیا۔
جنون سر پڑنا	دُھن اور خبط کا دھیما ہونا	مسلسل ناکامیوں کی وجہ سے دُشمن کا، جنون سرد پڑ گیا۔
جی بھر آنا	رونا آنا، ترس آنا	حادثے میں زخمیوں کی حالت دیکھ کر میرا، جی بھر آیا۔
جی جلانا	ستانا، تنگ کرنا	کسی کا، جی جلانا بہت بری بات ہے۔
جی چرانا	کام سے بچنا	محنت کرنے سے، جی چرانے والا کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔
چار چاند لگانا	خوب صورتی میں اِضافہ کرنا	آپ کے آنے سے محفل کو، چار چاند لگ گئے۔
چاند ستاروں پر ہاتھ ہونا	چاند ستارے مسخر کرنا	محنت کی بدولت ہی آج انسان کا، چاند ستاروں پر ہاتھ ہے۔
چراغ گل ہونا	گھر تباہ ہونا	کم عمری میں ہی بیچارے کی زندگی کا، چراغ گل ہوگیا۔
چشم پوشی کرنا	دیکھ کر ٹال جانا	سنگین غلطیوں پر، چشم پوشی کرنے کا انجام برا ہوتا ہے۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
چکما دینا	دھوکا دینا	فریبی شخص نے، چکما دے کر مسافر کو لوٹ لیا۔
چھٹی کا دودھ یاد آنا	مصیبت میں آرام کا یاد آنا	پولیس نے چور کو اتنا مارا کہ اُسے، چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔
چھکے چھڑا دینا	ہوش اڑا دینا	غزوہ بدر میں مسلمانوں نے کفار کے، چھکے چھڑا دیے۔
حرف آنا	اِلزام لگنا، عیب آنا	کبھی ایسا کام نہ کرو کہ جس سے ملک و ملت کی عزت پر، حرف آئے۔
حرف نہ آنے دینا	عیب نہ آنے دینا	ہم اپنے ملک کی عزت پر، حرف نہ آنے دیں گے۔
حقیقت آشکارا ہونا	اصل بات سامنے آ جانا	دنیا پر حقیقت آشکارا، ہو چکی ہے کہ مسلمان ایک غیور قوم ہیں۔
حلیہ بگاڑنا	بری حالت کر دینا	پولیس نے مار مار کر دہشت گرد کا، حلیہ بگاڑ دیا۔
حیرت میں ڈالنا	حیران کر دینا	سائنسی ایجادات نے دنیا کو، حیرت میں ڈال دیا ہے۔
خاطر خواہ مدد کرنا	خواہش کے مطابق مدد کرنا	عوام نے زلزلہ متاثرین کی، خاطر خواہ مدد کی۔
خاطر میں نہ لانا	خیال نہ رکھنا، پرواہ نہ کرنا	کسی خوف کو، خاطر میں نہ لاؤ! اور اللہ کے سہارے آگے بڑھتے جاؤ۔
خاک اُڑنا	رونق نہ ہونا، ویران ہونا	دیکھ بھال نہ ہونے کے باعث تاریخی عمارت میں خاک اڑنے لگی۔
خاک میں ملانا	ناکام کرنا	راشد منہاس نے دشمن کے ناپاک ارادوں کو، خاک میں ملا دیا۔
خبر گیری کرنا	دیکھ بھال کرنا	بیمار کی، خبر گیری کرنا ثواب کا کام ہے۔
خدا کا نام لینا	اللہ تعالیٰ پر بھروسا کر کے	ریل گاڑی میں بہت رش تھا مگر وہ، خدا کا نام لے کر سوار ہو گئی۔
خدا ہی حافظ ہونا	اِصلاح مشکل ہو جانا	وہ بزرگوں کا کہنا نہیں مانتا اَب اس کا، خدا ہی حافظ ہے۔
خراجِ عقیدت پیش کرنا	بہت تعریف کرنا	ہم سب آرمی پبلک سکول کے شُہَداء کو، خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں
خون سفید ہونا	بے رحم ہونا، محبت نہ ہونا	آج کل ایسا خون سفید ہو گیا ہے کہ بھائی، بھائی کے کام نہیں آتا۔
خیر باد کہنا	چھوڑ دینا	دوستوں کے سمجھانے پر اس نے منشیات کو خیر باد کہہ دیا۔
د۔ ڈ۔ ذ		
دارِ فانی سے کُوچ کرنا	وفات پا جانا	علاّمہ محمد اقبال ۲۱، اَپریل ۱۹۳۸ء کو، دَارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
داغ دینا	صدمہ پہنچانا	کسی کو، داغ دینے والا خود بھی خوش نہیں رہ سکتا۔
داغِ مفارقت دینا	جدا ہو جانا، مر جانا	مخلص دوست، داغِ مفارقت دے جائے تو بہت دُکھ ہوتا ہے۔
دال گلنا	کامیاب ہونا	متحد قوم کے سامنے دشمن کی، دال گلنا ممکن نہیں ہوتا۔
دانت کھٹے کرنا	ہمت توڑ دینا	غزوہ بدر میں مسلمانوں نے کفار کے، دانت کھٹے کر دیے۔
دَرگزر کرنا	معاف کرنا	اسلام ہمیں دوسروں کی غلطیوں کو، درگزر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔
دِل بھر آنا	آنکھوں میں آنسو آنا	اُس کی دُکھ بھری داستان سُن کر میرا، دل بھر آیا۔
دم بھرنا	محبت کا دعویٰ کرنا، ایمان لانا	ہم سب اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا، دم بھرتے ہیں۔
دَم لینا	ستانا، ٹھہرنا	جواں ہمّت لوگ منزل پر پہنچ کر ہی، دم لیتے ہیں۔
دِن پھرنا	خوش حال ہونا	بیٹا پڑھ کر ملازم ہو گیا تو غریب باپ کے، دن پھر گئے۔
دَنگ رہ جانا	حیران ہونا	بچے کی تقریر سن کر سب، دَنگ رہ گئے۔
دُوبھر ہونا	مشکل ہونا	اس مہنگائی میں غریب کا جینا، دُوبھر ہو گیا ہے۔
دوحرف بھیجنا	لعنت بھیجنا	میں حرام کی کمائی پر، دوحرف بھیجتا ہوں۔
دھاک بٹھانا	رعب قائم کرنا	ہماری بہادر فوج نے دہشت گردوں پر، دھاک بٹھادی ہے۔
دھک سے رہ جانا	بے چین ہونا، تھرتھرانا	شہر میں دھماکے کی خبر سن کر وہ، دھک سے رہ گیا۔
ڈکار تک نہ لینا	کسی چیز کا پتانہ لگنے دینا	بے ایمان آدمی نے امدادی فنڈ کا روپیہ کھا کر، ڈکار تک نہ لی۔
ڈھارس بندھانا	دلاسا دینا	ناکامی پر، ڈھارس بندھانے سے انسان کو حوصلہ ملتا ہے۔
ذرا سا منہ نکل آنا	گھبراہٹ سے چہرہ اتر جانا	مخالف کی دھمکی سے اُس کا، ذرا سا منہ نکل آیا۔
ذرہ ذرہ مسکانا	ہر طرف خوشیاں پھیلنا	حضور ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری سے، ذرہ ذرہ مسکانے لگا۔
	ر۔ ز	
رنگ اڑنا	چہرے کا رنگ متغیّر ہونا	اچانک دشمن کو سامنے دیکھ کر اُس کا، رنگ اُڑ گیا۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
رنگ جمنا	اعتبار پیدا ہونا، بنیاد پڑنا	پاکستان میں دنیا کا ہر موسم اپنے وقت پر اپنا، رنگ جماتا ہے۔
رنگ میں بھنگ ڈالنا	خوشی میں بے لطفی پیدا کرنا	ہم کام میں محو تھے کہ اُس نے اچانک آ کر، رنگ میں بھنگ ڈال دی۔
رواج دینا	کوئی انداز عام کرنا	اچھے کاموں کو، رواج دینا بھی معاشرتی خدمت ہے۔
روا رکھنا	منظور کرنا، قائم رکھنا	اپنوں اور بے گانوں سے ہمیشہ اچھا سلوک، روا رکھنا چاہیے۔
روح پرواز کرنا	وفات پانا	گناہوں سے توبہ کرلو! اس سے پہلے کہ تمھاری، رُوح پرواز کر جائے۔
زبان دینا	وعدہ کرنا	زبان دینے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرنا منافقت ہے۔
زخموں پر نمک چھڑکنا	سخت تکلیف دینا	اس کی باتوں نے میرے، زخموں پر نمک چھڑک دیا۔
زخم ہرا ہونا	گزشتہ صدمہ یاد آنا	مرحوم بیٹی کی تصویر دیکھ کر ماں کا، زخم ہرا ہو گیا۔
زہر اُگلنا	فتنہ انگیز باتیں کرنا	ہندوستانی سیاستدان، پاکستان کے خلاف اکثر، زہر اگلتے رہتے ہیں۔
زیروزبر کرنا	تباہ و برباد کرنا	زلزلے نے وسیع علاقے کو، زیروزبر کر دیا۔
زِین کسنا	گھوڑے پر زِین باندھنا	اُس نے گھوڑے پر، زین کسی اور منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔
	س ۔ ش	
سانس لینا	سانس کھینچنا، دم لینا	اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم آزاد فضاؤں میں، سانس لے رہے ہیں۔
سایہ منڈلانا	نشان ملنا، اِمکان پیدا ہونا	خراب کارکردگی کے باعث ٹیم پر شکست کا، سایہ منڈلانے لگا۔
سدِّ باب کرنا	روک تھام کرنا، خاتمہ کرنا	ہمیں متحد ہو کر پاکستان سے کرپشن کا، سدّ باب کرنا چاہیے۔
سر پر کفن باندھنا	جان دینے کو تیار رہنا	پیارے وطن کی حفاظت کے لیے ہم سب، سر پر کفن باندھے ہوئے ہیں
سکّہ بٹھانا	رُعب قائم کرنا	مسلمانوں کی شجاعت نے زمانے میں اسلام کا، سکّہ بٹھا دیا۔
سُوال پیدا ہونا	ممکن ہونا، امکان پیدا ہونا	گزرے وقت کے واپس آنے کا، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
سیسہ پلائی دیوار بننا	انتہائی مضبوط ہونا	دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر عوام، سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔
شرمندۂ تعبیر ہونا	مقصد حقیقی روپ میں ڈھلنا	مسلمانوں کی پُر زور محنت سے قیامِ پاکستان کا خواب، شرمندۂ تعبیر ہوا۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
شہرت حاصل کرنا	مشہور ہونا	جان شیر خان نے سکواش کے کھیل میں، شہرت حاصل کی۔
شِیر وشکر ہونا	نہایت مانوس ہونا	اکثر دیہاتی لوگ باہم، شیر وشکر ہوتے ہیں۔
ص۔ض۔ط۔ظ		
صاف اِنکار کرنا	ماننے سے انکار کرنا	اس نے میری مدد کرنے سے، صاف اِنکار کر دیا۔
صفایا کرنا	تباہ کر دینا، مٹا دینا	ہماری فوج نے پورے ملک سے دہشت گردوں کا، صفایا کر دیا ہے۔
صفیں اُلٹنا	شکست فاش ہونا	مسلمانوں کے بھر پور حملے سے کفار کی، صفیں اُلٹ گئیں۔
ضربُ المثل ہونا	بہت مشہور ہونا	مسلمانوں کا جوش، جذبہ اور شجاعت دنیا بھر میں، ضربُ المثل ہے۔
طَرح ڈالنا	آغاز کرنا	اَچھے عمل کی، طرح ڈالنا ثواب کا کام ہے۔
طوطی بولنا	رُعب ہونا، شہرت ہونا	وسیم اکرم اور وقار یونس کا کرکٹ کے کھیل میں، طوطی بولتا تھا۔
طوفان اُٹھانا	بہتان لگانا، الزام لگانا	اُس نے بیٹھے بٹھائے مجھ پر، طوفان اُٹھایا۔
طیش میں آجانا	غصے میں آجانا	اِمتحان میں بچے کو نقل کرتا دیکھ کر ممتحن، طیش میں آگیا۔
ظلم ڈَھانا	ستانا، ستم کرنا	مخلوقِ خدا پر، ظلم ڈھانا گناہِ کبیرہ ہے۔
ع۔غ۔ف۔ق		
عبرت پکڑنا	نصیحت حاصل کرنا	قرآنِ پاک میں، عبرت پکڑنے والوں کے لیے نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔
عزّت خاک میں ملانا	ذلیل ورسوا کرنا	اوباش بیٹے کی بُری حرکتوں نے باپ کی، عزت خاک میں ملا دی۔
عملی جامہ پہنانا	کسی کام کو پورا کرنا	باہمت بیٹی نے اپنے باپ کے خوابوں کو، عملی جامہ پہنایا۔
عہدہ برآ ہونا	فرض ادا کرنا	خُلَفاءِ رَاشدین بخوبی اپنے فرائضِ منصبی سے، عہدہ برآ ہوئے۔
عید کا چاند ہونا	بہت کم نظر آنا	آپ تو، عید کا چاند ہو گئے ہیں، عرصہ ہوا ملے ہی نہیں۔
غُرور خاک میں ملانا	گھمنڈ ختم کر دینا	غزوہ بدر میں مسلمانوں نے کفار کا، غُرور خاک میں ملا دیا۔
غصّہ تھوک دینا	معاف کر دینا	غصّہ تھوک دینا، ہی بہادروں کا شیوہ ہے۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
غم کھانا	دُکھ اٹھانا، ہمدردی کرنا	دینِ اسلام اپنے پرائے کا، غم کھانے کا دَرس دیتا ہے۔
فاختہ اُڑانا	مزے لُوٹنا	نکمے لوگ دوسروں کی کمائی پر، فاختہ اُڑاتے ہیں۔
فراٹے بھرنا	تیز دوڑنا	گاڑی، فراٹے بھرتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔
قدم بڑھانا	آگے چلنا، پیش قدمی کرنا	قدم بڑھانے سے ہی منزل قریب ہوتی ہے۔
قدم جمانا	ٹھکانا بنالینا	مسلمانوں نے آہستہ آہستہ پوری دنیا میں، قدم جما لیے۔
قدم چومنا	کامل ماننا	جو لوگ محنت کرتے ہیں کامیابی اُن کے، قدم چومتی ہے۔
قسمت جاگنا	قسمت اچھی ہونا	اُپنا کاروبار شروع کرتے ہی اس کی، قسمت جاگ اُٹھی۔
قلم کرنا	کاٹ دینا	حضرت علیؓ نے ایک ہی وار سے مرحَب کا سر، قلم کردیا۔
	ک۔گ	
کان بہرے ہونا	بہت شوروغل ہونا	جلسے میں لاؤڈ سپیکر کی آواز سے، کان بہرے ہورہے تھے۔
کان بھرنا	چغلی کھانا، بدگمانی کرنا	منافق لوگ ہی دوسروں کے، کان بھرتے ہیں۔
کان پر جوں نہ رینگنا	کچھ اَثر نہ ہونا	باپ نے تو بہت سمجھایا لیکن بیٹے کے، کان پر جوں نہ رینگی۔
کان پڑی آواز سنائی نہ دینا	نہایت شوروغل ہونا	میلے میں اتنا شور تھا کہ، کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔
کان لگانا	دھیان دینا، توجہ دینا	اہلِ علم کی باتوں پر، کان لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔
کانوں کے پردے پھٹ جانا	شور کے باعث پریشان ہونا	شدید گولہ باری کی آواز سے، کانوں کے پردے پھٹنے لگے۔
کایا پلٹنا	حالت بدل دینا	حکیم صاحب کی دوائی اتنی مؤثر تھی کہ مریض کی، کایا پلٹ گئی۔
کشتی پار لگانا	کامیاب کرنا، سرخرو ہونا	اللہ تعالیٰ محنت کرنے والوں کی، کشتی پار لگاتا ہے۔
کنارہ کش ہونا	علیحدہ رہنا، چھوڑ جانا	بُری صحبت سے، کنارہ کش ہونا ہی دانشمندی ہے۔
گتھی کھلنا	عقدہ حل ہونا	تحقیق کے بعد واردات کی، گتھی کھل گئی۔
گُل کھلانا	فتنہ برپا کرنا	رَذیل آدمی جہاں جاتا ہے وہاں کوئی نیا، گل کھلاتا ہے۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
گُن گانا	بہت تعریف کرنا	مومن کی شان ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے گُن گاتا ہے۔
گھل مل جانا	بے تکلف ہونا	ملنسار اَفراد، دوسروں میں جلد ہی، گھل مل جاتے ہیں۔
گھوڑا ڈالنا	کسی کے پیچھے گھوڑا، دوڑانا	شکاری نے ہرن کے پیچھے، گھوڑا ڈال دیا۔
گھوڑے بیچ کر سونا	بے فکری سے سونا	وہ ایسا، گھوڑے بیچ کر سویا کہ چور اُس کے گھر کا صفایا کر گئے۔
	ل۔م۔ن	
لاج رکھنا	شرم رکھنا، عزت رکھنا	اللہ تعالیٰ مظلوم کی، لاج رکھ لیتا ہے۔
لبیک کہنا	ہاں میں ہاں ملانا، پیروی کرنا	قائد کی آواز پر، لبیک کہتے ہوئے عوام گھروں سے نکل پڑے۔
لٹیا ڈبونا	عزت خاک میں ملانا	اس کی بُری حرکتوں نے اس کے خاندان کی، لٹیا ڈبو دی ہے۔
لَو لگانا	تعلق رکھنا، خیال جمنا	ہمیں صرف اللہ تعالیٰ سے، لو لگانا چاہیے۔
مٹھی گرم کرنا	رِشوت دینا	پسماندہ معاشرے میں، مٹھی گرم کرنا جائز سمجھا جاتا ہے۔
محنت ٹھکانے لگنا	کوشش کا صلہ ملنا	اِمتحان میں کامیابی سے اُس کی، محنت ٹھکانے لگ گئی ہے۔
مُراد برلانا	مُراد پوری کرنا	دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی، مُراد برلائے۔
مُنہ کی کھانا	سزا پانا، نقصان اُٹھانا	پاکستان کے خِلاف بھارت کو ہمیشہ، منہ کی کھانا پڑی۔
موت کے منہ میں جانا	خطرے میں پڑنا	سمندری طوفان سے کشتی میں سوار اَفراد، موت کے منہ میں چلے گئے۔
مُیسّر آنا	دستیاب ہونا، حاصل ہونا	علاقے میں قحط کی وجہ سے اَناج، مُیسّر آنا دشوار تھا۔
میلی آنکھ سے دیکھنا	فتنہ اٹھانا، بُرا چاہنا	اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی دشمن ہمیں، میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا
ناک میں دم کرنا	بہت پریشان کرنا	اوباش بیٹے کی حرکتوں نے والدین کے، ناک میں دم کر دیا۔
ناکوں چنے چبوانا	سخت پریشان کرنا	کارگل کے محاذ پر پاکستانی فوج نے بھارت کو، ناکوں چنے چبوائے۔
نبرد آزما ہونا	جنگ کرنا، لڑائی کرنا	۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمان، انگریزوں سے، نبرد آزما ہوئے
نچھاور کرنا	اِیثار کرنا، قربانی دینا	حصول پاکستان کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے اپنی زندگیاں نچھاور کر دیں۔

محاورے	مفہوم	جملوں سے مفہوم کی وضاحت
نمایاں مقام رکھنا	بوجہ کارکردگی، اعلیٰ مرتبہ ہونا	شاہد آفریدی کرکٹ کے کھلاڑیوں میں، نمایاں مقام رکھتا ہے۔
ننگے پاؤں میں کانٹے ٹوٹنا	دورانِ محنت تکلیف اُٹھانا	پُرعزم لوگ، ننگے پاؤں میں کانٹے ٹوٹنے سے کبھی نہیں گھبراتے۔
نو دو گیارہ ہونا	بھاگ جانا	پولیس کو دیکھتے ہی ڈاکو، نو دو گیارہ ہو گئے۔
نور برسانا	روشنی کی فراوانی کرنا، چمکانا	اللہ تعالیٰ، مومنوں پر اپنی رحمت کا، نور برساتا ہے۔
نیست و نابود کرنا	بالکل تباہ کر دینا	طاقت ور دوائی کے چھڑکاؤ نے ڈینگی مچھر کو، نیست و نابود کر دیا۔
	و ـ ہ ـ ی	
وبال جان ہونا	مصیبت کا باعث ہونا	دہشت گرد ہمارے ملک کے لیے، وبالِ جان بنے ہوئے ہیں۔
وقت پڑنا	ضرورت پڑنا	دوست وہ ہے جو، وقت پڑنے پر کام آئے۔
وقت کاٹنا	گزارہ کرنا، دن پورے کرنا	مصیبت میں، وقت کاٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔
وَقف کرنا	جو کام کرنا اسی کا ہو کر رہ جانا	قائداعظم نے اپنی ساری زندگی خدمتِ خلق کے لیے، وقف کر دی۔
ہاتھ بٹانا	مدد کرنا	اَچھے بچے کام کاج میں اپنے والدین کا، ہاتھ بٹاتے ہیں۔
ہاتھ جوڑنا	اِلتجا کرنا	اُس نے، ہاتھ جوڑ کر اپنی غلطی کی معافی مانگ لی۔
ہاتھ دھو بیٹھنا	نا اُمید ہونا	ڈاکٹر کی لاپروائی سے مریض اپنی جان سے، ہاتھ دھو بیٹھا۔
ہاتھ لٹکاتے آنا	خالی ہاتھ آنا	کنجوس شخص کوئی تحفہ لانے کی بجائے، دوست کی سالگرہ پر، ہاتھ لٹکاتے آیا۔
ہاتھ ملنا	اَفسوس کرنا	وقت کی قدر کرو وَرنہ، ہاتھ ملتے رہو گے۔
ہُو کا عالم ہونا	مکمل خاموشی ہونا	رات کو جنگل میں، ہو کا عالم تھا۔
ہیبت طاری ہونا	خوف چھا جانا	جنگ کی خبر سن کر عوام پر، ہیبت طاری ہو گئی۔
یدِ طولیٰ	مہارت رکھنا	علاّمہ صاحب کو فنِ خطابت میں، یدِ طولیٰ حاصل ہے۔
یک جان دو قالب	گہرے دوست ہونا	دین اور دنیا کے اعتبار سے وہ دونوں، یک جان دو قالب ہیں۔
یوں توں کرنا	گالی دینا، کوسنا	یوں توں کرتے رہنا شریفوں کا شیوہ نہیں۔

ضَربُ المَثَل (Proverb)

ضَربُ المثل کے معنی ہیں:۔مثال بیان کرنا۔ وہ کلام جو اہل زبان کے نسل درنسل انسانی تجربات کا نچوڑ ہو اور جس سے کوئی اخلاقی سبق یا عبرت کا درس ملے، اُسے ضرب المثل کہتے ہیں۔

ضَربُ المثل میں الفاظ، اَپنے حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ضرب المثل کی ساخت میں تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ عام طور پر ضرب المثل کے پسِ منظر میں کوئی سچا واقعہ یا قصہ ضرور ہوتا ہے چنانچہ موجودہ صورت حال سے پس منظر کی یکسانیت واضح کرنے کے لیے ضرب المثل بیان کی جاتی ہے۔ضرب المثل براہِ راست کسی کلام کا جزو نہیں ہوتی بلکہ لوگ اپنی بات میں زور، وزن اور وسعت پیدا کرنے کے لیے ضرب المثل (کہاوت) بیان کرتے ہیں۔ضرب المثل کا تعلق جملے کی وضاحت اور تشریح سے ہوتا ہے۔اسے فقرے سے جدا کرنے کے کی صورت میں فقرے کا بنیادی ڈھانچہ تبدیل نہیں ہوتا۔لوگ اپنی گفتگو کے دوران بطورِ طنز بھی ضرب الامثال بیان کرتے ہیں۔

بطور مثال اردو میں استعمال ہونے والی چند ضرب الامثال اور ان کا مفہوم حسب ذیل ہے:۔

ضرب الامثال	مفہوم
اَب پچھتائے کیا ہووَت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔	موقع گزر جانے کے بعد اس کا افسوس کرنا بے فائدہ ہوتا ہے۔
اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔	غلطی پر شرمانے کی بجائے سمجھانے والے کو برا بھلا کہنا۔
اُلٹے بانس بریلی کو۔	بے فائدہ اور خلاف معمول کام کرنا۔
اَندھا کیا جانے بسنت کی بہار۔	جو، نااہل ہو وہ کسی چیز کی قدر کیا جانے۔
اُونچی دکان پھیکا پکوان۔	نام مشہور مگر اصل میں ذلیل۔ (بطور طنز کہتے ہیں)
ایک اَنار سو بیمار۔	ایک ہی چیز کے بہت سے خواہش مند ہونا۔
ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا۔	خراب چیز کا مزید خراب ہونا۔
آ بیل مجھے مار۔	بلا وجہ کوئی پریشانی یا مصیبت اپنے سر لینا۔
آدھا تیتر آدھا بٹیر۔	اَن میل اور بے جوڑ۔
آسمان سے گرا کھجور میں اَٹکا۔	ایک مصیبت سے نکلتے ہی دوسری میں پھنس جانا۔

مفہوم	ضرب الامثال
کسی کام میں ہر صورت نفع ہونا۔ دُہرا فائدہ۔	آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔
جو چیز آنکھ کے سامنے نہیں وہ اگر قریب ہو تو پھر بھی دُور ہے۔	آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل۔
چیز پاس پڑی ہو مگر تلاش اِدھر اُدھر کی جا رہی ہو۔	بچہ بغل میں ڈھنڈورا شہر میں۔
رُسوا اور بدنام ہونا، بدکار ہونے سے بھی زیادہ خراب ہے۔	بد اچھا بدنام بُرا۔
ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن۔	بغل میں چھری منہ میں رام رام۔
مجرم کو اس کے جرم کی سزا ایک دن ضرور ملے گی۔	بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔
بڑھاپے میں جوانوں جیسا بناؤ سنگار کرنا۔	بوڑھی گھوڑی لال لگام۔
ہاتھ سے نکلی چیز، یا ڈوبتی ہوئی رقم کا جو حصہ بھی مل جائے غنیمت ہے۔	بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔
ایماندار اور دیانتدار انسان کو کوئی ڈر نہیں ہوتا۔	پاک رہ بے باک رہ۔
سب انسان ایک جیسے نہیں، ہر ایک کا مزاج جدا ہے۔	پانچوں اُنگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔
بُرے لوگوں پر نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔	پتھر کو جونک نہیں لگتی۔
ابھی انتظار کرو، دیکھو کیا ہوتا ہے۔	تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔
کسی کام کے لائق نہ ہونا۔	تین میں نہ تیرہ میں۔
مشکل کام، جو کام نہ ہو سکے۔	ٹیڑھی کھیر۔
دُنیا کے سارے مزے اپنے دم تک ہیں۔	جان ہے تو جہان ہے۔
ہر شخص اپنی اپنی کہتا ہے۔	جتنے مُنہ اُتنی باتیں۔
جس کے پاس طاقت ہوتی ہے وہی قابض ہو جاتا ہے۔	جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔
جس جگہ رہنے کا اتفاق ہو وہاں کے طور طریقوں کی پابندی کرنا چاہیے	جیسا دیس ویسا بھیس۔
منصف حاکم کے قریب ظلم ہونا، اغیار کو فائدہ پہنچانا، اپنوں کو محروم رکھنا۔	چراغ تلے اندھیرا۔
چور خود اپنے، چوکنا پن سے پہچانا جاتا ہے۔	چور کی داڑھی میں تنکا۔

مفہوم	ضرب الامثال
اَپنی لیاقت سے زیادہ بات کرنا، حوصلے سے زیادہ دعویٰ۔	چھوٹا منہ بڑی بات۔
کام کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔	حرکت میں برکت ہے۔
بُرے اور نکمے شخص کے کہیں چلے جانے یا مر جانے پر کہتے ہیں۔	خس کم جہاں پاک۔
روپیہ بہت فائدہ مند ہوتا ہے، سب کام نکل جاتے ہیں۔	دَام آوے کام۔
دیکھنے پہ چیز اچھی ثابت نہ ہونا، حالانکہ پہلے بہت تعریف سنی ہو۔	دُور کے ڈھول سہانے۔
اگر کوئی تکلیف میں مبتلاء ہو تو وہ چھوٹی سے چھوٹی مدد بھی بہت سمجھتا ہے۔	ڈُوبتے کو تنکے کا سہارا۔
موقع نکل جانے کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا۔	رَات گئی بات گئی۔
سزا بھگتنے پر بھی بری عادت اور غرور ختم نہیں ہوا۔	رَسی جل گئی پر بل نہیں گیا۔
جو بات مشہور ہو جائے، وہ ہو کر رہتی ہے۔	زُبانِ خَلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔
سچ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔	سانچ کو آنچ نہیں۔
کام شروع کرتے ہی خرابی پیدا ہو گئی۔	سر منڈاتے ہی اَولے پڑے۔
سُوال کے مطابق جواب نہ ملنا، پوچھنا کچھ جواب کچھ اور ملنا۔	سُوال گندم جواب چنا۔
جھوٹے الزام سے اللہ تعالیٰ نجات دے۔	شیطان کا طوفان اَللہ نگہبان۔
لڑائی جھگڑا کرا دینے والی عورت۔	شیطان کی خالہ۔
ضرورت پڑنے پر انسان کو کوئی نہ کوئی انتظام کرنا ہی پڑتا ہے۔	ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔
ظالم اِنسان کی نسل میں اِضافہ نہیں ہوتا۔	ظالم کی بیل نہیں بڑھتی۔
بے محل مبارک باد دینا۔	عید کے پیچھے چاند مبارک۔
غرور اور تکبر کرنے والے کو ایک نہ ایک دن ذلیل اور رُسوا ہونا پڑتا ہے۔	غَرور کا سر نیچا۔
موذی، شریر اور نکمے آدمی کی موت پر کہتے ہیں۔	فاتحہ نہ درود مر گئے مردُود۔
حاکم یا بڑے آدمی کے گھر کے معمولی لوگ بھی ہوشیار ہوتے ہیں۔	قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔

ضرب الامثال	مفہوم
کپڑا پہنیے جگ بھاتا کھانا کھایئے من بھاتا۔	لباس عام پسند کا پہننا چاہیے اور خوراک اپنی پسند کی کھانی چاہیے۔
کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔	بہت زیادہ محنت کے بعد بہت کم نتیجہ برآمد ہونا۔
گنجی کبوتری محلوں میں ڈیرا۔	معمولی اہلیت رکھنے والے کو بڑا رتبہ مل جانا۔
گھر کی مرغی دال برابر۔	گھر کی اچھی چیز کی بھی قدر نہیں ہوتی۔
لاتوں کا بھوت باتوں سے نہیں مانتا۔	شریر، سزا اور سختی کے بغیر سیدھا نہیں ہوتا۔
مالِ مفت دل بے رحم	دوسروں کا مال (مفت کا مال) بے دریغ خرچ کیا جاتا ہے۔
ماں کو نہ باپ کو جو بنے گی سو آپ کو۔	ہر اچھے اور برے عمل کا ذمّے دار، کرنے والا ہی ہوتا ہے۔
مان نہ مان میں تیرا مہمان۔	میزبان کے بلائے بغیر ڈھیٹ بن کر مہمان بن جانا۔
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔	کام کرنے کی اہلیت نہ ہو مگر حیلے، بہانے بنائے۔
نو نقد نہ تیرہ اُدھار۔	قرض کے تیرہ سے نقد کے نو، اَچھے۔ جو سرِدست مل جائے وہ بہتر ہے۔
نیکی کر دریا میں ڈال۔	احسان کر کے بھلا دینا۔ اَچھے بدلے کی امید نہ رکھنا۔
وہ ڈوبیں منجدھار جن پر بھاری بوجھ۔	اَپنے پیچھے زیادہ جھگڑے نہ لگاؤ، وَرنہ تباہ ہو جاؤ گے۔
ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور	منافق ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ہوتے ہیں۔
ہیرے کی پرکھ جوہری جانے۔	اہلِ ہنر کو قدر دان ہی پہچانتا ہے۔
یار زِندہ صحبت باقی۔	زندگی رہی تو پھر ملاقات ہوگی۔
یہ منہ اور مسور کی دال۔	تم اس لائق نہیں۔ تم اس کے مستحق نہیں۔

اہم نکتہ

ضرب المثل اور محاورہ میں فرق

ضرب المثل کا تعلّق جملے کی وضاحت اور تشریح سے ہوتا ہے، اسے جملے سے جدا کرنے کی صورت میں جملے کا بنیادی ڈھانچہ تبدیل نہیں ہوتا جبکہ محاورہ جملے میں اس طرح ضم ہو جاتا ہے کہ اُسے جملے سے جُدا کرنے کی صورت میں جملے کا بنیادی ڈھانچہ تبدیل ہو جاتا ہے۔

تَشبِیہ (Simile)

تشبیہ کے لغوی معنی ہیں:۔ مشابہت، تمثیل۔ کسی مشترکہ خصوصیّت (خوبی یا خامی) کی بناء پر ایک چیز کو دوسری جیسا قرار دینا، تشبیہ کہلاتا ہے۔

وضاحت: ان جملوں اور شعر پر غور کریں۔

۱: ٹیپو سلطان شیر جیسا بہادر تھا۔ ۲: پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔

نازُکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

پہلے جملے میں ٹیپو سلطان کی بہادری کو شیر کی بہادری سے تشبیہ دی گئی ہے۔ دوسرے جملے میں پانی کے ٹھنڈے پن کو برف جیسا قرار دیا گیا ہے۔ شعر میں محبوب کے لبوں کی نزاکت کو گلاب کی پتی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اہم نکات

★ تشبیہ کی بنیاد حقیقت پر، ہوتی ہے اور تشبیہ دینے کے لیے حرفِ تشبیہ ضرور استعمال کیا جاتا ہے۔ تشبیہ کے پانچ اَرکان (ضروری حصے) ہوتے ہیں

اَرکانِ تشبیہ

مشبّہ — مشبّہ بہ — حرفِ تشبیہ — وَجہِ تشبیہ — غرضِ تشبیہ

مُشبّہ: وہ چیز جسے کسی دوسری چیز جیسا قرار دیا جائے، اُسے مشبّہ کہتے ہیں۔

مُشبّہ بہ: وہ چیز جس کے ساتھ کسی دوسری چیز کو تشبیہ دی جائے، اُسے مشبّہ بہ کہتے ہیں۔

حرفِ تشبیہ: وہ کلمے جو تشبیہ دینے کے لیے اِستعمال ہوں۔ اُنھیں حرفِ تشبیہ کہتے ہیں۔ مثلاً:۔ جیسا، کی طرح، کی سی وغیرہ۔

وجہِ تشبیہ: وہ مشترکہ خصوصیت (خوبی یا خامی) جو دونوں چیزوں میں پائی جائے، اُسے وجہِ تشبیہ کہتے ہیں۔

غرضِ تشبیہ: وہ مقصد جس کے لیے تشبیہ دی جائے، اُسے غرضِ تشبیہ کہتے ہیں۔

وضاحت:

پانی	برف	کی طرح	ٹھنڈا	ہے
↓	↓	↓	↓	
مشبہ	مشبہ بہ	حرفِ تشبیہ	وجہِ تشبیہ	غرضِ تشبیہ: برف کا ٹھنڈا پن

بطور مثال چند تشبیہات:۔

آسمان کی طرح بُلند	برف کی طرح ٹھنڈا	بت کی طرح خاموش	بھیڑیے کی طرح خونخوار	پتھر کی طرح سخت
پھول جیسا نازُک	تیر کی طرح سیدھا	خون کی طرح سرخ	دُودھ کی طرح سفید	دِن کی طرح روشن
زہر جیسا کڑوا	سمندر کی طرح وسیع	شہد کی طرح میٹھا	چٹان کی طرح مضبوط	دریا کی سی روانی
ریشم جیسا نرم	کوئلے کی طرح سیاہ	گائے کی طرح سیدھا سادہ	لومڑی کی طرح مکار	فولاد جیسا مضبوط

اِستِعارَہ (Metaphor)

اِستعارَہ کے لغوی معنی ہیں:۔اُدھار لینا، مانگ لینا۔کسی مشترکہ خصوصیت (خوبی یا خامی) کی بنا پر ایک چیز کو دوسری چیز قرار دے دینا، اِستعارہ کہلاتا ہے۔

وضاحت: ان جملوں اور شعر پر غور کریں۔

۱: کرکٹ میچ میں پاکستانی شاہینوں نے بھارت کو ہرا دیا۔ ۲: وہ بڑا شیطان ہے۔

اس آبِ حیات سے جدا ہوں
مچھلی کی طرح تڑپ رہا ہوں

پہلے جملے میں شاہینوں سے مراد پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی ہیں۔اس جملے میں ''شاہین'' استعارہ ہے۔دوسرے جملے میں کسی فرد کو اس کی شرارتوں اور برے کاموں کی وجہ سے شیطان کہا گیا ہے۔اس جملے میں ''شیطان'' استعارہ ہے۔ جبکہ شعر میں ''آبِ حیات'' استعارہ ہے۔

اہم نکات

★ استعارہ میں الفاظ کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہوتا ہے۔

★ استعارے کی بنیاد، خیال پر ہوتی ہے اور اس میں حرفِ تشبیہ اِستعمال نہیں ہوتا۔

★ استعارہ کے تین ارکان (ضروری حصّے) ہوتے ہیں۔

مستعارلہٗ:	وہ چیز جس کے لیے کوئی لفظ ادھار لیا جائے، اُسے مستعارلہٗ کہتے ہیں۔
مستعارمنہٗ:	وہ چیز جس سے کوئی لفظ ادھار لیا جائے، اُسے مستعارمنہٗ کہتے ہیں۔
وجہ جامع:	وہ مشترکہ خصوصیت (خوبی یا خامی) جو "مستعارلہٗ" اور "مستعارمنہٗ" پائی جائے اسے وجہ جامع کہتے ہیں۔
وضاحت:	وہ بڑا شیطان ہے۔
	وہ ← مستعارلہٗ، بڑا ← مستعارمنہٗ، وجہ جامع (شیطان اومذکورہ آدمی کے کرتوت)

مجازِ مُرسَل

علمِ بیان کی اصطلاح میں مجازمرسل سے مراد ہے:۔ "الفاظ کو حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال کرنا کہ حقیقی اور مجازی معنوں تشبیہ کا تعلق نہ ہو"۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: لسی لذیذ تھی، اُس نے دوگلاس پی لیے۔ ۲: نماز کی ہر رکعت میں قرآن پاک کی تلاوت ضروری ہے۔

پہلے جملے میں "گلاس" مجازمرسل ہے کیونکہ انسان گلاس نہیں بلکہ اس کے اندر جو مشروب ہو وہ پیتا ہے۔ دوسرے جملے میں "تلاوت" سے مراد مکمل قرآن پاک کی تلاوت نہیں بلکہ اس کا (کم از کم) مقرر کردہ حصہ پڑھنا ہے۔

ان جملوں میں الفاظ حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ الفاظ کے حقیقی اور مُرادی معنوں میں تشبیہ کا نہیں بلکہ کوئی اور تعلق موجود ہے۔ نثر اور نظم میں الفاظ کو اس طرح استعمال کرنا "مجازِ مرسل" کہلاتا ہے۔

مجازمرسل کی کئی صورتیں ہیں جن میں سے چند اہم حسب ذیل ہیں:۔

جزو کا ذکر کرنا اور کُل مراد لینا

مجازمرسل کی ایک صورت یہ ہے کہ کلام میں ایسا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس کے حقیقی معنی سے تو کسی چیز کا صرف ایک جز مراد ہوتا ہے لیکن مجازی معنوں میں اس سے مراد پوری چیز ہوتی ہے۔ مثلاً:۔ زندگی دودن کی ہے، اسے ہنسی خوشی بسر کرو۔ اس جملے میں دودن کی زندگی "مجازمرسل" کی مثال ہے کیونکہ زندگی تو سوسال یا دوسال بھی ہو سکتی ہے۔

کُل کا ذکر کرنا اور جزو مراد لینا

دورانِ کلام، بعض اوقات ایسا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جو حقیقی معنوں میں تو پوری (مکمل) چیز کو ظاہر کرتا ہے۔ مگر اس سے

مراد اس چیز کا صرف ایک جز ہوتا ہے۔ مثلاً:۔ میں پاکستان میں رہتا ہوں۔ اس جملے میں لفظ "پاکستان" مجازِ مرسل ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی شخص ایک ہی وقت میں پورے ملک میں رہائش پذیر نہیں ہوسکتا۔ اس جملے میں "پاکستان" سے مراد پاکستان کا مخصوص مقام ہے۔

ظرف کا ذکر کرنا اور مظروف مراد لینا

مجازِ مرسل کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ دورانِ کلام برتن (ظرف) کا ذکر کر کے اس سے مراد برتن میں موجود چیز (مظروف) لی جاتی ہے۔ مثلاً:۔ بریانی بہت مزیدار تھی، وہ دو پلیٹیں کھا گئی۔ اس جملے میں پلیٹ کے اندر موجود چیز (بریانی) مراد ہے نہ کہ پلیٹ۔

مظروف کا ذکر کرنا اور ظرف مراد لینا

دورانِ گفتگو بعض اوقات برتن میں موجود چیز (مظروف) کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس سے مراد، دراصل وہ برتن (ظرف) ہوتا ہے جس میں وہ چیز پڑی ہوئی ہو۔ مثلاً:۔ کچن سے دُودھ اُٹھالاؤ۔ اس جملے میں لفظ "دودھ" مجازِ مرسل ہے اور یہاں دودھ سے مراد وہ برتن ہے جس میں دودھ پڑا ہے۔ اِسی طرح مجازِ مرسل کی اور بھی بہت سی صورتیں ہیں۔

- کسی بات کی وجہ بیان کر کے نتیجہ مراد لینا۔ مثلاً:۔ یہ کہنا "بادل خوب برسا" حالانکہ وجہ بادل ہے جبکہ بارش نتیجہ ہے۔
- نتیجہ بیان کر کے اس کا سبب (وجہ) مراد لینا۔ مثلاً:۔ یہ کہنا "آگ جل رہی ہے" حالانکہ لکڑیاں جلتی ہیں جبکہ آگ نتیجہ ہے۔
- کسی چیز کا ذکر کر کے اس سے مراد، اس کا مالک لینا۔ مثلاً:۔ یہ کہنا "اس کی زُبان بہت تیز ہے۔" یہاں زبان کی تیزی سے مراد گفتگو کی تیزی یا بدزبانی ہے نہ کہ یہ مراد ہے کہ زبان چھری جیسی تیز دھار ہے۔
- ماضی کی حالت کو موجودہ حالت سے تعبیر کرتے ہوئے کوئی بات کہنا۔ جیسے:۔ کسی ریٹائرڈ جج کو "جج صاحب" کہہ کر پکارنا۔ کسی ریٹائرڈ فوجی کو "فوجی صاحب" کہہ کر پکارنا۔
- مستقبل کی حالت کو موجودہ حالت سے تعبیر کرتے ہوئے کوئی بات کہنا۔ جیسے:۔ کسی زیرِ تربیت ڈاکٹر (طالب علم) کو ڈاکٹر صاحب کہہ کر پکارنا۔

تلمیح

جب کلام میں ایک لفظ یا چند الفاظ کے ذریعے کسی تاریخی شخصیّت، جگہ یا واقعہ کی طرف اِشارہ کیا جائے تو، اُسے تلمیح کہتے ہیں۔ گزرے ہوئے زمانے کے کسی اہم واقعے کو موجودہ صورت حال میں بطورِ مثال پیش کرنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ پورا قصہ بیان کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ اس قصے کی جانب محض اِشارہ کیا جائے اور موجودہ صورت حال سے نتیجے کی یکسانیت واضح کی جائے۔

تلمیح میں گزشتہ واقعے کی طرف اِشارہ کر کے، اُسے موجودہ صورت حال سے منطبق کیا جاتا ہے۔

وضاحت: اس جملے اور شعر پر غور کریں۔

۱: اس کے احباب برادرانِ یوسف ثابت ہوئے۔

۲: آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا
دوست یاں تھوڑے ہیں، بھائی بہت

اِس جملے میں "برادرانِ یوسف" جبکہ شعر میں "چاہِ یوسف" (چاہ بمعنی کنواں) ایسے الفاظ ہیں، جو بطورِ تلمیح استعمال ہوئے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے نبی تھے۔ آپ بہت خوبصورت اور خوب سیرت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوابوں کی تعبیر کا علم بھی عطا فرمایا تھا۔ آپ اپنے والدِ محترم، حضرت یعقوب علیہ السلام کو بہت عزیز تھے۔ آپ بھی ان سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ کے بھائیوں کا خیال تھا کہ اُن کے والدِ محترم باقی بیٹوں کی نسبت حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ پیار کرتے ہیں، لہٰذا وہ، آپ سے حسد کرتے تھے۔ آپ کے دس سوتیلے بھائیوں نے آپ سے جان چھڑانے کے لیے منصوبہ بندی کی۔ وہ اپنے والدِ محترم سے اِجازت لے کر آپ کو سیر کی غرض سے لے گئے۔ سیر پر جانے سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنا کرتا بھی عطا فرمایا۔ آپ کے بھائی آپ کو جنگل میں لے گئے اور ایک اندھے کنویں میں پھینک کر واپس چلے آئے اور بہانہ کیا کہ حضرت یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ یہ خبر سُن کر حضرت یعقوب علیہ السلام بہت غمزدہ ہوئے اور اپنے بیٹے کے غم میں روتے رہنے سے آپ کی آنکھوں کی بینائی بھی چلی گئی۔

بھائیوں کے کنویں میں پھینک کر چلے جانے کے بعد ایک قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا اور آپ کو مصر کے بازار میں بیچ دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام ایک مدت تک مصائب میں رہے۔ آپ غلام بنائے گئے۔ آپ پر اِلزام لگائے گئے اور آپ کو قید بھی کر دیا گیا لیکن آپ ثابت قدم رہے اور صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ آپ کسی کے بہکاوے میں نہ آئے اور برائی کی طرف بھی مائل نہ ہوئے۔ آپ پاک دامنی کے ساتھ اپنے پیغمبرانہ منصب کی ذمہ داریاں بخوبی سرانجام دیتے رہے۔ تقریباً

چالیس سال کے بعد جب آپ مصر کے بادشاہ بنے تو اس دوران آپ کے بھائی آپ کے پاس غلّہ لینے کے لیے آئے۔ وہ آپ کو نہ پہچان سکے مگر آپ نے اُنھیں پہچان لیا۔ آپ نے اُنھیں غلّہ بھی دیا اور اپنا کرتا بھی اَپنے والدِ محترم کی خدمت میں دے بھیجا، جسے آنکھوں پر لگانے سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس آ گئی۔ بعد ازاں آپ کے والدِ محترم بھی سارے خاندان کو لے کر مصر تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنے بھائیوں کو معاف فرما دیا۔ اور سب مل کر ہنسی خوشی رہنے لگے۔

نثر اور شاعری میں اس قصّے، یا اس کے کسی حصّے کو بطورِ تلمیح استعمال کیا جاتا ہے۔ اس خوبصورت قصے سے متعلق بہت سی تلمیحات استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے:۔ ۱: حُسنِ یوسف ۲: پیراہنِ یوسف ۳: برادرانِ یوسف ۴: گریہ یعقوب ۵: دیدہ ءِ یعقوب ۶: چاہِ یوسف ۷: چاہِ کنعان ۸: زلیخا ۹: عزیزِ مصر ۱۰: زندانِ مصر وغیرہ۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے قصّے کی طرح ماضی میں ہونے والے دوسرے اہم واقعات اور قصوں کو بھی بطورِ تلمیح استعمال کیا جاتا ہے۔ بطورِ مثال اردو کلام میں استعمال ہونے والی چند تلمیحات:۔

طوفانِ نوح	صبرِ ایُّوب	آتشِ نمرود	تختِ سلیمان	کوہِ طور	یدِ بیضا	ابنِ مریم
طائرِ سدرہ	خیبر شکن	کربلا معلّٰی	کلبِ رُوم	آئینۂ سکندر	جامِ جم	قارون
لیلیٰ مجنوں	تیشۂ فرہاد	سَسّی	میر جعفر	محمود و ایاز	گنجِ شکر	آبِ حیات

تَجنِیس (Homonyms)

تجنیس سے مراد ہے، دو الفاظ کا تلفظ میں متشابہ (ایک جیسا، ملتا جلتا) ہونا اور معنی میں مختلف ہونا۔ جیسے:۔ نواسی (۷۹) نواسی (بمعنی بیٹی کی بیٹی) چارا، چارہ، محرم، مجرم وغیرہ۔

متشابہ الفاظ کے درمیان پایا جانے والا رشتہ، رِشتۂ تجنیس کہلاتا ہے۔ رِشتۂ تجنیس کی مختلف صورتیں ہیں۔ جیسے:۔ تجنیسِ تام تجنیسِ خطّی، تجنیسِ زائد، تجنیسِ قلب، تجنیسِ ناقص وغیرہ۔ اِن میں سے تجنیسِ تام کا تعارف حسبِ ذیل ہے:۔

تَجنِیسِ تام

جب کسی جملے میں دو یا دو سے زیادہ الفاظ اس طرح استعمال کیے جائیں کہ لکھنے اور بولنے میں وہ بالکل ایک جیسے ہوں لیکن اُن کے معنی ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو، اسے تجنیسِ تام (تجنیس معنوی) کہتے ہیں۔

وَضاحت: اِن جُملوں پر غور کریں۔

۱: میں نے اس کو قلم دِیا۔ ۲: اس نے دِیا روشن کیا۔ ۳: بونا آدمی گندم بونا چاہتا ہے۔

پہلے جملے میں لفظ "دیا" سے مراد "دینا" ہے۔ دوسرے جملے میں "دِیا" سے مراد اندھیرے میں روشنی کرنے والا "چراغ" ہے۔ تیسرے جملے میں لفظ "بونا" دو مرتبہ استعمال ہوا ہے پہلی مرتبہ بونا (بمعنی چھوٹے قد والا) اور دوسری مرتبہ "بونا" سے مراد "کاشت کرنا" ہے۔

اہم نکتہ

★ تجنیس معنوی میں ایک ذُو معنی لفظ کو جملے (جملوں) میں دو یا دو سے زائد مرتبہ اس طرح استعمال میں لایا جاتا ہے کہ ہر مرتبہ اس کے معنی الگ ہوتے ہیں۔

رَدِیف وار اَلفاظ

ردیف وار الفاظ وضع کرنے سے مراد یہ ہے کہ کسی لفظ کے آخری حرف سے شروع ہونے والا ایک اور بامعنی لفظ بنالیا جائے۔ اَلفاظ کی ردیف وار ترتیب دینے کے لیے ضروری ہے کہ ہر نیا لفظ پہلے سے موجود لفظ کے آخری حرف سے شروع ہو۔ مثلاً:۔ لفظ "اِسلام" کا آخری حرف "م" ہے۔ "م" سے بننے والا نیا لفظ محبت اور "محبت" کے آخری حرف "ت" سے بننے والا نیا لفظ "تعلق" ہوسکتا ہے۔ اسی طرح ہر نئے والے لفظ کے آخری حرف سے ایک اور لفظ بنا کر یہ سلسلہ آگے بڑھایا جاتا ہے۔

ردیف وار ترتیب کی وضاحت کے لیے درج ذیل الفاظ اور ان سے بننے والے ردیف وار الفاظ پر غور کریں:۔

اِجازت، تاریخ، خامی، یقین، نصاب، بساط، طبیعت، تقدیر، رفتار، رنجش، شمع

اِسلام، محبت، تعلق، قرآن، نماز، زکوٰۃ، تسبیح، حج، جہاد، دلدار

بندھن، نازُک، کاغذ، ذہانت، توفیق، قائد، دل، لمحہ، ہاتھ، تھکاوٹ، ٹانگ

پنجاب، بہادُر، رونق، قلم، ملک، کپاس، سورج، جوان، نڈر، رنگ، گندم

قرآن، نصیحت، توبہ، ہدایت، تاریخ، خلوص، صبر، رجوع، علم، منزل، لطف

یاد، دماغ، غصہ، ہمت، تیز، زبان، نیت، تسلی، یقین، نوازش، شکر

یہ ترتیب بطور مثال پیش کی گئی ہے طلبا و طالبات اپنے اپنے ذخیرہ الفاظ کے مطابق بھی ردیف وار ترتیب دے سکتے ہیں۔

اہم نکتہ

★ عام طور پر بیت بازی کے مقابلے، اَشعار کی ردیف وار ترتیب سے ہوتے ہیں، یعنی صرف پہلے شعر کے بعد ہر نیا پڑھے جانے والا شعر، اس سے پہلے پڑھے گئے شعر کے آخری لفظ کے آخر میں آنے والے حرف سے شروع کیا جاتا ہے۔

تحتُ اللّفظ

تحتُ اللّفظ کے معنی ہیں:۔لفظی ترجمہ۔دیے گئے متن میں ہر لفظ کے معنی اس کے عین نیچے لکھنے کو، تحتُ اللّفظ کہتے ہیں۔
اس کے علاوہ نظم کا ترنم کے بغیر پڑھنا بھی تحت اللفظ کہلاتا ہے۔

اشعار کی تشریح کے سلسلے میں تحتُ اللفظ کی بنیادی حیثیت ہے۔اس سے نہ صرف تشریح کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بلکہ تشریح طلب کوئی پہلو بھی تشنہ نہیں رہتا۔تحتُ اللفظ، نظم خوانی سے صحتِ الفاظ اور شعر خوانی کا درست انداز اپنانے میں مدد ملتی ہے۔

متلازِم اَلفاظ

کسی لفظ کے بارے میں سوچتے ہی اس سے متعلقہ اور بہت سے جو الفاظ ذہن میں آجاتے ہیں، اُنھیں متلازِم الفاظ کہتے ہیں۔جیسے:۔سکول کا لفظ سوچتے ہی ہمارے ذہن میں اس طرح کے الفاظ (تلازمات) آتے ہیں۔

سکول: پرنسپل، ٹیچرز، عمارت، کمرہ جماعت، ہم جماعت، بستہ، پیریڈ، تفریح، کھیل وغیرہ۔

متلازم الفاظ باہم مربُوط ہوتے ہیں اور یہ کم وقت میں زیادہ معلومات فراہم کرتے ہیں۔ یہ الفاظ کسی چیز کا ایک خاکہ سا پیش کرتے ہیں۔ان کی مدد سے متعلقہ چیز کی پہچان اور اس کے بارے میں رائے کا اظہار کرنے میں بہت آسانی رہتی ہے۔کسی لفظ کے تلازمات کو بنیاد بنا کر طلبا و طالبات آسانی سے اس عنوان پر پیراگراف اور مضمون وغیرہ لکھ سکتے ہیں۔متلازم الفاظ سیکھنا ایک دلچسپ سرگرمی ہے۔اس سے تجسس کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور ذخیرہ الفاظ میں اِضافہ بھی ہوتا ہے۔

بطور مثال چند الفاظ اور ان کے تلازمات حسب ذیل ہیں:۔

ائر پورٹ: ہوائی جہاز، رن وے، پائلٹ ائر ہوسٹس، مسافر، انتظار گاہ، ٹکٹ، سامان، سکیورٹی، کنٹرول ٹاور
بادل: گرج چمک، بارش، پھوار، کیچڑ، ژالہ باری
بازار: مختلف قسم کی دُکانیں، اشیائے ضرورت، لوگ، ہجوم، خرید و فروخت، ٹھیلے، ریڑھیاں، گاڑیاں
باغ: درخت، پودے، پھل، پھول، کانٹے، گھاس، شاخیں، سایہ، پرندے
بس سٹاپ: بس، ٹکٹ گھر، ٹکٹ، مسافر، اِنتظار گاہ، سامان، ڈرائیور، کنڈکٹر، ہاکر، دکانیں، ٹھیلے
بستہ: کتابیں، کاپیاں، پِین، پنسلیں، جیومٹری بکس
پہاڑ: چٹانیں، پتھر، معدنیات، بلندی، برفباری، چشمے، آبشاریں، درخت
تھانہ: تھانے دار، سپاہی، منشی، میز، کرسی، رپورٹ، پولیس کی گاڑی، ہتھکڑی، حوالات

جنگ: سپہ سالار، فوج، بندوقیں، مورچے، ٹینک، توپیں، جنگی جہاز، میزائل، گولہ باری، زخمی، غازی، شہید
خاندان: ابو، امی، بھائی بہن، عزیز و اقارب، گھر
ڈاک خانہ: سربراہ ادارہ، کلرک، ڈاک، منی آرڈر، رسید، مُہر، ڈاک کا تھیلا، لیٹر بکس، ڈاکیا
ریلوے سٹیشن: ٹکٹ گھر، ٹکٹ، پلیٹ فارم، ریل گاڑی، انجن، مسافر، سامان، انتظار گاہ، قلی، ریڑھی، دکانیں، ٹھیلے
سکول: پرنسپل، ٹیچر، سٹوڈنٹس، عمارت، کمرہ جماعت، ہم جماعت، بستہ، پیریڈ، امتحان، تفریح، کھیل کود
شادی: دولہا، دلہن، باراتی، نکاح، کھانا، ولیمہ، مہندی، اور دوسری رسومات، ناچ گانا
قرآن مجید: مقدس کتاب، پارے سورتیں، رکوع، آیات، تلاوت، ثواب، ہدایت، نصیحت، قصے، عبرت
گھر: افرادِ خانہ، کمرے، باورچی خانہ، غسل خانہ، چارپائیاں، بستر، برتن، سامان آسائش و آرائش
لائبریری: کتب، رسائل، الماریاں، لائبریرین، کرسیاں، میز، لائبریری کارڈ، فہرست کتب، ریکارڈ
مسجد: وُضو، اذان، نماز، جائے نماز، مؤذن، امام، صفیں، نمازی، دعا، لاؤڈ سپیکر، محراب، منبر، مینار
میلہ: لوگ، رونق، سرکس، پنگھوڑے، موت کا کنواں، چڑیا گھر، عارضی دکانیں، ڈھول، ناچ گانا، کھیل کود
ہسپتال: ڈاکٹر، نرس، مریض، دوائی، وارڈ، لیبارٹری، آپریشن، خون، مرہم پٹی

فِقرات کی درُستی

انسان کے ذہنی اور علمی معیار کا اندازہ اس کے بولنے، پڑھنے اور لکھنے کے انداز سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ یہ اس کی سمجھ بوجھ، ذہانت اور قواعد سے واقفیت پر منحصر ہے کہ وہ تحریر و تقریر میں کس قدر غلطیاں کرتا ہے اور اس میں ان غلطیوں کو پرکھنے اور درست کرنے کی اہلیّت کتنی ہے۔ غلط فقرات کو غور سے پڑھ کر اُن کی درستی کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ قواعد سے واقفیت اور صحیح راہنمائی میں مشق کرتے رہنے سے اس صلاحیت میں اِضافہ ہو جاتا ہے۔ فقرات میں کئی قسم کی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ تحریر اور تقریر میں روزمرّہ کی غلطیوں اور ان کی اصلاح کی غرض سے چند اہم اشارات حسب ذیل ہیں:۔

۱: رموزِ اَوقاف کی غلطی

دورانِ تحریر، رَموزِ اَوقاف کا غلط استعمال جملے کے معنی یکسر بدل سکتا ہے۔ بعض جملوں میں رموزِ اوقاف کا استعمال غلط کیا جاتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً:۔

ایسا کون سا پرندہ ہے جس کے سر پر ٹانگیں ہیں؟ (غلط) ایسا کون سا پرندہ ہے جس کے سر، پر اور ٹانگیں ہیں؟ (صحیح)

۲: روزمرّہ کی غلطی

اہلِ زُبان کے اندازِ گفتگو کے خلاف بولنا اور لکھنا غلط تصور کیا جاتا ہے۔ جس فقرے میں اہلِ زبان کے اسلوب کی خلاف ورزی کی گئی ہو، اُسے غلط شمار کیا جاتا ہے۔ مثلاً:۔ اس کی چشم میں درد ہے۔ (غلط) اس کی آنکھ میں درد ہے۔ (صحیح)

۳: محاورہ اور ضربُ المثل کی غلطی

محاورے اور ضرب المثل کی ساخت میں کسی قسم کا ردّو بدل نہیں ہوسکتا۔ قواعد کے مطابق محاورے اور ضرب المثل میں تبدیلی کرنا غلط ہے۔ مثلاً:۔

۱: فخر خاک میں ملانا۔ (غلط) غرور خاک میں ملانا۔ (صحیح) ۲: جس کی لاٹھی اس کی گائے۔ (غلط) جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ (صحیح)

۴: زائد الفاظ کی غلطی

فقرے میں ایک اِسم کے لیے دو ہم معنی الفاظ کا اِکٹھا کر دینا غلط ہے۔ جیسے:۔

وہ آبِ زم زم کا پانی لائی ہے۔ (غلط) وہ آبِ زم زم لائی ہے۔ (صحیح)

۵: تذکیر و تانیث کی غلطی

فقرے میں مذکر الفاظ کی جگہ مؤنث الفاظ اور مؤنث الفاظ کی جگہ مذکر الفاظ کا استعمال غلط ہے۔ مثلاً:۔

۱: میرے سر میں درد ہو رہی ہے۔ (غلط) میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ (صحیح)

۲: اُس نے جھاڑو نہیں دیا۔ (غلط) اُس نے جھاڑو نہیں دی۔ (صحیح)

۶: واحد، جمع کی غلطی

جملے میں ''جمع'' کی جگہ ''واحد'' اور ''واحد'' کی جگہ ''جمع'' الفاظ کا استعمال کرنا غلط ہے۔ مثلاً:۔

۱: وہ بہت بڑے اولیا اللہ تھے۔ (غلط) وہ بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ (صحیح) ۲: ٹکٹیں خرید لو۔ (غلط) ٹکٹ خرید لو۔ (صحیح)

۷: مسلّمہ حقیقت کی غلطی

جن فقرات میں کسی مسلمہ حقیقت کی خلاف ورزی کی گئی ہو، وہ بھی غلط شمار ہوتے ہیں۔ جیسے:۔

پاکستان ۲۳، مارچ ۱۹۴۰ء کو قائم ہوا۔ (غلط) پاکستان ۱۴، اگست ۱۹۴۷ء کو قائم ہوا۔ (صحیح)

۸: حروف اور مرکّبات کی غلطی

جن فقرات میں حروف اور مرکبات کا صحیح استعمال نہ کیا گیا ہو، وہ بھی غلط شمار کیے جاتے ہیں۔ مثلاً:۔

۱: میں نے جانا ہے۔ (غلط) مجھے جانا ہے۔ (صحیح) ۲: یہ چیخ و پکار کیسی ہے؟ (غلط) یہ چیخ پکار کیسی ہے؟ (صحیح)

اہم نکتہ

★ دو مختلف زبانوں کے الفاظ سے بنائے جانے والے مرکبات غلط تصور کیے جاتے ہیں۔ جیسے:؛ داوات اور سلیٹ، قریب المرگ اور لٹی ٹمیٹ وغیرہ۔

۹: املا کی غلطی

بولنے اور لکھنے کے دوران املا کی غلطی، فقرے کے حُسن کو خراب کر دیتی ہے۔ اس سلسلے میں بھی خاص دھیان رکھنا ضروری ہے۔ املا کی غلطیاں تین قسم کی ہو سکتی ہیں:۔

۱: ہجوں (spellings) کی غلطی ۲: متشابہ الفاظ کا غلط استعمال ۳: اِعراب کی غلطی

★ فقرات میں الفاظ کے ہجے (spellings) درست استعمال نہ کرنا غلطی ہے۔ جیسے:۔

۱: السلام وعلیکم (غلط) السلامُ علیکم (صحیح) ۲: گذارش (غلط) گزارِش (صحیح)

۳: کسی کو دھوکہ مت دو۔ (غلط) کسی کو دھوکا مت دو۔ (صحیح)

★ جملے کی مناسبت سے متشابہ الفاظ کا درست استعمال نہ کرنا غلط ہے۔ جیسے: کسان حل چلا رہا ہے۔ (غلط) کسان ہل چلا رہا ہے۔ (صحیح)

★ جملے کی مناسبت سے اِعراب کا درست استعمال نہ کرنا غلط ہے۔ جیسے:۔ اسم عِلم کی پانچ اقسام ہیں۔ (غلط) اسم عَلَم کی پانچ اقسام ہیں۔ (صحیح)

اہم نکات

★ اُردو زبان میں بہت سے الفاظ غلطُ العام استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کے کثرتِ استعمال کی وجہ سے بہت سے افراد انھیں صحیح سمجھتے ہیں۔ تاہم ایسے الفاظ کے بارے میں نہ صرف جاننا ضروری ہے بلکہ ان کے درست املا کو ترویج دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے

بطور مثال چند غلط العام مستعمل الفاظ اور ان کی درست کیفیّت حسب ذیل ہے:۔

غلط املا	صحیح املا
استعفیٰ	استعفا
اکابرین	اکابر
انہیں	انھیں
آذان	اذان
آسامی	اسامی
بچگانہ	بچکانہ
بمع، بمعہ	مع
پڑتال	پرتال
پسینہ	پسینا
تشبیہہ	تشبیہ
تنازعہ	تنازع
تمہارا، تمہارے	تمھارا، تمھارے
ٹانگہ	تانگا
جائیداد	جائداد
چولہا	چولھا
چوہدری	چودھری
حیرانگی	حیرانی
خورد	خُرد
درستگی	درستی
دونو	دونوں
رحجان	رجحان
ذکریا	زکریا
ستائش	ستایش
اعلانیہ	علانیہ
عیدالضحیٰ	عیدالاضحیٰ
غرضیکہ	غرضکہ
قمیض	قمیص
کاروائی	کارروائی
کانٹ چھانٹ	کاٹ چھاٹ
کمہار	کمھار
کولہو	کولھو
کلیجہ	کلیجا
گرم مصالحہ	گرم مسالا
گذشتہ	گزشتہ
لاچار	ناچار
مرثیہ	مرثیا
مسمّی	مسمیٰ
معمہ	معما
مشکور	ممنون، شاکر
مکتبہ فکر	مکتبِ فکر
مہینہ	مہینا
نکتہ نظر	نقطہ نظر
نقطہ چینی	نکتہ چینی
وطیرہ	وتیرہ
ھدایت	ہدایت

بطور مثال غلط فقرات کی درستی

غلط جملے	صحیح جملے
مکرمی و محترمی السّلام وعلیکم!	مکرمی و محترمی السّلامُ علیکم!
آپ کی محبت ہمارا سہارا بنا ہوا ہے۔	آپ کی محبت ہمارا سہارا بنی ہوئی ہے۔
پاکستان کی عوام محبِ وطن ہے۔	پاکستان کے عوام محبِ وطن ہیں۔
وہ صحیح سلامت گھر پہنچ گئے۔	وہ صحیح سالم گھر پہنچ گئے۔

غلط جملے	صحیح جملے
نیلی سیاہی سے لکھو۔	نیلی روشنائی سے لکھو۔
مجھے گالی نہ نکالو۔	مجھے گالی نہ دو۔
مہنگائی دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔	مہنگائی روز بہ روز بڑھ رہی ہے۔
وہ تو کاٹھ کا گھوڑا ہے۔	وہ تو کاٹھ کا اُلو ہے۔
وہ عورت بکّی بکّی رہ گئی۔	وہ عورت ہکّا بکّا رہ گئی۔
وہ خط پڑھ کر ہنسنے لگ پڑے۔	وہ خط پڑھ کر ہنسنے لگے۔
مجھے جھوٹ مارنے کی عادت نہیں۔	مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں۔
ہال میں سوئی دھرنے کو جگہ نہ تھی۔	ہال میں تِل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔
جب فاقے سے مروگے، تو خدا یاد آئے گا۔	جب فاقوں مروگے، تو خدا یاد آئے گا۔
یہ کس کی قلم ہے۔	یہ کس کا قلم ہے۔
اسلم نے نئی قمیض پہنی۔	اسلم نے نیا قمیص پہنا۔
ہم نے ہاکی کھیلا۔	ہم نے ہاکی کھیلی۔
یہ میز کس نے بنایا؟	یہ میز کس نے بنائی؟
لندن سے تار آئی ہے۔	لندن سے تار آیا ہے۔
دو روپے کی دَہی لاؤ۔	دو روپے کا دَہی لاؤ۔
میں نے ایک خواب دیکھی۔	میں نے ایک خواب دیکھا۔
جھاگ بیٹھ جائے گی۔	جھاگ بیٹھ جائے گا۔
میری بات کا برا نہ منائیں۔	میری بات کا برا نہ مانیں۔
آپ نارووال سے کب واپس لوٹے؟	آپ نارووال سے کب واپس آئے؟
میں نے اجمل خان کی کتاب سے بہت استفادہ حاصل کیا۔	میں نے اجمل خان کی کتاب سے بہت استفادہ کیا۔

غلط جملے	صحیح جملے
اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے۔	اس میں ناراضی کی کیا بات ہے۔
گالی نکالنا شریفوں کا شیوہ نہیں۔	گالی دینا شریفوں کا شیوہ نہیں۔
میرے کو بازار جانا ہے۔	مجھے بازار جانا ہے۔
بلوچستان کا دارالحکومت پشاور ہے۔	بلوچستان کا دارالحکومت کوئٹہ ہے۔
جھیل سیف الملوک صوبہ بلوچستان میں ہے۔	جھیل سیف الملوک صوبہ خیبر پختون خوا میں ہے۔
درّہ خیبر صوبہ پنجاب میں واقع ہے۔	درہ خیبر صوبہ خیبر پختون خوا میں واقع ہے۔
پاکستان کا ستر فیصد اَنگور بلوچستان میں پیدا ہوتا ہے۔	پاکستان کا نوے فیصد انگور بلوچستان میں پیدا ہوتا ہے۔
آپ کے آنے سے محفل کو آٹھ چاند لگ گئے۔	آپ کے آنے سے محفل کو چار چاند لگ گئے۔
۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان نے بھارت کی داڑھیں کھٹی کر دیں۔	۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان نے بھارت کے دانت کھٹے کر دیے
اس کی باتوں نے میرے زخموں کے اُوپر نمک چھڑک دیا۔	اس کی باتوں نے میرے زخموں پر نمک چھڑک دیا۔
وہ اپنے باپ کی موت پر دس دس آنسو رویا۔	وہ اپنے باپ کی موت پر آٹھ آٹھ آنسو رویا۔
ہر شہری اپنے ملک سے محبت کرتی ہے۔	ہر شہری اپنے ملک سے محبت کرتا ہے۔
ہم رات کو گہری نیند سو رہا تھا۔	ہم رات کو گہری نیند سو رہے تھے۔
یومِ آزادی کے موقع پر اَخبارات خصوصی اَیڈیشن شائع کرتا ہے۔	یومِ آزادی کے موقع پر اَخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتے ہیں
اَچھے طالب علم اپنے استادِ محترم کی بات توجہ سے سنتا ہے۔	اَچھے طالب علم اپنے استادِ محترم کی بات توجہ سے سنتے ہیں۔
بڑھیا، اسپتال سے دوا لینے گیا۔	بڑھیا اسپتال سے دوا لینے گئی۔
بچے کا ناک بہہ رہا ہے۔	بچے کی ناک بہہ رہی ہے۔
ہمارا بہادر فوج پیارے وطن کے چپّے چپّے کا دفاع کرتی ہے۔	ہماری بہادر فوج پیارے وطن کے چپّے چپّے کا دفاع کرتی ہے۔
طالبات نے پُر جوش تقریریں کی۔	طالبات نے پُر جوش تقریریں کیں۔
دھواں فضا کو آلودہ کر دیتی ہے۔	دھواں فضا کو آلودہ کر دیتا ہے۔

غلط جملے	صحیح جملے
ہر کوئی خوش خوش سفر کر رہے تھے۔	ہر کوئی خوش خوش سفر کر رہا تھا۔
مزدور کے بازو پر چوٹ لگ گئی۔	مزدور کے بازو پر چوٹ لگی۔
جتنی جلدی ممکن ہو سکے مریض کو ہسپتال پہنچائیں۔	جتنی جلدی ممکن ہو مریض کو ہسپتال پہنچائیں۔
ڈاکٹر نے زخم پر مرہم لگائی۔	ڈاکٹر نے زخم پر مرہم لگایا۔
میرے سر میں شدید دَرد ہو رہی ہے۔	میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔
کسی کی چغلی مت کرو۔	کسی کی چغلی مت کھاؤ۔
وہ ہر دن وہاں جاتا ہے۔	وہ ہر روز وہاں جاتا ہے۔
وہ آئے روز مجھے ملتا ہے۔	وہ آئے دن مجھے ملتا ہے۔ وہ ہر روز مجھے ملتا ہے۔
بھائی کو کہنا کہ مجھ سے ملے۔	بھائی سے کہنا کہ مجھے ملے۔
بچے کی نیند کھل گئی۔	بچے کی نیند اڑ گئی۔ / بچے کی آنکھ کھل گئی۔
صوفے کے اُوپر کتابیں پڑی ہیں۔	صوفے پر کتابیں پڑی ہیں۔
عبداللہ کی کھیل شاندار ہے۔	عبداللہ کا کھیل شاندار ہے۔
لاہور اور ملتان کے درمیان کتنے میلوں کا فاصلہ ہے۔	لاہور اور ملتان کے درمیان کتنے میل کا فاصلہ ہے۔
چار مہینوں کے بعد آج تمھاری شکل دیکھی ہے۔	چار مہینے کے بعد آج تمھاری شکل دیکھی ہے۔
عمران نے نئی ٹوپی اَوڑھ رکھی ہے۔	عمران نے نئی ٹوپی پہن رکھی ہے۔
بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔
وہ انگریزی کو جانتے ہیں۔	وہ انگریزی جانتے ہیں۔
میرے کو بھوک نہیں ہے۔	مجھے بھوک نہیں ہے۔
دونوں کتابوں میں اکیس بیس کا فرق ہے۔	دونوں کتابوں میں اُنیس بیس کا فرق ہے۔
اُمید ہے کہ آپ خیریت کے ساتھ ہوں گے۔	امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

غلط جملے	صحیح جملے
تنویر گئی رات تک کام میں مصروف رہا۔	تنویر رات گئے تک کام میں مصروف رہا۔
اس کی صورت دیکھ کر ڈر آتا ہے۔	اس کی صورت دیکھ کر ڈر لگتا ہے۔
برائے مہربانی خط کا جواب دیں۔	براہِ مہربانی خط کا جواب دیں۔
دوستوں سے دغا نہیں کرنا چاہیے۔	دوستوں سے دغا نہیں کرنی چاہیے۔
میں آج کی اَخبار نہیں دیکھ سکا۔	میں آج کا اخبار نہیں دیکھ سکا۔
بخدمت جنابہ پرنسپل صاحبہ۔	بخدمت جناب پرنسپل / بخدمت پرنسپل صاحبہ۔
مریض کو بہت دیر کے بعد ہوش آئی۔	مریض کو بہت دیر کے بعد ہوش آیا۔
ضد کرنی اَچھی بات نہیں۔	ضد کرنا اُچھی بات نہیں۔
عدل کا ترازو کسی طرف جھکتا نہیں۔	عدل کی ترازو کسی طرف جھکتی نہیں۔
بری کرتوتوں کا برا نتیجہ۔	برے کرتوتوں کا برا نتیجہ۔
اس نلکے کا پانی کھارا ہے۔	اس نلکے کا پانی کھاری ہے۔
یہ اُسامہ کی فوٹو ہے۔	یہ اُسامہ کا فوٹو ہے۔
نیکی کا راہ بہت کٹھن ہے۔	نیکی کی راہ بہت کٹھن ہے۔
ضد کرنی اچھی نہیں۔	ضد کرنا اچھا نہیں۔
جناب! تشریف لاؤ۔	جناب تشریف لائیے۔
یہ سن کر مجھے بہت حیرانگی ہوئی۔	یہ سن کر مجھے بہت حیرانی ہوئی۔
اُسے خوب جھاڑ پڑی۔	اسے خوب ڈانٹ پڑی۔
اُس نے یہ کیا تماشا بنایا ہوا ہے۔	اس نے یہ کیا تماشا بنا رکھا ہے۔
یہ اس کا اپنا مکان ہے۔	یہ اس کا مکان ہے۔
آپ لاہور کب جا رہے ہیں؟	آپ لاہور کب جائیں گے؟

صحیح جملے	غلط جملے
وہ پاس پاس بیٹھے ہیں۔	وہ ساتھ ساتھ بیٹھے ہیں۔
وہ یہ سن کر گم صم ہوگئی۔	یہ سن وہ کر گم سم ہوگئی۔
اس تنازع کا حل مشکل ہے۔	اس تنازعہ کا حل مشکل ہے۔
وہ شادی شدہ ہے۔	وہ شادی شدہ ہو گیا ہے/وہ شادی شدہ ہوگئی ہے۔
ہر طرف کیچڑ پھیلی ہوئی تھی۔	ہر اَطراف کیچڑ پھیلا ہوا تھا۔
نہانے سے جسم کا میل اُتر جاتا ہے۔	نہانے سے جسم کی میل اُتر جاتی ہے۔
ہر شخص سے تمھاری تکرار ہوتی ہے۔	ہر شخص سے تمھارا تکرار ہوتا ہے۔
نائی، حجامت بنانے آیا ہے۔	نائی، حجامت کرنے آیا ہے۔
علم اور تحمل مزاجی، انسان کا رتبہ بڑھا دیتے ہیں۔	علم اور تحمل مزاجی، انسان کا رتبہ بڑھا دیتی ہے۔
آپ کا دولت خانہ کہاں ہے؟	آپ کا غریب خانہ کہاں ہے؟
میرا غریب خانہ بہک لڑکا میں ہے۔	میرا دولت خانہ بہک لڑکا میں ہے۔
مارکونی ریڈیو کا موجد تھا۔	مارکونی ریڈیو کا بانی تھا۔
یہ پتھر بہت بھاری ہے۔	یہ پتھر بہت بھارا ہے۔
بڑھیا بیمار تھی۔	بڑھیا عورت بیمار تھی۔
کوّے کائیں کائیں کر رہے تھے۔/پرندے چہچہا رہے تھے۔	کوّے چہچہا رہے تھے۔
کھڑکیاں بند کر دو۔	کھڑکیوں کو بند کر دو۔
وہ بہت ناراض ہے۔	وہ کافی ناراض ہے۔
وہ مع اہل و عیال چلا گیا۔	وہ بمع اہل و عیال چلا گیا۔
ریوڑ گھاس چر رہا ہے۔	ریوڑ گھاس چر رہی ہے۔
وہ عورت بڑی لڑاکا ہے۔	وہ عورت بڑی لڑاکی ہے۔

غلط جملے	صحیح جملے
آپ کا مزاج کیسا ہے۔	آپ کے مزاج کیسے ہیں۔
آبِ زم زم کا پانی برکت والا ہے۔	آبِ زم زم برکت والا ہے۔
مور ایک خوبصورت جانور ہے۔	مور ایک خوبصورت پرندہ ہے۔
پانچ انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔	پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔
میں آپ کا مشکور ہوں۔	میں آپ کا ممنون ہوں۔/میں آپ کا شکر گزار ہوں۔
کہیں ایسا نہ ہو کہ سردی بڑھ جائے۔	ایسا نہ ہو کہ سردی بڑھ جائے۔
وہ کوٹ مومن کالج میں پروفیسر لگا ہوا ہے۔	وہ کوٹ مومن کالج میں پروفیسر ہے۔
وہ اپنے والدین کی تابع دار ہے۔	وہ اپنے والدین کی تابع فرمان ہے۔
ہمارا مذہب اِسلام ہے۔	ہمارا مذہب اِسلام ہے۔
اَبھی دفتری کاروائی باقی ہے۔	اَبھی دفتری کارروائی باقی ہے۔
آہ! کیسا خوبصورت منظر ہے۔	سبحان اللہ! کیسا خوبصورت منظر ہے۔
جو کرے وہی بھرے۔	جو کرے سو بھرے۔
وہ اور اس کا بھائی راستہ بھول گیا۔	وہ اور اس کا بھائی راستہ بھول گئے۔
جلسے میں عورتیں بھی آئیں ہوئیں تھیں۔	جلسے میں عورتیں بھی آئی ہوئی تھیں۔
ہر ممالک میں یہی دستور ہے۔	ہر ملک میں یہی دستور ہے۔
بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔
بے فضول باتیں مت کرو۔	فضول باتیں مت کرو۔
میر تقی میر صاحب مرحوم ایک عظیم شاعر تھے۔	میر تقی میر مرحوم ایک عظیم شاعر تھے۔
درحقیقت میں یہ خبر غلط ہے۔	درحقیقت، یہ خبر غلط ہے۔
دونوں فریقین نے صلح کر لی ہے۔	فریقین نے صلح کر لی ہے۔

غلط جملے	صحیح جملے
دیہاتوں میں یہی دستور ہے۔	دیہات میں یہی دستور ہے۔
اِس لفظ کی املا درست نہیں۔	اس لفظ کا املا درست نہیں۔
ہرا ہرا گھاس دیکھ کر دل خوش ہو گیا۔	ہری ہری گھاس دیکھ کر دِل خوش ہو گیا۔
میانوالی کا کنّو دنیا بھر میں مشہور ہے۔	سرگودھا کا کنّو دنیا بھر میں مشہور ہے۔

اَصنافِ اَدَب

اَدَب عربی زُبان کا لفظ ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس لفظ کے معانی میں تبدیلیاں آتی رہیں۔ اَب، ادب دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ۱: دوسروں کی عزت اور احترام۔ ۲: انسانی زندگی اور اس سے وابستہ ہر شے کا مطالعہ۔

ادب کا مطالعہ ہمیں اچھے اور برے کی تمیز سکھاتا ہے اور معاشرے کی اچھی بری اقدار کو پرکھنے میں مدد دیتا ہے۔ ہر لکھی ہوئی تحریر کو متن (Text) کہا جاتا ہے۔ تاہم ہر لکھی ہوئی تحریر ادب نہیں کہلاتی۔ کچھ تحریریں ادبی ہوتی ہیں اور کچھ غیر ادبی۔ سائنسی، جغرافیائی، نفسیاتی، معاشرتی تحریریں، اخباری خبریں اور صحافتی کالم غیر ادبی تحریروں میں شمار ہوتے ہیں۔ جبکہ ادبی تحریر وہ ہوتی ہے جس میں حقائق کے ساتھ ساتھ جذبات اور احساسات کا باہمی ملاپ ہو۔ ایسی تحریر پڑھ کر نہ تو اکتاہٹ ہوتی ہے اور نہ پڑھنے والے پر کوئی ذہنی دباؤ پڑتا ہے۔ ادب دراصل معاشرے کا آئینہ ہوتا ہے۔ معاشرے میں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ ادب اُسے مختلف اصناف کے ذریعے ہمارے سامنے لاتا ہے۔ ادب کی دو اقسام، بنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔ ۱: شاعری ۲: نثر
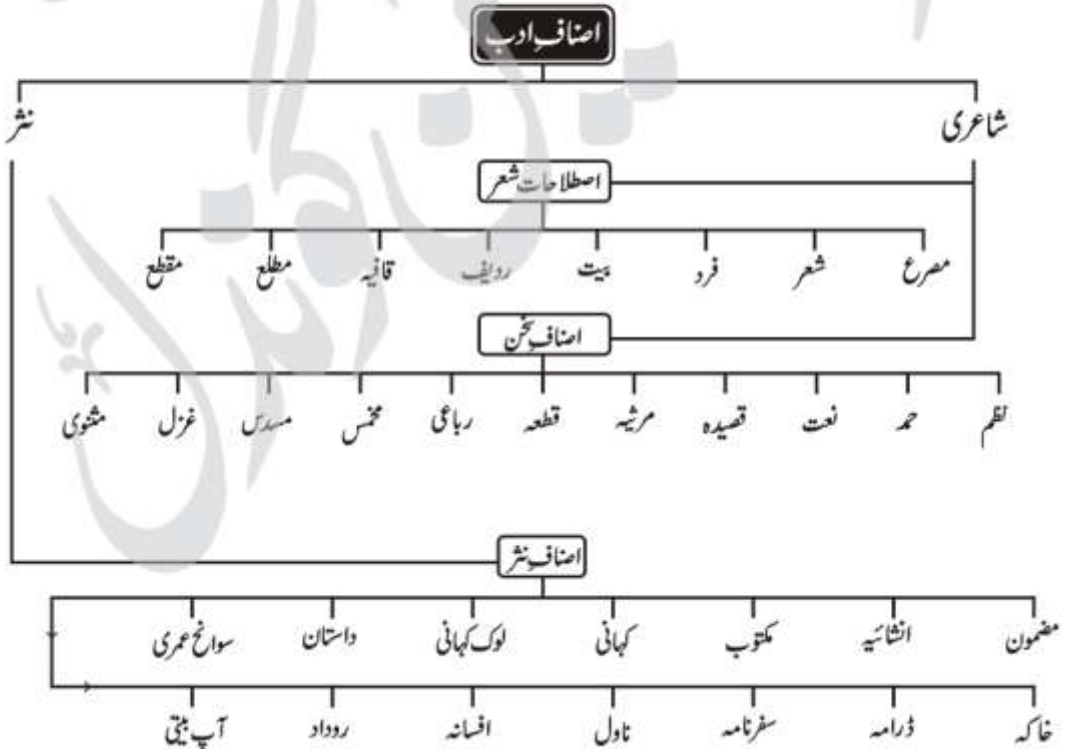
شاعری

موزوں اور پُرترنم الفاظ میں دلی جذبات، احساسات اور تاثرات کا اظہار کرنے کو شاعری کہتے ہیں۔ شاعری ادب کا وہ حصّہ ہے جس سے انسان کا گہرا تعلق ہے۔ شاعری میں انسان کی فطری دلچسپی کے علاوہ جمالی دلچسپی بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ انسان کے خیالات اور افکار کے اظہار کا ایسا ذریعہ ہے جو پڑھنے اور سننے والوں کے دلوں کو متاثر کرتا ہے اور روح کو تسکین بخشتا ہے۔ شاعری کو سمجھنے اور اس پر گفتگو کرنے کے لیے اصطلاحاتِ شاعری اور اصنافِ شاعری سے واقفیّت ضروری ہے۔

چند اہم شعری اصطلاحات اور اصنافِ سخن کا مختصر تعارف حسبِ ذیل ہے:۔

مصرع (Line)
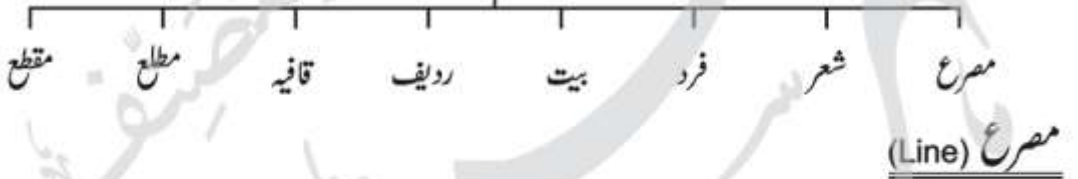
شعر کی ایک سطر کو مصرع کہتے ہیں۔

◈ شعر دو مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلے مصرع کو مصرعِ اُولیٰ اور دوسرے مصرع کو مصرعِ ثانی کہتے ہیں۔ کبھی کبھی کسی شعر کا کوئی ایک مصرع ہی اِتنا مشہور ہو جاتا ہے کہ اُسے سند کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

شعر (Verse)

شعر کے معنی ہیں:۔ جاننا، حقیقت سے آگاہ ہونا۔ اصلاحاً، وہ کلامِ موزوں جس میں جذبات الفاظ کے ذریعے ادا ہوں اُسے شعر کہتے ہیں۔ مثلاً:

؎ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

◈ شعر دو مصرعوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ شعر کے دونوں مصرعے ہم وزن اور ایک ہی بحر میں ہونا ضروری ہیں۔

اہم نکات

★ شاعری کی اصطلاح میں دو کلمات کی حرکات وسکنات کے برابر ہونے کو ''وزن'' کہتے ہیں۔
★ ایسے کلمات موزوں جن پر اشعار کا وزن درست کیا جاتا ہے، انھیں ''بحر'' کہتے ہیں۔

فرد

کسی شاعر کا ایسا تنہا شعر جو کسی نظم، غزل اور قصیدہ وغیرہ کا حصہ نہ ہو، اُسے فرد کہتے ہیں۔ مثلاً:

؎ کہتے ہیں کہ ذوق آج جہاں سے گزر گیا
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

بیت

وہ شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوں اُسے بیت کہتے ہیں۔ مثلاً:

؎ کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

ردیف

وہ لفظ یا الفاظ جو نظم، غزل اور قصیدہ وغیرہ کے اشعار کے آخر میں ہو بہو دُہرائے جاتے ہیں، اُنھیں ردیف کہتے ہیں۔

مثلاً:

؎ ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں لفظ "رکھ" بطور ردیف استعمال ہوا ہے۔

◈ بعض نظموں اور غزلیات میں ردیف نہیں ہوتی۔ وہ نظم اور غزل جس میں ردیف نہ ہو، اُسے غیر مُرَدَّف کہتے ہیں۔

قافیہ (Rhyme)

وہ ہم آواز اور ہم وزن الفاظ جو اشعار میں ردیف سے پہلے استعمال کیے جاتے ہیں، انھیں قافیہ کہتے ہیں۔ مثلاً:

؎ فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں بیرونِ دریا کچھ نہیں

اس شعر میں "تنہا" اور "دریا" ہم آواز اور ہم وزن الفاظ ہیں یہ بطور قافیہ استعمال ہوئے ہیں۔

مطلع (Exordium)

مطلع کے لغوی معنی ہیں:۔ طلوع ہونے کی جگہ۔ شاعری کی اصطلاح میں غزل اور قصیدہ کا پہلا شعر جس کے دونوں

مصرعے ہم ردیف اور ہم قافیہ ہوں، اُسے مطلع کہتے ہیں۔ مثلاً:

؎ فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو، ہم دعا کر چلے

◈ ایک غزل یا قصیدے میں دو یا دو سے زائد مطلعے بھی ہو سکتے ہیں۔ مطلع کے بعد آنے والے شعر کو حُسنِ مطلع کہتے ہیں۔

مقطع (Concluding Couplet)

مقطع کے لغوی معنی ہیں:۔ کاٹنا۔ شاعری کی اصطلاح میں غزل اور قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہو، اُسے مقطع کہتے ہیں۔ مثلاً:

؎ کہیں کیا، جو پوچھے کوئی ہم سے میؔر
جہاں میں تم آئے تھے، کیا کر چلے

◈ اگر شاعر، غزل کے آخری شعر میں تخلُّص استعمال نہ کرے تو اسے ''مقطع'' نہیں بلکہ ''آخری شعر'' ہی کہا جائے گا۔

◈ بعض اوقات شاعر، قصیدے کے بالکل آخری شعر سے پہلے والے (second last) شعر میں اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ اصلاح میں وہ بھی مقطع کہلاتا ہے۔

اصنافِ سُخن
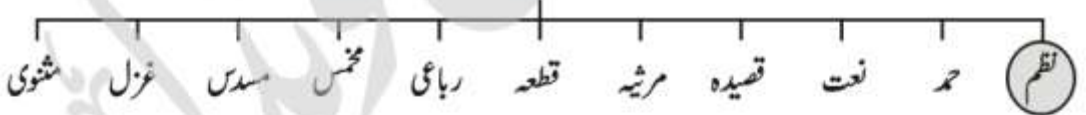
چند اہم اصنافِ سخن کا مختصر تعارف حسبِ ذیل ہے:۔

نظم (Poem)

نظم کے لفظی معنی:۔ لڑی میں پرونا۔ اشعار کا وہ مجموعہ جس میں صرف ایک ہی خیال ادا کیا گیا ہو، اُسے نظم کہتے ہیں۔ نظم ایک مسلسل اور مربوط صنفِ سُخن ہے جس کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے، جسے ذہن میں رکھ کر شاعر اپنے تاثرات کا اظہار کرتا ہے۔ نظم کے لیے نہ کوئی ہیئت مقرر ہے اور نہ اس میں اشعار کی تعداد پر کوئی پابندی ہے۔ نظم مختصر بھی ہو سکتی ہے اور طویل بھی۔ اس میں شاعر

مختلف خیالات، احساسات، واقعات اور مناظر وغیرہ کی عکاسی کرنے کے لیے ذاتی اور انفرادی تأثر کا اظہار کرتا ہے۔ نظم کسی بھی موضوع اور عنوان پر لکھی جا سکتی ہے تاہم اس کے اشعار میں خیالات کا تسلسل ضروری ہے۔ نظم کی اہم صورتیں حسب ذیل ہیں:۔

نظم معریٰ

اس نظم میں وزن اور بحر کی پابندی ضروری ہے۔ شروع میں نظم معریٰ کے لیے ردیف اور قافیہ کی پابندی کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ جدید دور میں یہ نظم ردیف اور قافیے کی پابندی سے آزاد ہے۔

- نظم معریٰ کو "غیر حقیقی" نظم بھی کہتے ہیں۔

پابند نظم

اس نظم میں وزن اور بحر کی پابندی کے ساتھ ردیف اور قافیہ دونوں یا صرف قافیہ کی پابندی ضروری ہے۔ پابند نظم کسی بھی موضوع پر اور کسی بھی ہیئت میں لکھی جا سکتی ہے۔

آزاد نظم:

آزاد نظم میں مصرعوں کا برابر ہونا ضروری نہیں۔ کوئی مصرع چھوٹا اور کوئی بڑا ہو سکتا ہے۔ پوری نظم ایک ہی وزن اور بحر میں ہونا ضروری ہے۔ اس نظم میں شاعر اپنی مرضی سے اور ضرورت کے مطابق ردیف اور قافیے کا استعمال کر سکتا ہے۔

حمد (Hymn)

حمد کے لغوی معنی ہیں:۔ تعریف۔ اصلاح میں اس سے مراد، اللہ تعالیٰ کی تعریف۔ وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، عظمت اور بڑائی بیان کی جائے، اُسے حمد کہتے ہیں۔ حمد میں اللہ تعالیٰ وَحدَہٗ لاشریک کی عظمت، کبریائی، ربوبیّت اور قدرتِ کاملہ کا بیان کیا جاتا ہے۔ اُردو زبان میں حمد کے لیے کوئی مخصوص ہیئت اور کوئی مخصوص وزن یا بحر مقرر نہیں۔ شاعر تمام آداب کو مدِّ نظر رکھ اپنے خالق اور مالک رب کی تعریف کسی بھی ہیئت اور انداز میں کر سکتا ہے۔ چنانچہ، حمد مختلف اصناف سخن (جیسے: نظم، غزل، قصیدہ، مثنوی، قطعہ، رباعی، مخمس، مسدس) میں لکھی جاتی ہے۔

نعت

نعت عربی زبان کا لفظ ہے اس سے مراد ہے:۔ خوبی، اچھائی اور تعریف۔ وہ نظم جس میں خاتم النبیین، سید الکونین، رحمت اللعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف، توصیف اور اخلاق حسنہ کا بیان ہو، اُسے نعت کہتے ہیں۔

نعت میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ وسلم میں نذرانہ عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوص، محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے سیرت طیّبہ کے مختلف پہلوؤں اور اسوۂ حسنہ کی تعریف کی جاتی ہے۔

اردو زبان میں نعت کے لیے کوئی مخصوص ہیئت اور مخصوص وزن یا بحر ضروری نہیں۔ ثنا خوان تمام آداب کو ملحوظ رکھ کر جس طرح چاہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرے۔ نعت، مختلف اصناف سخن (جیسے: نظم، غزل، قصیدہ، مثنوی، قطعہ، رباعی، مخمس، مسدس) میں لکھی جاتی ہے۔

قصیدہ (Ode/ Praise Poem)

وہ نظم جس میں کسی شخصیت کا ذکر، کر کے اس کی تعریف اور اس کے اوصاف بیان کیے جائیں اُسے قصیدہ کہتے ہیں۔ ابتداء میں قصیدے کے بہت سے موضوعات تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قصیدے کو صرف مدح سرائی اور انعام و اکرام کے حُصول کا ذریعہ سمجھا جانے لگا۔ چنانچہ اردو زبان میں قصیدے کا موضوع اور مضمون پہلے ہی متعین ہوتا ہے۔ قصیدہ اپنی ہیئت (بناوٹ) کے اعتبار سے غزل سے ملتا ہے۔ قصیدے کی بحر شروع سے آخر تک ایک ہی ہوتی ہے۔ پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ تاہم بعض دوسری اصناف سخن میں بھی قصیدے لکھے جاتے ہیں۔

اہم نکات

★ قصیدے کے عموماً چار اجزا ہوتے ہیں۔

۱: تشبیب ۲: گریز ۳: مدح ۴: دعا/حسن طلب

تشبیب: قصیدے کی ابتداء کو تشبیب کہتے ہیں۔ اس حصے میں عموماً عشقیہ اور بہاریہ اشعار ہوتے ہیں۔

گریز: قصیدے کا وہ حصہ جو، تشبیب اور مدح کے درمیان رابطے کے لیے لکھا جاتا ہے، اُسے گریز کہتے ہیں۔

مدح: قصیدے کے اصل موضوع کو مدح کہتے ہیں۔ اس حصے میں قصیدہ گو ممدوح کی تعریف کرتا ہے۔

دعا/حسن طلب: قصیدے کے آخری حصے میں دعا کے ذریعے قصیدہ گو، انعام اور صلہ طلب کرتا ہے۔

★ جس شخصیت اور ہستی کی تعریف کی جائے اسے ممدوح کہتے ہیں۔

مرثیہ (Elegy)

وہ نظم جس میں کسی مرنے والے کا ذکر کر کے اس کی تعریف، حسرت اور غم کے انداز میں کی جائے، اُسے مرثیہ کہتے ہیں۔ اصطلاح میں مرثیہ اس نظم کو کہتے ہیں جس میں حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ اور دیگر شہدائے کربلا کی شہادت کا ذکر کیا جائے۔ پہلے زمانے میں مرثیہ مسدس کی ہیئت میں لکھا جاتا تھا لیکن دورِ جدید میں مرثیہ، مثنوی، قصیدہ اور آزاد نظم کی ہیئت میں بھی لکھا جاتا ہے۔

قطعہ

غزل کی طرز پر ایسے اشعار جن میں مطلع نہ ہو، اور اُن میں کوئی ایک مضمون مسلسل بیان کیا جائے، اُسے قطعہ کہتے ہیں۔
قطعہ کے اشعار میں باہمی ربط ہونا ضروری ہے۔ قطعہ کے لیے وزن، بحر اور موضوع کی پابندی نہیں۔ قطعہ کے کم سے کم دو اشعار بھی ہو سکتے ہیں اور اس میں بھی طویل مضمون بھی لکھا جا سکتا ہے۔

رُباعی (Stanza)

چار مصرعوں پر مُشتمل ایسی مختصر نظم جس کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوں، اُسے رباعی کہتے ہیں۔
اپنی پسند کا موضوع منتخب کرنے کے بعد رباعی میں شاعر، اپنا نقطۂ نظر مختصر مگر جامع انداز میں پیش کرتا ہے۔ رباعی کے مضمون کا نچوڑ عام طور پر اس کے چوتھے مصرعے میں بیان کیا جاتا ہے۔

اہم نکات

- ★ قطعہ اور رباعی میں فرق یہ ہے کہ رباعی کے لیے مخصوص اوزان اور بحور مقرر ہیں **جبکہ** قطعہ کے لیے وزن اور بحر کی پابندی ضروری نہیں۔
- ★ قطعہ میں زیادہ اشعار کی کوئی پابندی نہیں **جبکہ** رباعی میں صرف دو اشعار ہوتے ہیں۔

مخمّس (Quintet)

وہ نظم جس کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو، اُسے مخمّس کہتے ہیں۔ مخمّس نظم کے پہلے بند کے پانچوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ بعد میں جتنے بھی بند ہوں ان کے پہلے چار مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور پانچویں مصرعے کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔

اہم نکات

- ★ بعض اوقات نظم میں ہر بند کے بعد ایک ہی مصرع دہرایا جاتا ہے۔ اس مصرعے کو ٹیپ کا مصرع کہتے ہیں۔
- ★ وہ نظم جس میں ٹیپ کا مصرع ہو اسے ترجیع بند نظم کہتے ہیں۔

مُسَدَّس

وہ نظم جس کا ہر بند چھ مصرعوں پر مشتمل ہو، اسے مُسَدَّس کہتے ہیں۔ مسدس کے ہر بند میں کل چھ مصرعے ہوتے ہیں۔ پہلے

چار مصرعوں کا قافیہ الگ ہوتا ہے اور آخری دو مصرعوں کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔ لیکن معنی اور مفہوم کے اعتبار سے چھ کے چھ مصرعے باہم مربوط ہوتے ہیں۔ عام طور پر مسلسل واقعات کو اشعار کی صورت میں لکھنے کے لیے شعراء مسدس نظم لکھتے ہیں۔

غزل (Guzzle)

غزل کے معنی ہیں:۔ عورتوں کے متعلق گفتگو کرنا، عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف کرنا۔ وہ نظم جس میں محبت اور عشق کا ذکر ہو اور جس کا ہر شعر اپنا اپنا الگ مفہوم دیتا ہو، اُسے غزل کہتے ہیں۔ غزل میں حسن اور عشق کی مختلف کیفیات کا ذکر درد اور سوز سے کیا جاتا ہے۔ غزل کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا ہر شعر ایک علیحدہ اور جدا مضمون اور موضوع پر مشتمل ہوتا ہے۔ پوری غزل ایک ہی وزن اور بحر میں کہی جاتی ہے۔

غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔ غزل کا آخری شعر جس میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہو، اُسے مقطع کہتے ہیں۔ قدیم زمانے میں غزل کا موضوع، عشق و محبت تک محدود تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے موضوعات میں وسعت پیدا ہوتی گئی۔ اب اَخلاق، تصوّف، سیاست، معاشرت اور فلسفہ وغیرہ کے موضوع پر بھی غزلیں لکھی جاتی ہیں۔

اہم نکات

- ★ عموماً اردو غزل، پانچ اور سترہ کے درمیانی طاق اشعار پر مشتمل ہوتی ہے۔
- ★ قدیم شعرا، ایک ہی وزن اور بحر میں ایک سے زیادہ غزلیں لکھا کرتے تھے جنھیں بالترتیب ''دوغزلہ'' ''سہ غزلہ'' اور ''چہار غزلہ'' کہتے تھے۔
- ★ بعض اوقات غزل میں ردیف نہیں ہوتی بلکہ صرف قافیہ ہوتا ہے۔ ایسی غزل کو غیر مُرَدّف غزل کہتے ہیں۔
- ★ بعض غزلوں میں دو مطلعے ہوتے ہیں اس صورت میں پہلے مطلع کو، مطلع اولیٰ اور دوسرے مطلع کو، مطلع ثانی کہتے ہیں۔
- ★ غزل میں مطلع کے بعد آنے والے شعر کو حسنِ مطلع کہتے ہیں۔
- ★ اگر غزل کے آخری شعر میں شاعر کا تخلص استعمال نہ ہوا، ہو تو اسے ہم مقطع نہیں کہہ سکتے بلکہ اُسے ''غزل کا آخری شعر'' ہی کہا جاتا ہے۔

مثنوی

وہ نظم جس کے ہر شعر کے قافیے الگ الگ ہوں لیکن ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں، اُسے مثنوی کہتے ہیں۔ مثنوی

کا ہر شعر بیت ہوتا ہے۔ نظم اور غزل کی طرح مثنوی بھی شعروشاعری کی ایک اہم اور قدیم ترین قسم ہے۔ اس کے اشعار قافیہ کے اعتبار سے ایک دوسرے کے تابع نہیں ہوتے۔ ہر نظم کو مثنوی نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ اِصلاح میں مثنوی کا اطلاق اس نظم پر ہوتا ہے جس میں کوئی قصہ بیان ہو اور معاشرے یا قوم کی تاریخی داستان بیان کی جائے۔ مثنوی کے موضوع اور اشعار کی کوئی پابندی نہیں۔ کسی منتخب موضوع کے تحت ہزاروں اشعار پر مشتمل مثنوی بھی لکھی جا سکتی ہے۔

اہم نکات

★ نغمہ / گیت (Song) وہ شعری کلام جو سریلی آواز میں مخصوص دُھن کے ساتھ گایا جائے، اُسے نغمہ یا گیت کہتے ہیں۔ جیسے:- لوک گیت، فلمی اور غیر فلمی گانے وغیرہ۔

★ مِلّی نغمہ (Anthem) وہ گیت جو کسی مخصوص گروہ، معاشرے یا قوم کے مِلّی نظریات اور جذبات کی ترجمانی کرتا ہو، اُسے مِلّی نغمہ کہتے ہیں۔ مِلّی نغمے خصوصی قومی تقریبات اور اہم موقعوں پر گائے جاتے ہیں۔

★ قومی ترانہ (National Anthem) وہ نغمہ جو کسی ملک یا قوم کے مِلّی نظریات اور جذبات کی ترجمانی کے لیے سرکاری طور پر قومی نغمہ قرار دیا جائے، اُسے قومی ترانہ کہتے ہیں۔ قومی ترانہ میں وطن کے مختلف پہلوؤں (عظمت، بلندی، رفعت وغیرہ) کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

مزاحیہ کلام (Humour)

وہ کلام جسے پڑھنے یا سننے سے بے اختیار لبوں پر مسکراہٹ آ جائے، اُسے مزاحیہ کلام کہتے ہیں۔ مزاحیہ کلام میں اپنے خیالات، جذبات اور تاثرات کا اظہار ہلکے پھلکے اور ہنسی مذاق کے انداز میں کیا جاتا ہے اور کسی واقعے یا صورت حال کو ایسے الفاظ اور ایسے انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ پڑھنے والے بے اختیار ہنسنے لگتے ہیں۔

انسان فطری طور پر ہنسی مذاق، لطیفے اور چٹکلے وغیرہ پسند کرتا ہے۔ لوگ مزاحیہ شاعری اور نثر شوق سے پڑھتے اور سنتے ہیں۔ مزاحیہ کلام لکھنے والا، طنز و مزاح کے انداز میں لوگوں تک اپنا پیغام پہنچاتا ہے اور ہنسی ہنسی میں ایسے بہت سے قابلِ غور اور قابلِ فکر نکات کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو عام طور پر سنجیدہ طریقے سے پیش نہیں کیے جاتے۔ اِس اندازِ فکر کی وجہ سے ہم نہ صرف ان خرابیوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں بلکہ سوچنے اور تبدیلی لانے کے لیے بھی کوشاں ہو جاتے ہیں۔ مزاحیہ نثر مختلف اصنافِ نثر (جیسے: مضمون انشائیہ، خاکہ اور ڈرامہ وغیرہ) میں لکھی جاتی ہے۔ اِسی طرح مزاحیہ شاعری بھی مختلف اصنافِ سخن (جیسے: نظم، غزل، قطعہ، رباعی وغیرہ) میں لکھی جاتی ہے۔ وہ نظم جس میں مزاحیہ انداز اپنایا گیا ہو، اُسے ''ہزل'' یا ''ہنس نامہ'' کہتے ہیں۔

مزاحیہ شاعری کا ایک انداز پیروڈی (Parody) ہے۔ پیروڈی سے مراد ہے چربہ اتارنا۔ یعنی ہو بہو نقل کرنا۔ اس قسم کی شاعری میں کسی جانے پہچانے اور مشہور شعر، نظم اور غزل وغیرہ کی طرز پر اصلی اشعار میں ردّوبدل کر کے انھیں مزاحیہ انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ پیروڈی (parody) میں عام طور پر ہلکے پھلکے انداز میں تنقید کی جاتی ہے۔

مزاحیہ اور سنجیدہ کلام کے مابین بہت فرق ہے۔ دونوں کے اپنے اپنے دائرہ کار ہیں لیکن دونوں کا مقصد تفریح کے ساتھ ساتھ معاشرتی زندگی کی اصلاح ہوتا ہے۔
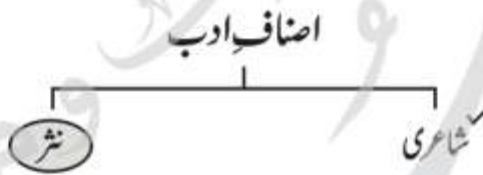
نثر (Prose)

نثر کے لغوی معنی ہیں: بکھرا ہوا، پراگندہ۔ اصلاح میں وہ کلام جو منظوم نہ ہو، اُسے نثر کہتے ہیں۔ نثر ادب کا اہم ترین حصّہ ہے۔ اس کا انسان کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ انسان، حیوانِ ناطق ہے۔ روزمرّہ زندگی میں عموماً انسان اپنے جذبات، خیالات اور نظریات کے اظہار کے لیے نثر کو ذریعہ بناتا ہے۔ نثر کے ذریعے اپنا مدعا بیان کرنا شاعری کی نسبت کہیں زیادہ آسان ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی بھی زبان کا ادبی سرمایہ شاعری کی نسبت نثر میں زیادہ ہوتا ہے۔ شاعری کے ذریعے پیش کیے گئے خیالات اور افکار کی تشریح اور وضاحت کے لیے بھی نثر کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اکثر اہلِ زبان اپنے افکار، نظریات، حالات اور واقعات کا اظہار مختلف اصنافِ نثر میں ہی کرتے ہیں۔ چند اہم اصنافِ نثر کا مختصر تعارف حسبِ ذیل ہے:۔
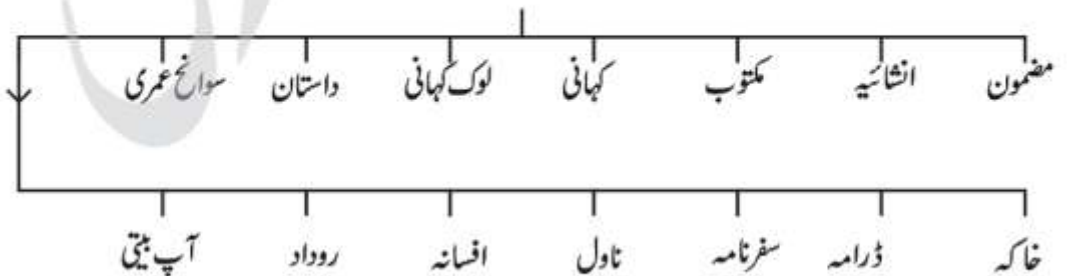
مضمون (Essay)

کسی مقررہ عنوان یا موضوع پر اپنے خیالات، جذبات اور تاثرات کے مناسب انداز میں تحریری اظہار کو مضمون کہتے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی مسئلے اور معاملے پر مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ مضمون کی نوعیت چاہے کچھ بھی ہو، اس میں ترتیب، توازن، ربط اور مناسب انداز کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

اِنشائیہ (Lite Essay)

وہ مختصر تحریر جس میں مصنف زندگی سے متعلق کسی بھی موضوع پر بے ساختہ، سادہ اور شگفتہ انداز میں اظہار کرے، اُسے انشائیہ کہتے ہیں۔ انشائیہ ایک غیر رسمی تحریر کا نام ہے اس میں مضمون کی طرح ترتیب کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ مصنف موضوع کی مناسبت سے کوئی بھی اندازِ تحریر اپنا سکتا ہے۔

مکتوب (Letter)

وہ تحریر جس کے ذریعے اپنے حالات، واقعات، خیالات، خواہشات اور جذبات سے دوسروں کو آگاہ کر کے انھیں اپنا شریکِ کار اور ہم خیال بنانے کی خواہش ظاہر کی جائے، اُسے مکتوب (خط) کہتے ہیں۔

خط کے ذریعے ایک شخصیت دوسروں سے تحریری طور پر ہم کلام ہوتی ہے۔ ایک اچھے خط کے لیے ضروری ہے کہ اس طرح لکھا جائے جیسے مکتوب الیہ آپ کے سامنے ہے۔ اور آپ اس سے باتیں کر رہے ہیں۔ خط کی گفتگو موقع محل کی مناسبت سے اور مکتوب الیہ کے مقام و مرتبے اور ذہنی سطح کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

کہانی (Story)

کہانی کے لغوی معنی ہیں:۔ قصہ، حکایت، سرگزشت۔ کہانی سے مراد گزرا ہوا واقعہ یا قصہ بیان کرنا جو ماضی کا حصہ بن چکا ہو۔ کہانی میں کسی کردار کی زندگی کے ایک اہم اور نصیحت آموز واقعہ کو پیش کیا جاتا ہے تا کہ پڑھنے اور سننے والے، تفریح کے ساتھ ساتھ اخلاقی سبق اور نصیحت بھی حاصل کریں۔

لوک کہانی (Folk Story)

کسی علاقے کی مخصوص تہذیبی اور معاشرتی کہانی جو سینہ بہ سینہ سفر کرتی ہوئی جدید دور میں تحریری صورت میں سامنے آئے اسے لوک کہانی کہتے ہیں۔ لوک کہانی کا تعلق چونکہ ایک مخصوص تہذیب اور معاشرے سے ہوتا ہے اس لیے یہ اس معاشرے کی تہذیب و ثقافت اور مخصوص حالاتِ زندگی کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے۔ علاوہ ازیں لوک کہانی دلچسپ ہونے کے

ساتھ ساتھ اپنے اندر کوئی نہ کوئی اخلاقی سبق اور نصیحت بھی لیے ہوتی ہے۔

داستان (Tale)

وہ طویل قصہ جس کی بنیاد تخیل، رومان، مہم جوئی اور مافوق الفطرت عناصر پر ہو، اُسے داستان کہتے ہیں۔ داستان، کہانی کی سب سے پہلی اور قدیم ترین قسم ہے۔ عموماً اس کے کردار تخیلاتی ہوتے ہیں اور ان میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ داستان کے طویل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ایک ہی قصے میں دوسرے بہت سے قصے شامل ہوتے ہیں۔ داستان کے ہیرو (Hero) کو منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لیے بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ داستان سے انسانی معاشرت، رسوم و رواج، عقائد اور نظریات کے بارے میں بہت سی معلومات ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ داستان سے علمی، اخلاقی، تاریخی اور مذہبی مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

سوانح عمری (Biography)

وہ تحریر جس میں کسی شخصیت کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے تمام اہم واقعات، اس کی ذہنی و عقلی نشوونما کے مختلف مراحل اور کارناموں وغیرہ کو بیان کیا جائے، اسے سوانح عمری کہتے ہیں۔ سوانح عمری لکھنے کے لیے بہت زیادہ مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے۔ سوانح نگار کے لیے ضروری ہے وہ صداقت اور غیر جانبداری سے کام لے اور ہیرو (Hero) کی خوبیوں یا خامیوں کے ذکر میں مبالغہ آرائی سے اجتناب کرے۔

آپ بیتی (Autobiography)

وہ تحریر جس میں کوئی شخصیت اپنی زندگی کے گزرے ہوئے حالات و واقعات کو عصری تناظر میں پیش کرے، اُسے آپ بیتی کہتے ہیں۔ آپ بیتی میں صرف حالاتِ زندگی ہی شامل نہیں بلکہ معاشرتی حالات واقعات اور ان کے اثرات بھی شامل ہوتے ہیں۔ آپ بیتی میں تجربہ اور تجزیہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح آپ بیتی ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ آپ بیتی میں غیر جانبداری اور سچائی بہت ضروری ہے۔ آپ بیتی کا موضوع صرف انسان خود ہی نہیں بلکہ بعض دوسری چیزیں بھی ہو سکتی ہیں۔
جیسے یہ موضوعات:۔ ۱: زمین کی آپ بیتی ۲: ایک کرسی کی آپ بیتی وغیرہ

روداد (Report)

روداد کے لفظی معنی ہیں:۔ احوال، ماجرہ، آنکھوں دیکھا واقعہ۔ روداد سے مراد کسی گزرے ہوئے حقیقی واقعے یا مشاہدے وغیرہ کی مکمل معلومات اس طرح فراہم کرنا کہ اس میں بیان کرنے والے کا ذاتی نقطہ نظر اور تجزیہ شامل نہ ہو۔ روداد میں بیان کرنے

والے کی غیر جانبداری بنیادی بات ہے۔ وہ اس میں ذاتی نظریات اور جذبات وغیرہ شامل نہیں کرسکتا۔ روداد کسی واقعے اور مشاہدے کو مِن وعن (ہو بہو) پیش کرنا ہے کیونکہ اگر دی گئی معلومات میں بیان کرنے والی شخصیت کا ذاتی نقطہ نظر اور تجزیہ بھی شامل ہو تو، اُسے رپورتاژ (Reportage) کہتے ہیں۔

◈ روداد اور رپورتاژ میں بنیادی فرق یہی ہے کہ روداد بیان کرنے والی شخصیت کا ذاتی نقطہ نظر اور تجزیہ وغیرہ اس میں شامل نہیں ہوتا **جبکہ** رپورتاژ بیان کرنے والی شخصیت کے جذبات اور نظریات اس میں شامل ہوتے ہیں۔

افسانہ (Short Story)

وہ کہانی جس میں کردار کی زندگی کے کسی ایک پہلو کو وحدت کے تاثر کے ساتھ مختصر انداز میں پیش کیا جائے، اُسے افسانہ کہتے ہیں۔ افسانے کی سب سے بڑی خوبی اس کا اختصار اور تجسس ہے۔ افسانہ چونکہ مختصر کہانی ہے اس لیے افسانے میں واقعات کو تفصیلی انداز میں بیان نہیں کیا جاتا۔ پورے افسانے کو حیرت اور تجسس کے انداز میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے اور سننے والوں کی توجہ اور دلچسپی برقرار رہے، اس طرح افسانہ کم وقت میں ذہنی تفریح اور جذباتی و نفسیاتی تسکین کا اہم ذریعہ ہے۔ بعض افسانوں کا کوئی واضح انجام نہیں دیا جاتا، پڑھنے والا اس سے خود نتیجہ اخذ کرتا ہے۔
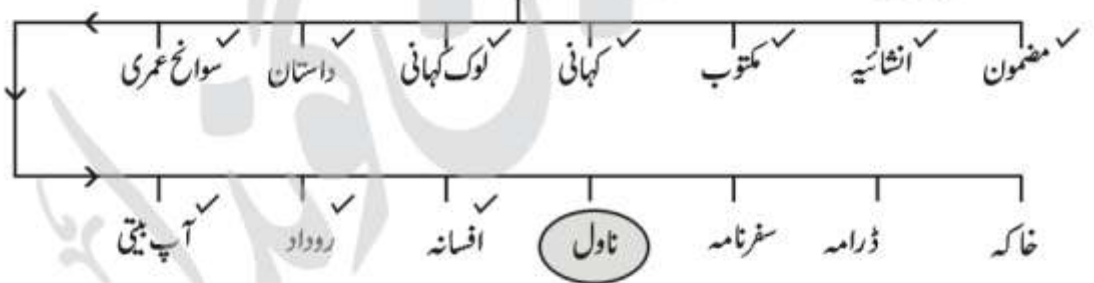
ناول (Novel)

وہ قصہ جس میں ایک خاص انداز اور مخصوص ترتیب سے زندگی کی حقیقی اور واقعاتی عکاسی کی گئی ہو، اُسے ناول کہتے ہیں۔ ناول کا موضوع انسانی زندگی میں پیش آنے والے واقعات ہوتے ہیں۔ ناول کا مرکزی کردار اس کا ہیرو (Hero) ہوتا ہے۔ اور ہم اس کے توسط سے کائنات کی حقیقتوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ناول کے واقعات میں ربط اور تسلسل پایا جاتا ہے۔ حقیقت نگاری اور صداقت بیانی ناول کی بنیادی خصوصیت ہے۔ فرضی اور خیالی واقعات اور کرداروں کی ناول میں گنجائش نہیں ہوتی۔

سفر نامہ (Book of Travels)

وہ تحریر جو کوئی مسافر، سفر کے دوران یا سفر کے اختتام پر اپنے مشاہدات اور تاثرات کی صورت میں لکھتا ہے، اُسے سفر نامہ کہتے ہیں۔ سفر نامہ دراصل کسی سفر کی روداد کا نام ہے جسے آپ بیتی کی ایک شکل بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ سفر کرنے والا جو کچھ خود دیکھتا اور محسوس کرتا ہے اس کی تفصیلات ایک خاص ترتیب کے ساتھ دلچسپ انداز میں بیان کرتا ہے۔ اس طرح اس صورت حال میں اُس کی حیثیت ایک راہ نما کی ہو جاتی ہے جو ایک ایک چیز کو ایمانداری اور اعتماد کے ساتھ یوں بیان کرتا ہے کہ پڑھنے اور سننے والے خود کو اس کے ساتھ شریکِ سفر خیال کرنے لگتے ہیں۔

ڈرامہ (Drama)

وہ کہانی جس کو کرداروں کی مدد سے سٹیج پر پیش کیا جائے، اُسے ڈرامہ کہتے ہیں۔ ڈرامہ پڑھنے کی چیز نہیں بلکہ پیش کرنے کی چیز ہے۔ ڈرامے کے ذریعے زندگی کے حقائق اور مسائل کو کرداروں اور ان کی آپس کی گفتگو کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے اور کہانی کو بتدریج آگے بڑھا کر انجام تک پہنچایا جاتا ہے۔ ڈرامہ چونکہ عملی طور پر لوگوں کے سامنے کر کے دکھایا جاتا ہے اس لیے اس میں تماشائیوں کی دلچسپی اور توجہ مرکوز رہتی ہے۔

خاکہ نگاری (Sketch Writing)

خاکہ نگاری سے مراد کسی شخصیت کی ایسی لفظی تصویر ہے جو اس کے چیدہ چیدہ خدوخال عادات اور خصائل کو مختصر مگر جامع انداز میں غیر جانبداری سے پیش کرے، تاکہ پڑھنے والے اس شخصیت کے بارے میں ایک واضح تصور اور تاثر قائم کر سکیں۔ خاکہ نگاری کا موضوع صرف انسان ہی نہیں بلکہ حیوان اور بعض دوسری چیزیں بھی ہو سکتی ہیں۔

اشعار کی تشریح کے طریقے

تشریح کے لغوی معنی ہیں :۔ کھول کر بیان کرنا۔ اشعار کی تشریح سے مراد ہے کہ شعر کہنے والی شخصیت کے نقطۂ نظر اور مؤقف کی آسان اور سادہ الفاظ میں وضاحت بیان کرنا۔

کسی دوسرے کے بیان کی وضاحت اور تشریح کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تشریح کرنے والا پہلے خود غور و فکر کر کے اس مؤقف کو سمجھے اور اس کے بعد تشریح کرے۔ اشعار کی تشریح کرنے کے لیے ضروری ہے کہ شعر خوانی درست ہو، کیونکہ درست پڑھنے سے ہی شعر کا مفہوم نکالنا اور اس کی تشریح کرنا آسان ہوتا ہے۔

اشعار کی تشریح کرتے وقت درج ذیل نکات معاون ثابت ہوتے ہیں :۔

◈ تشریح کرنے سے پہلے ہر شعر کو تحت اللفظ (ہر لفظ کے معنی) کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ مشکل الفاظ کے معنی اور مطلب پر غور کیا جائے، جن الفاظ کے معنی یاد، نہ ہوں ان کا مفہوم اشعار سے اخذ کرنے کی کوشش کی جائے۔

◈ غور کیا جائے کہ تشریح طلب اشعار کا موضوع اور عنوان کیا ہے اور مرکزی خیال سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح ذہن میں ایک خاکہ ترتیب دے کر تشریح کا آغاز کیا جائے۔ تشریح کا آغاز اس طرح کے الفاظ میں کیا جاسکتا ہے۔

❋ اگر شاعر اور نظم کا نام (جس سے اشعار لیے گئے ہوں) معلوم ہو تو، آغاز اس طرح کیا جاسکتا ہے۔

''یہ اشعار۔۔۔۔۔۔ سے لیے گئے ہیں، اس کے شاعر کا نام۔۔۔۔۔۔ ہے۔ ان کا انداز بیان سادہ اور عام فہم ہے۔ اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔''

❋ اگر شاعر اور نظم کا نام معلوم نہ ہو تو آغاز اس طرح کیا جاسکتا ہے۔

''اس شعر میں سادہ اور آسان انداز بیاں اپناتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

◈ اشعار کی تشریح کے دوران مؤقف کی تائید کے لیے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اقوال زریں اور اشعار کا حوالہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

◈ دوران تشریح، اشعار کے فنی محاسن بھی بیان کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مثلاً: اگر شعر میں تشبیہ، استعارہ، مجاز مرسل، تلمیح اور تجنیس وغیرہ کا استعمال کیا گیا ہو تو اس کا ذکر بھی کر دینا چاہیے۔ فنی محاسن کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح کے جملے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

۱: شعر ادبی محاسن کے استعمال کا بہترین نمونہ ہے۔ ۲: اس شعر میں شاعر نے تشبیہ کا استعمال بہت اچھے انداز میں کیا ہے۔

◈ تمام اشعار کو ایک ساتھ زیرِ بحث لانے کی بجائے ہر شعر کی تشریح علیحدہ کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ عام طور پر نظم کے تمام

اشعار کا موضوع شروع سے آخر تک ایک ہی ہوتا ہے۔ جبکہ غزل کے ہر شعر میں ایک علیحدہ مضمون بیان کیا جاتا ہے۔

◈ اشعار میں خیالات، جذبات اور افکار کا اظہار مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے جیسے:

۱: نجی خیالات، خواہشات اور انفرادی تجربات کا اظہار۔ ۲: اجتماعی نظریات اور جذبات وغیرہ کا اظہار۔

۳: مختلف کرداروں کے ذریعے خیالات اور افکار کا اظہار ۴: مزاحیہ انداز میں اظہار۔

اس سلسلے میں وضاحت کے لیے درج ذیل اشعار پر غور کریں:۔

انفرادی اظہار

؎ لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

اجتماعی اظہار

؎ نہ ہو کیوں ہمیں جان سے پیارا وطن
ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن

مختلف کرداروں کے ذریعے اظہار

؎ سن کے بلبل کی آہ و زاری — جگنو کوئی پاس ہی سے بولا
حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے — کیڑا ہوں اگرچہ میں ذرا سا
کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری — میں راہ میں روشنی کروں گا
اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل — چمکا کے مجھے دیا بنایا
ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے — آتے ہیں جو کام دوسروں کے

مزاحیہ انداز میں اظہار

؎ جو خوش پوش گیسو سنوارے ہوئے تھا
بہت مال چہرے پہ مارے ہوئے تھا
بڑا قیمتی سوٹ دھارے ہوئے تھا
گھڑی بھر میں سب کچھ اتارے ہوئے تھا

بیچارے کا حلیہ دگر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

اشعار میں خیالات اور افکار کا اظہار جس طریقے سے کیا گیا ہو، اُسے مدِّ نظر رکھ کر تشریح کی جائے اور اسی مناسبت سے صیغہ استعمال کرنا چاہیے۔ مثلاً: جن اشعار میں شاعر واحد متکلم کا صیغہ لائے یعنی ''میں'' کی ضمیر استعمال کرے تو اُن میں بنیادی حوالہ شاعر کا رہتا ہے۔ اور ''میں'' کو ''وہ'' میں بدل دیا جاتا ہے

وضاحت: اس شعر پر غور کریں

درد جس دل میں ہو، اس دل کی دوا بن جاؤں
کوئی بیمار اگر ہو، تو شفا بن جاؤں

اس شعر کی تشریح کے دوران ہم کہیں گے کہ، شاعر کہتا ہے کہ اس کی خواہش اور دعا ہے کہ وہ ہر دکھی دل کی دوا بن جائے۔ یہاں یہ کہنا غلط ہوگا کہ شاعر کہتا ہے کہ میری خواہش ہے کہ میں ہر دکھی دل کی دوا بن جاؤں

◈ تشریح کے دوران الفاظ کے لغوی معنوں کے ساتھ ساتھ اصطلاحی معنوں پر بھی دھیان دے کر اس پیغام کی مکمل وضاحت کی کوشش کرنی چاہیے جیسے شاعر سنجیدہ یا مزاحیہ انداز میں انفرادی، اجتماعی یا مختلف کرداروں کی زبان سے ادا کرے۔

◈ اشعار کی تشریح کے دوران موقع محل کی مناسبت سے جملے استعمال کیے جاتے ہیں۔ بطور مثال چند جملے جو مختلف موقعوں کی مناسبت سے دورانِ تشریح استعمال کیے جاتے ہیں:۔

◈ وہ اشعار جن میں حمد بیان کی گئی ہو، اُن کی تشریح کرتے وقت ان میں سے کوئی ایک جملہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۱: خالق کائنات، رب العالمین کی تعریف بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

۲: اس شعر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

۳: شعر میں اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی عظمت و کبریائی بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

◈ <u>نعتیہ اشعار کے لیے</u>

۱: پیارے آقا ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

۲: اس شعر میں حضور ﷺ سے محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

۳: شعر میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے حضور ہدیہ نعت پیش کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

◈ <u>ملّی نغموں کے لیے</u>

۱: اس شعر میں قومی و ملّی جذبات کی خوب ترجمانی کی گئی ہے، شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

۲: شعر میں پیارے وطن سے محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

◈ <u>مزاحیہ اشعار کے لیے</u>

۱: اس شعر میں مزاحیہ انداز اپناتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔

۲: اس شعر میں شاعر صورت حال کو ہنسی مذاق کے انداز میں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔

◈ <u>متفرق جملے</u>

۱: یہ شعر ادبی محاسن کا بہترین نمونہ ہے۔اس میں شاعر نے۔۔۔۔۔۔کا استعمال بہت اچھے انداز میں کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔

۲: شعر میں شاعر نے بہت خوب منظر کشی کی ہے۔شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔

۳: یہ شعر فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ ہے،اگرچہ شاعر نے مشکل الفاظ اور تراکیب کا استعمال کیا ہے لیکن بطور مجموعی اس میں منفرد اور بلند تخیل پیش کیا گیا ہے۔شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔

۴: اس شعر میں موسم کی کیفیت کو موضوع بنایا گیا ہے۔شاعر کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔

۵: شاعر نصیحت کے انداز میں اپنا پیغام دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

تلخیص (Precis)

تلخیص سے مراد عبارت کو اس انداز سے مختصر کرنا ہے کہ اس کے اہم نکات نظر انداز نہ ہونے پائیں۔تلخیص (Precis) کو خلاصہ نگاری بھی کہتے ہیں۔ تلخیص سے خلاصہ نگار کے ذخیرہ الفاظ،مطالعہ اور علمی قابلیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔خلاصہ نگاری کے فن میں بہتری لانے کے لیے صحیح راہنمائی میں مشق بہت ضروری ہے۔

تلخیص نگاری کے دوران تفصیلی بیان اور لفظی تکرار سے گریز کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ اشعار،محاورے،ضرب الامثال تشبیہات اور استعارے استعمال نہیں کیے جاتے، بلکہ دیے گئے متن کا مفہوم سادہ اور آسان الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔تلخیص نگاری کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پڑھنے والے کم وقت میں زیادہ معلومات ذہن نشین کر لیتے ہیں۔

کسی عبارت کا خلاصہ لکھتے وقت درج ذیل باتوں کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے:۔

◈ خلاصہ لکھنے سے پہلے دی گئی عبارت کو کم از کم تین مرتبہ توجہ اور دھیان سے پڑھا جائے اور غور کیا جائے کہ دی گئی عبارت میں کیا پیغام دیا گیا ہے۔پھر اس کے مرکزی اور اہم نکات کو ذہن نشین کرنے کے بعد لکھنا شروع کیا جائے۔

◈ خلاصہ،اصل عبارت کا ایک تہائی (۱/۳) ہونا چاہیے مثلاً: اگر عبارت نو (۹) سطور پر مشتمل ہو تو اس کا خلاصہ تقریباً تین (۳) سطور میں بیان کیا جائے۔

- خلاصے میں پیش کردہ خیالات، افکار اور ان کی ترتیب بھی وہی ہونی چاہیے جو اصل عبارت میں دی گئی ہو۔
- اگر عبارت میں کوئی شعر دیا گیا ہو تو خلاصہ لکھتے وقت اُسے ترک کر دیا جائے۔
- دی گئی تحریر میں اگر مکالمہ ہو تو اُسے بیانیہ انداز میں مختصر کر کے لکھا جائے۔
- اگر عبارت میں ندائیہ اور سوالیہ جملے ہوں تو انھیں سادہ جملوں میں تبدیل کر دیا جائے۔
- خلاصہ لکھنے کے دوران اصل عبارت کے جملے نہ دہرائے جائیں بلکہ ان کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کیا جائے۔
- دی گئی عبارت پر تنقید اور تبصرے سے گریز کیا جائے۔
- تلخیص کے دوران مرکب الفاظ سے کام لیتے ہوئے لمبے فقرات کو مختصر کیا جائے۔
- تلخیص کردہ عبارت کو صرف ایک ہی پیرا گراف (Paragraph) میں لکھا جائے۔
- دی گئی عبارت کا عنوان قائم کرنے کے سلسلے میں ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ عنوان، دی گئی عبارت کے مرکزی خیال سے ماخوذ ہو۔
- کسی عبارت کے ایک سے زیادہ عنوانات بھی ہو سکتے ہیں۔
- غلطیوں کی تصحیح کے لیے اپنی لکھی گئی تحریر کو پڑھ لینا عقلمندی کی دلیل ہے۔

طویل جملے کا مفہوم چند الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ بطور مثال تلخیص کے چند نمونے حسب ذیل ہیں:۔

۱: آج ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے، بادل چھائے ہوئے ہیں اور ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی ہے۔

تلخیص: آج موسم خوشگوار ہے۔

۲: آج صبح سے بادل چھائے ہوئے تھے، بجلی کڑک رہی تھی اور بارش کا بہت امکان تھا۔

تلخیص: آج صبح مطلع، اَبر آلود تھا۔

۳: وہ ابھی چھوٹی عمر میں ہی تھا کہ اس کے ماں، باپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

تلخیص: وہ بچپن میں ہی یتیم ہو گیا۔

۴: حقہ، سگریٹ، ہیروئن، چرس، افیون اور شراب کا استعمال صحت کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔

تلخیص: منشیات کا استعمال مضرِ صحت ہے۔

۵: وہ عیش و عشرت کا عادی اور رقص و سُرور کا، رسیا ہے۔

تلخیص: وہ عیاش ہے۔

۶: وہ ہنس مکھ لڑکی ہے، دوسروں کی بات توجہ سے سنتی ہے اور ہر ایک کے ساتھ خلوص سے پیش آتی ہے۔

تلخیص: وہ بااخلاق اور مخلص لڑکی ہے۔

۷: ادب کے مطالعے سے ہم خیر اور شر میں تمیز کرنے کے اہل ہوتے ہیں اور معاشرتی تقاضوں کو سمجھتے ہوئے بہتر زندگی گزارنے کے اصولوں سے آگاہ رہتے ہیں۔

تلخیص: ادب خیر و شر میں تمیز کرنے اور بہتر زندگی گزارنے کے اصول بتاتا ہے۔

۸: نظام کائنات پر غور کریں تو ہر چیز میں ایک خاص ترتیب، سلیقہ اور پابندی موجود ہے۔ سورج وقت پر طلوع ہوتا ہے۔ موسم وقت پر آتے اور بدلتے ہیں۔ درخت وقت پر پھل لاتے ہیں۔ فصلیں وقت پر اگتی اور کٹتی ہیں۔ چاند وقت پر نکلتا اور کرنیں بکھیرتا ہے۔

تلخیص: نظام کائنات کی ہر چیز وقت کی پابندی کا درس دیتی ہے۔

۹: کھیلوں کو انسانی زندگی میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ کھیلوں سے جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے۔ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ کھلاڑی عام لوگوں کی نسبت جسمانی اعتبار سے زیادہ مضبوط اور توانا ہوتے ہیں۔ جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ کھیل، اَخلاقی تربیت کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہیں۔

تلخیص: کھیل انسانی زندگی میں بہت اہم ہیں۔ یہ جسمانی اور اخلاقی تربیت کا مؤثر ذریعہ ہیں۔

۱۰: ہمارے معاشرے میں بہت سے ایسے بچے ہیں جو غربت کی وجہ سے سکول نہیں جا سکتے۔ ہم انھیں تعلیم دلوا کر معاشرے کے کارآمد شہری بنا سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہمارے پاس مال و دولت ہو تو ہم دوسروں کی مدد کرنے کے قابل ہوں گے۔ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھ کر اپنے معاشرے کو جنت کا نمونہ بنا سکتے ہیں۔

تلخیص: تعلیمی میدان میں غریب طلبا کی مالی امداد کے علاوہ معمولی باتوں کا خیال رکھ کر بھی اپنے معاشرے کو مثالی بنایا جا سکتا ہے۔

۱۱: اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوقات پر بے شمار احسانات ہیں۔ حیوانوں کو تو شاید اس کا شعور نہ ہو کیوں کہ ان کی عقل اور سمجھ کم تر درجے کی ہے۔ لیکن انسان کو اپنے خالق رب کی نعمتوں کا ہمیشہ شکر کرتے رہنا چاہیے۔ اپنے اردگرد کی چیزوں پر نظر ڈالیے: دالیں، سبزیاں، اناج، گندم، چاول، طرح طرح کے پھل، پھول، درخت اور پودے یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے پیدا کی ہیں۔ ان نعمتوں کی پیدائش اور افزائش کے لیے مختلف موسم اور اراضی کی مختلف قسمیں بنائی ہیں۔

تلخیص: اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوقات پر بہت احسانات ہیں۔ انسانوں کو خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ کئی قسم کے اناج، پھل، پھول، پودے اور درخت انسان کے لیے موجود ہیں۔ ان چیزوں کے لیے موسم اور زمین مختلف بنائی گئی۔

۱۲: ہمارا پیارا وطن پاکستان لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں کے بعد وجود میں آیا۔ اس کے قیام کے بعد اگر کسی نے اسے میلی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کی تو ہمارے وطن کے جیالے اس کی حفاظت کے لیے مضبوط ڈھال بن گئے۔ اس عظیم فرض کے لیے انھوں نے اپنی جانوں کی بھی پروا نہیں کی۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کے جیالوں نے بہادری اور دلیری کی روشن مثالیں قائم کیں اور دشمن کے ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ اس جنگ کے نتائج نے پوری دنیا کو پیغام دیا کہ حب الوطنی اور ملی غیرت کا جذبہ رکھنے والی قوم کو کبھی شکست نہیں دی جا سکتی۔ ہمارا پیارا وطن پاکستان، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیشہ قائم رہے گا۔

تلخیص: پاکستان عظیم قربانیوں سے حاصل ہوا۔ اس کی حفاظت میں وطن کے جیالوں نے اپنی جانیں قربان کیں۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ ان کی بہادری اور دلیری کی روشن مثال ہے۔ حب الوطنی سے سرشار غیرت مند قوم ناقابلِ شکست ہوتی ہے۔

اہم نکتہ

مرکزی خیال

کوئی شاعر یا مصنف جس تصور کو بنیاد بنا کر نظم یا کہانی لکھتا ہے اس تصور کو مرکزی خیال کہتے ہیں۔ مرکزی خیال دراصل وہ بنیادی نکتہ ہے جس کے گرد کوئی عبارت گھومتی ہے۔ چنانچہ مرکزی خیال لکھتے وقت عبارت کے مرکز، محور کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

مرکزی خیال میں اضافی باتوں کی بجائے صرف متعلقہ باتوں کو مدِنظر رکھنا ضروری ہے۔ عام طور پر نظم یا کہانی کا مرکزی خیال تین سطور پر مشتمل ہوتا ہے۔

نادیدہ عبارت

نادیدہ عبارت اور اشعار پر سوالات

نادیدہ کے لغوی معنی ہیں:۔ جسے نہ دیکھا ہو۔ اصطلاح میں نادیدہ عبارت سے مراد ہے کہ، پڑھنے والے کے فہم و ادراک کا جائزہ لینے کے لیے کسی مختصر عبارت سے چند منتخب سوالات کے جوابات پوچھنا۔ کسی عبارت کے مضمون کو پڑھ کر سمجھنا اور اس کا مفہوم اخذ کر لینا تعلیمی ترقی کی نشانی ہے۔ امتحانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو طلبا اور طالبات کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کا جائزہ لینے کے لیے کسی موضوع پر لکھی گئی تحریر کا مختصر حصہ دے اس میں سے چند سوالات کے جوابات پوچھے جاتے ہیں۔ یہ سوالات دو طرح کے ہو سکتے ہیں۔ ا: کثیر الانتخابی سوالات ۲: مختصر جوابات والے سوالات

دونوں صورتوں میں تقریباً تمام سوالات کے جوابات، عبارت کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ معمولی غور و فکر سے ہر سوال کا جواب اُسی عبارت سے اخذ کیا جا سکتا ہے۔

نادیدہ عبارت سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دینے کے لیے درج ذیل نکات کا خاص خیال رکھنا چاہیے:۔

- ◈ عبارت کا مفہوم اور مطلب سمجھنے کے لیے اسے کم از کم دو مرتبہ غور سے پڑھنا چاہیے۔
- ◈ ہر جواب، سوال کے عین مطابق ہونا چاہیے۔
- ◈ جواب ہمیشہ اپنے الفاظ میں دینا چاہیے۔ اپنے مؤقف کی تائید کے لیے کوئی ایک اقوال زرین، مصرع یا شعر وغیرہ بھی لکھا جا سکتا ہے۔
- ◈ اگر عبارت کا عنوان بھی تجویز کرنا ہو تو مرکزی خیال اور عبارت کا مفہوم مدِ نظر رکھنا چاہیے۔
- ◈ اگر عبارت سے لیے گئے سوالات کثیر الانتخابی ہوں تو جواب کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے کیونکہ ایسے سوال کا جواب اگر ایک مرتبہ غلط منتخب کر دیا جائے تو اس کی درستی ناممکن ہوتی ہے۔
- ◈ کثیر الانتخابی سوالات میں بعض اوقات، عبارت میں موجود الفاظ کے اعراب، واحد جمع، معانی اور متضاد الفاظ وغیرہ کے متعلق سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ ایسے سوالات کے جوابات بھی سوچ سمجھ کر منتخب کرنے چاہیے۔

بطور مثال نادیدہ عبارت اور اشعار پر سوالات، جوابات

◈ ہر تندرست انسان کے جسم میں تین بوتل اضافی خون کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ ہر تندرست شخص ہر تیسرے مہینے خون کی ایک بوتل عطیے کے طور پر دے سکتا ہے۔ اس سے اُس کی صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خون دینے والے شخص کا کولیسٹرول

بھی قابو میں رہتا ہے۔ تین ماہ کے اندر اندر نیا خون اس ذخیرے میں شامل ہو جاتا ہے۔ خون دینے والے افراد میں قوّت مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ جلدی بیماریوں کا شکار نہیں ہوتے۔ خون دینے والے افراد موٹاپے سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ جسم سے خون نکالنے سے پہلے مکمل جانچ پرتال کرنا ضروری ہوتا ہے۔ خون دینے والے شخص کا صحت مند ہونا بنیادی شرط ہے۔ کئی خطرناک امراض خون کی منتقلی کی وجہ سے خون لینے والے شخص تک پہنچ سکتے ہیں۔

سوالات

۱: اضافی خون سے کیا مراد ہے؟
۲: ایک صحت مند شخص کتنے عرصے کے بعد کتنا خون بطور عطیہ دے سکتا ہے؟
۳: قوّت مدافعت کیا ہوتی ہے؟
۴: خون دینے والے شخص کو خون دینے سے کوئی فائدہ ہوتا ہے؟
۵: خون کے انتقال سے پہلے اچھی طرح جانچ پرتال کیوں کی جاتی ہے؟

جوابات

۱: کسی انسان کو صحت مند رہنے کے لیے جتنے خون کی ضرورت ہوتی ہے، اس کے علاوہ جسم میں خون کے ذخیرے کو اضافی خون کہتے ہیں۔
۲: ایک صحت مند شخص ہر تین ماہ بعد خون کی ایک بوتل عطیہ دے سکتا ہے۔
۳: تمام بیماریوں کے خلاف مزاحمت کرنے والی قوّت کو قوّت مدافعت کہتے ہیں۔
۴: جی ہاں! خون دینے والے شخص کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایک تو اس کی قوت مدافعت بڑھتی ہے جس سے وہ جلدی بیماریوں کا شکار نہیں ہوتا اور یہ کہ خون کا عطیہ دے کر کسی مریض کی جان بچانا بہت ثواب کا کام ہے۔
۵: کسی شخص کو خون منتقل کرنے سے پہلے مکمل جانچ پرتال اس لیے ضروری ہے کہ کہیں خون دینے والا شخص کسی خطرناک بیماری کا شکار نہ ہو، اور خون کی منتقلی سے وہ بیماری خون لینے والے شخص کو نہ لگ جائے۔

◈ دنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی طریقے سے دوسرے انسان کی مدد کر سکتا ہے۔ یہ درحقیقت اپنی ہی مدد ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر انسان پر اچھا برا وقت آتا رہتا ہے۔ اگر ایک انسان آڑے وقت میں دوسروں کی مدد کرتا ہے تو پھر جب اس پر کوئی مشکل وقت آتا

ہے تو دوسرے بھی اس کی مدد کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے تو دوسرے بھی مشکل گھڑی میں ہماری مدد کریں گے۔ اس سے بھائی چارے کو فروغ ملے گا اور معاشرہ بھی ترقی کرے گا۔ دنیا کے تمام مہذب معاشرے اپنے افراد کو ایسی ہی انسانیت کا درس دیتے ہیں۔

سوالات

۱: دوسروں کی مدد میں ہے:

(ا) اپنا نقصان (ب) پیسے کا ضیاع (ج) اپنی مدد (د) پریشانی

۲: اس عبارت سے ہمیں سبق ملتا ہے:

(ا) دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑنے کا (ب) دوسروں کی مدد مانگنے کا

(ج) دوسروں کی مدد نہ کرنے کا (د) دوسروں کی مدد کرنے کا

۳: لفظ آڑے کا معنی ہے:

(ا) مشکل (ب) مدد (ج) وسیلہ (د) آسان

۴: تہذیت یافتہ معاشرے اپنے افراد کو سکھاتے ہیں:

(ا) تجارت (ب) انسانیت (ج) ملازمت (د) انانیت

۵: اس عبارت کا مرکزی خیال ہے:

(ا) مشکل وقت (ب) ترقی (ج) مشکل گھڑی (د) باہمی تعاون

جوابات

۱: اپنی مدد ۲: دوسروں کی مدد کرنا ۳: مشکل ۴: انسانیت ۵: باہمی تعاون

◈ خودی کا سرّ نہاں لا الٰہ الا اللہ — خودی ہے تیغ فساں لا الٰہ الا اللہ
یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے — صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ
کیا ہے تو متاعِ غرور کا سودا — فریب سود و زیاں لا الٰہ الا اللہ
یہ مال و دولتِ دنیا یہ رشتہ و پیوند — بتان وہم و گماں لا الٰہ الا اللہ

سوالات

۱: بقول شاعر کلمہ حق لا الہ الا اللہ میں راز پوشیدہ ہے:

(ا)خودی کا (ب)تیغ کا (ج)سماں کا (د)گماں کا

۲: دوسرے شعر میں لفظ ''براہیم'' استعمال ہوا ہے:

(ا)بطور تشبیہ (ب)بطور استعارہ (ج)بطور تلمیح (د)بطور مجاز مرسل

۳: شاعر کہتا ہے ''کیا ہے تو نے متاع۔۔۔۔۔۔۔۔کا سودا

(ا)ضرور (ب)غرور (ج)ظہور (د)سرور

۴: ''مال و دولت'' قواعد کی رو سے کیا ہے؟

(ا)مرکب عطفی (ب)مرکب اضافی (ج)مرکب جاری (د)مرکب اشاری

۵: اس نظم کا عنوان ہے:

(ا)سر نہاں (ب)تیغ فساں (ج)رشتہ و پیوند (د)لا الہ الا اللہ

جوابات

۱:خودی کا ۲:بطور تلمیح ۳:غرور ۴:مرکب عطفی ۵:لا الہ الا اللہ

خَطّ (Letter)

وہ تحریر جس کے ذریعے اپنے حالات وواقعات، خیالات، خواہشات اور جذبات سے دوسروں کو آگاہ کر کے انھیں اپنا شریکِ کار اور ہم خیال بنانے کی خواہش ظاہر کی جائے، اُسے خط کہتے ہیں۔

موجودہ دور میں بھی خط کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ خط، رابطے کا ایک بہترین ذریعہ ہے اور خط کو آدھی ملاقات بھی کہتے ہیں۔ خط کے ذریعے ایک شخصیت دوسری سے تحریری طور پر ہم کلام ہوتی ہے۔ ایک اچھے خط کے لیے ضروری ہے کہ اس طرح لکھا جائے جیسے مکتوب الیہ آپ کے سامنے ہے اور آپ اس سے باتیں کر رہے ہیں۔

خط کو مکتوب، چٹھی، نامہ اور رقعہ بھی کہتے ہیں۔ خط لکھنے والے کو مکتوب نگار، کاتب یا راقم کہتے ہیں اور جس شخصیّت کی طرف خط لکھا جائے اُسے مکتوب الیہ کہتے ہیں۔

خط دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱: رسمی ۲: غیر رسمی

۱: رَسمی خَطّ (Formal Letter)

وہ خطوط جو کسی صاحب اختیار یا عہدیدار کو اپنے حالات وواقعات اور خواہشات وغیرہ سے آگاہ کرنے کے لیے لکھے جاتے ہیں، اُنھیں رسمی خطوط کہتے ہیں۔

رسمی خطوط کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ۱: عمومی خط ۲: کاروباری خط ۳: سرکاری خط

عمومی خط (General Letters)

شادی بیاہ، سالگرہ وغیرہ کی تقریبات اور علمی وادبی مجالس میں شرکت کے دعوت نامے اور خطوط، عمومی خطوط کہلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اخبار، اور رسالے وغیرہ کے مدیروں کو لکھے گئے خطوط بھی عمومی خطوط کے زُمرے میں آتے ہیں۔ عمومی خطوط کا موضوع نجی اور ذاتی نوعیت کا نہیں ہوتا۔ ایسے خطوط میں سماجی، معاشرتی اور اجتماعی موضوع پر اظہار خیال کیا جاتا ہے۔

کاروباری خط (Business Letters)

کاروباری امور کے سلسلے میں دکانداروں، گاہکوں، فیکٹریوں اور کارخانوں وغیرہ کے عہدیداروں کے نام لکھے گئے خطوط کو، کاروباری خطوط کہتے ہیں۔

سرکاری خط (Official Letters)

حکومت یا کسی سرکاری شعبہ سے متعلق خطوط کو سرکاری خطوط کہتے ہیں۔ سرکاری خطوط میں ایک سرکاری ملازم یا سرکاری ادارہ حکام بالا کو، یا دوسرے سرکاری اِدارے کو اپنے مسائل سے آگاہ کر کے ان کے حل کے لیے ایک قسم کی درخواست کرتا ہے۔

اسی طرح سرکاری اِداروں اور حکام بالا کی طرف سے اپنے ماتحت افراد کو اصول وضوابط سے آگاہ کرنے کے لیے اور اپنی ہدایات پر عمل درآمد کرانے کی غرض سے جو خطوط لکھے جاتے ہیں وہ، سرکاری خطوط کہلاتے ہیں۔

۲: غیر رسمی خطوط (Informal Letters)

وہ خطوط جو اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور عزیز و اقارب کو اپنے حالات و واقعات اور خواہشات وغیرہ سے آگاہ کرنے کے لیے لکھے جاتے ہیں، انھیں غیر رسمی خطوط کہتے ہیں۔

غیر رسمی خطوط میں ذاتی اور نجی معاملات کو سادہ اور بے تکلف انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔

درست طریقے سے خط لکھنے کے لیے درج ذیل نکات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے:۔

* خط لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ ذہنی طور پر خط لکھنے کے لیے تیار ہوں۔ خط میں پیش کیے گئے خیالات میں ربط ہو اور اپنے خیالات کو ایک لڑی میں پرو، کر دوسرے تک پہنچائے جائیں تا کہ پڑھنے والا خط پڑھ کر کسی قسم کی تشنگی محسوس نہ کرے۔
* خط لکھنے کا انداز موقع محل کے مطابق ہونا چاہیے اور مشکل الفاظ کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے۔
* خط اتنا طویل نہیں ہونا چاہیے کہ پڑھنے والا، اُکتا جائے اور اتنا مختصر بھی نہیں کہ آپ اس میں اپنا مدعا بیان نہ کر سکیں۔
* خط کی گفتگو، مکتوب الیہ کے مقام و مرتبے کے مطابق ہونی چاہیے اور طرزِ بیان تہذیبی اور اخلاقی ہو؛ غیر اخلاقی باتوں سے گریز کیا جائے۔
* خط کے موضوع اور مکتوب الیہ کے مقام و مرتبے کے لحاظ سے خط میں لطیف، شگفتہ اور بے تکلفی کی باتوں کا ذکر بھی کیا جاسکتا ہے۔

ایک خط کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
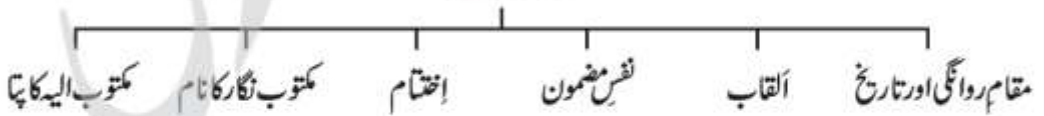
مقامِ روانگی اور تاریخ

خط کے شروع میں پہلی سطر کے دائیں کونے پر خط لکھنے والے کا پتا لکھا جاتا ہے۔ اس کے نیچے دوسری سطر میں خط لکھنے کی تاریخ لکھی جاتی ہے۔ مثلاً: خط اگر امتحانی کمرے سے لکھا جا رہا ہو تو اس میں مقامِ روانگی اور تاریخ اس طرح لکھی جائے گی۔

امتحانی کمرا

یکم فروری ۲۰۱۹ء

اہم نکات

★ اگر خط امتحانی کمرے سے لکھا جا رہا ہو تو اس کے آغاز میں اس قسم کے الفاظ / مرکبات لکھے جا سکتے ہیں۔

۱: امتحانی کمرا ۲: امتحان گاہ ۳: امتحانی مرکز ۴: آزمائش گاہ وغیرہ

★ "کمرہ امتحان" کی ترکیب درست نہیں، اس لیے یہ الفاظ نہ لکھے جائیں۔

★ مقامِ روانگی اور تاریخ کے اندراج کے درمیان خط کشید ڈال کر، اُسے واضح کیا جائے۔

اَلقاب

مقامِ روانگی اور تاریخ لکھنے کے بعد تیسری سطر کے درمیان میں متعلقہ شخصیت (مکتوب الیہ) کے مقام اور مرتبے کے مطابق القاب لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً: اپنے والد صاحب کی خدمت میں خط لکھتے وقت القاب اس طرح لکھے جا سکتے ہیں۔

۱: محترم و مکرم ابا جان! ۲: پیارے ابا جان! ۳: مکرمی و مشفقی والدِ گرامی!

اہم نکات

★ القاب لکھنے کے بعد علامت فجائیہ (!) ڈال دی جاتی ہے۔

★ بطورِ مثال مختلف مقام و مرتبے کے مکتوب الیہ کے لیے القاب و آداب کا نمونہ:۔

بزرگوں کے لیے: پیارے / پیاری، محترم / محترمہ، مکرمی و مشفقی، محترم المقام، قبلہ

ہم عمروں کے لیے: پیارے / پیاری، محبِ مکرم، عزیز من / عزیزہ من، برادرم

چھوٹوں کے لیے: پیارے / پیاری، عزیزم / عزیزی، برخوردار، نورِ چشم / نورِ چشمی، نور العین

اَجنبیوں کے لیے: مکرمی، مکرم بندہ، محترم / محترمہ

نفسِ مضمون

اس حصے میں خط لکھنے کا مدعا اور مقصد بیان کیا جاتا ہے اور مکتوب الیہ کے مقام و مرتبے کے پیشِ نظر گفتگو کی جاتی ہے۔ نفسِ مضمون میں پیش کیے گئے خیالات میں ربط ہونا چاہیے اور الفاظ کے چناؤ کا خاص خیال رکھا جائے۔ خط میں اِدھر اُدھر کی فضول اور بے ڈھنگی باتوں کی بجائے مطلب کی بات بیان کرنی چاہیے۔

نفسِ مضمون کا آغاز ''اَلسَّلامُ علیکم'' سے کرنا چاہیے۔ تاہم ''آداب''، ''تسلیمات'' جیسے الفاظ بھی لکھے جاسکتے ہیں۔

اہم نکات

★ ''اَلسَّلامُ علیکم'' کے ہجے لکھنے میں کئی افراد سے غلطی سرزد ہوجاتی ہے۔ اس لیے طلباء وطالبات سے ''اَلسَّلامُ علیکم'' لکھنے کی مشق کرا، لی جائے۔

★ ''اَلسَّلامُ علیکم'' لکھنے کے بعد علامت فجائیہ (!) ڈالی جاتی ہے۔

اِختِتام

جس سطر پر نفسِ مضمون ختم ہو، اُس کے نیچے والی سطر پر الوداعی اور دعائیہ الفاظ میں نفسِ مضمون کا اختتام کیا جاتا ہے۔ مثلاً: اَپنے والد صاحب کی خدمت میں خط لکھتے وقت نفسِ مضمون کا اختتام اس طرح کے دعائیہ اور الوداعی الفاظ میں کیا جاسکتا ہے۔

۱: اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کے ساتھ خوشیوں بھری، عمر دراز عطا فرمائے (آمین) ۲: آپ کی دعاؤں کا/ کی طالب۔
۳: سب گھر والوں کو سلام۔

الوداعی اور دعائیہ الفاظ کے نیچے والی سطر پر صفحے کے بائیں جانب ''والسلام'' لکھا جاتا ہے۔ ''والسلام'' لکھنے کے بعد علامت فجائیہ (!) ڈالی جاتی ہے اور اس کے نیچے والی سطر پر مکتوب الیہ سے رشتہ اور تعلق کے پیشِ نظر اختتامی کلمات لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً: اپنے والد صاحب کی خدمت میں خط لکھتے وقت اختتامی کلمات اس طرح بھی ہوسکتے ہیں۔

۱: آپ کا پیارا بیٹا/ آپ کی پیاری بیٹی ۲: آپ کا فرمانبردار بیٹا/ آپ کی فرمانبردار بیٹی

اہم نکات

★ بطور مثال مختلف مقام و مرتبے کے مکتوب الیہ کے لیے الوداعی اور دعائیہ کلمات

۱: اللہ تعالیٰ آپ کو حفظ و امان میں رکھے ۲: آپ کے جواب کا/ کی منتظر ۳: ممنون ہوں گا/ ہوں گی

★ بطور مثال مختلف مقام و مرتبے کے مکتوب الیہ کے لیے اختتامی الفاظ

بزرگوں کے لیے: آپ کا/ کی فرمانبردار، آپ کا پیارا/ آپ کی پیاری، آپ کا/ آپ کی تابع فرمان
ہم عمروں کے لیے: آپ کا پیارا/ آپ کی پیاری، فقط تمھارا/ تمھاری، آپ کا اپنا/ آپ کی اپنی
چھوٹوں کے لیے: آپ کا پیارا/ آپ کی پیاری، تمھارا/ تمھاری خیراندیش، دعاگو
اجنبیوں کے لیے: آپ کا/ آپ کی مخلص، نیازمند، خیراندیش

مکتوب نگار کا نام

اختتامی کلمات کے نیچے والی سطر پر اپنا نام اور مکمل پتا لکھا جاتا ہے۔ مثلاً:

امتحانی کمرے سے لکھے گئے خط میں اختتامی کلمات کے بعد مکتوب نگار کا نام اور پتا اس طرح لکھا جائے گا۔

وَالسَّلام!

دعا گو

ا۔ب۔ج

مکتوب الیہ کا پتا

مکتوب نگار کے نام اور پتا کے دائیں جانب صفحے کی خالی جگہ پر مکتوب الیہ کا نام اور پتا درج کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

امتحانی کمرے سے لکھے گئے خط میں اختتامی کلمات کے بعد مکتوب نگار کا نام اور مکتوب الیہ کا پتا اس طرح لکھا جائے گا۔

وَالسَّلام!

دعا گو

شہر / گاؤں: ا۔ب۔ج ا۔ب۔ج

* خط مکمل کرنے کے بعد لفافے کی سیدھی طرف مکتوب الیہ کا نام، مکمل پتا اور پوسٹ کوڈ نمبر لکھ دیا جاتا ہے۔ جبکہ لفافے کی اُلٹی طرف (جس طرف سے خط لفافے میں ڈالا جاتا ہے) پیشانی پر خط لکھنے والے کا نام اور پتا درج کیا جاتا ہے۔

اہم نکات

★ امتحان میں خط لکھنے کی صورت میں طلبا اور طالبات کو چاہیے کہ مقامِ روانگی کی جگہ امتحانی کمرا (وغیرہ) لکھیں۔ اسی طرح مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کے نام پتا کی جگہ پر اپنا، یا اپنے سکول کا نام نہ لکھیں بلکہ، ا۔ب۔ج وغیرہ لکھ دیں۔

★ تاریخ کا اندراج کرتے وقت دن اور سال کے ہندسے اردو گنتی میں لکھے جائیں۔

بطورِ مثال امتحانی کمرے سے لکھے گئے غیر رسمی خط کا خاکہ اور نمونے کے خطوط:۔

اپنی تعلیمی کارکردگی سے آگاہ کرنے کے لیے بڑے بھائی کے نام خط

امتحانی مرکز

۳ جنوری ۲۰۱۹ء

پیارے بھائی جان!

اَلسّلامُ علیکم!

میں یہاں خیریت سے ہوں امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ آپ کا خط موصول ہوا، جس میں آپ نے میری

تعلیمی کارکردگی کے بارے میں پوچھا۔ ہمارے دسمبر ٹیسٹ کے نتیجے کا اعلان ہوگیا تھا۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نتیجہ بہت اچھا رہا۔ ۶۴۰/۸۰۰ نمبر لے کر میں نے اپنی جماعت میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ میرے اساتذہ میری کارکردگی سے بہت خوش ہیں۔ میں خوب محنت کر رہا ہوں۔ اِن شاءاللہ! سالانہ امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کروں گا۔ امید ہے کہ آپ میری کامیابی کے لیے دعا جاری رکھیں گے۔

گھر میں سب لوگ خیریت سے ہیں۔ سب کو آپ کے آنے کا انتظار ہے۔ براہِ مہربانی ایک بار تشریف لائیں۔ ہم سب آپ کے لیے بہت اداس ہیں۔

والسلام!

آپ کا پیارا

ا۔ب۔ج

اہم نکات

- ★ والد صاحب، چچا جان، ماموں جان اور دوسرے بزرگوں کو اپنی تعلیمی کارکردگی سے آگاہ کرنے کے لیے اسی خط کے القاب والے حصے میں تبدیلی کریں۔ جیسے والد صاحب کے لیے "پیارے ابا جان" یا "محترم ابا جان"
- ★ طالبات اپنے لیے، مؤنث صیغہ استعمال کریں۔
- ★ والدہ صاحبہ، خالہ جان اور دوسری خواتین بزرگوں کے لیے نفسِ مضمون میں بھی مؤنث صیغہ استعمال کریں۔
- ★ بطورِ نمونہ دیے گئے تمام خطوط میں مقامِ روانگی کی جگہ پر امتحانی مرکز، امتحانی کمرا اور اختتامی حصے میں ا۔ب۔ج لکھا گیا ہے۔
- ★ امتحان کے علاوہ دوسرے موقع پر خط لکھتے وقت مقامِ روانگی والے حصے پر اپنے گاؤں/شہر اور اختتامی حصے میں اپنا نام لکھیں۔
- ★ جس دن خط لکھا جائے، اُسی دن کی تاریخ، مہینا اور سال بھی لکھنا چاہیے۔

پڑھائی میں دلچسپی لینے کی نصیحت کرنے کے لیے چھوٹے بھائی کے نام خط

امتحانی کمرا

یکم فروری ۲۰۱۹ء

پیارے قمرالحسن!

السلام علیکم! سدا خوش رہو۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔کل امّی جان کا خط موصول ہوا، جس میں انھوں نے آپ کی تعلیمی لاپروائی اور غفلت کی شکایت کی۔خط پڑھ کر افسوس ہوا کہ اب آپ پڑھائی میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔

کیا آپ کو اندازہ ہے کہ ہمارے ماں باپ کی کتنی خواہش ہے کہ ہم بہن بھائی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔وہ دن رات محنت کر کے ہماری پڑھائی کا خرچ اٹھاتے ہیں۔اگر آپ اسی طرح لاپروائی کرتے رہیں گے تو ان کا دل کتنا دکھے گا۔اب بھی آپ کے پاس موقع ہے، کھیل کود میں وقت ضائع نہ کریں، اپنی پڑھائی پر توجہ دیں اور خوب محنت کریں تا کہ سالانہ امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہو سکیں۔علم حاصل کرنے میں آپ ہی کی بھلائی ہے۔اگر آپ سنجیدگی سے محنت کریں گے تو والدین کو راحت ملے گی اور آپ کا مستقبل بھی سنور جائے گا۔

مجھے امید ہے کہ اب آپ پوری توجہ اور دھیان سے پڑھائی کریں گے۔

سب گھر والوں کی خدمت میں سلام۔

والسلام!

تمھارا خیر اندیش

ا۔ب۔ج

ماموں جان کے نام خط۔بری رسم پر تنقید کے ساتھ اچھے نتیجے کی خوشخبری اور تحفے کی فرمائش

امتحانی مرکز

یکم اپریل ۲۰۱۹ء

پیارے ماموں جان!

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔آج یکم اپریل ہے اور لوگ اپریل فُول (April Fool) منا رہے ہیں۔مجھے ان لوگوں پر بے حد غصہ آتا ہے۔خواہ مخواہ، جھوٹ بول کر دوسروں کو ناحق پریشان کرتے ہیں۔فرانس سمیت دنیا کے اکثر ممالک میں یہ بری رسم منائی جارہی ہوگی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے اور یہ رسم ہی ختم ہو جائے۔

چلیں چھوڑیں اس بات کو میں تو آپ کو یہ بتانا چاہتی تھی کہ کل ہمارے نتیجے کا اعلان ہو گیا تھا۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی، اساتذہ کی محنت اور والدین کی دعاؤں سے اس سال بھی میں نے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ہاں! ایک اور خوشخبری بھی ہے؛ اس سال میں

نے وزیر اعلیٰ کے منعقد کردہ ادبی مقابلوں میں حصہ لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے اردو مضمون نویسی میں صوبے بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ ان شاء اللہ! اگلے سال آپ کو اس مقابلے میں بھی پہلی پوزیشن لے کر دکھاؤں گی۔

کہیے! اب تو میں آپ کی طرف سے انعام کی حق دار ہوں نا! مجھے ایک کمپیوٹر چاہیے۔ جی ہاں ایک اچھا کمپیوٹر۔ امید ہے کہ آپ میری خواہش کو بہت جلد پورا کریں گے۔ اب اجازت چاہوں گی۔

ممانی جان کو میری طرف سے آداب عرض کیجیے گا۔ اور باقی گھر والوں کو میرا اسلام کہیے گا۔

والسلام!
آپ کی پیاری بھانجی
ا۔ب۔ج

تحفے کا شکریہ ادا کرنے کے لیے بھائی کے نام خط

امتحانی مرکز
۱۸ اپریل ۲۰۱۹ء

محترم بھائی جان!

السلام علیکم!

آپ کی طرف سے مبارک باد کا پیغام اور کمپیوٹر کا تحفہ موصول ہوا، جسے پا کر اتنی خوشی ہوئی جسے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔ واقعی میری دلی خواہش پوری ہوگئی۔ یہ تحفہ آپ کی محبت اور خلوص کی یاد دلاتا رہے گا۔ اس سے میرا تعلیمی فائدہ بھی ہوگا اور فرصت کے اوقات میں تفریحی سرگرمی بھی میسر ہوگی۔ آپ کی طرف سے یہ عمدہ تحفہ پا کر میں بے حد خوش ہوں۔ ایک بار پھر آپ کا تہہ دل سے شکریہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کے ساتھ خوشیوں بھری عمر دراز عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام!
آپ کی پیاری بہن
ا۔ب۔ج

داداجان کی بیماری کی اطلاع دینے کے لیے والد صاحب کے نام خط

امتحانی کمرا
۹ ستمبر ۲۰۱۹ء

پیارے اباجان!

السلام علیکم!

آپ کا محبت بھرا خط ملا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ آپ کی ترقی کی اطلاع پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ ہم سب گھر والوں کی طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔

خوشی کے اس موقع پر آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ گزشتہ رات، داداجان کی طبیعت اچانک بہت خراب ہوگئی تھی۔ فوراً ڈاکٹر صاحب کو بلوایا گیا، انھوں نے طبّی معائنے کے بعد دوائی دی۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ بلڈ پریشر بہت زیادہ ہوگیا تھا۔ لیکن فکر کی کوئی بات نہیں۔ وہ جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔ آدھی رات کے قریب داداجان کی طبیعت کافی بہتر ہوگئی۔ الحمدللہ! آج دن بھر، اُنھیں اِفاقہ رہا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں شِفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام!
آپ کی دعاؤں کا طلب گار
ا۔ب۔ج

بیمار پرسی کے لیے چچا جان کے نام خط

امتحانی مرکز
۸ فروری ۲۰۱۹ء

مکرمی و مشفقی چچا جان!

السّلام علیکم!

آج بھائی جان کا خط موصول ہوا، جس میں آپ کی خراب صحت کا پڑھ کر مجھے بہت پریشانی ہوئی کہ بیماری کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ میں بہت فکر مند ہوں، جی چاہتا تھا کہ اطلاع پاتے ہی فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تیمارداری کروں۔ لیکن مجبوری ہے کہ ان دنوں میرے سالانہ امتحان ہو رہے ہیں۔ امتحان ختم ہوتے ہی اِن شاءاللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

میری گزارش ہے کہ آپ کسی تجربہ کار ڈاکٹر سے مشورہ کر کے باقاعدہ علاج کرائیں۔اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں اور کام کاج وغیرہ سے پرہیز کرتے ہوئے مکمل آرام کریں، کیونکہ پرہیز نصف علاج ہے۔اِن شاءاللہ آپ جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کے ساتھ خوشیوں بھری عمر دراز عطا فرمائے۔(آمین)

والسلام!

آپ کا پیارا بھتیجا

ا۔ب۔ج

گرمیوں کی چھٹیوں میں دوست کو اپنے شہر آنے کی دعوت کے لیے خط

امتحانی کمرا

۲۸ مئی ۲۰۱۹ء

عزیزِ من!

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ خیریت سے ہیں اور آپ کی پڑھائی بہت اچھی ہو رہی ہے۔آپ کا خط ملنے سے پہلے ہی میرا ارادہ تھا کہ آپ کو خط لکھ کر وہ وعدہ یاد، دلاؤں جو سردیوں کی چھٹیوں میں آپ نے کیا تھا کہ آپ گرمیوں کی چھٹیوں میں ہمارے پاس آئیں گے۔

امید ہے کہ جون کے پہلے ہفتے میں گرمی کی چھٹیاں ہو جائیں گی۔میری دلی خواہش ہے کہ آپ حسبِ وعدہ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ہم مل کر پڑھائی بھی کریں گے اور شہر کی چہل پہل میں خوب سیر و تفریح بھی ہوگی۔شہر کے تاریخی مقامات دیکھیں گے۔چڑیا گھر اور عجائب گھر کی سیر سے لطف اندوز ہوں گے۔ہمارے شہر میں بہت سے خوبصورت پارک بھی ہیں۔ہم مل کر مختلف پارکوں میں بھی گھومیں گے اور گپ شپ میں بہت اچھا وقت گزرے گا۔

براہِ مہربانی اپنے والدین سے اجازت لے کر مجھے اطلاع کرنا۔مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو ہمارے ہاں آنے سے منع نہیں کریں گے۔ہاں! اپنی آمد کی تاریخ اور وقت بتانا۔میں آپ کے اِستقبال کے لیے پہنچ جاؤں گا۔

اپنے والدین کی خدمت میں میرا، سلام عرض کرنا۔

والسلام!
تمھارا پیارا
ا۔ب۔ج

امتحان میں کامیابی پر چھوٹی بہن کے نام مبارکباد کا خط

امتحانی کمرا
۳، اپریل ۲۰۱۹ء

نورِ چشمی!

السلام علیکم! سدا خوش رہو۔

کل آپ کا خط موصول ہوا، جس میں آپ نے آٹھویں جماعت میں اپنی شاندار کامیابی کے بارے میں لکھا۔ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ نے ۴۶۵/۵۰۰ نمبر لے کر تحصیل بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس شاندار کامیابی پر میں آپ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ کی یہ کامیابی یقیناً آپ کی مسلسل محنت، اساتذہ کی لگن اور بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں آپ آئندہ بھی اسی طرح اپنا اور اپنے والدین کا نام روشن کرتی رہیں گی۔ اس شاندار کامیابی پر آپ کے لیے ایک خوبصورت قیمتی گھڑی کا تحفہ بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ کو پسند آئے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور زندگی میں ایسی ہی کامیابیوں سے ہم کنار کرے۔ (آمین)

سب گھر والوں کو میری طرف سے مبارک باد کہنا۔

والسلام!
تمھارا پیارا بھائی
ا۔ب۔ج

کتابوں کی خریداری کے لیے تاجر کتب (سٹاکسٹ) کے نام خط

راولپنڈی

۲۸ مئی ۲۰۱۹ء

مکرمی و محترمی مینجر صاحب!

السلام علیکم!

آپ کے ادارہ کی طرف سے شائع کردہ "العظیم کتاب القواعد" کے مطالعہ کا اتفاق ہوا، ماشاءاللہ! بہت آسان اور سادہ انداز میں لکھی گئی مفید کتاب ہے اور اِسے وسیع پیمانے پر پذیرائی حاصل ہے۔
درج ذیل تعداد کے مطابق بذریعہ وی پی پی ارسال فرما کر ممنون ہونے کا موقع فراہم کریں۔

العظیم کتاب القواعد ————— ۱۰ کتب

والسلام!

متعلم محمد رضوان

گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول

سٹاکسٹ القلم گرافکس:

گلی امام بارگاہ بلاک نمبر ۲ سرگودھا

دَرخواست (Application)

وہ تحریر جس کے ذریعے کوئی شخصیت اپنی گزارش اور التجا کو کسی مقصد کے تحت کسی عہدیدار کی خدمت میں پیش کرتی ہے، اُسے درخواست (عرضی) کہتے ہیں۔

روزمرہ زندگی میں ہمیں کئی طرح کی درخواستیں لکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ درخواست ایک دفتری یاداشت ہوتی ہے، اس لیے درخواست کے نفسِ مضمون کو صحیح طور پر ادا کرنا بہت ضروری ہے۔

درست طریقے سے درخواست لکھنے کے لیے درج ذیل نکات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے:۔

- درخواست مناسب سائز کے کاغذ پر خوش خط کر کے لکھنی چاہیے اور کاغذ کے صرف ایک طرف ہی مکمل کرنی چاہیے۔
- اپنی گزارش اور التجا، بیان کرتے وقت متعلقہ عہدیدار کے ادب و احترام کا پوری طرح لحاظ رکھنا چاہیے۔
- درخواست کا نفسِ مضمون سچ اور حقیقت پر مبنی ہونا چاہیے۔

درخواست کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

سَرنامہ

جس عہدیدار کے نام درخواست لکھنی ہو، پہلی سطر میں اس کا عہدہ اور پتا مؤدبانہ انداز میں لکھا جاتا ہے۔ مثلاً:

گورنمنٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹرس صاحبہ کے نام درخواست لکھتے وقت سرنامہ اس طرح کا ہو سکتا ہے۔

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹرس، گورنمنٹ ایلیمنٹری / ہائی سکول ا۔ب۔ج

یا

عزت مآب ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹرس صاحبہ، گونمنٹ ایلیمنٹری / ہائی سکول ا۔ب۔ج

اہم نکتہ

★ پہلی سطر میں جناب اور صاحب / صاحبہ کو ایک ساتھ لکھنا مناسب نہیں۔

جیسے: بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب۔۔۔

عُنوان

سرنامہ لکھنے کے بعد دوسری سطر میں مقصد کے مطابق درخواست کا عنوان لکھا جائے، اور عنوان کے نیچے خطِ کشید کھینچ کر اس کو واضح کیا جائے۔ مثلاً: بوجہ بیماری چُھٹی کی درخواست کے لیے:۔ عنوان: درخواست برائے رخصت بیماری

اَلقاب

عنوان لکھنے کے بعد تیسری سطر کے درمیان میں متعلقہ عہدیدار کے لیے مناسب القاب لکھے جاتے ہیں۔ جیسے:

جناب عالی/عالیہ، جناب والا، جناب عالی/عالیہ مرتبت

* جناب عالی/عالیہ لکھنے کے بعد علامت فجائیہ (!) ڈال دی جاتی ہے۔

نفسِ مضمون

اس حصے میں درخواست گزار، کا مدعا اور مقصد بیان کیا جاتا ہے۔ اس حصے میں جو کچھ لکھا جائے اس میں ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھا جائے اور بے تکلفی کے الفاظ اور غیر ضروری باتوں سے اجتناب کیا جائے۔

نفسِ مضمون کا آغاز اس قسم کے الفاظ سے کیا جاسکتا ہے۔

۱: مؤدبانہ گزارش ہے کہ ۲: ادب سے التماس ہے کہ ۳: گزارش بحضور انور ہے کہ

اِختِتام

نفس مضمون کا اختتام مؤدبانہ اور دعائیہ الفاظ میں کیا جائے۔ جس سطر پر نفس مضمون ختم ہو، اُس سے نیچے والی سطر پر اس قسم کے اختتامی کلمات لکھے جاسکتے ہیں۔

۱: آپ کی عین نوازش ہوگی۔ ۲: میں آپ کا/ کی ممنون ہوں گا/ گی۔ ۳: خدا آپ کے اقبال بلند کرے۔

اختتامی کلمات کے نیچے والی سطر پر صفحے کے بائیں جانب نمایاں الفاظ میں، ۱: العارض ۲: العبد ۳: عرضے ۴: عرضے نیاز ۵: درخواست گزار میں سے کوئی ایک لکھا جاتا ہے۔

درخواست گزار کا پتا اور تاریخ کا اِندراج

درخواست کے آخری حصے میں درخواست گزار کا نام اور پتا لکھا جاتا ہے اور درخواست گزار کے دستخط ہوتے ہیں۔ آخر میں درخواست دائر کرنے کی تاریخ لکھی جاتی ہے۔ تاریخ کا اندراج نام اور پتا کے نیچے یا اس کے بائیں طرف کیا جاسکتا ہے۔

تاریخ لکھنے کے دو انداز ہیں۔ ۱: بتاریخ: ۲، جنوری ۲۰۱۶ء ۲: مورخہ: ۲، جنوری ۲۰۱۹ء

اہم نکات

★ امتحان میں درخواست لکھنے کی صورت میں طلبا اور طالبات کو چاہیے کہ سرنامہ میں اپنے سکول کا نام نہ لکھیں اور اس کی جگہ پر ا۔ب۔ج لکھ دیں، اِسی طرح درخواست گزار کے پتا والے حصے میں بھی نام اور پتا، کی جگہ ا۔ب۔ج لکھ کر نیچے تاریخ کا اندراج کر دیں۔

★ سکول سے متعلقہ امور کے سلسلے میں طلبا اور طالبات کو چاہیے کہ وہ درخواست لکھ کر اس پر اپنے والد / سرپرست کے دستخط کرائیں۔

★ تاریخ کا اندراج کرتے وقت دن، اور سال کے ہندسے اردو گنتی میں لکھے جائیں۔

اردو گنتی:۔ صفر۔۰ ایک۔۱ دو۔۲ تین۔۳ چار۔۴ پانچ۔۵ چھ۔۶ سات۔۷ آٹھ۔۸ نو۔۹

بطور مثال سکول کے متعلقہ اُمور کے سلسلے میں درخواست کا خاکہ اور نمونے کی درخواستیں:۔

ضروری کام کے باعث چھٹی کی درخواست

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ا۔ب۔ج
عنوان: رخصت ضروری کام

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ فدوی کو گھر پر ایک نہایت ضروری کام ہے۔ اس بنا پر میں سکول حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ مہربانی فرما کر مجھے ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔

آپ کی عین نوازش ہوگی۔

عرض گزار

نام: ا۔ب۔ج

جماعت: ۔۔۔۔ رول نمبر: ۔۔۔۔

بتاریخ: ۲ جنوری ۲۰۱۹ء

اہم نکات

★ بطور نمونہ لکھی گئی تمام درخواستوں کے سرنامہ میں سکول کے نام کی جگہ پر ا۔ب۔ج درج کیا گیا ہے۔ امتحان کے علاوہ دوسرے موقع پر درخواست لکھتے وقت طلبا و طالبات اپنے سکول کا نام لکھیں۔

★ درخواست میں القاب، متعلقہ شخصیت کے مطابق لکھیں۔ جیسے: ہیڈ ماسٹر، کے لیے "جناب عالی!" اور ہیڈ مسٹرس، کے لیے "جناب عالیہ"

★ درخواست لکھنے کے دوران طلبا اپنے لیے مذکر صیغہ اور طالبات اپنے لیے مؤنث صیغہ استعمال کریں۔

★ جس دن درخواست لکھی جائے، اسی دن کی تاریخ، مہینا اور سال بھی لکھنا چاہیے۔

بیمار ہونے کے باعث چھٹی کی درخواست

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی سکول ا۔ب۔ج

عنوان: رخصت بیماری

جناب عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ فدوی کل شام سے بخار میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹر نے کم از کم دو دن مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ اس لیے دو روز مورخہ ۱۱، ۱۲ مئی ۲۰۱۹ء کی رخصت عنایت کی جائے۔

نوازش ہوگی۔

العارض

نام: ا۔ب۔ج

مورخہ: ۱۱ مئی ۲۰۱۹ء

جماعت: ۔۔۔۔ رول نمبر: ۔۔۔۔

شادی میں شرکت کے لیے چھٹی کی درخواست

بخدمت جناب ہیڈ مسٹرس، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ا۔ب۔ج

عنوان: شادی میں شرکت کے لیے رخصت

جناب عالیہ!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی مورخہ: ۸ فروری ۲۰۱۹ء کو ہونا قرار پائی ہے۔ شادی کے اگلے روز ولیمہ کی تقریب ہوگی۔ شادی کی مصروفیات کے باعث میرے لیے سکول حاضر ہونا ممکن نہیں۔ براہِ مہربانی مجھے مورخہ: ۷ فروری ۲۰۱۹ء تا ۹ فروری ۲۰۱۹ء تین ایام کی رخصت عنایت فرمائیں۔

میں آپ کی ممنون ہوں گی۔

العارض

نام: ا۔ب۔ج

مورخہ: ۶ فروری ۲۰۱۹ء

جماعت: ۔۔۔ رول نمبر: ۔۔۔۔۔۔

درخواست برائے فیس معافی

بخدمت جناب ہیڈ مسٹرس، گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول ا۔ب۔ج

عنوان: فیس معافی

جناب عالیہ!

ادب سے التماس ہے کہ میں ایک غریب طالبہ ہوں۔ میرے والد صاحب کی آمدنی بہت قلیل ہے جبکہ اخراجات زیادہ ہیں۔ بڑی مشکل سے گزر بسر ہوتی ہے۔ مجھے تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے لیکن غربت میری تعلیم کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ میرے والد صاحب کے لیے میری سکول فیس ادا کرنا ممکن نہیں۔

مہربانی فرما کر میری سکول فیس معاف فرمادیں تاکہ میں اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ سکوں

آپ کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

نام:ا۔ب۔ج

جماعت:۔۔۔رول نمبر:۔۔۔

بتاریخ: ۲،اپریل ۲۰۱۹ء

محلے کی باقاعدہ صفائی کے مستقل نظام کے لیے درخواست (علاقہ کے ناظم کے نام)

بخدمت جناب ناظم، یونین کونسل نمبر۔۔۔ ا۔ب۔ج

عنوان: محلے کی باقاعدہ صفائی

جناب عالی مرتبت!

گزارش ہے کہ درخواست گزار محلّہ، ا۔ب۔ج کا رہائشی ہے۔ ہمارے محلے میں صفائی کا باقاعدہ اور مستقل نظام نہیں۔ خاکروب کئی کئی دنوں تک صفائی نہیں کرتے۔ باقاعدہ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے گلیوں میں جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ نالیوں کی صفائی بھی باقاعدگی سے نہیں ہوتی اور گندا پانی گلیوں میں کھڑا ہوجاتا ہے، جس سے آمدورفت میں بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غلاظت اور گندگی کی وجہ سے علاقہ مکھیوں اور مچھروں کی آماج گاہ بنا ہوا ہے، جس کے باعث وبائی امراض پھوٹنے کا خدشہ ہے۔

مہربانی فرما کر ہمارے محلے کی صفائی کا مستقل بندوبست فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اقبال بلند فرمائے!

درخواست گزار

نام:ا۔ب۔ج

مکمل پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بتاریخ: یکم اگست ۲۰۱۹ء

درخواست برائے حصول سرٹیفکیٹ

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول الف۔ب۔ج

عنوان: حصول سرٹیفکیٹ

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں نے جماعت ہشتم کا سالانہ امتحان رول نمبر۔۔۔۔۔ کے تحت ۱۵۰۰/۔۔نمبر لے کر پاس کر لیا ہے۔ مجھے اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لیے ہشتم پاس سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے۔ مہربانی فرما کر سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے۔

آپ کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

نام: ا۔ب۔ج

مورخہ: یکم اپریل ۲۰۱۹ء

توجہ فرمائیں

★ ضروری ہے کہ درخواست کا نفس مضمون موقع محل سے مطابقت رکھتا ہو۔ بطور مثال مختلف موقعوں پر لکھی گئی حصول سرٹیفکیٹ کی درخواستوں کے نفوس مضامین:۔

★ تعلیمی سال کے دوران کسی دوسرے سکول میں داخلے کی غرض سے حصول سرٹیفکیٹ کی درخواست کا نفس مضمون:۔

مؤدبانہ گزارش ہے کہ بعض ناگزیر حالات کے باعث ہم تمام اہل خانہ، ترک سکونت کر کے دوسرے شہر منتقل ہو رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے تاکہ میں اپنی تعلیم جاری رکھ سکوں۔

★ پڑھائی کا سلسلہ ترک کر دینے کے بعد حصول سرٹیفکیٹ کی درخواست کا نفس مضمون:۔

مؤدبانہ گزارش ہے کہ درخواست گزار سکول ھذا میں ۔۔۲۰ء تک زیر تعلیم رہا۔ جماعت۔۔۔۔۔ پڑھنے کے دوران سکول چھوڑ دیا اور مزید تعلیم حاصل نہ کر سکا۔ اب ضروری کاغذات بنوانے کے سلسلے میں مجھے تعلیمی سرٹیفکیٹ درکار ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے۔

بجلی کے بل کی درستی کے لیے درخواست (علاقے کے ایس۔ڈی۔او۔ کے نام)

بخدمت جناب سب ڈویژنل آفیسر، (ایس۔ڈی۔او) واپڈا ا۔ب۔ج

عنوان: درستی بل بجلی

جناب عالی!

گزارش ہے کہ گزشتہ ماہ مجھے بجلی کا، بل (Bill) مقررہ واجب الادا تاریخ کے بعد موصول ہوا، اِس کے باوجود میں نے بل کی ادائیگی مقرر کردہ اضافی رقم کے ساتھ ادا کر دی۔ موجودہ بل میں گزشتہ ماہ کے بل کی رقم بھی شامل ہے، جوادا کی جا چکی ہے۔ گزشتہ ماہ کے اداشدہ بل کی فوٹو کاپی لف ھذا ہے۔

مہربانی فرما کر، بل کی درستی کی جائے تاکہ موجودہ بل بروقت ادا کر سکوں۔

نوازش ہوگی۔

العارض

بتاریخ: ۲۶، نومبر ۲۰۱۹ء

نام:۔۔۔ولدیت۔۔۔۔۔دستخط۔۔۔

فون نمبر:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مکمل پتا:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

توجہ فرمائیں

★ بل بجلی کی درستی کے سلسلے میں درخواست کا نفس مضمون اس طرح بھی ہوسکتا ہے۔

گزارش ہے کہ درخواست گزار واپڈا کا گھریلو کنکشن صارف ہے۔ میرے میٹر کا حوالہ نمبر۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔ گزشتہ ماہ غلط میٹر ریڈنگ کے باعث میرے کھاتے میں ۹۷۶ یونٹ لکھ کر مبلغ ۲۶۷۴ روپے بل بجلی بھیجا گیا۔ جبکہ میٹر میں موجود ریکارڈ کے مطابق گزشتہ ماہ ۳۸۶ یونٹ صرف ہوئے۔ اس طرح میرے کھاتے میں ۵۹۰ یونٹ کا اضافی بل شامل کر دیا گیا ہے۔ میرے میٹر سے سابقہ، ۱۰ ماہ کے اوسط صرف شدہ یونٹ ۲۷۵ ہیں۔ جس کا ریکارڈ لف ھذا ہے۔

دریں اثنا استدعا ہے کہ میرے بجلی کے بل کی تصحیح صرف شدہ یونٹس کے مطابق کی جائے تاکہ اسے بروقت ادا کر سکوں۔ مذکورہ غفلت کے مرتکب اہل کاروں کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جائے۔

سکول میں دوبارہ داخلہ لینے کے لیے درخواست

بخدمت جناب پرنسپل، ۔۔۔۔۔۔۔۔ ماڈل سکول الف۔ب۔ج

عنوان: دوبارہ داخلہ

جنابِ عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میں پچھلے ہفتے شدید بیمار ہوگیا تھا۔ بہتر علاج معالجے کے لیے مجھے ہسپتال داخل کرادیا گیا۔ گھر والے بھی سکول اطلاع نہ کرسکے۔ ایک ہفتہ سکول سے غیر حاضر رہنے کی وجہ سے میرا نام خارج کردیا گیا۔

مہربانی فرما کر میرا نام سکول میں دوبارہ داخل فرمالیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اقبال بلند فرمائے۔

عرض گزار

نام: ا۔ب۔ج

جماعت: ۔۔۔۔ رول نمبر: ۔۔۔۔

مورخہ: ۳، مئی ۲۰۱۹ء

توجہ فرمائیں

★ پڑھائی کا سلسلہ مکمل طور پر ترک کردینے کے بعد دوبارہ سکول میں داخلہ لینے کے لیے درخواست کا نفسِ مضمون اس طرح ہوسکتا ہے۔

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ درخواست گزار سکول ھذا میں ۔۔۲۰ تک زیرِ تعلیم رہا۔ جماعت ۔۔۔ پڑھنے کے دوران بعض ناگزیر گھریلو حالات کے باعث سکول چھوڑ دیا۔

الحمدللہ! اب حالات بہتر ہیں۔ اساتذہ، والدین اور دوست نصیحت کرتے ہیں کہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کروں۔ مجھے بھی تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ جس کا ثبوت میرا بہترین تعلیمی ریکارڈ ہے۔

مہربانی فرما کر میرا نام سکول میں دوبارہ داخل کرلیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ محنت اور لگن سے اپنی تعلیم جاری رکھوں گا۔

درخواست برائے جرمانہ معافی

بخدمت جناب ہیڈمسٹرس، گونمنٹ گرلز ہائی سکول ا۔ب۔ج

عنوان: جرمانہ معافی

جناب عالیہ!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میں چندروز پہلے اچانک بیمار ہوگئی تھی۔ بہتر علاج معالجے کے لیے مجھے ہسپتال داخل کرادیا گیا۔ گھر والے بھی سکول اطلاع نہ کر سکے۔ تین دن سکول سے غیر حاضر رہنے کے باعث مجھے پچاس (۵۰) روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

دریں اثنا گزارش ہے کہ میں ایک غریب طالبہ ہوں میرے والد صاحب کی آمدنی بہت قلیل ہے جبکہ اخراجات زیادہ ہیں۔ لہٰذا میں یہ جرمانہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ مہربانی فرما کر مجھے یہ جرمانہ معاف کر دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اقبال بلند فرمائے۔

عرض گزار

نام:-------

جماعت:---رول نمبر:----

مورخہ: ۲۷، اکتوبر ۲۰۱۹ء

رَسید (Receipt)

کسی چیز کی خرید وفروخت اور لین دین کے سلسلے میں فریقین کے درمیان ہونے والے معاہدے کے تحریری ثبوت کو ''رسید'' کہتے ہیں۔

رسید بہت اہم تحریری دستاویز ہوتی ہے۔ معاشرے میں رہتے ہوئے انسان کو مختلف معاملات طے کرنے کے لیے رسید کی ضرورت پڑتی ہے۔ رسید سوچ سمجھ کر دونوں فریقوں کے درمیان طے پانے والے معاہدے کے مطابق لکھی جائے۔ باہمی معاملات طے کر کے انھیں تحریری شکل دینا، حکم خداوندی بھی ہے اور پیارے آقا ﷺ کی سنت بھی۔

طلبا اور طالبات کے لیے ضروری ہے کہ وہ رسید لکھنے کے درست طریقہ کار سے واقف ہوں۔ رسید لکھتے وقت درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہے:۔

* رسید سادہ اور عام فہم الفاظ میں لکھی جائے۔ رسید کا نفس مضمون سچ اور حقیقت پر مبنی ہونا چاہیے۔
* رسید مناسب سائز کے کاغذ پر خوشخط لکھنی چاہیے اور کاغذ کے ایک ہی طرف مکمل کرنی چاہیے۔
* رسید لکھ کر بغور پڑھنے کے بعد دونوں فریق اور کم از کم دو گواہ اس پر دستخط ثبت کریں۔

رسید کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

عنوان

جس مقصد کے لیے رسید لکھی جارہی ہو، اُس کے مطابق سب سے پہلے سرنامہ میں رسید کا عنوان لکھا جائے۔ مثلاً:

۱: رسید راہداری ۲: رسید وصولی رقم ۳: رسید، برائے فروخت ۔۔۔

آغاز / تَمہید

عنوان لکھنے کے بعد نیچے والی سطر میں رسید کا نفس مضمون لکھنے کا آغاز کیا جائے۔ آغاز میں اس قسم کے الفاظ لکھے جاسکتے ہیں۔

۱: باعث تحریر آنکہ ۔۔۔ ۲: تصدیق کی جاتی ہے کہ ۔۔۔ وغیرہ

نفسِ مضمون

رسید کا نفس مضمون نہایت اہم ہوتا ہے اس میں درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھا جائے:۔

- رسید لکھتے وقت مطلوبہ چیز کی مکمل انفرادی شناخت (حلیہ یا محل وقوع) کو وضاحت سے لکھا جائے۔
- معاہدے میں شامل فریقوں اور معاہدے کی نوعیت کا ذکر ضرور کیا جائے۔
- معاہدے میں طے شدہ رقم، وضاحت سے لکھی جائے۔ مثلاً: اگر رقم دو ہزار روپے ہو تو، اسے اس طرح لکھا جائے گا۔

مبلغ دو ہزار (۲۰۰۰) روپے نصف جن کے مبلغ (۱۰۰۰) روپے ہوتے ہیں۔

اِختتام

نفس مضمون لکھنے کے بعد اختتامی کلمات اس طرح بھی لکھے جا سکتے ہیں:۔

- ''رسید لکھ دی تا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔''

تاریخ معاہدہ

اختتامی کلمات کے بعد نیچے والی سطر کے بائیں کونے پر معاہدہ طے پانے کی تاریخ لکھی جاتی ہے۔

تاریخ کا اندراج کرنے کے لیے درج ذیل میں سے کوئی ایک انداز اپنایا جا سکتا ہے۔

۱: بتاریخ:۴، اَپریل ۲۰۱۹ء ۲: مورخہ:۴، اَپریل ۲۰۱۹ء ۳: محررہ:۴، اَپریل ۲۰۱۹ء

تاریخ کے اندراج کے نیچے والی سطر پر صفحے کے بائیں جانب نمایاں الفاظ میں ''العبد'' لکھا جاتا ہے۔

- اگر رسید لکھنے والا شخص علاقے کا نمبردار یا سکول کا ہیڈ ماسٹر، ہو تو ''العبد'' کی بجائے ''الرّاقم'' لکھا جاتا ہے۔

فریقین اور گواہوں کی مکمل شناخت

رسید کے آخری حصہ میں ''العبد'' سے نیچے والی سطور پر فریق اوّل (مذکورہ چیز کے مالک) کا مکمل نام، پتا اور قومی شناختی کارڈ لکھ کر اس کے دستخط ثبت کرائے جائیں اور اس کے دائیں طرف خالی جگہ پر فریق ثانی (وصول کنندہ) کا مکمل نام، پتا اور قومی شناختی کارڈ نمبر لکھ کر، اُس کے دستخط ثبت کرائے جائیں۔ فریق اوّل اور فریق ثانی کے نام، پتا کے نیچے ''گواہ شد'' لکھ کر اس کے نیچے ان کا مکمل نام، پتا اور قومی شناختی کارڈ نمبر لکھ کر ان کے بھی دستخط ثبت کرائے جائیں۔

اہم نکات

* اگر امتحان میں رسید لکھنے کا سوال آئے تو فریقین اور گواہوں کی شناخت والے حصے میں، ا۔ب۔ج لکھا جائے
* کسی بھی تحریری دستاویز پر دستخط ثبت کرنے سے پہلے اسے توجہ سے پڑھنا اور اس میں شامل شرائط وضوابط پر اچھی طرح غور وفکر کر لینا انتہائی ضروری ہے اور یہ عقل مندی کی دلیل ہے۔ تما طلبا وطالبات کو چاہیے کہ ہمیشہ اس سنہری اصول پر عمل کریں اور کبھی بھی کسی دستاویز پر بغیر سوچے سمجھے دستخط ثبت نہ کریں۔

بطورِ مثال نمونے کی رسیدیں:۔

مویشی فروخت کرتے وقت رسید راہداری

باعث تحریر آنکہ، ایک راس گائے شیر دار، رنگ سرخ ساہیوال نسل، عمر جوان، قد درمیانہ، پاؤں سفید، سینگ چھوٹے، دم لمبی بالشت بھر سفید مع شیر خوار بچھڑا، جس کی عمر ۲ ماہ ہے۔ مبلغ ایک لاکھ روپے (۱۰۰۰۰۰) نصف جن کے پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) روپے ہوتے ہیں مسمیٰ۔۔۔۔ولد۔۔۔۔۔۔ساکن:۔۔۔۔۔کے پاس بمقائمی ہوش وحواس فروخت کر رہا ہوں۔

رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے

محررہ: ۸، جنوری ۲۰۱۹ء

العبد

گواہان	فریق ثانی (خریدکنندہ)	فریق اول
گواہ نمبر:۱ نام۔۔ ولدیت ۔۔دستخط ۔۔	نام۔۔۔ ولدیت۔۔۔دستخط۔۔	نام۔۔ ولدیت۔۔۔۔دستخط۔۔۔
پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	شناختی کارڈ نمبر۔۔۔فون نمبر۔۔	شناختی کارڈ نمبر۔۔۔فون نمبر۔۔
گواہ نمبر۲: نام۔۔ ولدیت ۔۔دستخط ۔۔	پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔		

دوسرے علاقے میں مویشی منتقل کرنے کے لیے رسید راہداری

باعث تحریر آنکہ، ایک راس بھینس، شیر دار، عمر جوان، قد درمیانہ، رنگ سیاہ، پاؤں اور ماتھا سفید، سینگ نیچے جھکے ہوئے، دُم مٹھی بھر کٹی ہوئی، مسمیٰ۔۔۔۔۔ولد۔۔۔۔۔۔ساکن۔۔۔۔۔۔تحصیل۔۔۔۔۔۔۔ضلع۔۔۔۔۔۔۔اپنی ذاتی ملکیت کی یہ

بھینس فروخت کرنے کے لیے منڈی مویشیاں۔۔۔۔۔۔لے جا رہا ہے۔

رسید لکھ دی تا کہ بوقت ضرورت کام آئے۔

بتاریخ:۹،نومبر ۲۰۱۹ء

الرّاقم

گواہان	مالک مویشی	نمبردار
گواہ نمبر:۱ نام۔۔ ولدیت ۔۔دستخط ۔۔	نام۔۔ ولدیت ۔۔۔ دستخط۔۔	نام۔۔۔۔۔دستخط۔۔۔۔مہر۔۔۔
پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	شناختی کارڈ نمبر۔۔فون نمبر۔۔۔	شناختی کارڈ نمبر۔۔فون نمبر۔۔۔۔۔
گواہ نمبر۲: نام۔۔ ولدیت ۔۔دستخط ۔۔	پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔		

رسید وصولی کرایہ مکان

تحریر کیا جاتا ہے کہ مبلغ بیس ہزار (۲۰۰۰۰) روپے نصف جن کے دس ہزار (۱۰۰۰۰) روپے ہوتے ہیں۔ بابت کرایہ، مکان نمبر۱۹، گلی نمبر۱ جناح کالونی سرگودھا، ازاں جناب۔۔۔۔۔ولد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے نقد وصول پائے۔

رسید لکھ دی تا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

مورخہ:۳، مئی ۲۰۱۹ء

العبد

گواہان	مالک مکان
گواہ نمبر:۱ نام۔۔ ولدیت ۔۔دستخط ۔۔	نام۔۔ ولدیت ۔۔۔دستخط۔۔۔
گواہ نمبر۲: نام۔۔ ولدیت ۔۔دستخط ۔۔	پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رسید فروخت موبائل

باعث تحریر آنکہ ایک عدد موبائل آئی فون، ٹچ سکرین، ماڈل نمبر ۶۔i، EMI نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رنگ سفید، مع چارجر، ہیڈفون، مبلغ تیس ہزار (۳۰۰۰۰) روپے نصف جن کے پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) روپے ہوتے ہیں وصول پا کر مسمی۔۔۔۔۔۔

ولد۔۔۔۔۔۔ساکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے پاس بقائمی ہوش وحواس فروخت کر رہا ہوں۔

رسید لکھ دی تا کہ بوقت ضرورت کام آئے۔

محررہ:۱۵،نومبر ۲۰۱۹ء وقت:۴ بجے سہ پہر

العبد

فریق اوّل (فروخت کنندہ)

نام۔۔ ولدیت۔۔۔دستخط۔۔۔

شناختی کارڈ نمبر۔۔۔فون نمبر۔۔

پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فریق ثانی (خرید کنندہ)

نام۔۔۔ ولدیت۔۔۔دستخط۔۔

شناختی کارڈ نمبر۔۔۔فون نمبر۔۔

پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گواہان:

گواہ نمبر:۱ نام۔۔ ولدیت ۔۔دستخط ۔۔

پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گواہ نمبر۲: نام۔۔ ولدیت ۔۔دستخط ۔۔

پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اہم نکتہ

★ کسی بھی موبائل سے *#06# ڈائل کرنے سے اس کا IMEI نمبر موبائل سکرین پر آجاتا ہے۔

معاہدہ پٹہ / ٹھیکہ زمین

(اقرار نامہ)

باعث تحریر آنکہ میں مسمیٰ۔۔۔۔ولد۔۔۔۔۔قوم۔۔۔۔۔۔سکنہ۔۔۔۔۔۔۔ بمقائمی ہوش وحواس اپنی ذاتی ملکیت ۲ ایکڑ اراضی واقع پٹوار حلقہ۔۔۔۔۔مربع نمبر۔۔۔۔۔ایکڑ نمبر۔۔۔۔۔کو عرصہ پانچ سال ربیع (مئی) ۲۰۱۹ء تا ربیع (مئی) ۲۰۲۱ء مسمیٰ۔۔۔۔۔ولد۔۔۔۔۔۔۔۔۔قوم۔۔۔۔۔۔ساکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو پٹہ پر دیتا ہوں

مبلغ تین لاکھ (۳۰۰۰۰۰) روپے نصف جن کے ایک لاکھ پچاس ہزار (۱۵۰۰۰۰) روپے ہوتے ہیں۔بابت پٹہ مذکورہ اراضی وصول پالیے ہیں۔میں اقرار کرتا ہوں کہ پٹہ کی مدت کے دوران طے شدہ معاہدے کا پابند رہوں گا،اور مسمیٰ مذکورہ کی راہ میں حائل نہ ہوں گا۔

رسید لکھ دی تا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

محررہ:۲۸،اپریل ۲۰۱۹ء

العبد

گواہان	فریق ثانی	فریق اول (مالک زمین)
گواہ نمبر:۱ نام--- ولدیت---دستخط---	نام--- ولدیت--- دستخط---	نام--- ولدیت--- دستخط---
پتا----------------	شناختی کارڈ نمبر---فون نمبر---	شناختی کارڈ نمبر---فون نمبر---
گواہ نمبر۲: نام--- ولدیت---دستخط---	پتا----------------	پتا----------------
پتا----------------		

توجہ فرمائیں

* یہ رسیدیں بطور نمونہ لکھی گئی ہیں۔کوئی بھی رسید لکھتے وقت متعلقہ نمونہ مدنظر رکھا جائے اور درج بالا خالی جگہوں میں اندراج موقع محل کے مطابق کیا جائے۔علاوہ ازیں فریقین اور رسید میں مذکورہ چیزوں کی شناخت بھی موقع محل کے مطابق تبدیل کی جائے۔

مکالمہ (Dialogue)

مکالمہ کے لغوی معنی ہیں:۔ بات چیت کرنا، ہم کلام ہونا اور گفتگو کرنا۔ اصطلاح میں دو یا دو سے زیادہ افراد کی باہمی گفتگو کو مکالمہ کہتے ہیں۔

اللہ پاک نے انسان کو دوسری مخلوقات پر یہ فضیلت بخشی ہے کہ وہ اپنے جذبات، خیالات اور احساسات کو لفظوں میں منتقل کر کے دوسروں تک پہنچا سکتا ہے۔ گفتگو انسان کی شخصیت کا آئینہ ہے، جو اس کے ذہنی معیار کو واضح کرتا ہے۔ گفتگو سے نہ صرف انسان کی سیرت و کردار کے نفسیاتی اور معاشرتی پہلو اجاگر ہوتے ہیں بلکہ اس کے جذبات، میلانات اور رجحانات کو بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ اخلاقی بات چیت، شائستہ لب ولہجہ اور بے تکلف گفتگو اچھے مکالمے کی جان ہے۔ اس کے علاوہ اپنی باری پر بات کرنا، مخاطب کے مقام و مرتبے کا خیال رکھنا اور موضوع کے مطابق گفتگو کرنا ایک اچھے مکالمے کی پہچان ہے۔ مکالمے کے تین حصے ہیں۔

مکالمہ نویسی کے دوران درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے:۔

* مکالمے کا عنوان لکھا جائے۔
* مکالمے میں شامل کرداروں کے نام واضح لکھے جائیں۔
* مکالمے کی گفتگو سادہ، بے تکلف، موقع محل اور عنوان کے مطابق ہونی چاہیے۔
* مکالمے میں شامل کرداروں کی گفتگو ایک دوسرے کے مقام و مرتبے کے مطابق ہونی چاہیے۔
* مکالمے میں غیر اخلاقی اور غیر ضروری باتوں سے گریز کیا جائے۔
* گفتگو مختصر، جامع اور واضح انداز میں کی جائے۔ کرداروں کی گفتگو میں فطری جھلک نظر آنی چاہیے۔
* مکالمے میں موضوع پر گفتگو کا آغاز سوال سے کیا جاتا ہے تاہم بحیثیت مجموعی مکالمے میں سوالیہ اندازِ گفتگو سے گریز کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک کردار سوال کرتا رہے اور دوسرا جواب دیتا رہے۔
* مکالمے میں شامل شخصیات کو گفتگو کا برابر موقع ملنا چاہیے اور کرداروں کی گفتگو باہم مربوط ہو۔
* بات کو دہرایا نہ جائے بلکہ گفتگو کا انداز ایسا ہو کہ بات بتدریج آگے بڑھتی رہے۔ یعنی بات سے بات نکلتی رہے۔
* مکالمہ اچانک ختم نہ کیا جائے بلکہ بات چیت کسی نتیجے پر ضرور پہنچنی چاہیے۔

بطورِ مثال نمونے کے مکالمے:۔

سالانہ امتحان کی تیاری

(دو طلبا کے درمیان مکالمہ)

عبداللہ: السلام علیکم!

گل خان: وعلیکم السلام!

عبداللہ: سالانہ امتحان ہونے میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے۔ آپ کی تیاری کیسی ہے؟

گل خان: میری تیاری تسلی بخش نہیں۔ مجھے ریاضی اور سائنس کی چند مشقیں سمجھ نہیں آئیں۔ اب محنت کر رہا ہوں امید ہے کہ بہتر نتائج حاصل ہوں گے۔ آپ سنائیں تیاری کیسی ہے؟

عبداللہ: الحمد للہ! میری تیاری بہت اچھی ہے۔ صرف، انگریزی گرامر کا تھوڑا سا مسئلہ ہے۔ اُسے سمجھنے میں مشکل در پیش ہے۔

گل خان: انگریزی گرامر کی آپ فکر نہ کریں۔ میں آپ کی مدد کروں گا۔ بھائی جان نے گھر میں مجھے پڑھانا شروع کیا ہے۔ آپ بھی شام کو ہمارے گھر آ جانا، مل کر تیاری کریں گے۔

عبداللہ: یہ بہت اچھا مشورہ ہے۔ ریاضی اور سائنس کی مشقیں حل کرنے کے لیے میں بھی آپ کی مدد کروں گا۔

گل خان: میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ہم اکٹھے تیاری کریں۔ اگر کوئی مشکل پیش آئی تو بھائی جان، ہماری رہنمائی کریں گے۔

عبداللہ: میں سالانہ امتحان میں بہت اچھے نمبر حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

گل خان: میری بھی یہی خواہش ہے۔ اگر ہم محنت کریں تو یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

عبداللہ: اِن شاء اللہ! ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔ لیکن محنت تو بنیادی شرط ہے نا!

گل خان: بالکل صحیح کہا آپ نے؛ تو پھر شام ہمارے گھر ضرور آنا۔

عبداللہ: جی! میں ضرور آؤں گا۔

گل خان: اللہ حافظ

عبداللہ: اللہ حافظ

محنت کی عظمت

(دو طالبات کے درمیان مکالمہ)

شمائلہ: السلام علیکم!

فوزیہ: وعلیکم السلام!

شمائلہ: کیا بات ہے؟ آج بڑی پریشان دکھائی دے رہی ہیں۔

فوزیہ: میں اس لیے پریشان ہوں کہ میں جب بھی کوئی کام کرتی ہوں تو سب لوگ کہتے ہیں "محنت کیا کرو"، "محنت کیا کرو"۔ آخر یہ "محنت" کیا ہے؟ اس کا کیا فائدہ ہے؟

شمائلہ: ہر کام کے لیے حرکت، طاقت اور ہمّت کی ضرورت ہوتی ہے اور کام کی انجام دہی محنت کہلاتی ہے۔ دنیا کی تمام تر خوبصورتی اور پائداری محنت کی بدولت ہے۔

فوزیہ: یہ تو ٹھیک ہے، لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ معاشرے کے تمام افراد محنت کریں۔

شمائلہ: جی ہاں! معاشرے کے تمام افراد کے لیے محنت کرنا ضروری ہے۔ جو لوگ محنت کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں، وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ وہی معاشرہ ترقی کر سکتا ہے جس کے سب افراد محنت کریں۔

فوزیہ: جو لوگ محنت نہیں کر سکتے وہ بھی تو ہمارے ساتھ ہی رہتے ہیں۔

شمائلہ: جو لوگ محنت نہیں کرتے وہ اپنے معاشرے پر بوجھ ہوتے ہیں اور معاشرے میں ان کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔

فوزیہ: میں کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی۔

شمائلہ: تو آپ کو دن رات خوب محنت کرنا ہوگی۔ ہمارا دین بھی ہمیں محنت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "انسان کو وہی ملے گا جس کے لیے وہ محنت کرے گا۔" ہمارے پیارے آقا ﷺ نے محنت کے ساتھ اپنے کام خود کر کے ہمارے لیے عملی مثالیں پیش فرمائی ہیں۔

فوزیہ: یہ بات تو ہے۔ جو لوگ خود محنت نہیں کرتے، اُنھیں ہمیشہ دوسروں پر انحصار کرنا پڑتا ہے اور معاشرہ بھی انھیں قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔

شمائلہ: جی ہاں! دنیا میں کامیابی و کامرانی، عزت، نام اور شہرت کے لیے ہمیں سخت محنت کرنا چاہیے تاکہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر ترقی کر سکیں۔

فوزیہ: اِن شاء اللہ! اب میں محنت کو اپنا شعار بناؤں گی اور کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔

تہواروں کی اہمیت

(دوطلبا کے درمیان مکالمہ)

بلال حسن: السلام علیکم!

علی احمد: وعلیکم السلام!

بلال حسن: کل آپ سکول نہیں آئے، خیریت تو تھی؟

علی احمد: جی! خیریت ہے۔ اتوار کے دن میں اپنے ماموں جان کے پاس اسلام آباد گیا ہوا تھا۔ وہاں "لوک ورثہ کا میلہ" شروع ہے۔ میلہ دیکھنے کی غرض سے میں ایک دن کے لیے وہیں رک گیا۔

بلال حسن: کیا فائدہ میلہ دیکھنے کا، اس سے تو صرف وقت ضائع ہوتا ہے۔

علی احمد: نہیں جناب! مجھے تو بہت مزہ آتا ہے۔ میلوں اور تہواروں میں رنگا رنگ تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے، جہاں تفریح کے ساتھ ساتھ بہت سی معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں۔

بلال حسن: کیسی معلومات حاصل ہوتی ہیں؟

علی احمد: تہوار اور میلے تو کسی قوم کے رسم و رواج، تہذیب و ثقافت اور عقائد و نظریات کی عکاسی کرتے ہیں اور مختلف علاقوں کے لوگوں کو قریب لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بلال حسن: یہ تو ہے۔ جب مختلف تہواروں پر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو ان میں میل جول بڑھتا ہے اور اخوت کا رشتہ بھی مضبوط ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میلے اور تہوار کاروبار کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔

علی احمد: بالکل صحیح۔ ہمارا ملک پاکستان ایک ایسی اکائی ہے جس میں مختلف تہذیبوں کا رنگ شامل ہے۔ اس کی مثال ایک رنگا رنگ گلدستے کی سی ہے جس کا ہر پھول جداگانہ حیثیت کا حامل ہونے کے باوجود کسی طرح، گلدستے سے الگ نہیں۔

بلال حسن: یہ اسلامی نظریے کی وحدت ہے جس نے پاکستانی عوام کے درمیان ایک ایسا مضبوط رشتہ پیدا کر دیا ہے کہ وہ مختلف ہوتے ہوئے بھی ایک دکھائی دیتے ہیں۔

علی احمد: مختلف تہوار اور میلے ہی ایسے مواقع ہیں جہاں ان سب باتوں کا عملی مظاہرہ دیکھنے کو ملتا ہے۔

بلال حسن: چلو ٹھیک ہے جب بھی آپ کسی میلے میں جانے لگیں تو مجھے بھی ساتھ لے جانا۔

علی احمد: ٹھیک ہے۔ ان شاءاللہ جماعت ہشتم کے سالانہ امتحان کے بعد ہم چچا جان کے پاس سبّی جائیں گے اور وہاں سبّی میلہ دیکھیں گے۔ یہ میلہ ہر سال ۱۵، فروری کو منعقد ہوتا ہے۔

بلال حسن: میں ضرور آپ کے ساتھ چلوں گا۔

ماحولیاتی آلودگی

(استاد اور شاگرد کے درمیان مکالمہ)

استاد: بیٹا! آپ نے ہوم ورک مکمل کیوں نہیں کیا؟

شاگرد: سر! جب میں سکول سے واپس گھر گیا تو ہمارے محلے کے لوگ مل کر صفائی کر رہے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا اور شام تک ہم اپنے محلے کی صفائی کرتے رہے۔ اسی وجہ سے میرا ہوم ورک ادھورا رہ گیا۔

استاد: چلو کوئی بات نہیں۔ کل اپنا ہوم ورک مکمل کر کے لانا۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ نے محلّہ صاف ستھرا رکھنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ ہمیں ماحولیاتی آلودگی سے بچنے کے لیے اپنے گردونواح اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔

شاگرد: جی سر! اِسلام بھی ہمیں صاف ستھرا رہنے کا حکم دیتا ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے "الطھور شطر الایمان"۔ پاکیزگی ایمان کا حصّہ ہے۔ سر! مہربانی کر کے بتائیں کہ ماحولیاتی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

استاد: ماحولیاتی آلودگی سے مراد ہے، ماحول میں ناپسندیدہ اور مضرِ صحت مواد کا شامل ہو جانا۔ ماحولیاتی آلودگی کی مختلف اقسام ہیں جیسے فضائی آلودگی، آبی آلودگی اور شور کی آلودگی۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سائنسی اور صنعتی انقلاب سے ماحول کے قدرتی حسن پر بڑے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

شاگرد: سر! سائنسی اور صنعتی انقلاب تو انسانی ترقی کی علامت ہے۔ پھر اس نے ماحول کے قدرتی حسن کو کیسے خراب کیا ہے؟

استاد: فیکٹریوں اور کارخانوں کی چمنیوں سے نکلنے والا دھواں، فضائی آلودگی کا باعث ہے، جبکہ ان سے نکلنے والا زہریلا اور کیمیکل ملا پانی، آبی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔ جس سے آبی مخلوق موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔

شاگرد: ماحول کے قدرتی حسن کو بچانے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

استاد: قدرتی ماحول کو بچانے کے لیے ہمیں زیادہ سے زیادہ درخت اگانے چاہئیں اور فیکٹریاں اور کارخانے انسانی آبادیوں سے دور لگانے چاہئیں۔

شاگرد: جنابِ عالی! شور کی آلودگی بھی تو بہت خطرناک ہوتی ہے جو سماعت کے مسائل کے ساتھ ساتھ اعصابی مسائل کا باعث ہے۔ ہمیں اس کی روک تھام بھی تو کرنی چاہیے۔

استاد: بالکل صحیح کہا آپ نے۔ یاد رکھیں! آلودگی چاہے کسی بھی قسم کی ہو ہم سب مل کر ہی اس کا سدِّ باب کر سکتے ہیں۔ اگر سب لوگ آپ جیسی معلومات رکھیں اور ماحول کو صاف رکھنے کے لیے عملی طور پر حصّہ لیں تو یقیناً ماحولیاتی آلودگی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

طبیب اور مریض

(کے درمیان مکالمہ)

مریض: السلام علیکم! حکیم صاحب۔

طبیب: وعلیکم السلام! جناب تشریف رکھیں۔

مریض: حکیم صاحب میرے پیٹ میں شدید درد ہے۔کوئی دوائی دیں۔

طبیب: کیا ہوا؟ درد کب سے ہے؟

مریض: آج دوپہر سے ہے۔

طبیب: دوپہر کے کھانے میں کیا کھایا تھا؟

مریض: روٹی کھائی تھی۔

طبیب: روٹی تو آپ پہلے بھی کھاتے ہیں یقیناً اس روٹی میں کوئی خاص بات ہوگی۔

مریض: روٹی جلی ہوئی تھی۔ مجھے بہت بھوک لگی تھی، میں وہی کھا گیا۔لیکن اب درد برداشت نہیں ہو رہا۔

طبیب: (طبیب نے دوا تیار کی اور دیتے ہوئے کہا) یہ دوائی ابھی لے لیں اور تھوڑا آرام کریں۔اِن شاء اللہ، اِفاقہ ہوگا۔

مریض: مریض نے دوائی لی اور لیٹ گیا (تھوڑی دیر بعد) شکریہ حکیم صاحب! دوا بہت مؤثر تھی اب درد کم ہو گیا ہے۔

طبیب: آپ اپنی آنکھوں کا علاج بھی کروائیں۔

مریض: وہ کس لیے جناب! میری نظر تو کمزور نہیں۔

طبیب: اگر آپ کی نظر کمزور نہ ہوتی تو آپ نے جلی ہوئی روٹی نہیں کھانا تھی۔آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ گلی سڑی چیزیں انتہائی مضرِ صحت ہوتی ہیں۔ایسی چیزیں کھانے سے نظامِ انہضام خراب ہو جاتا ہے، لہٰذا جتنی بھی بھوک لگی ہو، جلی ہوئی روٹی یا کوئی اور چیز کبھی نہ کھائیں۔

مریض: جناب عالی! میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ گلی سڑی چیزیں کبھی نہیں کھاؤں گا۔

طبیب: بہت خوب۔ہمیشہ یاد رکھیں کہ پرہیز نصف علاج ہے۔

(طبیب نے دو پڑیاں اور معجون دے کر طریقہ استعمال اور پرہیز بتایا)

مریض: (مریض نے بل ادا کرتے ہوئے کہا) شکریہ جناب! اَب میں اجازت چاہتا ہوں۔اللہ حافظ

طبیب: اللہ حافظ

کہانی (Story)

کہانی سے مراد گزرا ہوا، واقعہ یا قصہ بیان کرنا جو ماضی کا حصہ بن چکا ہو۔ کہانی میں کسی کردار کی زندگی کے ایک اہم اور نصیحت آموز واقعہ کو پیش کیا جاتا ہے تا کہ پڑھنے اور سننے والے تفریح کے ساتھ ساتھ اخلاقی سبق اور نصیحت بھی حاصل کریں۔ قصہ، کہانی کی روایت بہت پرانی ہے۔ زمانہ قدیم میں جب لوگوں کے پاس تفریح کے ذرائع بہت کم تھے تو داستان اور کہانی ہی تفریح کا ذریعہ تھی۔ معاشرے میں باقاعدہ داستان گو موجود تھے، جو موقع کی مناسبت سے کہانیاں سناتے اور لوگوں کو لطف اندوز کرتے تھے۔ اس زمانے میں کہانی لکھنے اور پڑھنے سے زیادہ کہنے اور سننے کی چیز تھی۔

کہانی لکھنا ایک فن ہے۔ اس کے لیے گہرے مشاہدہ اور مسلسل مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ صحیح راہنمائی میں کہانی لکھنے کی مشق کرتے رہنے سے اس فن میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ اِمتحانی نقطہ نظر سے بھی دیکھا جائے تو امتحان میں عام طور پر کہانی لکھنے کا سوال ضرور آتا ہے۔ کہانی کے تین بنیادی حصے ہوتے ہیں۔
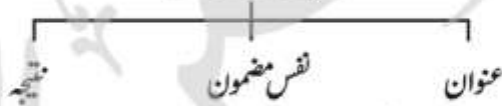
کوئی بھی کہانی لکھتے وقت درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے:۔

* کہانی سبق آموز ہو یعنی اس سے نصیحت ملے اور تفریح کا باعث بھی ہو۔
* سب سے پہلے منتخب کہانی کا عنوان لکھیں۔
* کہانی لکھتے وقت اس کا پورا خاکہ لکھنے والے کے ذہن میں ہونا چاہیے۔
* کہانی کا آغاز دلچسپ انداز میں ہونا چاہیے تا کہ پڑھنے والے کی پوری توجہ کہانی پر مرکوز ہو جائے۔
* کہانی کا تعلق چونکہ گزرے ہوئے زمانے سے ہوتا ہے، اس لیے کہانی کو ہمیشہ فعل ماضی (صیغہ ماضی) میں لکھنا چاہیے البتہ مکالمہ، منظر کشی اور کرداروں کے بیان میں فعل، حسب موقع ہونا چاہیے۔
* کہانی لکھنے کے دوران بحیثیت مجموعی سوالیہ اندازِ بیاں سے گریز کرنا چاہیے۔
* کہانی کی زبان سادہ اور روز مرہ کے مطابق ہو۔ کہانی کے جملے مختصر، جامع اور باہم مربوط ہونے چاہئیں۔
* کہانی لکھتے وقت واقعات کی فطری ترتیب ہونی چاہیے پہلے ہونے والے واقعات کو پہلے لکھا جائے اور بعد میں ہونے والے واقعات کو بعد میں لکھا جائے۔

* اگر کہانی کا خاکہ دے کر عنوان قائم کرنے کے لیے کہا جائے تو اس کے واقعات اور نتیجے کو ذہن میں رکھ کر کوئی مناسب عنوان لکھ دینا چاہیے۔
* کہانی کا عنوان عام طور پر کہانی کے مرکزی کردار یا کہانی سے اخذ اخلاقی سبق پر مشتمل ہوتا ہے۔
* اگر دیے گئے خاکہ کی مدد سے کہانی مکمل کرنے کو کہا جائے تو صرف خالی جگہوں کو پُر کرنا کافی نہیں بلکہ ان اشارات کی مدد سے بھرپور کہانی لکھی جائے۔
* یاد رہے، اگر کسی عنوان پر کہانی لکھنے کے لیے کہا جائے تو اس عنوان کے تحت دو یا دو سے زائد کہانیوں میں سے ایک کا انتخاب کیا جا سکتا ہے مثلاً: ''لالچ بُری بلا ہے'' عنوان کے تحت ''سونے کا انڈا دینے والی مرغی''، ''لالچی کتے والی'' یا ''تین دوستوں والی کہانیوں میں سے کوئی ایک کہانی لکھی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر خاکہ دے کر اس کی مدد سے کہانی لکھنے کو کہا جائے تو وہی مخصوص کہانی لکھنا ضروری ہے۔
* جس سطر پر کہانی کا نفسِ مضمون ختم ہو، اُس سے نیچے والی سطر پر اس کا اخلاقی نتیجہ بھی واضح طور پر لکھنا چاہیے۔

توجہ فرمائیں

★ بطورِ مثال نمونے کی ہر کہانی سے پہلے، اس موضوع سے متعلق منتخب آیتِ کریمہ / حدیثِ مبارکہ اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کی گئی ہے، تاکہ طلبا و طالبات کے دینی علم میں مزید اضافہ ہو۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ '' (آلِ عمران)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ، احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے''

رحم دلی کا انعام

سبکتگین ایک بہت اچھا انسان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ اُسے شکار کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ ایک دن وہ شکار کھیلنے جنگل میں گیا۔ وہ سارا دن شکار کی تلاش میں رہا لیکن کوئی شکار اس کے ہاتھ نہ آیا۔ شام کو سبکتگین گھر، واپس آ رہا تھا کہ اس کی نظر ہرنی کے ایک بچے پر پڑی۔ اس نے سوچا کہ خالی ہاتھ گھر جانے سے بہتر ہے کہ اس بچے ہی کو پکڑ لوں۔ سبکتگین نے اس کے پیچھے گھوڑا ڈال کر اسے پکڑ لیا۔ ہرن کے بچے کو اپنے گھوڑے پر رکھ کر وہ گھر کے لیے روانہ ہو گیا۔ تھوڑا سا سفر کرنے کے بعد

سبکتگین کو اپنے پیچھے کسی جانور کے چلنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک ہرنی دوڑتی ہوئی آ رہی تھی۔ وہ سبکتگین کے گھوڑے پر موجود بچے کو حسرت سے دیکھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ بھاگ رہی تھی۔ گھوڑے پر موجود بچہ بھی بے تابی سے ہرنی کو دیکھ رہا تھا اور اس کے پاس جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ سبکتگین یہ منظر دیکھ کر بہت پشیمان ہوا۔ اس کا دل پسیج گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ بچہ اسی ہرنی کا ہے۔ اس نے فوراً گھوڑا روک کر بچے کو نیچے اتار دیا۔ بچہ تیزی سے اپنی ماں کی طرف دوڑا۔ ہرنی فرطِ جذبات سے کبھی سبکتگین کو دیکھتی اور کبھی اپنے بچے کو۔ تھوڑی دیر بعد ہرنی اور بچہ وہاں سے بھاگ گئے۔ سبکتگین کو خالی ہاتھ گھر جانے کا افسوس نہ تھا۔ وہ خوش تھا کہ اس نے بچے کو چھوڑ دیا۔ اس نیک عمل کی وجہ سے سبکتگین کی قسمت ہی بدل گئی۔

رات کو آقائے دو جہاں، حضرت محمد ﷺ نے سبکتگین کو خواب میں اپنی زیارت کا شرف بخشا۔ آپ ﷺ رحم دلی کے اس عمل پر بہت خوش ہوئے۔ آپ ﷺ نے سبکتگین کو شاباش دی اور اُسے غزنی کی بادشاہت کی خوشخبری بھی دی۔ اس واقعے کے تھوڑے عرصے بعد سبکتگین غزنی کا بادشاہ بنا۔

اخلاقی سبق * کر بھلا، ہو بھلا * رحم دلی کا انعام * جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا، مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

توجّہ فرمائیں

★ مشہور مسلمان فاتح اور عادل حکمران، سلطان محمود غزنوی، اُسی سبکتگین کا بیٹا تھا۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ''
ترجمہ: ''جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا''

نقد بدلہ

حضرت شیخ سعدیؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار میں کشتی کے ذریعے دریا میں سفر کر رہا تھا۔ ہماری کشتی کے پیچھے ایک چھوٹی کشتی آ رہی تھی، جس میں کچھ مسافر بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ چھوٹی کشتی بھنور میں پھنس کر اُلٹ گئی اور اس میں جو مسافر سوار تھے وہ غوطے کھانے لگے۔ میں نے دیکھا کہ اس کشتی کے مسافروں میں دو حقیقی بھائی بھی تھے۔ میں ان کی حالت پر افسوس کر رہا تھا کہ ایک امیر آدمی نے اس کشتی کے ملاّح سے، جس میں ہم سوار تھے، کہا ''اگر تو ڈوبتے مسافروں کو بچا لے تو میں تجھے بھاری

انعام دوں گا۔" یہ بات سُن کر ملاح فوراً دریا میں کود گیا اور دونوں بھائیوں میں سے ایک کو بچالیا۔ دوسرا دریا میں ڈوب گیا۔ میں نے ملاح سے کہا کہ تو نے اپنی طرف سے ان دونوں کو بچانے کی کوشش کی لیکن اندازہ ہوتا ہے کہ ڈوبنے والے کی زندگی ہی ختم ہو چکی تھی اس وجہ سے تیری کوشش کامیاب نہ ہوئی۔

ملاح میری یہ بات سن کر مسکرایا اور پھر یوں بولا "بے شک یہ بات بھی ٹھیک ہے، لیکن اُس مسافر کے ڈوبنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اُس نے ایک بار مجھے بہت مارا تھا۔ میں اُس سے بدلہ نہ لے سکا تھا لیکن وہ بات میرے دل میں کھٹکتی رہتی تھی۔ آج مجھے وہی بات یاد آ گئی اور میں نے اسے بچانے کے لیے ویسی کوشش نہ کی جیسی کرنی چاہیے تھی۔ رہا اُس مسافر کا معاملہ جسے میں بچا کر لایا ہوں، تو اس نے ایک بار مصیبت کے وقت میری مدد کی تھی۔ میں صحرا میں پیدل سفر کر رہا تھا اور بُری طرح تھک چکا تھا۔ یہ اُدھر سے گزرا، تو اس نے مجھے اپنے اونٹ پر بٹھالیا۔ بس اس کی وہ بات مجھے اس وقت یاد آ گئی اور میں نے اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے اسے بچالیا"۔

ملاح کی یہ بات سن کر میں نے دل میں کہا، سچ ہے انسان جو عمل بھی کرتا ہے اُسی کے مطابق اسے پھل ملتا ہے۔

اخلاقی سبق: * کر بھلا، ہو بھلا * جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ"

ترجمہ: "محنت کرنے والا، اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔"

محنت اور خودداری

بیان کیا جاتا ہے، کسی نے حاتم طائی سے سوال کیا کہ آپ نے دنیا میں کسی کو اپنے آپ سے بھی زیادہ سخی پایا؟ حاتم نے جواب دیا ہاں! ایک لکڑ ہارے کو۔ ایک بار میں نے اپنے مہمانوں کے لیے چالیس اونٹ ذبح کیے۔ دعوت عام تھی، جو آتا پیٹ بھر کر جاتا تھا۔ اُس دن میں کسی ضرورت سے جنگل کی طرف گیا تو وہاں ایک لکڑ ہارے کو دیکھا جو خشک لکڑیاں اِکٹھی کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تُو آج یہ مشقت کیوں اٹھا رہا ہے؟ حاتم کے گھر کیوں نہیں جاتا؟ وہاں تجھے بہترین کھانا ملے گا۔ لکڑ ہارے نے میری یہ بات سُنی تو بے پروائی سے جواب دیا "جو شخص اپنی محنت سے اپنی خوراک حاصل کر سکتا ہے، وہ حاتم طائی کا احسان کیوں اٹھائے"

اخلاقی سبق: * محنت میں عظمت ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلصِّدْقُ يُنْجِیْ''

ترجمہ: ''سچائی نجات دلاتی ہے''

سچ کی برکت

تقریباً نوسو سال پہلے کی بات ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ملک عرب کے ایک قصبہ جیلان میں رہتے تھے۔ آپ کا لقب غوثِ اعظم ہے۔ آپ بہت بڑے بزرگ اور ولی اللہ ہوگزرے ہیں۔ آپ کی ساری زندگی اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں گزری۔ آپ بچپن ہی میں یتیم ہوگئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کی پرورش کی۔ آپ بہت ذہین تھے۔ آپ کو تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو اعلیٰ تعلیم کی غرض سے بغداد بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ آپ نے چالیس دینار حضرت عبدالقادرؒ کے قمیص کی اندرونی تہہ میں سلائی کر دیے۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ بیٹا! کبھی جھوٹ نہ بولنا چاہے اس کے لیے تمھیں کتنا ہی نقصان اٹھانا پڑے۔

آپ بغداد جانے والے قافلے کے ساتھ روانہ ہوگئے۔ ایک رات قافلہ صحرا سے گزر رہا تھا کہ ڈاکوؤں نے اس پر حملہ کر دیا۔ ڈاکوؤں نے تمام قافلے والوں سے مال اسباب لُوٹ لیا۔ اس دوران ڈاکوؤں کا سردار حضرت عبدالقادرؒ کے پاس آیا اور پوچھا: ''بچے تمھارے پاس رقم ہے؟''۔ آپ نے جواب دیا جی ہاں! میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ اس نے کہا: ''مجھے دو''۔ آپ نے فرمایا، وہ میرے قمیص کی اندرونی تہہ میں سلے ہوئے ہیں۔ ڈاکوؤں کے سردار نے قمیص کو چاک کیا تو دیکھا کہ واقعی اس کے اندر چالیس دینار تھے۔ اُس نے پوچھا: ''آپ نے سچ بول کر اپنی ساری رقم ضائع کیوں کر دی''؟ حضرت عبدالقادرؒ نے جواب دیا: میری والدہ صاحبہ نے مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ کبھی جھوٹ نہ بولنا چاہے اس کے لیے تمھیں کتنا ہی نقصان اٹھانا پڑے۔

یہ سُن کر ڈاکوؤں کا سردار بہت متاثر ہوا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: یہ بچہ کتنا سچا اور بہادر ہے۔ اس نے اپنی ماں کی نصیحت کی خلاف ورزی نہیں کی۔ ہم کتنے بدنصیب ہیں اپنے رب کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ آؤ! اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفِرت طلب کریں۔ ڈاکوؤں نے لُوٹا ہوا مال اسباب قافلے والوں کو واپس کر دیا اور ہمیشہ کے لیے بُرے کاموں سے توبہ کر لی۔

اخلاقی سبق: ٭ سانچ کو آنچ نہیں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے "لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی" (اَلنَّجم)
ترجمہ: "انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے محنت کی"

پُرعزم بادشاہ

پُرانے زمانے کی بات ہے ملک سکاٹ لینڈ (Scotland) پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس کا نام بروس تھا۔ وہ بہت دلیر اور بہادر تھا۔ انگلینڈ کی فوج نے اس کے ملک پر حملہ کیا۔ بروس نے اپنی فوج کے ساتھ مل کر دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن انگریزوں نے بروس کو شکست دی اور سکاٹ لینڈ پر قبضہ کر لیا۔ بروس اپنے ساتھیوں کے ساتھ فرار ہو گیا اور ایک جنگل میں پناہ لی۔ کچھ عرصے بعد اس نے اپنی فوج اکٹھی کی اور انگریزوں پر حملہ کیا لیکن اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس طرح اس نے اپنے ملک کی آزادی کے لیے انگریزوں پر وقفے وقفے سے حملے کیے لیکن بد قسمتی سے اُسے ہر بار شکست ہوئی۔ مسلسل ناکامیوں اور جانی و مالی نقصان کی وجہ سے اس کا حوصلہ پست ہو چکا تھا مگر وہ ہر صورت اپنے ملک کو انگریزوں کے تسلّط سے آزاد کرانا چاہتا تھا۔

ایک دن اپنی پناہ گاہ میں پریشانی کے عالم میں لیٹا ہوا کچھ سوچ رہا تھا۔ اچانک اس کی نظر ایک چھوٹی مکڑی پر پڑی جو اپنے جالے سے نیچے گر گئی تھی۔ مکڑی نے اپنے گھر (جالے) تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن وہ نیچے گر گئی۔ مکڑی نے دوبارہ کوشش کی مگر پھر ناکام ہوئی۔ چھوٹی مکڑی بار بار ناکام ہوئی، اس کے باوجود اس نے ہمت نہ ہاری اور اپنی کوشش جاری رکھی۔ بروس نے دیکھا کہ چھوٹی مکڑی بالآخر ساتویں مرتبہ اپنے گھر پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔

بروس کے لیے یہ منظر بڑا سبق آموز ثابت ہوا۔ اس نے سوچا کہ جب ایک ننھا سا کیڑا بار بار کوشش کرنے سے کامیاب ہو سکتا ہے تو یقیناً میں بھی اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتا ہوں اور انگریزوں کو شکست دے کر اپنے ملک سے نکال سکتا ہوں۔ پھر اُس نے اپنی منتشر فوج کو از سرِ نو اکٹھا کیا اور اپنے دشمنوں سے بھر پور جنگ کی۔ انگریزوں کو شکست فاش ہوئی اور بروس نے اپنا ملک آزاد کرا لیا۔

اخلاقی سبق: ٭ بار بار کوشش رنگ لاتی ہے۔ ٭ ہمت مرداں مدد خدا

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ”وَاِیَّاکُمْ وَالتَّمَادُحَ فَاِنَّهُ الذَّبْحُ“
ترجمہ: ”خوشامد سے بچو کیونکہ یہ ذبح کرنا (ہلاکت) ہے۔“

بے وقوفی کا انجام

کسی جنگل میں ایک شیر رہتا تھا۔ وہ جنگلی جانوروں کا شکار کرتا، اپنی بھوک مٹا کر باقی دوسرے جانوروں کے لیے چھوڑ دیتا۔ کئی سالوں تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ وقت گزرتا گیا، اب شیر بوڑھا اور کمزور ہو چکا تھا۔ بڑھاپے اور کمزوری کے باعث وہ شکار کے پیچھے نہیں بھاگ سکتا تھا۔ ایک دن اس نے لومڑی سے کہا: کسی شکار کو بہلا پھسلا کر میری کچھار تک لے آؤ۔ میں شکار ماروں گا اور پھر دونوں مل کر کھائیں گے۔ لومڑی اس کے منصوبے سے متفق ہوگئی۔ لومڑی جنگل میں پھرتی ہوئی ایک ہٹے کٹے گدھے کے پاس گئی اور اس سے کہا: آپ کو معلوم ہے کہ جنگل کا بادشاہ شیر، اب بوڑھا ہو چکا ہے، وہ جنگل کے تمام جانوروں کو اپنے پاس بلا کر، اپنی جگہ کسی اور کو، جنگل کی بادشاہت سونپنا چاہتا ہے۔ میں نے آپ کا نام تجویز کیا ہے۔ آپ نوجوان اور بہادر ہونے کے ساتھ ساتھ رحم دل اور عقلمند بھی ہیں۔ جنگل کے سب جانور آپ کو بہت پسند کرتے ہیں۔ یقیناً آپ ہمارے بہت اچھے حکمران ثابت ہوں گے۔ چلیں میرے ساتھ۔ شیر علیحدگی میں آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔

گدھا اپنی تعریف سُن کر پھُولا نہ سمایا اور لومڑی کے ساتھ، شیر کے پاس چلا گیا۔ جب گدھا شیر کی کچھار میں داخل ہوا، تو شیر نے اس پر حملہ کر دیا۔ گدھا اپنی جان بچانے کے لیے بھاگا۔ بوڑھا شیر اس کو قابو نہ کر سکا۔ شیر کے حملے سے گدھے کا، کان زخمی ہو گیا البتہ وہ جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔

لومڑی نے شیر سے کہا میں بڑی مشکل سے اور خوشامد کر کے گدھے کو یہاں لائی تھی تم نے اسے بھگا دیا۔ اب بھوکے مرو۔ شیر نے اس کی منت سماجت کرتے ہوئے کہا ”بس ایک بار اُسے لے آؤ میں اسے ضرور قابو کر لوں گا“۔ لومڑی نے کہا میں کوشش کرتی ہوں لیکن اس بار کوئی غلطی مت کرنا۔ لومڑی پھر اُسی گدھے کے پاس گئی۔ گدھے نے اسے دیکھتے ہی غصّے سے کہا ”میرے قریب مت آنا ورنہ میں تمھیں مار ڈالوں گا۔ تم بہت مکّار اور عیّار ہو“۔ لومڑی نے کہا ”جناب عالی! آپ تو خواہ مخواہ ناراض ہو گئے۔ شیر تو آپ کا حوصلہ دیکھنا چاہتا تھا اور آپ کے کان میں امورِ حکومت چلانے کے اہم راز بتانا چاہتا تھا۔ لیکن آپ سمجھے کہ وہ آپ کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ آپ تو باحوصلہ اور عقل مند ہیں۔ پھر بھی اتنی سی بات نہ سمجھ سکے اور وہاں سے بھاگ آئے۔ میری بات غور سے سنیں۔ اب شیر، ظالم کالے بھیڑیے کو اس جنگل کی بادشاہت سونپنا چاہتا ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ آپ ہی اس جنگل کی حکمرانی

کے اصل حق دار ہیں۔ میری سفارش پر شیر مان گیا ہے۔ چلیں میرے ساتھ ورنہ زندگی بھر پچھتاتے رہیں گے۔"

بے وقوف گدھا دوبارہ لومڑی کی باتوں میں آ گیا اور اس کے ساتھ چل دیا۔ جب وہ کچھار میں پہنچے تو شیر نے سنبھل کر حملہ کیا اور ایک ہی وار میں گدھے کا کام تمام کر دیا۔

<u>اخلاقی سبق:</u> * خوشامد بُری بلا ہے۔ * لالچ بُری بلا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: "وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ" (اَلشُّوْرٰی)
ترجمہ: "اور بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے"

ظالم ناگ

ایک دفعہ کا ذکر ہے، کسی جنگل میں ایک بڑا خوفناک اور ظالم ناگ رہتا تھا۔ وہ جانوروں کو ڈس لیتا، پرندوں کے گھونسلوں میں گھس کر ان کے بچے اور انڈے کھا جاتا اور کیڑے مکوڑوں کو روندتا ہوا گزر جاتا۔ اس ظالم، مغرور ناگ سے سب چرند، پرند اور کیڑے مکوڑے خوف زدہ تھے۔ کوئی اس کے مقابلے کے لیے تیار نہ تھا۔ اس کی دہشت پورے علاقے میں پھیل چکی تھی۔ وہ اپنی طاقت کے نشے میں چُور رہتا اور کسی کو خاطر میں نہ لاتا۔

ایک دفعہ برسات کے موسم میں خوب بارش ہو رہی تھی۔ وہ بارش سے بچنے کے لیے چیونٹیوں کے ایک بل میں گھس گیا۔ چیونٹیاں پہلے تو خوف زدہ ہوئیں مگر ان سب نے مل کر ناگ کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ سیکڑوں چیونٹیوں نے مل کر ناگ پر حملہ کر دیا۔ ناگ بہت پُھنکارا جس سے بہت سی چیونٹیاں زخمی ہو گئیں اور کچھ مر بھی گئیں۔ چیونٹیوں نے ہمت نہ ہاری اور ناگ کے جسم کے ہر حصے پر حملہ جاری رکھا۔ آخر کار ناگ شدید زخمی ہو گیا۔ اس نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے زمین پر لوٹ لوٹ کر مر گیا۔ ننھی چیونٹیوں نے متحد ہو کر ظالم ناگ کا خاتمہ کر دیا۔ ناگ کی ہلاکت سے جنگل کے تمام چرند، پرند اور کیڑے مکوڑوں نے سکھ کی سانس لی۔

<u>اخلاقی سبق:</u> * اتفاق میں برکت ہے * غرور کا سر نیچا * ایک اور ایک گیارہ

خاکے کی مدد سے کہانی لکھنا

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ"

ترجمہ: "تکبر حق کے انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے"

خاکہ:

خرگوش اور کچھوے کا جنگل میں رہنا۔۔۔۔۔۔۔خرگوش کا اپنی تیز رفتاری پر غرور کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھوے کی رفتار کا مذاق اُڑانا ۔۔۔۔۔۔۔ مقرر کردہ دن، دوڑ لگانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خرگوش کا آگے نکل کر سو جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھوے کا مسلسل چلتے رہنا اور طے شدہ مقام پر پہلے پہنچ جانا۔۔۔۔۔۔خرگوش کا شرم سار ہونا۔۔۔۔ نتیجہ۔۔۔۔۔۔

خرگوش اور کچھوا

کسی جنگل میں ایک خرگوش اور کچھوا رہتے تھے۔ دونوں آپس میں دوست تھے۔ خرگوش کو اپنی تیز رفتاری پر بڑا ناز تھا۔ وہ اکثر کچھوے کی سست رفتاری کا مذاق اڑاتا۔ ایک دن خرگوش نے طنز کرتے ہوئے، کچھوے سے کہا "تم کتنے سست رفتار ہو"۔ کچھوے نے جواب دیا: یہ درست ہے کہ میں سست رفتار ہوں مگر میں مطمئن ہوں۔ میں اپنا کام وقت پر کر لیتا ہوں اور محنت سے جی نہیں چُراتا۔ خرگوش بولا: بھلا اس رفتار سے تم کیا کر سکتے ہو؟ کچھوے نے جواب دیا "اپنی استعداد کے مطابق مسلسل محنت سے کام کیا جائے تو ندامت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور کامیابی بھی حاصل ہوتی ہے"۔ خرگوش نے کہا اگر تمھیں اپنی محنت پر اتنا ہی بھروسا ہے تو مجھ سے دوڑ کا مقابلہ کر لو۔ جنگل کے اس پار برگد کا درخت ہے۔ دیکھتے ہیں وہاں پہلے کون پہنچتا ہے۔ جو پہلے پہنچ جائے گا وہ مقابلہ جیت جائے گا۔ کچھوے نے شرط قبول کر لی۔ مقابلے کا دن اور وقت بھی مقرر کر دیا گیا۔

مقررہ وقت پر مقابلہ شروع ہوا۔ خرگوش تیز بھاگا اور چھلانگیں لگاتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اس نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو کچھوا نظر نہ آیا۔ آدھے سے زیادہ فاصلہ طے کرنے کے بعد خرگوش ایک درخت کے نیچے رکا۔ وہاں مونگ پھلی کے چند دانے پڑے تھے۔ وہ بیٹھ کر مونگ پھلیاں کھانے لگا۔

اس نے سوچا کچھوا، تو بہت پیچھے ہے کیوں نہ تھوڑا سا آرام کر لوں۔ وہ ستانے کے لیے لیٹا اور گہری نیند سو گیا۔ ادھر کچھوا رفتہ رفتہ اپنی منزل کی طرف چلتا رہا۔ جب وہ اس درخت کے نیچے پہنچا جہاں خرگوش آرام کر رہا تھا تو وہ پاس سے گزرتا ہوا طے کردہ

برگد کے درخت کے نیچے پہنچ گیا۔کافی دیر بعد جب خرگوش کی آنکھ کھلی تو اس نے گمان کیا کہ کچھوا، ابھی تک نہیں پہنچا ہوگا۔ وہ تیزی سے بھاگا۔ جب وہ برگد کے درخت کے نیچے پہنچا تو اس نے دیکھا کہ کچھوا وہاں موجود تھا۔ خرگوش بہت شرمندہ ہوا۔ کچھوے نے خرگوش سے کہا اگر آپ اپنی رفتار پر غرور نہ کرتے اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرتے تو یقیناً کامیاب ہو جاتے۔

اخلاقی سبق: * غرور کا سر نیچا * آج کا کام کل پر مت ڈالو * اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

کہیں گردِ راہ میں بھی نہ ملا سراغ ان کا
جنھیں منزلوں سے پہلے سرِ راہ نیند آئی

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: "شَرُّ مَافِیْ رَجُلٍ شُحٌّ ہَالِعٌ"
ترجمہ: "آدمی میں بدترین خصلت شدید ترین لالچ ہے"

خاکہ:

تین دوستوں کا اکٹھے سفر کرنا۔۔۔۔۔۔درخت کے نیچے رکنا۔۔۔۔۔۔اشرفیوں کی تھیلی۔۔۔۔۔۔ایک دوست کا کھانا لینے جانا۔۔۔ دو، دوستوں کا اُسے قتل کرنے کا منصوبہ بنانا۔۔۔۔۔۔کھانا لانے والے کا کھانے میں زہر ملانا۔۔۔۔۔۔دونوں کا کھانا لانے والے کو قتل کر دینا۔۔۔۔۔۔۔۔زہریلا کھانا کھانے کے بعد مر جانا۔۔۔۔۔۔۔نتیجہ۔۔۔۔۔۔۔

لالچ کا انجام

پرانے زمانے کی بات ہے کہ تین دوست کسی کام کی غرض سے کہیں جا رہے تھے۔ وہ صبح سے دوپہر تک پیدل چلتے رہے۔ بھوک، پیاس اور تھکاوٹ کے باعث، وہ ستانے کے لیے ایک درخت کے نیچے رکے۔ وہاں انھوں نے ایک تھیلی پڑی ہوئی دیکھی۔ جب انھوں نے اسے کھولا تو وہ حیران رہ گئے کیونکہ وہ تھیلی، اشرفیوں سے بھری ہوئی تھی۔ اتنی زیادہ رقم پا کر وہ بہت خوش ہوئے۔ درخت کے نیچے آرام کرنے کے دوران اُنھوں نے فیصلہ کیا کہ پہلے کھانے پینے کا بندوبست کرتے ہیں۔ اس کے بعد اشرفیوں کو تین برابر حصوں میں بانٹ لیں گے۔ ایک ساتھی کھانا لینے کے لیے قریب کے گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد اس کے دونوں ساتھیوں نے منصوبہ بنالیا کہ واپس پہنچتے ہی اُسے قتل کر دیں گے اور ساری دولت کو دو برابر حصوں میں بانٹ لیں گے۔ ادھر، اُن کے تیسرے ساتھی نے بھی ساری رقم خود حاصل کرنے کے لالچ میں آ کر کھانے میں زہر ملا دیا۔ جب وہ کھانا لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا تو وہ دونوں اس سے لڑ پڑے اور مار مار کر اُسے قتل کر دیا۔ پھر خود اطمینان سے کھانا کھانے بیٹھ

گئے۔ تھوڑی دیر بعد زہر نے اپنا اثر دکھایا اور وہ دونوں بھی وہیں ہلاک ہو گئے اور اشرفیوں کی تھیلی وہیں پڑی رہ گئی۔

اخلاقی سبق: * لالچ بُری بلا ہے * جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ" (الرحمٰن)

ترجمہ: "نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں۔"

خاکہ:

دریا کے کنارے درخت۔۔۔۔ فاختہ کا گھونسلا۔۔۔ شہد کی مکھی کا پانی میں گرنا۔۔۔ فاختہ کا مدد کے لیے پتہ توڑ کر پھینکنا۔۔۔۔ شہد کی مکھی کی جان بچانا۔۔۔۔۔۔۔ کچھ عرصے بعد باز، کا فاختہ کا پیچھا کرنا۔۔۔۔۔ جان بچا کر اپنے گھونسلے والے درخت پہ آنا۔۔۔ شکاری کا آنا اور نشانہ باندھنا۔۔۔ شہد کی مکھی کا ڈنگ مارنا۔۔۔ گولی باز کو لگنا۔۔۔ فاختہ کا بچ جانا۔۔ نتیجہ۔۔۔

نیکی کا صلہ

بیان کیا جاتا ہے کسی دریا کے کنارے ایک گھنا، سایہ دار درخت تھا۔ اس پر ایک فاختہ نے گھونسلا بنا رکھا تھا۔ اُسی درخت پر شہد کی مکھیوں کا ایک چھتا بھی تھا۔ ایک دن شہد کی ایک مکھی دریا میں گر گئی۔ پانی کے بہاؤ کے باعث اس کے پر گیلے ہو گئے اور وہ ڈوبنے لگی۔ فاختہ اپنے گھونسلے میں بیٹھی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ اس نے فوراً، اپنی چونچ سے درخت کا ایک پتہ توڑا، اور دریا میں ڈوبتی ہوئی شہد کی مکھی کے پاس جا کر پھینک دیا۔ شہد کی مکھی اس پتے پر سوار ہو گئی اور اپنے پر خشک کرنے کے بعد اُڑ کر اپنے چھتے میں آ گئی۔

کچھ عرصے بعد فاختہ، دانہ دنکا چگنے جا رہی تھی کہ اس کے پیچھے ایک باز لگ گیا۔ باز، اُسے اپنے پنجوں میں دبوچنا چاہتا تھا۔ فاختہ اپنی جان بچاتے ہوئے کسی نہ کسی طرح اپنے گھونسلے والے درخت پر آ کر بیٹھ گئی۔ باز بھی اس کا پیچھا کرتے ہوئے اُسی درخت پر آ کر بیٹھ گیا۔ اتفاقاً ایک شکاری بھی شکار کی تلاش میں اُسی درخت کے نیچے آ نکلا۔ اس نے جب فاختہ کو دیکھا تو بہت خوش ہوا۔ اس نے اپنی بندوق کا رخ فاختہ کی طرف کیا۔ فاختہ بہت خوفزدہ تھی۔ اسے اپنی موت یقینی نظر آ رہی تھی۔ اگر وہ اُڑتی تو باز، اُسے دبوچ لیتا اور اگر بیٹھی رہتی تو شکاری اُسے ختم کر دیتا۔ فاختہ نے سچے دل سے دعا کی "اے اللہ پاک! میری حفاظت فرما، مجھے بچا لے"۔ شکاری بندوق چلانے ہی والا تھا کہ اسی لمحے شہد کی مکھی نے یہ منظر دیکھ لیا۔ وہ فوراً اُڑی اور شکاری کے ہاتھ پر ڈنگ مارا۔ شکاری تکلیف کے باعث بے چین ہو گیا۔ اس کا نشانہ خطا ہوا، بندوق کی گولی باز کو جا لگی اور وہ مر گیا۔ فاختہ کی جان دونوں دشمنوں سے بچ گئی۔

اخلاقی سبق: * کر بھلا، ہو بھلا * جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے * ادلے کا بدلہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ''وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا'' (اٰلِ عِمْرَان)
ترجمہ:۔ ''اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو''

خاکہ:
عقل مند کسان۔۔۔۔۔۔ چار بیٹے۔۔۔۔۔۔ بیٹوں کا آپس میں لڑتے جھگڑتے رہنا۔۔۔۔۔ کسان کی پریشانی کا باعث۔۔۔۔ کسان کا چند چھڑیاں گھر لے آنا۔۔۔۔ چھڑیاں علیحدہ علیحدہ توڑنے کا کہنا۔۔۔۔ لڑکوں کا آسانی سے توڑنا۔۔۔۔ چھڑیوں کا گٹھا تیار کرنا۔۔۔۔ لڑکوں کا گٹھا توڑنے میں ناکام ہونا۔۔۔۔ کسان کا نصیحت کرنا۔۔۔۔ نتیجہ۔۔۔۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا۔ وہ بہت عقل منداور محنتی تھا۔ وہ سارا دن محنت کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا۔ اس کے چار بیٹے تھے جو اپنے باپ کا ہاتھ بٹانے کی بجائے فضول کام کرتے اور آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے۔ کسان انھیں بہت سمجھاتا لیکن وہ اس کی ایک نہ سنتے جس سے کسان کو بہت پریشانی ہوتی۔

ایک دن کسان گھر آتے ہوئے اپنے ساتھ ایک ہی سائز کی چھڑیاں کاٹ کر لایا۔ جب اس کے چاروں بیٹے گھر آ گئے تو اُس نے اُن سب کو اپنے پاس بلایا۔ کسان نے چاروں بیٹوں کو ایک ایک چھڑی دیتے ہوئے کہا کہ اس کو ہاتھوں سے توڑ ڈالو۔ اس کے ہر بیٹے نے آسانی سے چھڑی کو توڑ دیا۔ پھر اُس نے چار، پانچ چھڑیاں لیں اور انھیں مضبوطی سے ایک گٹھے کی شکل میں باندھ دیا۔ کسان نے باری باری ہر بیٹے سے کہا کہ پہلی چھڑی کی طرح پکڑ کر، اس گٹھے کو توڑ دو۔ سب نے باری باری کوشش کی مگر وہ گٹھے کو نہ توڑ سکے۔ ہر ایک سوچ رہا تھا کہ اس عمل کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ کسان نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا ''اگر تم پہلی علیحدہ علیحدہ چھڑیوں کی طرح جدا جدا رہو گے تو تمھارا دشمن آسانی سے تمھیں نقصان پہنچا سکے گا۔ اور اگر تم سب گٹھے کی طرح متحد ہو کر رہو گے تو تمھارا دشمن تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔'' کسان کے تمام بیٹوں پر اس نصیحت کا گہرا اثر ہوا۔ اس کے بعد وہ سب آپس میں لڑنے جھگڑنے کی بجائے مِل جُل کر رہنے لگے۔

اخلاقی سبق: ٭ اتفاق میں برکت ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۝ (المنٰفقون)
ترجمہ:۔ ''یقیناً منافق لوگ جھوٹے ہیں''

خاکہ:

ایک چرواہے کا جنگل میں بھیڑ بکریاں چرانا۔۔۔۔شرارت سوجھنا۔۔۔۔مدد کے لیے پکارنا کہ شیر آ گیا ہے، بچاؤ۔۔۔۔۔۔لوگوں کا لاٹھیاں لے کر آنا۔۔۔۔شیر، نہ ہونا۔۔۔۔پھر شرارت۔۔۔۔لوگوں کا دوبارہ مدد کو آنا۔۔۔۔چرواہے کا ہنسنا۔۔۔۔۔۔لوگوں کا ناراض ہو کر واپس جانا۔۔۔۔سچ مچ کا شیر آ جانا۔۔۔۔چرواہے کا شور مچا کر مدد طلب کرنا۔۔۔۔لوگوں کا نہ آنا۔۔۔۔۔۔۔شیر کا بکریوں کو مار ڈالنا۔۔۔۔چرواہے کا شدید زخمی ہو جانا۔۔۔۔نتیجہ۔۔۔۔۔

جھوٹ کا انجام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک چرواہا، اَپنے گاؤں کے نزدیک جنگل میں بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ایک دن اس کو شرارت سوجھی، وہ اُونچی جگہ پر کھڑا ہو کر زور زور سے پکارنے لگا، بچاؤ! بچاؤ! لوگو مجھے بچاؤ! شیر آ گیا، شیر آ گیا ہے۔میری مدد کرو! اُس کی چیخ پکار، سن کر بہت سے لوگ لاٹھیاں وغیرہ لے کر دوڑے۔جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ وہاں کوئی شیر نہ تھا۔ چرواہا، اُن کو دیکھ کر ہنسنے لگا اور کہا: ''میں نے تو محض تمھیں آزمایا ہے ورنہ شیر کے لیے تو میں اکیلا ہی کافی ہوں''۔اس کی باتیں سن کر لوگوں کو بہت غصہ آیا اور وہ واپس چلے گئے۔چند دنوں بعد وہ پھر چلّایا۔لوگو! میری مدد کرو۔شیر آ گیا ہے۔مجھے بچاؤ! آج میں مذاق نہیں کر رہا۔واقعی شیر آ گیا ہے۔مجھے بچاؤ!۔یہ سن کر گاؤں والے پھر دوڑے چلے آئے۔جب وہ وہاں پہنچے تو چرواہا کھڑا، ہنس رہا تھا۔لوگ اسے بُرا بھلا کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک دن واقعی شیر آ گیا۔گڈریے نے جب شیر کو دیکھا تو خوف کے مارے چیخ چیخ کر لوگوں کو مدد کے لیے پکارنے لگا۔گاؤں والوں نے مذاق سمجھا اور اس کی مدد کے لیے نہ آئے۔شیر نے حملہ کر کے اس کی زیادہ تر بھیڑ بکریاں مار ڈالیں اور چرواہے کو شدید زخمی بھی کر دیا۔اِسی دوران دو شکاریوں کا گزر، اُدھر سے ہوا۔وہ شور سن کر، اس طرف گئے۔جب وہ وہاں پہنچے تو، شیر جنگل کی طرف جا چکا تھا اور چرواہا نیم مُردہ حالت میں پڑا تھا۔اُنھوں نے بڑی مشکل سے چرواہے کی جان تو بچا لی لیکن جھوٹ بولنے کے سبب چرواہا، زندگی بھر کے لیے اپنی ایک ٹانگ سے محروم ہو گیا۔

اَخلاقی سبق: ٭ جھوٹ کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

رُودَاُد (Report)

روداد کے لغوی معنی ہیں:۔اُحوال، آنکھوں دیکھا واقعہ، وہ تحریر جس میں کارروائی درج ہو۔

رُوداد (روئیداد) سے مراد کسی گزرے ہوئے حقیقی واقعے یا مشاہدے وغیرہ کی مکمل معلومات اس طرح فراہم کرنا کہ اس میں بیان کرنے والے کا ذاتی نقطۂ نظر اور تجزیہ شامل نہ ہو۔

روزمرہ واقعات کی روداد بیان کرنے کے لیے غیر جانبداری سب سے اہم اور بنیادی بات ہے۔روداد بیان کرنے والا، اپنے خیالات، نظریات اور تأثرات وغیرہ، روداد میں شامل نہیں کرتا بلکہ وہ واقعات اور مشاہدات کو مِنْ وعَنْ (ہو بہو) پیش کرتا ہے۔

روداد بیان کرتے وقت درج ذیل امور کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے:۔

* روداد بیان کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایمانداری اور غیر جانبداری سے سچائی اور حقیقت بیان کرے۔
* روداد بیان کرنے کے دوران زبان، سادہ، عام فہم اور لب ولہجہ شائستہ ہونا چاہیے۔
* جس واقعہ یا تقریب کی روداد بیان کرنا ہو، اس کی نوعیت، تاریخ، وقت، مقام اور شرکا کی تعداد کا ذکر بھی کیا جائے۔
* واقعہ یا تقریب کا پسِ منظر، وجوہات اور مقاصد بھی بیان کیے جائیں۔
* واقعہ یا تقریب کے اہم شرکاء، کا ذکر، اُن کے مقام و مرتبے کے مطابق کیا جائے اور، روداد بیان کرنے والا اپنی ذاتی رائے کے اظہار سے مکمل گریز کرے۔
* روداد میں ترتیب زمانی اور تسلسل کا خاص خیال رکھا جائے یعنی واقعات جس ترتیب سے پیش آئیں اُسی ترتیب سے بیان کیے جائیں۔

اہم نکتہ

★ اگر کسی واقعے یا مشاہدے وغیرہ کی معلومات اس طرح فراہم کی جائیں کہ اس میں بیان کرنے والی شخصیت کا ذاتی نقطۂ نظر اور تجزیہ بھی شامل ہو تو، اُسے رپورتاژ (Reportage) کہتے ہیں۔

بطورِ مثال، نمونے کی رُودادیں:۔

تفریحی مقام کی سیر

مجھے برف باری دیکھنے کا بہت شوق تھا۔گزشتہ دسمبر کی چھٹیوں کے دوران، میں اَپنے ماموں جان کے ہمراہ مری سیر کرنے گیا۔مری پنجاب کا تاریخی مقام ہے۔یہ ضلع راولپنڈی میں شامل ہے۔ہم راولپنڈی سے گاڑی میں سوار ہوئے اور تقریباً

ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت کے بعد شام ۵ بجے مری پہنچ گئے۔ مری سطح سمندر سے تقریباً ساڑھے سات ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے۔ وسط دسمبر سے جنوری کے پہلے ہفتے تک یہاں خوب برف باری ہوتی ہے۔ اس دوران مری میں یخ بستہ موسم کا راج ہوتا ہے۔ سردیوں میں یہاں خوب رونق ہوتی ہے۔ جب سارا علاقہ برف سے ڈھک جاتا ہے تو ملک بھر سے برف باری کا منظر دیکھنے کے شوقین یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ مری ایک مرکزی سڑک کے اردگرد آباد ہے، جسے مال روڈ کہتے ہیں۔ مال روڈ پر سیکڑوں ہوٹل ہیں جہاں باہر سے آنے والے سیاح قیام کرتے ہیں۔ ہم نے ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ سردی بہت تھی، کمرے میں جا کر تھوڑی دیر آرام کیا، چائے پی پھر سیر کرنے نکل پڑے۔ مری میں سردیوں کی شام بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ پرکشش پہاڑوں اور خوبصورت نظاروں کی وجہ سے مری کو "ملکہ کہسار" کہا جاتا ہے۔ ہم مال روڈ پر چل رہے تھے۔ ماموں جان نے بتایا کہ مال روڈ کی تاریخی اور تہذیبی حیثیت ہے۔ یہ، جی۔ پی۔ او چوک سے شروع ہو کر پنڈت پوائنٹ تک جاتا ہے۔ یہاں روزمرہ ضرورت کی تمام چیزیں موجود ہیں۔ سیاح اپنی ضرورت کی چیزیں اور تحائف یہیں سے خریدتے ہیں۔

میں نے وہاں سے اپنے لیے ایک خوبصورت ٹوپی خریدی اور ماموں جان نے بھی بچوں کے لیے کچھ تحائف خریدے۔ رات ۱۰ بجے تک گھومنے پھرنے کے بعد ہم واپس اپنی قیام گاہ پر آ گئے۔ ہم کافی تھک چکے تھے۔ کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر باتیں کیں اور پھر سو گئے۔ اگلی صبح ناشتہ کرنے کے بعد ہم نے پنڈی پوائنٹ، کشمیر پوائنٹ اور باغ شہیداں جیسے مقامات دیکھے۔ پھر نیو مری اور گھڑیال کیمپ بھی گئے۔ نیو مری میں چیئر لفٹ اور کیبل کار پر سواری کی۔ پہاڑوں کے اوپر سے گزرتی ہوئی کیبل کار سے زمین کا دلکش منظر دیکھا۔ دن بھر ہم نے مری کی سیر کی اور اس دوران خوبصورت مناظر کیمرے کی آنکھ سے محفوظ بھی کرتے رہے۔ شام کو ہم واپس اپنی قیام گاہ آئے اور سامان اٹھا کر واپس گھر کے لیے روانہ ہوئے۔

اہم نکتہ

★ کسی بھی اونچے مقام کی بلندی ماپنے کے لیے سمندر کی سطح کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین ناہموار ہوتی ہے یعنی کہیں اونچے نیچے میدانی علاقے، کہیں صحرا اور پہاڑ لیکن پانی اپنی سطح برقرار رکھتا ہے۔

یومِ آزادی کی تقریب

ہمارے سکول میں ہر سال ۱۴، اگست کو یوم پاکستان کے موقع پر ایک خوبصورت اور پروقار تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی یہ تقریب شایانِ شان طریقے سے منانے کے لیے ہیڈ ماسٹر صاحب کی سربراہی میں بھرپور تیاری کی گئی۔ ایک دن پہلے ہی سکول کو جھنڈیوں سے سجا دیا گیا۔ ۱۴، اگست کی صبح طلباء ۷ بجے سکول جمع ہونا شروع ہو گئے اور ۸ بجے تک ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ اس

تقریب کے مہمان خصوصی ہماری سب ڈویژن کے اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر تھے۔ جب کہ صدارت کے فرائض سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے سنبھالے۔ مہمان خصوصی اور صدر محترم کی آمد پر تقریب کے تمام شرکا نے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔

تقریب کا آغاز ۸:۳۰ بجے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ پھر سٹیج سیکرٹری نے آٹھویں جماعت کے ایک طالب علم کو سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ نعت پیش کرنے کی دعوت دی۔ نعت خوان نے نہایت شیریں اور مترنم آواز سے نعت پڑھی۔ اس کے بعد آٹھویں جماعت کے ایک اور طالب علم نے یوم آزادی کی اہمیت کے حوالے سے تقریر کی۔ تقریر مختصر مگر جامع تھی اور مقرر کا انداز بہت پیارا تھا۔ سامعین تقریر سن کر، اَش اَش کر اُٹھے۔ اِس کے بعد ساتویں جماعت کے ایک طالب علم نے قائداعظم کی خدمات کے حوالے سے تقریر کر کے حاضرین کے دل موہ لیے۔ اس کے بعد چھٹی جماعت کے طالب علم نے تحریک آزادی کے موضوع پر، پُرسوز اور پُرجوش انداز میں تقریر کر کے تقریب کو چار چاند لگا دیے۔ طلبا کی تقاریر کے بعد چھٹی جماعت کے طالب علموں نے پرجوش اور مترنم انداز میں ملی نغمے پیش کیے۔ ملی نغموں کے بعد اساتذہ کرام نے بھی تقاریر کیں۔ مہمان خصوصی کی تقریر سے پہلے قومی ترانہ پڑھا گیا۔ مہمان خصوصی نے اپنا پیغام مختصر اور جامع انداز میں پیش کیا۔ اور حاضرین کو ملک وقوم کی خدمت، محبت، اخوت اور مساوات کا درس دیا۔ آخر میں صدر جلسہ نے بھی شرکا اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نہایت مؤثر انداز میں اپنا پیغام دیا۔ دورانِ تقریب طلبا نے پرجوش انداز میں تالیاں بجا کر مقررین کو داد دی۔ آخر میں مہمانوں کی تواضع چائے اور دوسرے لوازمات سے کی گئی۔

بہت رش والی بس کا سفر

گزشتہ ہفتے چچا جان سے ملنے کے لیے گاؤں جانے کا ارادہ کیا۔ گھر والوں سے اجازت لے کر قریبی بس سٹاپ پر پہنچ گیا۔ بس سٹاپ پر لوگوں کا جمِ غفیر تھا۔ تقریباً آدھا گھنٹہ، انتظار کرنے کے بعد ایک بس آ کر رُکی۔ ہجوم لپک کر سوار ہونے لگا۔ بس میں رش کی حالت دیکھ کر میں بے بس ہو کر رہ گیا۔ میں نے اس بس میں سفر نہ کرنے کا فیصلہ کیا اور انتظار کرنے لگا۔ مزید ایک گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد ایک بس نظر آئی۔ بس، آ کر رُکی تو دل ڈُوب سا گیا۔ اتنا رش تھا کہ توبہ اَستغفار۔ بس کی چھت بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور کئی افراد سیڑھی پر لٹکے ہوئے تھے۔ بس پر موجود، رش شہد کی مکھیوں اور چھتے کا منظر پیش کر رہا تھا۔ کھڑکیوں سے اندر جھانکنے کی جسارت کی، اندر تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ کنڈکٹر نے کہا ''بھائی آنا ہے تو آؤ'' مجھے شرارت سوجھی اور پوچھا ''سیٹ مل جائے گی'' اس نے غصے سے میری طرف دیکھا، اپنے سر کو جھٹکاتے ہوئے ''ہونہہ'' کی اور بس پر زوردار تھپڑ مار کر، ڈرائیور کو آواز دیتے ہوئے کہا چلیے اُستاد!۔ میں بھی انتظار کی اذیّت سے تنگ تھا۔ فوراً بھاگ کر بس کے دروازے کے پائدان پر ایک پاؤں رکھنے میں کامیاب ہو گیا اور جلدی سے دروازے کے ساتھ والے پائپ کو مضبوطی سے پکڑ کر لٹک گیا۔

سفر شروع ہونے کے بعد مشکل سے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ بے اختیار، میری ایک فلک شگاف چیخ نکلی اور دن میں تارے نظر آنے لگے۔ میرا، ایک پاؤں جو پائدان پر تھا وہ کسی ہٹے کٹے مسافر کے پاؤں تلے روندا گیا۔ وہ صاحب اندر گھسے تو کچھ اِفاقہ ہوا۔ کنڈکٹر کسی نہ کسی طرح اندر گھس چکا تھا اور مسافروں کو بھیڑ بکریوں کی طرح اکٹھا کر رہا تھا۔ دس منٹ کی اذیت ناک مشقت کے بعد میں بھی بس کے اندر گھسنے میں کامیاب ہوگیا۔ اندر پہنچا تو اک عجیب منظر تھا۔ مسافروں کے چہروں پر غصے اور بے بسی آثار نمایاں تھے۔ بچے رو رہے تھے، بڑے رونی صورت بنائے کھڑے تھے۔ ڈرائیور دنیا و مافیہا سے لاتعلق منہ میں سگریٹ سلگائے اور بہ آواز بلند موسیقی سنتے ہوئے ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔ اچانک ایک عورت کو قے (الٹی) آئی اور اس نے نیچے جھکتے ہوئے قے (اُلٹی) کردی۔ اُلٹی کا کچھ حصہ ایک بڑھیا پر گر گیا۔ وہ بلبلا اٹھی۔ اُس نے تو وہ صلواتیں سنائیں کہ لوگ قے کا تعفن بھی بھول گئے۔

ادھر سے کنڈکٹر چلایا ''بھائی کرایہ''۔ وہ لمحہ بھی ناقابل فراموش تھا۔ جونہی جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا اس زور کا جمپ لگا کہ میرا، سر، بس کی چھت سے جا ٹکرایا۔ دماغ گھوما اور سر چکرایا۔ بڑی مشکل سے خود کو سنبھال پایا۔ خیر کنڈکٹر کو دیا کرایہ اور اتنی ہمت نہ ہوئی کی مانگ سکوں بقایا۔

اگلے سٹاپ پر بس رُکی۔ ایک خوش پوش مسافر اترنے کے لیے تیار ہوا تو اردگرد کھڑے مسافر للچائی نظروں سے اُس نشست کو تاڑنے لگے۔ جونہی مسافر کھڑا ہوا تو ایک عورت تیزی سے لپکی اور نشست پر بیٹھ گئی۔ اُسی لمحے دوسری نے بھی یہی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ ناکام رہی اور پہلی کی گود میں جا گری۔ پھر شرمندہ ہوتے ہوئے کھڑی ہوگئی۔ یہ منظر دیکھنے والے مسافروں نے بے اِختیار، قہقہہ لگایا۔ وہ خوش پوش مسافر بچارا خود تو بس سے اترنے میں کامیاب ہوگیا لیکن دھکم پیل سے اس کی قمیص کا پچھلا حصہ علیحدہ ہو کر بس میں ہی رہ گیا۔ خیر اس نے غصّے سے بڑبڑاتے ہوئے اپنی راہ لی۔ اس سے اگلے سٹاپ پر میں بھی بڑی مشکل سے اترنے میں کامیاب ہوا۔ سامنے چچا جان کو دیکھ کر ان کی طرف بھاگا اور گلے ملنے کی کوشش کی۔ چچا جان نے معصوم شکل بنائے پوچھا ''آپ کون ہیں؟''۔ دراصل رستے کی گرد و غبار اور دھکم پیل نے میرا حلیہ بگاڑ دیا تھا۔ اس کے بعد جب میں بس سٹاپ پر، لگے نلکے سے اپنا چہرہ دھو رہا تھا تو چچا جان نے پوچھا ''بیٹا سفر کیسا رہا؟'' میں فقط یہی کہہ سکا ''بہت اچھا'' اور چپکے سے ان کے ساتھ ہولیا۔

مضمون (Essay)

کسی مقررہ عنوان یا موضوع پر اپنے خیالات، جذبات اور تاثرات کا مناسب انداز میں تحریری اظہار کرنے کو مضمون نویسی کہتے ہیں۔

مضمون لکھنے کے لیے وسیع مطالعہ، گہرے مشاہدہ اور مسلسل مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر چہ مضمون نویسی آسان کام نہیں تاہم صحیح راہنمائی میں کچھ نہ کچھ لکھتے رہنے سے اس فن میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ دنیا کے کسی بھی معاملے، مسئلے یا موضوع پر مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ اس فن میں مہارت حاصل کرنے کے لیے مشق بہت ضروری ہے۔

مضمون کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

تعارُف

مضمون شروع کرنے سے پہلے مقررہ عنوان یا موضوع کی طرف اشارہ کرنے کو، تعارف کہتے ہیں۔ یہ حصہ مختصر مگر دلچسپ ہونا چاہیے، تاکہ پڑھنے والا پوری طرح متوجہ ہو جائے۔

نفسِ مضمون

یہ مضمون کا اہم ترین حصہ ہوتا ہے۔ اس حصے میں موضوع کی حمایت یا مخالفت میں اپنا نقطہ نظر، دلائل کی مدد سے پیش کیا جاتا ہے۔ نفسِ مضمون صرف ایک پیراگراف (Paragraph) پر مشتمل نہیں ہوتا، بلکہ اسے کئی پیراگرافس (Paragraphs) میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ امتحانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو مقررہ وقت اور لکھنے کی جگہ (صفحات) کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

نتیجہ

آخر میں نفسِ مضمون والے حصے کی بحث کا نتیجہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ حصہ تمہید کی طرح مختصر مگر جامع اور دلکش ہونا چاہیے۔

مضمون میں موضوع کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔

مضمون لکھتے وقت درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے:۔

* سب سے پہلے، مضمون کا عنوان لکھا جائے۔ مقررہ عنوان کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے اپنے خیالات کو ذہنی ترتیب دی

جائے اور پھر اس کے مطابق مضمون لکھنا شروع کیا جائے۔

* اپنا نقطۂ نظر، چھوٹے اور سادہ جملوں میں خوش خط کر کے لکھا جائے۔
* مضمون میں پیش کیے گئے خیالات کا آپس میں ربط ضروری ہے۔ اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔
* مضمون میں حسبِ موقع اشعار اور اقوالِ زریں استعمال کرنے سے اس کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے تاہم مختصر مضمون میں اشعار اور اقوالِ زریں کی تعداد، دو سے زیادہ نہ ہو۔
* طویل مضمون لکھنے کے دوران اس کو مختلف پیراگرافس میں تقسیم کیا جائے اور ہر پیراگراف کا عنوان قائم کیا جائے۔
* مضمون میں ایسی کوئی بات، کوئی شعر اور محاورہ وغیرہ نہ لکھا جائے جو درست نہ ہو۔
* مضمون لکھنے کے بعد اسے ایک بار ضرور پڑھا جائے تاکہ غلطیوں کی اصلاح ہو جائے۔

ہر مضمون زندگی کے کسی نہ کسی شعبے کے متعلق ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو مضمون کی بہت سی اقسام ہیں، ان میں سے چند اہم اقسام کا تعارف حسبِ ذیل ہے:

علمی وادبی مضامین

وہ مضامین جو علم و ادب اور علمی و ادبی سرگرمیوں کے موضوع پر لکھے جائیں، انھیں علمی و ادبی مضامین کہتے ہیں۔ جیسے:

مضمون بعنوان ۱: اسلامی وحدت ۲: علم کی اہمیت ۳: ادب کی اہمیت۔

اخلاقی وادبی مضامین

وہ مضامین جو انسان کے اخلاقِ حمیدہ یعنی اچھے اخلاق اور اصلاح کے سلسلے میں لکھے جائیں انھیں اخلاقی و اصلاحی مضامین کہتے ہیں۔ جیسے: مضمون بعنوان ۱: سخاوت ۲: صحت وصفائی ۳: محنت و عمل

سوانحی مضامین

وہ مضامین جو کسی نامور شخصیت کے احوالِ زندگی کے بارے میں ہوں، اُنھیں سوانحی مضامین کہتے ہیں۔ جیسے:

مضمون بعنوان ۱: علامہ محمد اقبال ۲: قائداعظم ۳: محترمہ فاطمہ جناح

سائنسی مضامین

وہ مضامین جو سائنس، سائنسی ایجادات کے متعلق لکھے جائیں، انھیں سائنسی مضامین کہتے ہیں۔ جیسے مضمون بعنوان
۱: کمپیوٹر کی اہمیت ۲: سائنس کے کرشمے ۳: موبائل فون کے فوائد ونقصانات

معاشرتی مضامین

وہ مضامین جو انسان کے طرزِ معاشرت، بودوباش اور روزمرہ حالات وواقعات کے بارے میں ہوں انھیں معاشرتی مضامین کہتے ہیں۔ جیسے مضمون بعنوان ۱: اسلامی تہوار ۲: دیہاتی اور شہری زندگی ۳: ایک حادثہ

تاریخی مضامین

وہ مضامین جن میں تاریخی حالات وواقعات، تحقیقی سند کے ساتھ پیش کیے جائیں، انھیں تاریخی مضامین کہتے ہیں۔ جیسے:
مضمون بعنوان ۱: غزوہ بدر ۲: خلافتِ راشدہ ۳: تحریک آزادی

جغرافیائی مضامین

وہ مضامین جو زمین کی ساخت میں ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں ہوں، انھیں جغرافیائی مضامین کہتے ہیں۔ جیسے:
مضمون بعنوان ۱: آلودگی ۲: سیلاب کی تباہ کاریاں ۳: پہاڑ اور دریا

سیاسی مضامین

وہ مضامین جو سیاست اور سیاسی سرگرمیوں کے متعلق ہوں، انھیں سیاسی مضامین کہتے ہیں۔ جیسے: مضمون بعنوان
۱: جمہوریت ۲: آمریّت ۳: الیکشن

تفریحی مضامین

وہ مضامین جو تفریحی سرگرمیوں (سیر وسیاحت، کھیل کود اور مزاح) کے بارے میں ہوں، انھیں تفریحی مضامین کہتے ہیں۔
جیسے: مضمون بعنوان ۱: کھیلوں کی اہمیت ۲: ہاکی میچ کا آنکھوں دیکھا حال ۳: عجائب گھر کی سیر ۴: پسندیدہ مشغلہ
۵: میری پیاری سائیکل
بطورِ مثال نمونے کے مضامین:۔

عِلم کی اہمیت اور فوائد

عِلم کے معنی ہیں:۔ آگاہی، واقفیت۔ علم ایسی قوت اور طاقت ہے جس کے باعث انسان کو دوسری تمام مخلوقات پر فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ اللہ تعالی نے انسان کو عقل وفہم اور علم کی طاقت دے کر، زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا اور اُسے بہترین صلاحیتوں سے نواز کر اشرف المخلوقات بنایا۔ اسلام میں حصولِ علم کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی میں ارشاد ہوا:۔

"اِقْـرا بِـاسْـمِ رَبِّكَ الـذِی خَـلَـق۔" (العق ۹۶:۱) ترجمہ:۔ "پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا"۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر علم کی اہمیت اور فضیلت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:۔ " قُـلْ هَـلْ يَسْتَـوِی الَّـذِيْـنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ "(الذمر ۳۹:۹) ترجمہ:۔ "کہہ دیجئے! کیا علم والے اور جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟"۔ اسی طرح ایک اور موقع پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:۔ " قُل ربِّ زِدنی عِلمًا "(طہٰ ۱۱۴) ترجمہ:۔ کہہ دیجیے! "اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما"۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالی کے ارشادات کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ میں حضور ﷺ کے فرمودات میں بھی علم کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ پیارے آقا ﷺ نے فرمایا۔ ترجمہ:۔ "جو حصول علم کے راستہ پر چلا، اللہ تعالی اس کے لیے جنت کا راستہ آسان بنا دیتا ہے"۔

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ ہے۔ ترجمہ:۔ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔ ترجمہ:۔ "مہد (پنگوڑے) سے لے کر لحد (قبر) تک علم حاصل کرو"۔

بلاشبہ علم حاصل کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ علم ایسی دولت ہے جسے نہ تو کوئی چُرا سکتا ہے اور نہ لُوٹ سکتا ہے۔ عام مال ودولت کی حفاظت تو انسان کو کرنا پڑتی ہے جبکہ علم ایسی دولت ہے جو انسان کی حفاظت کرتی ہے۔ علم مال ودولت کے حصول کا ذریعہ تو ہو سکتا ہے مگر مال ودولت سے علم نہیں خریدا جا سکتا۔ آج انسان نے ترقی کی جتنی منازل طے کی ہیں وہ سب علم کی مرہون منت ہیں۔ آج علم کی بدولت انسان نے ایسی ایجادات کی ہیں جن کا تصور بھی انسانی تاریخ میں نہیں کیا جا سکتا تھا۔ علم کے ذریعے انسان، سمندروں، ہواؤں اور فضاؤں پر حکمرانی کر رہا ہے۔ اس نے آرام وسکون کی زندگی بسر کرنے کے لیے ایسے سامان پیدا کر لیے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

دنیا میں صاحب علم انسان کو ایسی قدر ومنزلت اور رتبہ حاصل ہوتا ہے جو بے علم انسان کے نصیب میں نہیں۔ صاحبِ علم، جہاں بھی جاتا ہے اُسے عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور لوگ دل سے اس کی قدر کرتے ہیں۔ یہ ایک

حقیقت ہے کہ جس کے پاس مال و دولت ہو، اس کے بہت سے دشمن بھی ہو سکتے ہیں مگر جس کے پاس علم ہو، اس کے سب دوست ہوتے ہیں۔

علم ایسا نور ہے جس سے جہالت کی تاریکیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ علم خود شناسی اور خدا شناسی کا ذریعہ ہے۔ علم انسان کے اخلاق و اطوار اور طرزِ معاشرت کو سنوارتا ہے۔ حصولِ علم ایسی صلاحیت ہے جو انسان اور حیوان میں تمیز کرتی ہے۔ علم سے دل و دماغ کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہوتی ہیں۔ علم حق و باطل میں تمیز سکھاتا ہے۔ علم انسان کو اپنے جذبات، خیالات اور احساسات کا اظہار کرنا سکھاتا ہے۔

علم کی بدولت انسان نے ترقی کی بہت سی منازل طے کی ہیں اور بہت ابھی باقی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ علم کا راز عمل میں پوشیدہ ہے۔ بغیر عمل کے علم، انسان کے اپنے کچھ کام نہیں آتا۔ بے عمل عالم کی مثال ایک اندھے کی سی ہے جس کے ہاتھ میں شمع ہو، دوسرے تو اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں لیکن وہ خود روشنی سے محروم ہوتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے جن افراد اور اقوام نے علم و عمل کا رستہ اختیار کیا انھیں ہر طرح کی کامیابی و کامرانی نصیب ہوئی۔ تاریخ کے افق پر ان کے نام آج بھی جگمگا رہے ہیں اور ہمیشہ جگمگاتے رہیں گے۔

؎ سعادت ، سیادت ، عبادت ہے علم
حکومت ہے، دولت ہے، طاقت ہے علم

قائداعظم محمد علی جناحؒ

قائداعظم محمد علی جناحؒ، مورخہ: ۲۵، دسمبر ۱۸۷۶ء، بروز اتوار، کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد پونجا جینا بہت اچھے انسان تھے۔ وہ کراچی میں چمڑے کا، کاروبار کرتے تھے۔ قائداعظمؒ کو چھ سال کی عمر میں سکول داخل کرایا گیا۔ آپ بچپن ہی سے نہایت ذہین اور محنتی تھے۔ آپ خوش خوراک اور خوش اخلاق بھی تھے۔ آپ کو پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔ اکثر رات دیر تک آپ پڑھنے لکھنے میں مصروف رہتے۔ ۱۸۹۲ء میں آپ نے سولہ برس کی عمر میں میٹرک تک کی تعلیم مکمل کر لی۔ اسی سال آپ کی شادی بھی ہو گئی۔ شادی کے چند روز بعد آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلستان کے شہر لندن تشریف لے گئے۔ آپ نے لندن کے لنکنز اِن کالج میں داخلہ لیا اور بیرسٹری کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۸۹۶ء وطن واپس آ گئے۔ اس دوران آپ کی والدہ محترمہ اور بیگم وفات پا چکی تھیں اور گھریلو حالات بھی کافی خراب ہو چکے تھے۔

۱۸۹۷ء میں آپ نے ممبئی میں وکالت شروع کر دی۔ آپ نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے کام کیا اور گھر کے حالات بہتر بنائے۔ آپ نہایت اچھے، سچے اور ایماندار، وکیل تھے۔ تین سال کے مختصر عرصے میں آپ کا شمار انتہائی اچھے وکلا میں ہونے

لگا۔اس دوران آپ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے عہدے پر بھی مامور رہے اور اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ بعدازاں آپ ملازمت ترک کر کے آزادانہ وکالت کرنے لگے۔

قائداعظم نے اپنی سیاسی جدوجہد کا آغاز کانگرس کے پلیٹ فارم سے کیا۔کانگرس کی رکنیت کے دوران آپ نے نہایت خلوص اور ایمانداری سے ہندو، مسلم اتحاد کی کوششیں کیں۔اسی وجہ سے آپ ''ہندو مسلم اتحاد کے سفیر'' کہلائے۔جب آپ کو یقین ہو گیا کہ کانگرس، صرف ہندوؤں کے مفادات کے لیے کام کرتی ہے تو آپ نے کانگرس کی رکنیت چھوڑ دی۔۱۹۲۸ء میں پیش ہونے والی متعصبانہ ''نہرو رپورٹ'' کے جواب میں ۱۹۲۹ء میں آپ نے اپنے مشہور چودہ (۱۴) نکات پیش کیے۔۳۲-۱۹۳۱ء میں لندن میں ہونے والی گول میز کانفرنسوں کی ناکامی کے بعد آپ نے لندن ہی میں رہنے کا پروگرام بنالیا،لیکن علامہ محمد اقبال اور دوسرے راہنماؤں کے اصرار پر آپ نے ہندوستان واپس آ کر ۱۹۳۶ء میں مسلم لیگ کی قیادت سنبھال لی۔

مسلم لیگ کی قیادت سنبھالنے کے بعد آپ نے مسلمانوں کو متحد کرنے کے لیے ملک کے طول وعرض میں جلسے کیے۔ مسلمانوں میں خودداری کے جذبے کو بیدار کر کے ان میں نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا۔۲۳،مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں ہونے والے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں ''قرارداد پاکستان'' منظور ہوئی۔اس کے بعد قیام پاکستان کا مطالبہ زور پکڑ گیا۔یہ قائداعظم کی ولولہ انگیز قیادت ہی کا نتیجہ تھا کہ مسلم لیگ پورے ملک میں مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بن کر سامنے آئی اور ۴۶-۱۹۴۵ء میں ہونے والے انتخابات میں واضح اکثریت حاصل کی۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو آپ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔پیارے قائد نے پہلے علیحدہ ملک حاصل کرنے کے لیے بے مثال جدوجہد کی پھر نئے بننے والے اس ملک کی تعمیر وترقی اور خوش حالی کے لیے دن رات ایک کر دیا۔عمر کے آخری حصے میں اگرچہ آپ کی صحت بہت خراب رہتی تھی مگر تعمیرِ وطن کا جذبہ ہمیشہ آپ کی بیماری پر غالب رہا۔آپ نے آخری دم تک محنت سے کام کیا۔اور ایمان، اتحاد اور تنظیم کے اصول کو اپنائے رکھا۔

۱۱،ستمبر ۱۹۴۸ء بروز ہفتہ، رات نو بجے کے قریب آپ اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے۔۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء کو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کو کراچی میں دفن کیا گیا۔

علاّمہ محمد اقبالؒ

علامہ محمد اقبال، مورخہ ۹، نومبر ۱۸۷۷ء بروز جمعہ، سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم شیخ نور محمد نہایت اچھے انسان تھے۔ مذہبی اور اخلاقی پاکیزگی کی وجہ سے لوگ ان کا بہت احترام کرتے تھے اور بطور احترام اُنھیں ''میاں جی'' کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ، امام بی بی نہایت زیرک اور مُدبّرہ خاتون تھیں۔ اُنھیں سب ''بے جی'' کہہ کر پکارتے تھے۔

علامہ محمد اقبال کی دینی تعلیم کا آغاز ۴ سال ۴ ماہ کی عمر میں ہوا۔ ۱۸۸۴ء میں سات (۷) سال کی عمر میں آپ کو سکاچ مشن سکول میں پہلی جماعت میں داخل کرایا گیا۔ آپ بچپن ہی سے نہایت ذہین تھے۔ سات سال کے عرصے میں آپ نے آٹھویں تک تعلیم مکمل کرلی۔ ۱۸۹۳ء میں میٹرک کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔ آپ نے ۱۸۹۵ء میں ایف۔اے، ۱۸۹۷ء میں بی۔اے اور ۱۸۹۹ء میں ایم۔اے (فلسفہ) کا امتحان پاس کیا۔ ایم۔اے کے امتحان میں کامیابی کے باعث آپ صوبے بھر میں پہلے انعام کے حق دار ٹھہرے۔ ایم۔اے، پاس کرنے کے بعد آپ اورینٹل کالج لاہور میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ پھر گورنمنٹ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر تعینات ہوئے۔ آپ کا طریقہ تدریس نہایت اچھا تھا۔ آپ بے تکلف اور مہربان استاد تھے۔ تعلیم اور تعلم کے ساتھ ساتھ آپ شاعری بھی کیا کرتے تھے۔ آپ نہایت اچھے شاعر تھے ۱۹۰۲ء میں آپ کو ''ملک الشعرا'' کا خطاب ملا۔

۱۹۰۵ء میں آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے لندن گئے وہاں کی ''کیمبرج یونیورسٹی'' سے فلسفہ کی ڈگری لی۔ پھر جرمنی کی ''میونخ یونیورسٹی'' سے پی۔ایچ۔ڈی (Ph.D:- Doctor of Philosophy) کی ڈگری حاصل کی۔ پی۔ایچ۔ڈی تک تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے آپ کو ڈاکٹر کہتے ہیں۔ پی۔ایچ۔ڈی کرنے کے بعد آپ لندن کی ''لنکنز اِن'' سے بیرسٹری کا امتحان پاس کرکے اگست ۱۹۰۸ء میں وطن واپس آگئے۔

وطن واپسی کے بعد آپ مختصر عرصے کے لیے گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر رہے۔ اس کے بعد آپ نے ملازمت چھوڑ کر وکالت شروع کردی۔ وکالت کے ساتھ ساتھ آپ کی علمی و ادبی کاوشیں جاری رہیں۔ آپ کی اردو اور فارسی تصانیف، علم و ادب اور فلاحِ انسانی کا بیش قیمت خزانہ ہیں۔ ساری دنیا کے اہل علم اِسی بنا پر آپ کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ کی تصانیف کا ترجمہ کئی دوسری زبانوں میں ہو چکا ہے۔ آپ کی علمی و ادبی خدمات پر یکم جنوری ۱۹۲۳ء میں حکومت کی طرف سے آپ کو ''سر'' (Sir) کا خطاب دیا گیا۔ آپ کی تصانیف میں اسرارِ خودی، رموزِ بےخودی، پیامِ مشرق، بانگ درا، زبورِ عجم، جاوید نامہ، بالِ جبریل، ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز شامل ہیں۔

۱۹۳۰ء میں ڈاکٹر علاّمہ محمد اقبال نے اِلہٰ آباد میں ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انھوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا۔ اسی وجہ سے آپ کو ''نظریہ پاکستان

کا خالق کہتے ہیں۔ بعد ازاں آپ نے علم وادب اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کی خاطر مختلف ممالک کا سفر کیا۔ آپ، نومبر ۱۹۳۳ء میں وطن واپس آ گئے۔

علامہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔ آپ نے اردو اور فارسی زبان میں شاعری کی۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں ملّی جوش و جذبہ پیدا کیا۔ آپ نے ہمیشہ مسلمانوں کو آپس میں محبت، اخوت اور اتحاد سے رہنے کی تلقین کی۔ آپ اپنی قوم کو آزاد اور خود مختار قوم کی حیثیت سے دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو خودی اور خودداری کا درس دیا۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی یاد تازہ کردی اور اُنھیں عملی جدوجہد کی تلقین کی۔ آپ کے اندر مسلمان قوم کی محبت کا بے پناہ جذبہ تھا۔

عمر کے آخری حصّے میں آپ بیمار ہو گئے، کافی علاج معالجہ کرایا لیکن مکمل صحت یاب نہ ہو سکے۔ اس دوران بھی قوم کی خدمت کا جذبہ آپ کی بیماری پر غالب رہا۔ آپ دن رات محنت کے ذریعے مسلمانوں کو متحد کرنے کے لیے کوشاں رہے۔ آپ سچے مسلمان اور پکے عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ آپ ۲۱، اپریل ۱۹۳۸ء کی صبح اس دارِفانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کا مزار لاہور میں ہے۔

مولانا محمد علی جوہر

مولانا محمد علی جوہر ۱۸۷۸ء میں ریاست رام پور میں پیدا ہوئے۔ دو سال کی عمر میں آپ کے والد محترم عبدالعلی خان کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی پرورش آپ کی والدہ نے کی۔ آپ کی والدہ محترمہ بہت متقی اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ آپ کی والدہ ''بی اَمّاں'' کے نام سے مشہور ہوئیں۔

محمد علی جوہر نہایت ذہین اور محنتی طالب علم تھے۔ بچپن میں آپ کے پاس کورس کی کتابیں تک نہیں ہوا کرتی تھیں۔ امتحان کے زمانے میں دوستوں سے مانگ لیا کرتے تھے۔ پھر بھی امتیازی نمبروں سے پاس ہوا کرتے۔ لوگ انھیں رشک کی نگاہوں سے دیکھتے۔ آپ نے اِلہٰ آباد یونیورسٹی سے بی۔اے کے امتحان میں صوبے بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ آپ کے بڑے بھائی مولانا شوکت علی نے والدہ صاحبہ سے مشورے کے بعد آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے لنکنز ان کالج آکسفورڈ (لندن) بھیجا۔ لندن سے واپسی پر آپ نے ریاست رام پور میں بطورِ ایجوکیشن آفیسر کام کیا۔ بعد ازاں اپنے عہدے سے استعفا دے کر صحافت اور سیاست کے میدان میں آ گئے۔

مولانا محمد علی جوہر تحریک آزادی کے نڈر، راہنما اور بے مثل و بے باک صحافی تھے۔ آپ بااُصول سیاست دان ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجے کے خطیب اور ادیب بھی تھے۔ آپ نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے، بہت کام کیا۔ آپ نے ''کامریڈ''

اور ''ہمدرد'' اخبارات جاری کیے۔ ان اخبارات میں تحریکِ آزادی اور مسلمانوں کے حق میں مؤثر مضامین شائع کیے۔ ۱۹۱۳ء میں انگریزوں نے نہ صرف یہ اخبارات بند کردیے بلکہ پانچ سال کے لیے آپ اور آپ کے بھائی کو نظر بند کردیا۔ آپ نے اپنی جدوجہد جاری رکھی اور تحریکِ آزادی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے حقوق کے لیے بہت کام کیا۔ عالمِ اسلام میں جہاں کہیں بھی مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی ہوتی آپ صدائے حق بلند کرتے۔ آپ ایک پکے اور سچے مسلمان تھے۔ تحریکِ آزادی، تحریکِ خلافت، طرابلس، مراکش اور فلسطین کے مسلمانوں کے لیے آپ کی خدمات سنہری حروف میں لکھنے کے لائق ہیں۔

مسلمانوں کے حقوق کے لیے دن رات کام کرتے کرتے آپ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ آپ نے شدید بیماری کی حالت میں بھی لندن میں ہونے والی گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ وہاں آپ نے ہندوستان اور مسلمانوں کی آزادی کے لیے تاریخی خطاب کیا۔ گول میز کانفرنس کے دوران ۵ جنوری ۱۹۳۱ء کو آپ دنیا فانی سے رخصت ہوگئے۔ آپ کا مزار فلسطین میں ہے۔

محترمہ فاطمہ جناح

محترمہ فاطمہ جناح ۳۱، جولائی ۱۸۹۳ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ وہ قائداعظم محمد علی جناح سے قریباً ۱۷ برس چھوٹی تھیں۔ والدین کی وفات کے بعد بچپن ہی سے قائداعظم محمد علی جناح نے اُن کی پرورش کی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی۔ ۱۹۱۰ء میں آپ نے میٹرک کا امتحان ممبئی کے کانوینٹ سکول سے پاس کیا۔ میٹرک کے بعد آپ نے سینئر کیمبرج اور پھر ڈینٹل سرجن کا امتحان بھی اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔ ڈینٹل سرجن بننے کے بعد آپ نے ممبئی میں اپنا کلینک کھول لیا اور انسانیت کی خدمت اور سماجی کاموں میں مصروف ہوگئیں۔ ۱۹۲۹ء میں انھوں نے مسلمان قوم کی آزادی کی خاطر اپنے عظیم بھائی کی جدوجہد میں بھرپور ساتھ دینے کے لیے سیاسی میدان میں قدم رکھا۔ آپ قائداعظم کی معتمد ساتھی اور تحریکِ پاکستان میں ان کی معاون و مشیر رہیں اور ہر مشکل گھڑی میں اپنے بھائی کا ساتھ دیا۔

محترمہ فاطمہ جناح نے تحریکِ پاکستان کے دوران خواتین کی راہنمائی کی خواتین کو عملی سیاست میں حصہ لینے اور انھیں ایک سیاسی پلیٹ فارم پر متحد کرنے کے لیے بھی بنیادی کردار، ادا کیا۔ اُنھیں خواتین کے حلقے میں بے پناہ مقبولیت اور عزت حاصل رہی۔ قائداعظم نے تحریکِ پاکستان کے دوران خواتین کے حوالے سے تمام اُمور کی نگرانی کا فریضہ بھی اُنھیں سونپ رکھا تھا۔ تعلیمِ نسواں کے لیے بھی محترمہ فاطمہ جناح نے نہایت اہم خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے اپوا (''APWA''، آل پاکستان وومن ایسوسی ایشن) کے پلیٹ فارم سے تعلیمی خدمات کا ایک سلسلہ جاری کیا۔ وہ ''اپوا'' کی سرپرست رہیں اور ہر سطح پر انھوں نے اپنی بے مثال قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

قیامِ پاکستان کے فوراً بعد پیدا ہونے والے مسائل کے حل میں وہ عملاً شریکِ کار رہیں۔ کشمیری اور دوسرے مہاجرین کی آبادکاری میں ان کی خدمات ناقابلِ فراموش رہیں۔ محترمہ فاطمہ جناح اعلیٰ تعلیم یافتہ، نہایت دُوراندیش اور جرأت مند خاتون تھیں۔ قومی اور ملّی خدمات کے حوالے سے قوم نے اُنھیں مادرِ ملّت (قوم کی ماں) کا لقب دیا۔ وہ سچی اور پُرخلوص مسلمان تھیں۔ اعلیٰ انگریزی تعلیم و تربیت کے باوجود، وہ اسلامی تعلیمات کی سچی پیروکار تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناح ۹، جولائی ۱۹۶۷ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کا مزار کراچی میں ہے۔

وہ شمع بجھ گئی، مگر اس کے فروغ سے
دیوار و درِ وطن کے تاباں اسی طرح

مثالی طالبِ علم

مثالی طالبِ علم سے مراد، وہ طالب علم ہے جو اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کی بنا پر دوسرے طالب علموں کے لیے ایک مثال اور نمونہ ہوتا ہے۔ اگر ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمارے اندر ایک مثالی مسلمان اور مثالی طالب علم کی خوبیاں ہونا ضروری ہیں۔ آج کے طالب علم آنے والی نسلوں کے لیے نمونہ ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ محنت اور محبت کرنے والے ہوں اور احساسِ ذمّہ داری سے ملک و قوم کی خدمت کریں۔

ایک مسلمان مثالی طالب علم میں درج ذیل صفات ضرور پائی جاتی ہیں:۔

* ایک مسلمان مثالی طالب علم، وقت کا پابند ہوتا ہے۔ صبح اُٹھتا ہے، نماز پڑھتا ہے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ وہ خلوصِ نیت اور عاجزی کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔
* مثالی طالبِ علم، باکردار اور اچھے اخلاق کا مالک ہوتا ہے۔ وہ عمدہ اَخلاق اور اچھے کردار کی بدولت دوسروں کے دل میں اپنی جگہ بنالیتا ہے۔
* مثالی طالبِ علم محبِ وطن ہوتا ہے۔ اس کے قول و فعل سے ملک و قوم کی محبت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ ملک و قوم کے مفادات کو ذاتی فائدوں پر ترجیح دیتا ہے۔ سچا مسلمان ملک و قوم کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کے لیے تیار رہتا ہے۔
* مثالی طالبِ علم صفائی پسند ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف خود صاف ستھرا رہتا ہے بلکہ اپنے گرد و پیش کا ماحول بھی صاف رکھتا ہے۔
* مثالی طالبِ علم اپنے حقوق و فرائض میں توازن رکھتا ہے۔ وہ معاشرتی اقدار کا احترام کرتا ہے اور ملکی قوانین پر سختی سے عمل کرتا ہے۔

- مثالی طالبِ علم اچھا انسان، اچھی اولاد، اچھا ہمسایہ اور اچھا شہری ہوتا ہے۔ وہ بزرگوں اور اساتذہ کا احترام کرتا ہے۔ چھوٹوں پر شفقت کرتا ہے اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔
- ذہنی جسمانی صحت کے لیے کھیل کود بہت ضروری ہے۔ مثالی طالب علم کھیل کود اور، ورزش میں حصہ لیتا ہے۔
- مثالی طالبِ علم خود غرض اور لالچی نہیں ہوتا بلکہ اس کے اندر ایثار اور قربانی کا جذبہ ہوتا ہے۔
- مثالی طالبِ علم محفل کے آداب سے خوب واقف ہوتا ہے۔ دوسروں کی بات نہیں کاٹتا اور اپنی باری پر بولتا ہے۔
- مثالی طالبِ علم کھانے کے آداب سے بھی واقفیت رکھتا ہے۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتا ہے۔ کھانا، اپنے سامنے سے کھاتا ہے۔ جب تک بھوک نہ ہو، نہیں کھاتا اور اَبھی بھوک باقی ہو تو کھانا چھوڑ دیتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ منہ صاف کرکے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے۔
- مثالی طالبِ علم، غرور، تکبّر، مکروفریب اور غیبت جیسی بُری عادات سے خود بھی بچتا ہے اور دوسروں کو تلقین بھی کرتا ہے۔
- مثالی طالبِ علم وعدے کا پابند، ہمیشہ سچ بولنے والا، دیانت دار اور ایماندار ہوتا ہے۔
- مثالی طالبِ علم نظم وضبط کا پاس رکھتا ہے اور ملک وقوم کی خوشحالی اور سربلندی کے لیے دل وجان سے محنت کرتا ہے۔
- مثالی طالبِ علم فضول خرچی نہیں کرتا اور کنجوسی بھی نہیں کرتا بلکہ اعتدال اور میانہ روی کا رستہ اختیار کرتا ہے۔
- مثالی طالبِ علم نہ صرف خود اچھی عادات اپناتا ہے بلکہ دوسروں کو اچھے طریقے سے تلقین بھی کرتا ہے۔

امتِ مسلمہ کا اتحاد / اسلامی وحدت / اتحاد بین المسلمین

اتحاد کے معنی ہیں:۔ یگانگت، دوستی، محبت، ایکا۔ اتحاد قوت اور طاقت کا ذریعہ ہے اور انتشار، کمزوری اور زوال کا پیش خیمہ ہے۔ قوموں کی تعمیر وترقی، خوشحالی اور استحکام کا دارومدار، اتحاد پر ہے۔ متحد قوم کو، کوئی بھی دشمن مغلوب نہیں کرسکتا، جبکہ منتشر قوم کو دشمن آسانی سے زیر کرلیتا ہے۔ مسلمان قوم دنیا کی واحد قوم ہے جو ایک کلمے سے بندھی ہوئی ہے۔ ایک خدا، ایک رسول ﷺ اور ایک کتاب کے ماننے والوں کو ہمیشہ سے ایک قوم بننے کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں مسلمانوں کے اتحاد اور یکجہتی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

''وَاعْتَصِمُوْ بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعاً وَّ لَا تَفَرَّقُوْا''

ترجمہ: ''اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو''

ایک اور موقع پر فرمایا: ''اِنَّمَا الْمُؤمِنُونَ اِخْوَۃٌ'' ترجمہ:۔''بے شک مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں''۔اسی طرح پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے بھی امتِ مسلمہ کے اتحاد پر بہت زور دیا۔حدیث پاک میں ارشاد ہے:۔ترجمہ:۔''امت مسلمہ کی مثال ایک جسم کی سی ہے اگر جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم، بے چین ہو جاتا ہے''۔ایک اور حدیث مبارکہ ہے:۔ ترجمہ:۔''اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے''۔

درج بالا قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے اتحاد اور اتفاق کی اہمیت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے ان کے علاوہ دیگر کئی آیاتِ کریمہ اور احادیث میں امتِ مسلمہ کو اتحاد کی تلقین کی گئی ہے۔دراصل اسلام دین ہی امن، اخوت اور اتفاق کا ہے۔تمام اسلامی عبادات سے بھی ہمیں اتحاد کا واضح درس ملتا ہے۔نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج؛ اجتماعیت، اتحاد، یگانگت، اخوت اور بھائی چارے کی عملی مثالیں ہیں۔

آج امتِ مسلمہ مختلف مصائب اور مسائل کا، شکار ہے۔ملتِ اسلامیہ کو درپیش تمام مسائل کا حل صرف اور صرف اتحاد میں ہے۔امتِ مسلمہ کی بدقسمتی یہ ہے کہ وہ انتشار کا شکار ہو چکی ہے۔اس میں وہ اتحاد اور اتفاق نہیں جس کا درس ہمارے دین نے دیا ہے۔پہلی جنگ عظیم کے بعد سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کی وحدت کو پہنچا اور ان کی فوجی، معاشی اور سیاسی طاقت کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔اس صورت حال میں مسلمانوں کے اتحاد کی آوازیں بلند ہونے لگیں چنانچہ مسلمان مفکرین نے عالم اسلام کی فلاح و بہبود اور درپیش مسائل کے حل کے لیے ''تنظیم عالم اسلامی'' (OIC) کی بنیاد رکھی لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں کی باہمی نااتفاقی نے عالم اسلام کو ملی وحدت کی منزل تک نہیں پہنچنے دیا۔یوں ''مؤتمر عالم اسلامی'' اور ''تنظیم عالم اسلامی'' جیسے ادارے بھی غیر مؤثر ثابت ہوئے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ عالم اسلام اگر متحد ہو جائے تو وہ ایک ایسی عظیم قوت کی صورت میں ابھر سکتا ہے جس کا مقابلہ پورا عالم کفر مل کر بھی نہیں کر سکتا۔اپنی بقا اور عالم اسلام کی سربلندی کے لیے ہمارے پاس یہی ایک راستہ ہے کہ اپنے باہمی اختلافات کو ختم کر کے ملت اسلامیہ کے دشمنوں کے خلاف متحد ہو کر ایک ایسی سیسہ پلائی دیوار بن جائیں جس سے ٹکرا کر ہر دشمن پاش پاش ہو جائے۔

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا ؎
نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی

سائنس کے کرشمے / سائنسی ایجادات کے فائدے اور نقصانات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر، اسے بے پناہ صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ اس کو تحقیق اور تجسس کا مادہ ؤدیعت کر کے کائنات میں غور و فکر کرنے کی دعوت بھی دی ہے۔ اسی فطری ذوقِ جستجو کی بدولت انسان نے اتنی ترقی کی ہے کہ اس کے کارناموں پر حیرت ہوتی ہے۔ سائنس، علم ہی کا ایک شعبہ ہے۔ سائنسی ترقی کی بدولت انسانی زندگی میں بے پناہ سہولتوں اور آسائشوں کا اضافہ ہوا ہے۔ انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں سائنسی ایجادات کے فوائد کا اندازہ درج ذیل باتوں سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے:۔

* سائنسی ایجادات کی بدولت حصولِ علم آسان ہوگیا ہے۔ کتابیں وسیع پیمانے پر چھپتی ہیں۔ علوم و فنون کی اشاعت میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ دنیا بھر کے اہلِ علم کی قدیم اور جدید تحقیقی اور علمی و ادبی کاوشیں، نت نئی ایجادات کے بارے میں معلومات انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ جہاں سے طالب علم اپنی علمی پیاس بجھا سکتے ہیں۔
* سائنسی ترقی نے انسان کا دوسرے انسانوں سے رابطہ رکھنا انتہائی سستا اور آسان بنا دیا ہے۔ موبائل فون، ای میل، فیکس اور سماجی رابطے کی دوسری ایپلی کیشنز (فیس بک، ٹویٹر وغیرہ) کی مدد سے آپ دنیا میں کہیں بھی، کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ رابطہ کر کے حالات و واقعات سے مکمل آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔
* سائنسی ایجادات نے صنعت اور زراعت کے میدان میں بھی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ نئی تحقیقات، مشینوں اور جدید آلات کی بدولت پیداوار میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے اور معیار میں بھی بہتری آئی ہے۔
* طِب کے شعبے میں سائنسی ایجادات نے اور بھی حیران کن فتوحات حاصل کی ہیں۔ علاج معالجے کے نئے نئے طریقے دریافت ہو رہے ہیں۔ لاعلاج سمجھے جانے والے امراض کا مکمل اور مؤثر علاج ممکن ہوا ہے، جس کی بدولت مایوس مریض شفایاب ہو رہے ہیں۔
* سائنسی ایجادات کی بدولت انسانی تفریح کے تقریباً تمام اسباب موجود ہیں۔ کمپیوٹر اور موبائل فون کے نت نئے فنکشنز، ٹیلی وژن، انٹرنیٹ، کیبل، ڈش وغیرہ کی بدولت ہم ساری دنیا کے تفریحی پروگرام اور کھیلوں کی براہ راست نشریات گھر بیٹھے دیکھ سکتے ہیں۔
* سائنس کی بدولت ذرائع آمد و رفت میں بھی انقلاب برپا ہوا ہے۔ برق رفتار ریل گاڑیاں، کاریں، ہیلی کاپٹر اور ہوائی جہازوں کی بدولت قومی، بین الاقوامی اور بین البرِّ اعظمی سفر انتہائی آسان اور آرام دہ ہوگیا ہے۔
* سائنسی ایجادات کی بدولت انسان نے تسخیرِ کائنات کے کئی مراحل طے کیے ہیں۔ چاند پر قدم رکھنے کے بعد دوسرے سیاروں پر بھی تحقیقی پیش رفت کی ہے۔ علاوہ ازیں آندھی، سمندری طوفان، زلزلہ، سیلاب اور موسموں کی پیش گوئی ممکن ہوئی ہے۔

* گھریلو سہولیات اور آسائشیں مہیا کرنے کے سلسلے میں بھی سائنسی ایجادات کے کمالات، لاجواب ہیں۔ کھانا پکانے کپڑے دھونے، کپڑے خشک کرنے، سلائی کرنے اور گھر کے دیگر کام کاج کرنے کی مشینیں ایجاد ہو چکی ہیں۔
* سائنس نے انسان کو غیر معمولی طور پر طاقت ور بنا دیا ہے۔ دشمن کی طاقت کو نیست و نابود کرنے کے لیے میزائل، ٹینک آبدوزیں، بغیر پائلٹ کے (ڈرون) جہاز، لیزر مشین گن، اور ایٹمی ہتھیار تیار کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے برے اثرات سے بچنے کے لیے ضروری سامان میسّر ہے۔

سائنسی ایجادات کے نقصانات

ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مروّت کو کچل دیتے ہیں آلات

جدید دور، سائنسی ایجادات کا دور ہے۔ جس قدر ایجادات پچھلی ایک آدھ صدی کے زمانے میں ہوئی ہیں اتنی ایجادات پچھلی تمام صدیوں میں مل کر بھی نہیں ہوئیں۔ سائنسی ایجادات نے جہاں انسانی زندگی پر مثبت اثرات مرتب کیے ہیں وُہیں ان کے منفی اثرات اور نقصانات سے انکار بھی ممکن نہیں۔ سائنسی ایجادات کے نقصانات اور منفی اثرات کا اندازہ درج ذیل نکات سے لگایا جا سکتا ہے:۔

* سائنسی ایجادات کی بدولت انسان میں تساہل پسندی زیادہ ہو گئی ہے، وہ محنت اور مشقت سے جی چُراتا ہے جس کے باعث اس میں کام چوری اور نکما پن جیسے اوصاف پیدا ہو گئے ہیں۔
* موبائل فون، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر فضول اور غیر اخلاقی سرگرمیوں میں مصروف رہنے کی وجہ سے انسان کے حصول علم کے جذبے پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔
* جدید سائنسی ایجادات کی بدولت انسانوں کی جگہ مشینوں نے لے لی ہے جس کی وجہ سے بے روزگاری میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔
* میسّر آسائشوں اور جدید تفریحی مواد میں مصروفیت کے باعث لوگوں میں باہمی میل جول کم ہو گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کے درمیان محبت، بھائی چارے اور اتحاد میں کمی واقع ہوئی ہے۔
* کارخانوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والے زہریلے مادے ہوا، مٹی اور پانی کو آلودہ کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے انسان کو عجیب و غریب بیماریوں اور مسائل کا سامنا ہے۔
* شور کی آلودگی انسان کے اعصاب، ذہن اور جسم پر انتہائی بُرے اثرات مرتب کرتی ہے جس سے بردباری، متانت اور

تحمل کی قوت ختم ہوجاتی ہے اور کئی طرح کے نفسیاتی عوارض جنم لیتے ہیں۔

* سائنسی ترقی کی بدولت ایسے مہلک ہتھیار ایجاد ہوئے ہیں کہ پل بھر میں سیکڑوں میلوں پر محیط علاقے سے زندگی کے آثار ختم ہو سکتے ہیں۔
* آسائشوں میں گھر جانے اور فضولیات میں مصروف رہنے کی وجہ سے انسان اپنے مذہب سے دُور ہوتا جا رہا ہے۔
* سائنسی ایجادات نے انسان کی اخلاقی اقدار پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ انٹرنیٹ پر غیر اخلاقی اور فحش مواد دیکھنے کی وجہ سے لوگوں میں عیاری، مکاری، دھوکہ دہی اور نفس پرستی عام ہوگئی ہے، اس کے علاوہ مغربی تہذیب و تمدن کی پیروی سے ہماری نوجوان نسل اپنی تہذیب و تمدن سے بے بہرہ ہو رہی ہے۔
* پُرتعیش اور پُرآسائش زندگی گزارنے اور راتوں رات امیر بننے کے لیے لوگ ناجائز ذرائع آمدن کو اپناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں رشوت ستانی، ڈاکہ زنی اور کرپشن عام ہوگئی ہے۔

سائنس اور سائنسی ایجادات بذاتِ خود نقصان دہ نہیں لیکن اِن کا منفی اور غلط استعمال تباہی اور بربادی کا باعث ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سائنسی ایجادات کو پُرامن مقاصد، تعمیر و ترقی اور خوشحالی کے لیے استعمال کیا جائے۔

وقت کی پابندی

وقت ایک قیمتی اور انمول خزانہ ہے۔ یہ کبھی کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ اس سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے، اس کی پابندی ضروری ہے۔ وقت کی پابندی انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اَفراد اور اَقوام کی ترقی کا انحصار پابندی وقت پر ہے۔ پُرعزم اور باہمت افراد، وقت کی قدر و قیمت سمجھتے ہیں اور اپنی زندگی کا کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں کرتے۔ وقت کی قدر اور اَہمیت کو نہ سمجھنے والے زندگی میں کامیابیاں حاصل نہیں کر پاتے اور اُنھیں ہمیشہ پچھتانا پڑتا ہے۔

پورا نظامِ کائنات، ہمیں وقت کی پابندی کا درس دیتا ہے۔ وقتِ مقررہ پر دن، رات کا آنا، جانا، موسموں کی تبدیلی، چاند ستاروں، اور سورج کا طلوع اور غروب ہونا، فصلوں کا کاشت کرنا اور پک کر تیار ہونا، یہ ایسی نشانیاں ہیں جن سے انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ وقت کی پابندی ایک سنہرا اُصول ہے۔ اس اصول پر عمل کرنے والے زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ہوتے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبے میں وقت کی پابندی ضروری ہے۔ دنیا کا کوئی بھی شخص، خواہ وہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو، جب تک وقت کا پابند نہیں ہوگا اسے کامیابی نصیب نہیں ہوگی۔

ایک طالب علم کے لیے وقت کی پابندی ضروری ہے۔ اگر وہ صبح سویرے نہ اُٹھے، وقتِ مقررہ پر سکول نہ جائے، گھر کا کام باقاعدگی

سے نہ کرے، اس کے کھانے پینے اور کھیلنے کے اوقات مقرر نہ ہوں تو یقیناً، نہ تو اس کی صحت ہی بہتر ہوگی اور نہ امتحان ہی میں کامیاب ہوگا۔ اسی طرح مسافر اگر وقت پر روانہ نہیں ہوگا تو منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لیے اسے دیر ہو جائے گی۔ مزدور یا ملازمت پیشہ انسان اگر وقت کی پابندی نہیں کرے گا تو اپنے فرائض سے غافل ہو جائے گا۔ ڈیوٹی سے غفلت کی بنا پر اس کی کمائی میں حرام پیسہ شامل ہوگا اور اسے ملازمت سے بھی ہاتھ دھونا پڑ سکتا ہے۔ کسان، تاجر اور صنعت کار اگر وقت کی پابندی کریں گے تب ہی انھیں کامیابی نصیب ہوگی اور پیداوار میں اضافہ ہو سکے گا۔

اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس کا کوئی بھی حکم فطرت سے ہٹ کر نہیں اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے انسان کبھی خسارے میں نہیں رہ سکتا۔ اگر غور کیا جائے تو ارکانِ اسلام اور تمام اسلامی عبادات بھی ہمیں وقت کی پابندی سکھاتی ہیں۔ نماز وقت مقررہ پر ادا کی جاتی ہے۔ فرض روزے مقرر کردہ مہینے میں رکھے جاتے ہیں۔ حج کرنے کے ایام مقرر ہیں۔ اس کے علاوہ عبادات کے لیے ایسی ساعتیں بتائی گئی ہیں جن میں عبادت کے فضائل زیادہ ہیں۔ اگر وقت کی پابندی نہ کی جائے تو انسان ان تمام برکات سے محروم رہ جاتا ہے جو، اسے وقت کی پابندی کرنے سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

معاشرے میں باعزت اور بلند مقام حاصل کرنے کے لیے وقت کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔ وقت پر دوسروں کے غم اور خوشیوں میں شرکت نہ کرنے والوں کو کوئی قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اگر انسان وقت کی پابندی کا عہد کر لے تو ہر کامیابی کی راہ آسان ہو سکتی ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جن افراد اور اقوام نے وقت ضائع نہیں کیا، کامیابیوں نے ان کے قدم چومے اور وہ دنیا کے لیے مثال بن گئے۔ اگر ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اس کے لیے وقت کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔

وطن کی محبت

وطن سے مراد وہ سرزمین ہے جہاں انسان پیدا ہوتا ہے، اپنا بچپن اور جوانی گزارتا ہے، اپنی زندگی آزادی سے بسر کرتا ہے۔ جہاں اس کے والدین، رشتہ دار اور دوست احباب رہتے ہیں۔ انسان جس جگہ اور معاشرے میں پروان چڑھتا ہے، اُسے اس جگہ سے فطری طور پر محبت اور جذباتی لگاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی جذباتی لگاؤ اور پُرخلوص تعلق کو وطن کی محبت کہتے ہیں۔ وطن کی محبت کا جذبہ، ایک باوقار اور مقدس جذبہ ہے۔ انسان کو وطن سے باہر زندگی کی ہر سہولت تو میسر ہو سکتی ہے لیکن وہ اپنائیت اور سکون میسّر نہیں ہو سکتا، جو اپنے وطن کی فضاؤں میں حاصل ہوتا ہے۔

وطن کی محبت ایک فطری جذبہ ہے، جو، ہر ذی روح میں پایا جاتا ہے۔ جس دل میں اپنے وطن کی محبت نہ ہو، وہ بے حس اور

مردہ ہے۔ وطن کی محبت کا جذبہ انسان کے دل میں بے پناہ جوش اور ولولہ پیدا کرتا ہے اسی جذبے کے تحت انسان وطن کی ترقی اور خوشحالی کے لیے سخت جدوجہد کرتا ہے اور بوقتِ ضرورت اپنے وطن کی حفاظت اور بقا کے لیے جان کی بازی لگا دیتا ہے۔ وہ اپنی جان تو قربان کر دیتا ہے لیکن اپنے وطن کی آبرو پر آنچ نہیں آنے دیتا۔ وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو وطن پر اپنی جان نچھاور کر دیتے ہیں۔ ان کا نام تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور آنے والی نسلیں ان کے عظیم کارناموں پر فخر کرتی ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ وطن پہ فدا ہے جو انسان ہے
کہ حب وطن، جزوایمان ہے

پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے۔ یہ اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا۔ قیامِ پاکستان کا مقصد یہ تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کے وجود کا تحفظ ہو سکے۔ یہ اسلام کا قلعہ ہے۔ ہمارے اسلاف جذبہ حب الوطنی سے سرشار تھے۔ اُنھوں نے اپنے وطن کی آزادی کے لیے اپنا تن، من، دھن، عزت و آبرو، سب کچھ قربان کر دیا۔ اسی وجہ سے ان کے نام تاریخ کے صفحات پر آج بھی جگمگا رہے ہیں۔

پاکستان سے ہماری محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اس کی تعمیر و ترقی اور خوشحالی کے لیے دن رات ایک کر دیں۔ یہاں امن، محبت، اخوت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو۔ انفرادی اور اجتماعی مقاصد کی تکمیل ہو۔ اجتماعی مفادات کو ذاتی مفادات پر ترجیح دی جائے اور ایثار و قربانی کا جذبہ پروان چڑھے۔ صوبائیت، فرقہ پرستی اور نسل پرستی جیسے گھناؤنے، خیالات اور منفی جذبات کا خاتمہ کیا جائے۔ ہمیں اپنے اہل وطن کے دکھ درد کا صحیح احساس ہو۔ ہم دوسروں کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھیں اور ان کے دکھ، درد کو اپنا دکھ، درد جانیں۔ ہمارا تعلق زندگی کے جس شعبے سے ہو، ہم اپنی پوری قوت، لگن، ایمانداری اور جذبہ حب الوطنی کے تحت وطن کی تعمیر و ترقی کے لیے اپنا فعال اور مؤثر کردار ادا کریں۔

؎ نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن
سہانا ہے، سُندر ہے، سارا وطن ہمارا وطن پیارا پیارا وطن

کمپیوٹر کی اہمیّت اور فوائد

بلاشبہ انسانی ترقی کا راز علم و عمل پر ہے۔ انسان نے سائنس کا علم سیکھا، جستجو اور تحقیق کی بدولت شعور کی منزلیں طے کیں۔ موجودہ ترقی کی صورت یہ ہے کہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی بدولت دنیا کے ایک کونے میں بیٹھا انسان دوسرے کونے میں بیٹھے انسان سے نہ صرف باخبر رہتا ہے بلکہ اُسے بولتا اور چلتا پھرتا دیکھ سکتا ہے۔

کمپیوٹر، بیسویں صدی کی ایک اہم ترین ایجاد ہے۔ کمپیوٹر کے کام کرنے کی رفتار انسان کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ تیز ہے۔ یہ کام کو انتہائی سُرعت اور درستی سے انجام دیتا ہے۔ اس کی یادداشت کے حصے میں ناقابلِ یقین حد تک مواد (Data) محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ بوقت ضرورت، کمپیوٹر اپنی یادداشت کے ذخیرے میں سے مطلوبہ مواد چند لمحات کے وقفے سے سکرین پر پیش کر دیتا ہے۔

کمپیوٹر ایک عظیم سائنسی ایجاد ہے۔ کمپیوٹر نے انسانی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ کمپیوٹر سے ایسے کام لیے جا رہے ہیں جن کا تصور بھی انسانی تاریخ میں نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آج کمپیوٹر کا استعمال زندگی کے تمام شعبوں میں عام ہے۔ تعلیم کا شعبہ ہو یا طِب کا، تجارت کا شعبہ ہو یا صنعت کا، زراعت کا شعبہ ہو یا مواصلات کا، ملکی دفاع کا شعبہ ہو یا خلائی تحقیق کا شعبہ؛ کمپیوٹر کا استعمال زندگی کے ہر شعبے میں نظر آتا ہے۔ کمپیوٹر تمام دفاتر کا نظام چلانے کے لیے بنیادی ضرورت بن چکا ہے۔ دفاتر کا نظام کمپیوٹرائزڈ ہونے کی وجہ سے افراد کی کارکردگی اور کام کے معیار میں بہتری آنے کے ساتھ کرپشن میں بھی کمی واقع ہوئی ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں نظام کو بہترین بنانے کے لیے ایسے سیکڑوں کمپیوٹر سوفٹ ویئر (Software) تیار کر لیے گئے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جیسے:۔ چند سیکنڈ میں کسی متن کا ترجمہ دوسری زبانوں میں ہو سکتا ہے۔ ہزاروں میل دور بیٹھ کر آپ کسی دوسرے کے کمپیوٹر کو استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ذرائع مواصلات اور ابلاغ کے سوفٹ ویئر، انٹرنیٹ سے متعلقہ سوفٹ ویئر، ساکن اور متحرک تصاویر کی ایڈیٹنگ کے سوفٹ ویئر اور شناخت سے متعلقہ سوفٹ ویئرز وغیرہ۔ غرض زندگی کے ہر شعبے اور ہر دفتر کا نظام چلانے کے لیے ایسے ہی حیران کن سوفٹ ویئر تیار کیے گئے ہیں۔

دفاتر کا نظام چلانے کے لیے کمپیوٹر کی اپنی مسلمہ حیثیت ہے۔ کمپیوٹر کی مدد سے حساب کتاب اور دیگر ریکارڈ تیار کرنا اور محفوظ کرنا انتہائی آسان ہے۔ اسی طرح ریکارڈ کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی بھی انتہائی آسان ہو گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے فلیش میموری (Flash Memory) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جو یو۔ایس۔بی۔ پورٹ (USB: Universal Serial Bus Port) کے ذریعے کمپیوٹر کے ساتھ منسلک کی جاتی ہے۔

کمپیوٹر کی جدید ترین اور مختصر شدہ شکل لیپ ٹاپ (Laptop) ہے۔ آپ سفر اور حضر میں لیپ ٹاپ اپنے ساتھ رکھ کر اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

حصول علم کے سلسلے میں کمپیوٹر بہت معاون ہے۔ اس کی یادداشت میں لاکھوں کی تعداد میں کتابیں محفوظ رکھنے کی اہلیت ہوتی ہے۔ کمپیوٹر انٹرنیٹ کے ذریعے، دنیا بھر کی لائبریریوں تک انسان کی رسائی ممکن ہے۔ آپ گھر بیٹھے دنیا بھر کے اہلِ علم کی قدیم اور جدید تحقیقی اور علمی و ادبی کاوشوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر حصول تعلیم کے سلسلے میں تمام جماعتوں کا

حصولِ تعلیم اور تعلیمی جانچ سے متعلقہ وسیع مواد میسر ہوتا ہے۔

طب کے شعبے میں کمپیوٹر کے استعمال سے نا قابل یقین حد تک ترقی ہوئی ہے۔علاج معالجے کے سلسلے میں ہر قسم کے طبّی معائنے کمپیوٹرائزڈ مشینوں کی مدد سے کیے جاتے ہیں۔صنعت،تجارت اور زراعت کے میدان میں کمپیوٹر کی مدد سے چلنے والی مشینوں نے انقلاب برپا کر دیا ہے۔اس سے کام میں بہت آسانی ہوئی ہے۔معیار میں بہتری کے ساتھ پیداوار میں بھی بہت اضافہ ہوا ہے۔ ملکی دفاع کو نا قابلِ تسخیر بنانے کے لیے بھی کمپیوٹر کے کمالات قابل تحسین و آفرین ہیں۔کمپیوٹر کی مدد سے کنٹرول ہونے والے آلات اور خود کار ہتھیاروں کا نظام پل بھر میں دشمن کو نیست و نابود کر سکتا ہے۔

مذہبی حوالے سے کمپیوٹر میں وسیع مواد میسّر ہو سکتا ہے۔کمپیوٹر کے ذریعے آپ،قرآن پاک،احادیث مبارکہ اور فقہ کی تمام کتابیں مختلف زبانوں کے ترجمے کے ساتھ پڑھ کر استفادہ کر سکتے ہیں۔اس کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علماءِ کرام کی تصانیف ،آڈیو،وڈیو تقاریر اور حمد و نعت،سن کر اور دیکھ کر اپنے دلوں کو منوّر کر سکتے ہیں۔

کمپیوٹر نے انسانی تفریح کے تمام اَسباب بھی مہیا کیے ہیں۔آپ کے پاس فارغ اوقات میں اپنی پسند کا میوزک سننے کے لیے آڈیو،ویڈیو سہولت میسّر ہے۔اس کے علاوہ آپ کمپیوٹر کے ذریعے مختلف اقسام کی دلچسپ کھیلیں بھی کھیل سکتے ہیں۔

الغرض،کمپیوٹر ایک دلچسپ و عجیب اور اہم ترین ایجاد ہے۔اس نے انسانی زندگی میں بے پناہ سہولیات فراہم کی ہیں۔ اپنی خوبیوں کے باعث یہ زندگی کے تمام شعبوں کی ضرورت بن چکا ہے۔اس کو پُر امن اور تعمیری مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے تو روئے زمین،امن،اخوت اور بھائی چارے کا نمونہ بن سکتی ہے۔

محنت کی عظمت

اس حقیقت سے کسی ذی شعور کو انکار نہیں کہ ہر کامیابی کا راز محنت ہی میں پوشیدہ ہے۔محنت سے انسان کا وقار بلند ہوتا ہے۔محنت کامیابی کی ضمانت ہے۔روزِ اوّل سے انسان نے جو ترقی کی ہے وہ اُس کی محنت ہی کا نتیجہ ہے۔دنیا ایک عمل گاہ ہے۔ چاہے زندگی کا کوئی بھی میدان ہو،اس میں کامیابی کے لیے محنت درکار ہوتی ہے۔خلوص نیت سے کی گئی محنت کا پھل انسان کو ضرور ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا ہے :۔''لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی'' (القرآن) ترجمہ:۔''انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے محنت کی''۔

دنیا میں اُنہی افراد اور اقوام نے ترقی کی ہے اور بلند مقام پایا ہے؛ جنہوں نے محنت کو اپنا شعار بنالیا۔محنت کے بغیر کسی کو

نہ عزت ملی نہ مرتبہ بلکہ پیٹ بھرنے کے لیے روٹی کا لقمہ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے محنت کی بہت تاکید فرمائی اور زندگی کے ہر شعبے میں محنت و مشقت کا عملی نمونہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ ''اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ'' (الحدیث) ترجمہ۔: ''محنت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے''۔ یہ محنت اور مشقت ہی کا عملی نمونہ اور نتیجہ تھا کہ اسلام چند برسوں میں پورے عرب بلکہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔

دنیا میں جتنے اشخاص نے بھی بلند مقام و مرتبہ پایا وہ محنت کر کے اور بے شمار سختیاں جھیل کر اس قابل ہوئے کہ انھیں عزت و عظمت اور ناموری نصیب ہوئی۔ محنت اتنا قیمتی وصف ہے کہ جس نے اسے اختیار کیا، اُسے عزّت اور بلند مقام ملا۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو، اس میں کامیابی کی صرف اور صرف ایک راہ ہے اور وہ ہے محنت۔ محنت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ کسان ہو یا مزدور، صنعت کار ہو یا تاجر، دکاندار ہو یا ملازمت پیشہ، کھلاڑی ہو یا پھر طالب علم۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی انسان محنت کے بغیر کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ الطاف حسین حالی نے کیا خُوب کہا ہے:۔

؎ مشقت کی ذلت جنھوں نے اٹھائی   جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی
کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی   فضیلت، نہ عزت نہ فرماں روائی

آج کے جدید سائنسی دور کی نت نئی ایجادات نے انسان کی زندگی میں بے پناہ آسائشیں اور سہولتیں مہیا کی ہیں۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی بدولت دنیا ''گلوبل ویلج'' (Global Village) بن گئی ہے۔ ملکی دفاع، زراعت، تعلیم، تجارت اور زندگی کے دیگر تمام شعبوں میں ناقابلِ یقین حد تک ترقی ہوگئی ہے۔ یہ سب چیزیں لمحہ بھر میں نہیں بلکہ سالہا سال کی محنت سے موجودہ حالت میں ہیں۔ انسان کی شب و روز محنت سے اُسے زندگی کے ہر شعبے میں ترقی ملی ہے۔

افراد اور اقوام جب تک محنت و مشقت پر آمادہ رہیں گے ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی عروج پاتی رہے گی۔ محنت کی عظمت ہی سے وہ دنیا کے دوسرے تمام افراد اور اقوام میں منفرد اور بلند مقام حاصل کریں گے۔

؎ محنت، میدانوں کا سونا، چاندی ہے کہساروں پر
محنت، ہی سے آج بشر کا ہاتھ ہے چاند ستاروں پر

قومی پرچم اور اس کے آداب

کسی بھی ملک کا قومی پرچم اس کی پہچان اور شناخت ہوتا ہے۔ یوں تو پرچم کپڑے کا ایک ٹکڑا ہی ہوتا ہے مگر جب یہ کپڑا قومی پرچم کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو یہ ملک کی عزت اور وقار کی علامت بن جاتا ہے۔ زندہ قومیں اپنے قومی پرچم کا احترام کرتی ہیں اور اس کی حرمت کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کے لیے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ پاکستان کا قومی پرچم صرف ہماری پہچان ہی نہیں بلکہ یہ ہمارے اسلاف کی عظیم جدوجہد اور بے مثال قربانیوں کا مظہر بھی ہے۔ یہ ہماری آزادی، خودمختاری اور یکجہتی کی علامت ہے۔

پاکستان کا قومی پرچم دو رنگوں پر مشتمل ہے۔ اس میں سبز اور سفید رنگ شامل ہیں۔ یہ پرچم مستطیل شکل میں ہے۔ اس کا سبز حصہ تین چوتھائی جبکہ سفید حصہ ایک چوتھائی ہے۔ سبز رنگ، پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کی آزادی اور حقوق و فرائض کی نمائندگی کرتا ہے جب کہ سفید رنگ پاکستان میں موجود اقلیتوں کی آزادی اور حقوق و فرائض کو ظاہر کرتا ہے۔ ہمارے پیارے پرچم میں ایک ہلال اور پانچ کونوں والا ستارہ بنا ہوا ہے۔ ہلال، پاکستان کی ترقی و خوشحالی کی علامت ہے۔ یعنی جس طرح ہلال بڑھتے بڑھتے پورا چاند بن جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا وطن بھی ترقی کے راستے پر گامزن رہے گا۔ پانچ کونوں والا ستارہ، اسلام کے پانچ بنیادی ارکان (کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج) کی علامت ہے۔

ہمارے قومی پرچم کا ڈیزائن محترم امیر الدین قِدوائی نے تیار کیا۔ ۱۱، اگست ۱۹۴۷ء کو دستور ساز اسمبلی سے منظور ہونے کے بعد یہ سبز ہلالی پرچم پہلی بار ۱۴، اگست ۱۹۴۷ء کو کراچی میں لہرایا گیا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی کو پہلی بار پاکستان کا قومی پرچم لہرانے کا اعزاز حاصل ہوا۔

قومی پرچم کے آداب

قومی پرچم کا ادب و احترام ملک کے ہر فرد پر فرض ہے۔ اس کی بے حرمتی ناقابلِ معافی جرم ہے۔ ہر پاکستانی کو قومی پرچم کے درج ذیل آداب پر سختی سے عمل کرنا چاہیے:۔

* قومی پرچم ہمیشہ سیدھا لہرائیں اور یہ خیال رکھیں کہ بانس کے ساتھ پرچم کا سفید رنگ والا حصہ آئے۔
* قومی پرچم کو طلوعِ آفتاب کے بعد لہرانا چاہیے اور غروبِ آفتاب سے پہلے اتار لینا چاہیے۔
* جب قومی پرچم لہرایا جا رہا ہو تو باادب کھڑے ہونا چاہیے۔
* قومی پرچم اتارتے وقت آہستہ آہستہ اتارا جائے اور جب اتنا نیچے آ جائے کہ اسے ہاتھ سے پکڑا جا سکے، تو اسے ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے۔
* قومی پرچم اتارنے کے بعد اسے تہہ کر کے پُروقار طریقے سے رکھا جائے۔

* اس بات کا خیال رکھا جائے کہ قومی پرچم زمین کو نہ چھوئے۔
* قومی پرچم کو پاؤں، جوتوں اور کسی بھی گندی چیز سے بچانا ضروری ہے۔
* جب اپنے ملک میں کئی ملکوں کے پرچم ایک ساتھ لہرائے جائیں تو قومی پرچم، سب پرچموں کے درمیان میں لہرایا جائے اور کوئی بھی پرچم، پاکستان کے قومی پرچم سے اونچا نہ لہرایا جائے۔
* اگر کسی ادارے یا پارٹی کے پرچم کو قومی پرچم کے ساتھ لہرایا جائے تو قومی پرچم لازماً اونچا رکھا جائے۔
* اپنے قومی پرچم کو جب دوسرے پرچموں کے ساتھ لہرانا ہو تو سب سے پہلے قومی پرچم لہرایا جائے اور اُتارتے وقت سب پرچموں کے بعد قومی پرچم اُتارا جائے۔
* قومی پرچم پر نہ کوئی لفظ لکھا جائے اور نہ کوئی تصویر ہی بنائی جائے۔
* کسی بھی ملک کے قومی پرچم کو جلانا، اس ملک اور قوم کی توہین ہے اگر کسی کپڑے، کاغذ یا کسی اور چیز پر قومی پرچم بنا ہوا ہو تو اسے بھی جلانا نہیں چاہیے۔

صحت اور صفائی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جن نعمتوں سے مالا مال کیا ہے ان میں سے ایک عظیم نعمت، صحت ہے۔ صحت انسان کے لیے دنیا کی ہر نعمت سے بڑھ کر قیمتی ہے۔ اس عظیم نعمت کو بحال رکھنے کے لیے صفائی نہایت ضروری ہے۔ اچھی صحت، اچھی صفائی کی بدولت ہی ممکن ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو صحت مند رکھنا چاہتے ہیں تو، اس کے لیے ہمیں صفائی کا خاص خیال رکھنا ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے جسم اور لباس کی صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے گھر، سکول اور گردو پیش کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ صحت اور صفائی کی بدولت انسان خوبصورت، ہشاش بشاش اور چاق و چوبند نظر آتا ہے۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو صحت اور صفائی کا خاص خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے بھی صفائی ہمارے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ٥"(البقرہ ۲:۲۲۲)

ترجمہ:۔"بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

صفائی کے بارے میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:۔ "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ" ترجمہ:۔"صفائی اور پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔" صحت مند جسم میں صحت مند دماغ ہوتا ہے۔ صحت اور تندرستی سے انسان کی قوت اور خود اعتمادی میں

اضافہ ہوجاتا ہے۔انسانی صحت کے لیے صفائی نہایت اہم ہے۔صفائی کے بغیر صحت کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔صفائی، بیماری کی دشمن ہے۔بیماریوں سے بچنے کا بہترین حل یہی ہے کہ انسان اپنی اور اپنے ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھے۔اگر انسان کا جسم، کھانے پینے کی اشیا اور ماحول، صاف ستھرا، نہ ہو تو طرح طرح کے امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔بیماری کی حالت میں نہ انسان دنیا کی نعمتوں سے مستفید ہوسکتا ہے اور نہ کوئی ہی کام ڈھنگ سے کرسکتا ہے، حتیٰ کہ عبادت کا مزا بھی صحت ہی کے ساتھ آتا ہے۔جب تک انسان کا جسم، لباس اور جگہ پاک اور صاف نہ ہو عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔صحت اور صفائی کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔کسی بھی معاشرے میں جس قدر صفائی زیادہ ہوگی اسی قدر معاشرے کے افراد صحت مند اور توانا ہوں گے۔صحت مند جسم اور صحت مند معاشرے کا قیام صفائی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

کھیلوں کی اہمیّت اور فوائد

کھیلوں کو انسانی زندگی میں بہت اہمیت حاصل ہے۔جسمانی صحت کا دارومدار جسمانی کام کاج، ورزش اور کھیل کود پر ہے۔انسانی جسم کی نشوونما میں کھیل کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔کھیل کود کی بدولت انسانی وجود مضبوط اور چاق وچوبند رہتا ہے۔یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ کھلاڑی عام لوگوں کی نسبت جسمانی اعتبار سے زیادہ مضبوط اور توانا ہوتے ہیں۔جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ کھیل اخلاقی تربیت کا مؤثر ذریعہ بھی ہیں۔کھیل کے ذریعے انسان میں نظم وضبط کی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔کھلاڑی کو کھیل کے اصول وقواعد کی پابندی کرنا سکھائی جاتی ہے۔ایک پُرعزم کھلاڑی کھیلتا تو جیت کے لیے ہے مگر جب وہ ہار جاتا ہے تو اپنی ناکامی کو خوش دلی سے قبول کرتا ہے۔اپنی کمزوری پر قابو پاکر اگلے مقابلے کے لیے تیار ہوجاتا ہے۔کھیل کود نہ صرف صبر وتحمل سکھاتے ہیں بلکہ ان سے حوصلہ مندی اور برداشت کے ساتھ مقابلہ کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔کھیل کے میدان میں مساوات کا درس ملتا ہے۔کھیل، انسان کو مل جل کر زندگی بسر کرنے کا درس بھی دیتے ہیں۔کھیلوں کے توسّط سے پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا موقع ملتا ہے اور مستقبل کی منصوبہ بندی کی عادت بھی پیدا ہوتی ہے۔

دنیا کے تمام خطوں میں کھیلوں کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔مختلف علاقوں اور خطوں میں بسنے والے لوگوں میں مختلف کھیل مقبول ہیں۔کچھ کھیل دنیا کے تمام ملکوں میں کھیلے جاتے ہیں۔بین الاقوامی سطح پر مقبول کھیلوں میں فٹ بال، کرکٹ، ٹینس، ہاکی، تیراکی، سکواش، والی بال، کشتی، کبڈی اور دوڑ وغیرہ شامل ہیں۔بین الاقوامی سطح پر مختلف کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جن میں مختلف ممالک کی ٹیمیں حصہ لیتی ہیں اور اپنی بھرپور صلاحیتوں کا اظہار کرتی ہیں۔اچھی کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں اور ٹیموں کی شاندار طریقوں سے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

کھیل ایک طرح کی انسانی ورزش ہے۔ کسی جسم اور دماغ کے صحت مند ہونے کا انحصار اس جسم کی ورزش اور کھیل کود، کو زندگی کا معمول بنا لینے پر منحصر ہے۔ کھیل انسان کے لیے تفریح کا ذریعہ بھی ہیں۔ اِن سے انسان کی طبیعت پر خوشگوار تبدیلیاں آتی ہیں۔ کھیل انسانی زندگی سے نااتفاقی اور انتشار ختم کرنے کا اہم ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ کھیل اگر وطن کی خاطر وطن کی طرف سے کھیلا جا رہا ہو تو حب الوطنی کے جذبے کو فروغ ملتا ہے۔ کھیل میں اگر مقرر کردہ اصول کی پابندی کا خیال نہ رکھا جائے تو کھیل کود اور تفریح کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ کھیل کے تمام اصولوں اور قواعد کی پابندی کی جائے۔

خدمتِ خلق ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

اللہ تعالیٰ ہی تمام جہانوں کا واحد خالق، مالک اور رازق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر چیز کی تخلیق کسی نہ کسی مقصد کے تحت کی ہے۔ اس نے معمولی سے معمولی چیز بھی بے کار اور بے فائدہ نہیں بنائی۔ دنیا کی تمام مخلوقات اور موجودات کی طرح انسان کی تخلیق کا بھی خاص مقصد ہے۔ خداوندِ کریم نے انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا نہیں کیا کیونکہ صرف عبادت کرنے کے لیے تو اُس کے فرشتے بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے عقل، فہم اور فراست عطا فرمائی۔ اس نے انسان کے دل میں دوسرے انسانوں کے لیے محبت، ہمدردی اور ایثار کے جذبات پیدا کیے اور اسے دنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجا۔ اس دنیا میں انسان کے ذمے دو بنیادی حقوق ہیں:۔ ۱: حقوق اللہ ۲: حقوق العباد۔ اِن دونوں حقوق کا ادا کرنا انسان کے لیے لازم ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک ان دونوں طرح کے حقوق میں سے حقوقُ العِباد کا درجہ بلند ہے۔ حقوق اللہ، میں کوتاہی کرنے والے کو تو شاید اللہ تعالیٰ معاف فرما دے لیکن حقوقُ العباد کو صلب کرنے والے کو، اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا جب تک کہ وہ بندہ جس کا حق صلب کیا گیا ہو خود معاف نہ کر دے۔

اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ وہ ہے جو اس کی مخلوق سے پیار کرے۔ خدمتِ خلق کرے اور اللہ کے بندوں کے جائز حقوق پورے کرے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت تو دکھاوے کے لیے بہت کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت ضروری نہیں سمجھتا ان سے محبت کی بجائے نفرت کرتا ہے تو اس کی ساری عبادات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے کار اور بے سود ہیں کیونکہ اصل عبادت تو انسان کا دوسرے انسان کی مدد کرنا ہے۔ خدمتِ خلق کے بغیر نہ تو کوئی شخص عزت اور نیک نامی حاصل کر سکتا ہے اور نہ صحیح معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق ہے۔ انسانوں اور حیوانوں کی زندگی میں نمایاں فرق یہ ہے کہ حیوانوں کو دوسرے کے دکھ درد سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اگر انسان کو دوسروں کے دکھ درد سے کوئی فرق نہ پڑے تو، ایسے انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔ ایسے خود غرض انسان کا دنیا میں رہنا یا نہ رہنا دونوں برابر ہیں۔ حقیقی معنوں میں انسان وہی ہیں جو دوسرے انسانوں کی خدمت کریں، خلقِ خدا کے

کام آئیں اور دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد جانیں۔ ایسے بندوں سے اللہ تعالیٰ بھی بہت پیار فرماتا ہے اور انھیں معاشرے میں عزت، مرتبہ اور بلند مقام عطا کرتا ہے۔

؎ یہی ہے عبادت، یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

خدمتِ خلق ہمارا مذہبی، اَخلاقی اور انسانی فریضہ ہے۔ ہم اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے مقبول اور پیارے بندے نہیں ہو سکتے جب تک ہم اس کی مخلوق سے پیار نہ کریں۔ اصل انسانیت یہی ہے کہ ہم دوسروں کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھیں اور دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ جانیں۔

موبائل فون کے فوائد و نقصانات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ انسان نے زندگی کے تمام شعبوں میں اس قدر ترقی کی ہے کہ خود انسانی عقل بھی دنگ رہ جاتی ہے۔ موبائل فون کی ایجاد انسانی علم، سہولت اور ترقی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ نہ صرف رابطے کا اہم ذریعہ ہے بلکہ اس کے دوسرے کمالات بھی حیران کن ہیں۔ موبائل فون میں یادداشت (Memory) اور یادداشت محفوظ رکھنے کا قابلِ اضافہ وسیع ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ اس کی یادداشت کے ذخیرے میں مختلف چیزیں محفوظ کی جا سکتی ہیں۔ دوسروں سے رابطہ رکھنے کے لیے موبائل فون میں ایک سم کارڈ (SIM:- Subscriber Identity Module) درکار ہوتا ہے۔ موبائل فون میں ہزاروں کی تعداد میں دوسروں کے رابطہ نمبر محفوظ رکھ کر انھیں بوقت ضرورت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ موبائل فون جیب میں رکھنے والا ایک حیران کن آلہ ہے۔ موبائل فون کے چند فوائد کا ذکر حسب ذیل ہے:

* موبائل فون کی مدد سے انسان کا دوسروں سے رابطہ رکھنا انتہائی آسان ہو گیا ہے۔ اس کے ذریعے آپ کسی بھی وقت دنیا کے کسی بھی حصے میں رہنے والے افراد سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ موبائل فون کی مدد سے ہم نہ صرف دوسروں سے بات چیت کر سکتے ہیں بلکہ ان کی براہ راست تصاویر بھی دیکھ سکتے ہیں۔ فون کال کے علاوہ دوسروں سے بذریعہ ایس۔ ایم۔ ایس (Short Message Service) یا ایم۔ ایم۔ ایس (Multimedia Message Service) بھی رابطہ ہو سکتا ہے۔
* موبائل فون حصول تعلیم کے سلسلے میں بہت معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ اس میں کتابیں پڑھ سکتے ہیں۔ لُغت (Dictionary) کا استعمال کر سکتے ہیں۔ ریاضی کے سوالات حل کرنے کے لیے کیلکولیٹر (Calculator) استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں کے ابتدائی حصول تعلیم اور تعلیمی جانچ کا دلچسپ مواد میسر ہوتا ہے۔

* موبائل فون کے ذریعے آپ انٹرنیٹ کی تمام سہولتوں سے مستفید ہو سکتے ہیں جیسے سماجی رابطے کی ایپلی کیشنز (Social Applications)، سرچ انجن (Search Engine) اور ڈاؤن لوڈنگ (Downloading) وغیرہ
* موبائل فون میں موجود کیمرے کی مدد سے آپ خوبصورت مناظر اور مختلف تقاریب کی عکس بندی کر کے یادگار کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر سکتے ہیں۔
* فارغ اوقات میں تفریح کے لیے موبائل فون میں میوزک پلیئر (Music Player)، ریکارڈر (Recorder) وغیرہ کی سہولت میسر ہوتی ہے اس کے علاوہ آپ موبائل فون پر مختلف اقسام کی دلچسپ کھیلیں بھی کھیل سکتے ہیں۔
* اپنی یادداشت کے لیے مختلف نوٹس لکھنے اور یاددہانی کے لیے الارم (Alarm) کی سہولت بھی ہوتی ہے۔
* اپنے گرد و پیش اور دنیا بھر کے حالات و واقعات سے باخبر رہنے کے لیے موبائل فون میں اخبار پڑھنے، ریڈیو اور ٹیلی وژن کی سہولیات بھی ہوتی ہیں۔

موبائل فون کے ذریعے ہم وقت اور تاریخ معلوم کر سکتے ہیں۔ یوں علیحدہ گھڑی رکھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اس کے علاوہ گزشتہ سو سال اور آئندہ سو سال سے زائد عرصے کا کیلنڈر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

* کاروباری معاملات طے کرنے کے لیے لوگ وسیع پیمانے پر موبائل فون استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح وقت اور سفر کی بچت ہوتی ہے۔
* کسی حادثے، واردات اور ناگہانی صورت حال میں فون کال کے ذریعے بروقت امداد حاصل کی جا سکتی ہے۔
* موبائل فون کی مدد سے لوگ اپنے بینک اکاؤنٹ کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ یوٹیلٹی بل (Utility Bill) ادا کر سکتے ہیں اور رقم منتقل کر سکتے ہیں۔

موبائل فون کے نقصانات

موبائل فون کی وجہ سے جہاں انسانی زندگی میں بہت سی سہولیات میسر ہیں وہیں اس کے نقصانات سے بھی انکار ممکن نہیں۔ موبائل فون کے چند نقصانات کا ذکر حسب ذیل ہے:۔

* جدید تحقیق کے مطابق یہ بات عیاں ہے کہ موبائل فون سے نکلنے والی لہریں انسان کے دل و دماغ پر برے اثرات مرتب کرتی ہیں۔
* موبائل فون کی سکرین سے نکلنے والی شعاعیں آنکھوں کے لیے بہت نقصان دہ ہوتی ہیں۔ دیر تک موبائل فون کی سکرین پر نظریں جمائے رکھنے سے دماغی کمزوری کے علاوہ بصارت کے عوارض بھی لاحق ہو سکتے ہیں۔

* موبائل فون، کمپنیوں کی جانب سے آفر کیے گئے سستے، کال، ایس۔ایم۔ایس اور انٹرنیٹ پیکجز، خاص طور پر نوجوان نسل کو تباہ کر رہے ہیں۔نوجوان گھنٹوں موبائل فون پر مصروف رہتے ہیں جس سے ان کا نا قابلِ تلافی تعلیمی حرج ہوتا ہے۔
* لوگ موبائل انٹرنیٹ کے ذریعے لغویات اور غیر اخلاقی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں جس کے نتیجے میں معاشرے میں جنس پرستی اور فحاشی کا رجحان فروغ پا رہا ہے۔
* کئی لوگ بالخصوص نوجوان نمود و نمائش کے لیے نت نئے اور مہنگے موبائل فون ماڈلز خریدتے ہیں جو کہ فضول خرچی اور پیسے کا ضیاع ہے۔
* پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں پر سوار مسافروں میں ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون کا استعمال عام ہے۔لوگ موبائل فون میں اس قدر محو ہوتے ہیں کہ اُنھیں گرد و پیش کے حالات کا پتا ہی نہیں چلتا۔جس کے نتیجے میں المناک حادثات پیش آتے ہیں۔
* موبائل فون عام ہونے کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں جرائم کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔شر پسند عناصر موبائل کے ذریعے، اغوا برائے تاوان، بلیک میلنگ، سٹہ بازی اور دہشت گردی کی وارداتیں کرتے ہیں۔
* موبائل فون کے استعمال سے عدم واقفیت یا لاپروائی کی بنا پر مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں دورانِ عبادت فون کی گھنٹیاں بجنے سے عبادات میں خلل پیدا ہوتا ہے۔
* مجرمانہ ذہنیت کے لوگ، فون کال یا بذریعہ ایس۔ایم۔ایس۔معاشرے میں افواہیں پھیلاتے ہیں۔کبھی انعام کا لالچ دے کر سادہ لوح لوگوں کو لُوٹتے ہیں تو کبھی دوستی کے نام پر دھوکا کرتے ہیں۔
* موبائل فون عام ہونے کی وجہ سے لوگوں کے دل کمزور ہو گئے ہیں۔اس کے علاوہ لوگوں کی بردباری، تحمل اور برداشت میں کمی واقع ہوئی ہے۔اگر آپ کا مطلوبہ نمبر بند، ہو یا کسی اور وجہ سے کال موصول نہ کرے تو احباب طرح طرح کے وہم و گمان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔عدم برداشت کی صورت یہ ہے کہ لوگ معمولی باتوں پر دھمکیاں دینا اور تنگ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

دوسری سائنسی ایجادات کی طرح موبائل فون بذاتِ خود نقصان دہ نہیں لیکن اس کا منفی اور بے جا استعمال نا قابلِ تلافی نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اسے پُرامن اور تعمیری مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔

وَرزِش کی اہمیّت اور فوائد

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسان کو پیدا کرنے کے بعد اسے بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ان نعمتوں سے مستفید ہونے کے لیے اُسے صحت عطا کی۔صحت کا اس دنیا میں کوئی نعم البدل نہیں۔صحت جیسی بیش قیمت نعمت کو قائم رکھنے کے لیے ورزش بہت ضروری ہے۔ وَرزِش کرنے سے انسانی جسم کی مناسب نشوونما ہوتی ہے۔اعضا مضبوط ہوتے ہیں اور انسان پُرسکون اور پُراعتماد رہتا ہے۔ورزش

سے گریز کرنے والا انسان سست، کاہل اور بیمار نظر آتا ہے۔ ورزش ایک ڈھال ہے جو انسانی جسم کو ہر طرح کی سستی، کاہلی، بیماری اور موسمی تغیرات کے منفی اثرات سے بچاتی ہے۔ بقول شاعر

دوا کوئی ورزش سے بہتر نہیں
یہ نسخہ ہے کم خرچ بالانشیں

وَرزِش کرنے سے انسانی جسم کا سارا نظام صحت مند رہتا ہے۔ صحت اور ورزش لازم وملزوم ہیں۔ ورزش سے نہ صرف انسانی رگیں اور پٹھے مضبوط ہوتے ہیں بلکہ اسے ذہنی آسودگی اور دلی اطمنان بھی حاصل ہوتا ہے۔ ورزش کرنے سے غذا، اچھی طرح ہضم ہو کر جزو بدن بنتی ہے، قوت ہاضمہ بہتر ہوتی ہے اور خون کا دباؤ (Blood Pressure) نارمل رہتا ہے۔ وَرزِش کرتے رہنے سے انسانی جسم میں پُھرتی آجاتی ہے اور کچھ نہ کچھ کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔

وَرزِش کرنا صحت کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کے لیے صبح یا شام کا وقت بہتر ہے۔ وَرزِش خالی پیٹ کرنی چاہیے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد ورزش نہیں کرنی چاہیے۔ وَرزِش کے لیے بہترین جگہ کھلا میدان ہے جہاں تازہ ہوا میسر ہو، ماحول صاف ستھرا ہو، اور گرد وغبار نہ ہو۔ ورزش کا انتخاب اپنی عمر اور طاقت کے مطابق کیا جائے۔ اس کے علاوہ ورزش میں اعتدال بھی نہایت ضروری ہے۔ وَرزِش کے لیے ضروری ہے کہ فوراً سخت ورزش شروع نہ کی جائے۔ سخت ورزش کرنے سے پہلے ہلکی پھلکی ورزش کے ذریعے جسم کو ورزش کے لیے تیار کیا جائے۔ ورزش کرنے سے انسان کو پسینہ آتا ہے، جسم کے مسام کھلتے ہیں اور جسم کے فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ وَرزِش سے اِنسان کا نظام اعصاب، نظام انہضام اور نظام تنفس مضبوط ہوتا ہے اور شخصیت نکھر جاتی ہے۔

کھیل کود انسانی ورزش کی بہترین مثال ہے۔ مختلف کھیل جیسے فٹ بال، ہاکی، تیراکی، دوڑ، کشتی، کبڈی، کرکٹ، والی بال ٹینس، سکواش اور بیڈمنٹن وغیرہ انسان کے لیے تفریح کے ساتھ بہترین ذہنی وجسمانی ورزش بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عام لوگوں کی نسبت، کھلاڑی زیادہ صحت مند اور توانا ہوتے ہیں۔ شہروں میں لوگ ورزش کرنے کے لیے تن سازی کے مرکز (Gym) جاتے ہیں جہاں مختلف قسم کی ورزشوں کے لیے سامان اور مشینیں دستیاب ہوتی ہیں۔ ماہر افراد سامان اور مشینوں کی مدد سے وَرزِش کرنا سکھاتے ہیں۔ بعض افراد جسم کے مخصوص حصوں کی نشوونما کے لیے مخصوص ورزش کرتے ہیں۔ جیسے تن سازی (BodyBuilding) کی ورزش، چھاتی چوڑی کرنے کی ورزش، پیٹ کی چربی کم کرنے کی ورزش وغیرہ۔

ورزش کرنے کے فوراً بعد پسینہ خشک کرنے کے لیے پنکھے وغیرہ کے پاس نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ورزش کرنے کے فوراً بعد نہانا بھی صحت کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ورزش کرنے کے دوران یا فوراً بعد پانی یا کوئی مشروب بھی نہیں پینا چاہیے۔ جب جسم کا درجہ حرارت کم اور اعصاب پُرسکون ہو جائیں تو اس کے بعد نہا کر تازہ دم ہو جائیں۔

صحت مند زندگی گزارنے اور معاشرے کا فعال رکن بننے کے لیے ورزش انتہائی ضروری ہے۔ باقاعدہ اور بلاناغہ وَرزِش کی کوئی بھی صورت، انسانی صحت برقرار رکھنے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

مظہر حسین گوندل	0321-9805678
حکیم مظفر حسین گوندل	0321-6001885
مُنیر احمد قمر	0333-6774230
بشیر احمد بدر	0333-5501436
محمد نُور الحسن ضیاء	0333-8192150
کامران خالد (میلسی ضلع وہاڑی)	0302-7980636

الاعظم

کتابُ القواعد

کی انفرادیت

۱. اردو قواعد کو آسانی سے سمجھنے اور دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے قواعد کا جدول یا نقشہ مرتب کیا گیا ہے۔ اسی ترتیب کے مطابق وضاحت پیش کی گئی ہے۔
۲. مناسب وقفے کے بعد نقشے کا اعادہ (یاددہانی کے عنوان سے) پیش کیا گیا ہے۔
۳. کتاب القواعد میں ''اہم نکات'' کے تحت بعض اضافی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔
۴. امتحانی نقطہ نظر سے اشعار کی تشریح لکھنے کا طریقہ وضع کیا گیا ہے۔
۵. نادیدہ عبارت سے کیے گئے سوالات کے جوابات دینے کے سلسلے میں طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ کتاب القواعد میں مخصوص الفاظ کو خط کشید کے ذریعے نمایاں کیا گیا ہے۔
۶. اصناف ادب کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔
۷. کہانیاں لکھتے وقت ہر کہانی کے آغاز سے پہلے اس موضوع سے متعلق منتخب قرآنی آیت / حدیث مبارکہ اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔
۸. ہر موضوع کی وضاحت کے لیے مناسب تعداد میں مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ایلیمنٹری سطح (ششم، ہفتم، ہشتم) کی نصابی کتب میں قواعد (گرامر) سے متعلقہ مشقی سوالات کا حل بھی دیا گیا ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر اعراب، واحد جمع، الفاظ، متضاد، تذکیر و تانیث، متشابہ الفاظ، سابقے لاحقے، مترادف الفاظ، جملے (فعل معروف، مجہول)، روزمرہ، محاورے، ضرب الامثال، تشبیہ، تلمیح، تجنیس، ردیف وار الفاظ، متلازم الفاظ، فقرات کی درستی، خطوط، درخواستیں، مکالمے، کہانیاں اور روداد کو مکمل طور پر حل کر کے شامل کتاب کیا گیا ہے۔
۹. کتاب القواعد میں منتخب شہ سرخیوں کے ساتھ ان کیلئے انگریزی زبان میں مستعمل الفاظ بھی لکھے گئے ہیں جو اردو میڈیم، انگلش میڈیم پڑھنے والے طلباء و طالبات کیلئے اردو اور انگریزی گرامر کو سمجھنے میں مدد و معاون ہیں۔

کتاب القواعد — کتاب پر تبصرہ

- کتاب القواعد نہایت خوبصورت انداز میں تحریر کی گئی ہے۔
- یہ کتاب طلبہ کے لیے بہترین رہنمائی کا ذریعہ ہے۔
- کتاب میں بنائے گئے گراف بچوں کے لیے آسانی پیدا کرتے ہیں۔ اور یاد دہانی کرنے میں سہل ثابت ہونگے۔
- انداز بیان نہایت سادہ ہے۔ الفاظ آسانی کے ساتھ سمجھے جا سکتے ہیں۔
- مثالوں کے ذریعے بہت اچھے طریقے سے وضاحت کی گئی ہے۔
- علم بیان اور اسکا استعمال تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔
- کتاب میں مزید جدت پیدا کرنے کے لیے ضرب الامثال میں مزید اضافہ کیا جائے۔
- کچھ عنوانات موجود نہیں ہیں جیسے مراعاۃ النظیر، حسن تعلیل
- اشعار کی تشریح کا طریقہ نہایت عمدہ ہے۔
- بچوں کو سفرنامے اور آپ بیتی کے بارے میں وضاحت کی ضرورت ہے قواعد میں یہ موضوع درج نہیں ہیں
- کتاب القواعد کے ذریعے بچے بہتر انداز میں اردو سیکھ سکیں گے۔ ہم آپکے مشکور ہیں کہ آپ نے ہماری سہولت کے لیے اتنی دلفریب اور مفید کتاب تحریر کی۔

ماجرہ زیدی
اردو ٹیچر
مسز حسین پبلک ہائی اسکول اینڈ کالج

العظیم

کتابُ القواعد

ادبی شخصیات کی نظر میں

بسم اللہ تعالیٰ

گرامیٔ قدر جناب مظہر حُسینی گوندل صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی عظیم تصنیف "العظیم کتاب القواعد" نظر سے گزری ہے۔
یہ ایک ایسا معطر گلدستہ ہے جو قاری کو پوری کتاب پڑھنے پر مجبور کر دیتا ہے اور پھر وہ تا دیر اسکی مہک اور خوشبو محسوس کرتا رہتا ہے۔ ماشاء اللہ بہت کامیاب کاوش ہے کتاب القواعد میں ہر موضوع اور عنوان پر سیر حاصل گفتگو اور تشریح کر کے اس کا حق ادا کر دیا گیا ہے۔ یوں یہ عظیم کاوش واقعی "العظیم" بن گئی ہے
زبان نہایت سادہ اور سلیس ہے۔ قواعد کی کتب میں یقیناً یہ ایک خوبصورت اضافہ ہے۔
آپ کی یہ کتاب اساتذہ اور طلبا کیلئے یقیناً مفید اور معاون ہے
ہر عمر اور ہر سطح کے لوگ اس سے مستفید اور مستفیض ہوں گے۔
اللہ پاک آپکی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے۔ اور آپکی یہ کاوش قبول فرمائے۔

دعاؤں کا طالب

غوث محمد ظفر

۲ / جنوری ۲۰۱۸ء

حمد و ثنا ہے مالکِ ارض و سما کے لیے جس کا اِذنِ کُن
وجہِ تزئین گلستان ہے اور کروڑوں دُرود نبی معظم کے لیے جس
کے توسط سے شعورِ بندگی نصیب ہوا۔

جناب مظہر حسین گوندل کی تالیف "کتاب القواعد" اُردو قواعد کی دُنیا میں
ایک منفرد اضافہ ہے۔ میں نے جب اِس کتاب کا مطالعہ کیا
تو فوراً دِل میں خیال آیا کہ آج کے دور میں بھی اِس طرح کے
مُصنف موجود ہیں جو اتنی باریک بینی سے اُردو کے فروغ کیلئے
کوشاں ہیں۔ کتاب القواعد اپنی انفرادیت کے لحاظ سے ایک
مکمل جامع کتاب ہے۔
ایلیمنٹری سطح پر گرامر کے اُصول و ضوابط کو
انتہائی موثر اور جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اُردو
پڑھانے والے اساتذہ کرام کیلئے ایک خاص تحفہ ہے۔ جس میں
طلباء کی سطح سے بڑھ کر اساتذہ کیلئے اضافی علم فراہم کیا گیا ہے
کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے اُس زبان کی گرامر کا سیکھنا ازحد
ضروری ہے میرے خیال میں یہ کتاب طلباء کی بھرپور رہنمائی
کرے گی۔ اِس کتاب میں موجود جدول اور اہم نکات انتہائی
مُؤثر ہیں۔ میں اپنے اساتذہ کرام بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ
وہ اِس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں اور اپنے طلباء و طالبات کو
بھی یہ کتاب خریدنے کیلئے ضرور کہیں تاکہ وہ بازاری کتابیں
جو کم علم کی حامل ہیں اُن کی جگہ اِس کتاب القواعد سے مستفید ہوں

آخر میں جناب مظہر حسین گوندل کی اس ادبی کاوش کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنھوں نے انتہائی عرق ریزی سے اتنا مفید اور قیمتی علم ہم تک پہنچایا اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں اسی طرح مفید ادبی کام کرتے رہنے کی ہمت و طاقت عطا فرمائے اور آنے والی مصیبتوں اور تنگیوں سے محفوظ فرمائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے

(آمین)

والسّلام
مقبول احمد

Cluster Subject Expert (ADU)
SAHIWAL

کتابُ القواعد

ادبی شخصیات کی نظر میں

کتاب القواعد نظر سے گزری۔ میں اسے عام قاری اور سکول، کالج کے طالب علم دونوں کے لیے یکساں مفید سمجھتا ہوں۔ سرخیوں میں انگریزی متن کے اضافے سے سمجھنا اور موازنہ کرنا اور بھی آسان ہو جائے گا۔ کتاب چونکہ نصابی سرگرمیوں کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے اس لیے تنقیدی یا تحقیقی مباحث کم ہیں۔اسی طرح فیروز اللغات بعض اہل ادب کے ہاں متنازع رہی اس کے حوالوں سے بچا جا سکتا تھا۔

کتاب میں دیے گئے نقشے کافی مفید ہیں۔اسی طرح اہم نکات کے تحت اضافی معلومات دلچسپی کا باعث ہیں۔خطوط اور مکالمہ والے حصہ میں نمونے کے طور پر اردو ادب کے مشاہیر کی کچھ تحریروں کا انتخاب ایک اچھا اضافہ ہو سکتا تھا۔اسی طرح کہانیاں ساری روایتی ہیں۔ان سے ہٹ کر، موضوع سے متعلق نئی کہانیوں کا انتخاب دلچسپی کا باعث ہوگا۔سرسری مطالعہ کے باعث عبارت پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ البتہ کتاب کی ڈیزائننگ بھی عمدہ ہے اور ترتیب بھی۔معلوم ہوتا ہے مصنف نے تدوین کے مراحل میں بھی ذاتی دلچسپی سے کام کروایا ہے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ!

تبصرہ از کامران امین

نینوٹیکنالوجسٹ، پی ایچ ڈی سکالر

ادیب

باغ، آزاد کشمیر

گرامر کسی بھی زبان کی گہرائی ناپنے کا ایک ذریعہ ہے۔ لہجوں میں اتار چڑھاؤ کے علاوہ ایک ہی لفظ کے دیگر معنوں سے باخبری بھی گرامر ہی کے مرہونِ منت ہے۔ مصنف نے وقت کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ اردو زبان کی وسعت اور گہرائی کو جانچنے کے لیے ضروری ہے کہ اردو قواعد وضوابط کا علم ہو۔ ماشاءاللہ اس کتاب میں وہ سب موجود ہے جو ایک طالب علم کی ضرورت ہے۔ صرف یہی نہیں، اس سے محترم اساتذہ کرام بھی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

طارق نوید انجم
ایم فل اردو

کتاب القواعد

ادبی شخصیات کی نظر میں

زبان کیا ہے؟ ایک ذریعہ ہے باہم تکلم کا اور بولی بھی۔ کتاب ''ہم اردو کیسے پڑھائیں'' کے مصنف معین الدین نے لکھا، زبان کے ذریعے انسان اپنے خیالات، جذبات اور احساسات کا اظہار کرتا ہے، دوسروں کے خیالات کو اخذ کرتا ہے، اظہار و اخذ کا یہ عمل علامتوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ گویا زبان بامعنی آوازوں اور ان کی علامتوں کا مجموعہ ہے جس کے توسط سے انسان بول کر یا لکھ کر اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے اور دوسروں کے خیالات اخذ کرتا ہے۔ اس اعتبار سے زبان کے دائرے میں تمام حروف اور تمام الفاظ یا الفاظ کے مجموعے شامل ہیں۔ فیروز اللغات فارسی اردو نے زبان کو 'بول چال کا ذریعہ' کہا ہے۔ شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی کے رشید حسن خاں کی تصنیف 'اردو کیسے لکھیں (صحیح املا)' مکتبہ جامعہ نئی دہلی سے 1975ء میں شائع ہوئی جس میں اردو میں لکھنے کے قاعدوں کو تفصیل سے سمجھایا گیا ہے۔ اسی کتاب کو مصنف نے بعد میں توسیع دی اور یہ کتاب 'اردو عبارت کیسے لکھیں' کے عنوان سے پاکستان سے بھی شائع ہوئی۔ ان کا کہنا ہے کہ 'اچھی عبارت وہ ہے جس میں املا اور انشا کا کوئی عیب نہ ہو'۔ جس طرح بولنے والے کو لفظ کے معنی معلوم ہونا چاہیے، اُسی طرح لکھنے والے کو لفظ کا املا معلوم ہونا چاہیے۔ جس طرح 'قلم' کی جگہ 'پنسل' بولنا صحیح نہیں اُسی طرح 'قلم' کو 'کلم' لکھنا بھی درست نہیں'۔ زبان یا لسانیات کی تعریف ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور نے کچھ اس طرح کی ہے کہ ''لسانیات اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے زبان کی ماہیت، تشکیل و ارتقا، زندگی اور موت کے متعلق آگاہی ہوتی ہے''۔

کسی بھی زبان میں بولنے اور لکھنے کے اصول و قواعد مقرر ہیں۔ عام زندگی میں ہم نہ تو بولنے میں اور نہ ہی لکھنے میں ان باتوں کا خیال کرتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم زبان کی گرامر سے واقف نہیں ہوتے۔ جو زبان گھر میں بولی جارہی ہوتی ہے اسے اسی طرح بولتے ہیں، اگر لکھنے کی نوبت آگئی تو لکھنے میں بھی زبان کے اصول و قواعد کو

العظمیٰ

کتابُ القواعد

ادبی شخصیات کی نظر میں

نظر انداز کر دیتے ہیں۔ زبان اپنے قواعد کے بغیر ادھوری اور نامکمل تصور کی جاتی ہے۔ قواعد کو اصول اور قوانین کہا جاتا جو کسی بھی زبان کی خوبصورتی اور اس کے حسن کا باعث ہوتے ہیں۔ زبان درست طریقے سے بولی اور لکھی جا رہی ہے یا نہیں اس بات کو یہی اصول و قواعد یقینی بناتے ہیں اور اس کی درستی کے ضامن ہوتے ہیں۔ زبان کے انہیں قواعد کو جاننے اور سیکھنے کا عمل علم لسانیات کہلاتا ہے۔ زبان نعمتِ خداوندی ہے اور حضرت انسان کا امتیازی وصف بھی ہے۔ اس کی قدر و منزلت لازم ہے۔ ویسے تو زبانیں اپنے ارتقائی عمل سے پروان چڑھی ہیں، ان میں وقت کے ساتھ تغیر و تبدیلی، اضافہ و ترمیم ہوتی رہی ہے۔ اردو زبان کو تو لشکری زبان کہا جاتا ہے۔ زبان بولنے اور لکھنے میں عام لوگ غیر ارادی طور پر توجہ نہیں دیتے، ایسا نہیں کہ وہ جان بوجھ کر غلط الفاظ بولتے یا لکھتے ہیں بلکہ لاعلمی کے باعث اور زبان کے قواعد و اصول سے واقفیت نہ ہونے کے باعث وہ غلطی کر جاتے ہیں۔ البتہ وہ لوگ جو پڑھے لکھے ہونے، یا لکھاریوں کی فہرست میں شامل ہوں انہیں زبان کے اصول و قواعد سے وقف ہونا بہت ضروری ہے۔ اردو کے اکثر ماہرین اس موضوع پر لکھنے والوں کی توجہ درست املا اور درست ادائیگی کی جانب دلاتے رہتے ہیں۔ انہیں میں سے بعض ماہرین ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے اردو زبان کے قواعد و اصولوں کو تفصیل سے لکھا اور اسے کتابی صورت میں لوگوں کے لیے پیش کیا ان میں سے ایک مظہر حسین گوندل بھی ہیں۔ جنہوں نے 'کتاب القواعد' کے عنوان سے کتاب مرتب کر کے لکھنے والوں کی رہنمائی کا اہم فریضہ انجام دیا ہے۔ یہ کتاب اردو قواعد، زُبان دانی اور انشاء پردازی سیکھنے کے خواہشمندوں خصوصاً طالب علموں کے لیے ایک جامع کتاب ہے۔ یہ قومی نصاب اور تعلیمی پالیسی کے مطابق خاص طور پر جامعت ششم، ہفتم و ہشتم کے لیے مرتب کی گئی ہے جس میں ایلیمنٹری سطح کے نصاب میں شامل قواعد سے متعلقہ مشقی سوالات کا حل بھی موجود ہے۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ ملک میں اس کے عملی نفاذ کی تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ

پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے اردو کو سب سے پہلے 25 فروری 1948ء کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا تھا۔ اس موقع پر پاکستان کے اولین وزیر اعظم خان لیاقت علی خان نے کہا تھا کہ صرف اردو ہی مغربی اور مشرقی پاکستان کو یکجا و متحد رکھ سکتی ہے۔ لیاقت علی خان کی یہ فکر سچ ثابت ہوئی۔ اگر اس وقت اردو زبان کو قومی و سرکاری زبان کے طور پر رائج کر دیا جاتا تو ہو سکتا ہے کہ پاکستان دولخت نہ ہوتا۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے بھی قانون ساز اسمبلی کی قرارداد کے حق میں ہی بات کی تھی۔ قائد اعظم نے ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد منعقدہ 24 مارچ 1948ء کو واضح طور پر کہا تھا کہ ' صوبے میں سرکاری زبان کے طور پر جس زبان کا چاہیں انتخاب کریں لیکن جہاں تک صوبوں کے درمیان خط و کتابت کا تعلق ہے وہ اردو میں ہو گی۔ اردو واحد زبان ہے جو پورے ملک میں بولی و سمجھی جاتی ہے'۔ ہم نے 1947ء سے 2015ء تک نہ تو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کی قرارداد کو اہمیت دی، لیاقت علی خان اور قائد اعظم محمد علی جناح کی باتوں پر عمل کیا اور نہ پاکستان کا دستور 1973 جسے بجا طور پر متفقہ دستور کی حیثیت حاصل ہے پر عمل کیا۔ دستور پاکستان 1973 کے آرٹیکل 251(1) میں کہا گیا ہے کہ "پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اسے سرکاری اور دیگر استعمال کے انتظامات 15 سالوں میں کر لیے جائیں"۔ 70 سال گزر جانے کے بعد یہ کام پاکستان کے سابق چیف جسٹس جناب جواد ایس خواجہ نے ایک عدالتی فیصلے میں انجام دیا ہے۔ یہ قانونی پٹیشن ایڈووکیٹ کوکب اقبال نے دائر کی تھی جو اردو زبان کی ترقی نفاذ سے متعلق تھی۔ سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ جس کے سربراہ سابق چیف جسٹس جواد ایس خواجہ تھے حکومت کو ہدایت جاری کیں کہ وہ آرٹیکل 252 میں دی گئیں اپنی دستوری ذمہ داریاں پوری کرے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری حکومت اور صوبائی حکومتیں صدق دل سے، ایمانداری سے اس فیصلے پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ سرخ فیتے کی ریشہ دوانیوں کو آڑے نہ آنے دیں۔ اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہمارے ملک و قوم کے

زیادہ مسائل اس وجہ سے ہیں کہ ہم 70 سال بیت جانے کے باوجود اب تک ایک قوم نہیں بن سکے۔ اردو زبان کے سرکاری طور پر نفاذ اور عمل درآمد سے ہی ہم پاکستانی قوم بن کر ابھر سکتے ہیں۔

پیش نظر کتاب کا کلیدی موضوع تو اردو زبان کے قواعد ہیں لیکن اس تصنیف کو اہم تفصیلات کا مجموعہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کتاب کا پیش لفظ منیر احمد قمر نے تحریر کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ "کتاب القواعد اردو سے انتہائی محبت اور فروغِ ادب کے جنون کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انتہائی آسان اور مفید ترین کتاب القواعد، اردو کے ہر سطح کے طالب علم کے لیے یکساں مفید ہے۔ بلاشبہ کتاب طویل اور مسلسل محنت کا ثمر ہے۔ علم کی آبیاری کے لیے چشمہ کی حیثیت رکھتی ہے"۔ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مصنف نے اردو قواعد کو آسانی سے سمجھانے کے لیے قواعد کا جدول یا نقشہ مرتب کیا ہے جس کی مدد سے قواعد اردو کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔ قواعد کی تشریح کے علاوہ صَرف و نحو کی الگ الگ وضاحت کی گئی ہے، حُروف تہجی کیا ہیں، لفظِ موضوع کی اقسام یعنی کلمہ اس کی اقسام، جمع اور اسم جمع میں فرق، اسم عدد کی اقسام و صورتیں، اسم نکرہ کی اقسام، مصدر کی اقسام، اسم مشتق اور اس کی اقسام، فعل کی اقسام، فعل مجہول سے فعل معروف میں تبدیل کیے گئے چند جملے، فعل معروف سے فعل مجہول میں تبدیل کیے گئے چند جملے، اعراب کی وضاحت، واحد جمع، متضاد الفاظ، تذکیر و تانیث، متشابہ الفاظ، ذو معنی الفاظ، سابقے اور لاحقے، مترادف الفاظ، کلام مرکب، اقسام، مرکب نام، جملہ اسمیہ کے اجزا، جملہ فعلیہ کے اجزا، جملہ بالواسطہ، رموزِ اوقاف، علامات، درست بولنے اور لکھنے کے اصول، ضرب المثل، تشبیہ، استعارہ، مجاز مرسل، تلمیح، تجنیس، ردیف، تحت اللفظ، متلازم الفاظ کی تفصیل کے علاوہ اصناف ادب یعنی شاعری و نثر، اشعار کی تشریح کے طریقے، تلخیص، نادیدہ عبارت، خط، خط کے حصے، درخواست اور اس کے حصے، رسید اور اس کے حصے، مکالمہ اور اس کے حصے، تہواروں کی اہمیت، ماحولیاتی آلودگی، کہانی

اوراس کے حصے، خاکے کی مدد سے کہانی لکھنا، روداد لکھنا، مضمون اوراس کے حصے شامل ہیں اس کے علاوہ علم کی اہمیت اور فوائد، قائد اعظم محمد علی جناح، علامہ اقبال، محمد علی جوہر، محترمہ فاطمہ جناح، مثالی طالب علم، اسلامی وحدت، اتحاد بین المسلمین، سائنس کے کرشمے، سائنسی ایجادات، وقت کی پابندی، وطن کی محبت، کمپیوٹر کی اہمیت اور فوائد، محنت کی عظمت، قومی پرچم، صحت اور صفائی، کھیلوں کی اہمیت، خدمت خلق، موبائل فون کے فوائد اور نقصانات، ورزش کی اہمیت اور فوائد موضوعات پر مختصر مضامین بھی کتاب کا حصہ ہیں۔ کتاب کے مصنف حکومت پنجاب کی جانب سے بہترین معلم کا ایوارڈ یافتہ ہیں۔ کتاب اپنے موضوع کا مکمل احاطہ کرتی ہے، آسان اور عام فہم زبان میں مشکل باتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اردو سیکھنے والوں کے لیے، اردو قواعد سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے عمدہ تصنیف ہے۔ میں کتاب کے مصنف سے تو واقف نہیں، یہ کتاب مجھے محمد کامران خالد صاحب نے بھیجی، اس خواہش کے ساتھ کہ میں اس پر اظہار خیال کروں۔ کامران خالد صاحب سے میرے تعلق کی بنیاد میری جنم بھومی پنجاب کا شہر ''میلسی'' ضلع وہاڑی ہے وہ برانا میلسی کے گورنمنٹ ایلیمنٹری اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ فیس بک ان سے تعلق کی وجہ بنی، کامران خالد صاحب کی محبت ہے۔ کئی بار انہوں نے یاددہانی بھی کرائی، پھر بھی لکھنے میں کچھ وقت لگ گیا، معزرت خواہ ہوں۔ مصنف مظہر حسین گوندل اور کامران خالد صاحب کے لیے نیک خواہشات۔

رئیس احمد صمدانی

کتاب القواعد

مؤلف و مصنف: مظہر حسین گوندل
صفحات: 297، قیمت: 250 روپے

ویسے تو یہ کتاب ششم تا ہفتم جماعت کے نصاب کے لیے ہے، لیکن باذوق قارئین بھی اگر اس کی ورق گردانی کریں، تو اسے بے حد مفید پائیں گے، کیوں کہ اس میں زبان کے تمام بنیادی قواعد اور اسے برتنے کے سلیقے اور قرینے مذکور کیے گئے ہیں۔ اسم اور فعل کی اقسام، حرف، اعراب، واحد جمع، تذکیر و تانیث، متشابہ الفاظ، سابقے لاحقے، مترادفات، حصہ نحو، کلام، رموز اوقات، روزمرہ محاورے، ضرب المثل، تشبیہ، استعارے، تلمیح اور ردیف جیسے بہت سے بنیادی عنوانات اس کتاب میں شامل ہیں۔ ساتھ ہی ہر سبق کے ساتھ چوکھٹے میں اس کا اہم نکتہ بھی درج ہے، تاکہ طالب علم کو ذہن نشین کرنے میں آسانی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک باب اصناف ادب پر بھی ہے، جس میں مختصراً ہر صنف سے متعلق بتایا گیا ہے، درحقیقت یہ وہ موضوع ہے کہ جس کے بارے میں بہت سے قارئین ادب کا بھی تصور واضح نہیں ہوتا اور وہ بہت سی اصناف کے درمیان امتیاز نہیں کر پاتے۔ اس کے بعد کتاب میں روزمرہ زندگی میں کام آنے والی ضروری تحاریر کے حوالے سے بھی لکھا گیا ہے۔ اس لیے اس جامع کتاب کو درس و تدریس اور ابلاغیات سے جڑے افراد اور اردو لکھنے، پڑھنے سے شوق رکھنے والے عام قارئین کو ضرور پڑھنا چاہیے، تاکہ زبان دانی سے متعلق بنیادی ترین باتوں سے اچھی طرح آگاہ ہو سکیں۔